معلومات حیدرآباد



جلد ۷ .... شمارہ ۴
اسفندار سنہ ۱۳۵۶ف - جنوری سنہ ۱۹۴۷ع
شائع کردہ محکمہ اطلاعات - حیدرآباد دکن

۹ انتخابات

۱۲/۳/۱۹۴۷

فهرست مضامین

اسفندار سنه ۱۳۵۶ف ـــ جنوری سنه ۱۹۴۷ع

صفحه

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں۔

سرورق
اسٹیٹ ہوٹل اورنگ آباد

U—I

اعلحضرت جلالت الملک سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ مد ظلہم العالی

نویں نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ کا بہ نفس نفیس اپنے دست ہمایونی سے افتتاح فرمائیں گے۔

یہ نمائش ۱۴ - ربیع الاول سنہ ۱۳۶۶ ہجری مطابق ۶ - فروردی سنہ ۱۳۵۶ف روز پنجشنبہ سے شروع ہوگی۔

نمائش گاہ مکرم جاہی روڈ

تفصیلات

دفتر مجلس نمائش معاشی کیٹی مکرم جاہی روڈ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

معلومات حیدرآباد

جلد ۷ | اسفندار سنہ ۱۳۵۶ ف - جنوری سنہ ۱۹۴۷ ع | شمارہ ۴

احوال و اخبار

کمیونسٹ سرگرمیوں کا انسداد - ممالک محروسہ میں کمیونسٹ جماعت اور اس کے ملحقہ اداروں پر امتناع عائد کرنے میں ایک دن کی عجلت بھی نہیں برتی گئی - حکومت سرکارعالی نے اس بارے میں انتہائی تحمل اور ضبط سے کام لیا - کوئی حکومت جس پر لفظ حکومت کا ذراسا بھی اطلاق ہوسکتا ہے کمیونسٹوں کی روز افزوں تخریبی کارروائیوں کو جو لازمی طور پر رعایا میں قانون شکنی اور حکومت کے اقتدار کے خلاف سرکشی کے جذبات پیدا کرنے والی تھیں سکوں اور خاموشی کے ساتھ دیکھتی نہیں رہ سکتی تھی -

حکومت کے پاس اس امر کی ناقابل تردید شہادت موجود ہے کہ کچھ عرصہ سے ممالک محروسہ کے بعض حصوں بالخصوص ضلع نلگندہ میں کمیونسٹوں نے رعایا میں شورش برپا کرنے کی مسلسل کوششیں کی ہیں اس نیت کے ساتھ کہ رعایا کو تشدد آمیز اعمال پر ابھارا جائے ان کا خاص مقصد یہ ہوتا ہے کہ بھولے بھالے سیدھے سادھے کسانوں کے دلوں میں جماعتی منافرت کا بیج بویا جائے - سب سے زیادہ قابل ملامت بات یہ ہے کہ کاشتکار طبقہ کے ان خود ساختہ حامیوں اور ہمدردوں نے تشدد سے کام لینے سے بھی دریغ نہیں کیا جب دیہاتیوں نے ان کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنسنے اور اون کے عیارانہ منصوبوں کی تکمیل کے لئے اون کے ہاتھوں میں کھلونے بنے سے انکار کردیا - کمیونسٹ ہر وقت بنی کارروائیوں کا نشانہ پولیس ، دیہی عہدہ داروں ، اور زمینداروں کو بناتے ہیں - اور ان کے خلاف ان لوگوں نے نفرت انگیزی اور بدگوئی کی ایک منظم مہم شروع کردی ہے - جس کے نتیجہ کے طور پر دیسمکھوں کا مقاطعہ کیا گیا بعض مقامات پر کاشت رکوادی گئی اور بعض مقامات پر تشدد کی دھمکیوں کے تحت جبراً کاشت کرائی گئی - اس کی کئی مثالیں مل سکتی ہیں کہ دیہات کے باشندوں نے ان شورش پسندوں کی طرف سے شہ پاکر بڑے مجمعوں کی شکل میں جمع ہوکر زمینداروں اور سرکاری عہدہ داروں کے خلاف حد درجہ قابل اعتراض طریقے پر مظاہرے کئے - حال ہی میں ان مظاہروں کی شدت میں اضافہ ہوگیا انہوں نے جارحانہ صورت اختیار کرلی اور امن عامہ کے لئے حقیقی خطرہ بن گئے ہیں - پولیس کی جماعتوں پر جو متاثرہ رقبوں میں امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے متعین کی گئی تھیں منظم حملے کئے گئے ان شورش پسندوں کے اشارے سے پولیس کے دو عہدہ داروں اور بعض دیہی عہدہ داروں کو بے رحمی کے ساتھ قتل کردیا گیا -

کمیونسٹ جماعت تلنگانہ کے بعض اضلاع کے غیر معتدل زرعی حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کاشتکار طبقے کی شکایات کو اپنے مقاصد کے لئے ناجائز طور پر استعمال کررہی ہے - یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کے دوسرے حصوں کی طرح ممالک محروسہ میں بھی دیہی رقبوں کے اکثر باشندوں کی حالت زیادہ مسرت بخش نہیں ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ایسے حالات پیدا کئے جائیں جن سے قانون شکنی عام ہو جائے - حکومت اون تمام شکایات

کی جو اوس کے پاس باقاعدہ طریقے پر پیش کی جائیں تحقیقات کرنے اور ان کے ازالہ کےلئے تمام ممکنہ تدابیر اختیار کرنے پر آمادہ ہے ۔ چونکہ امن و امان کو برقرار رکھنے اور پابند قانون رعایا کی حفاظت کرنے کی اولین ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے اس لئے وہ قوت کا مقابلہ قوت سے کرنے کےلئے اور ایسے اشخاص کے خلاف جو قانون شکنی کے جذبات پھیلانے کی کوشش کریں سخت ترین کارروائی کرنے کےلئے مجبور ہوجائے گی ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ امن پسند رعایا کی جان و مال کی حفاظت کےلئے حکومت وہ سب کچھ کرے گی جو وہ کرسکتی ہے ۔

اعلی جذبات ۔ " حیدرآباد گو میرا وطن نہیں لیکن میں اسے اپنے وطن سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہوں "۔

ہزاکسلنسی سر مرزا اسمعیل نے دھلی میں کل ہند چشتی انجمن کے خیر مقدمی سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے یہ اعلان فرمایا ۔ ہزاکسلنسی نے یہ بھی فرمایا کہ وہ حیدرآباد کے مفاد کو آگے بڑھانے کی اسی طرح سعی کریں گے جس طرح انہوں نے میسور اور جے پور کےلئے کی ہے ۔ وہ اس بات کی انتھک کوشش کریں گے کہ عظیم حیدرآباد کو عظیم تر بنائیں ۔ اس مقصد کے حصول کےلئے حیدرآباد کے بکھرے ہوئے اجزا کو ایک "کل" کی شکل میں یکجا کرنا پڑیگا ۔ اس سلسلہ میں ہزاکسلنسی نے برار کے موجودہ موقف کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ اہم مسئلہ ایک عرصہ دراز سے مرکز توجہ بنا ہوا ہے ۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ اس مسئلہ کا آخری تصفیہ جس قدر جلد ہوسکے ایسے طریقہ پر ہو جائے جو تمام متعلقہ جماعتوں کےلئے اطمینان و تشفی کا باعث ہو ۔ سر مرزا نے فرمایا کہ انہیں اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ مسئلہ دوستانہ طریقہ پر کیوں حل نہیں ہوسکتا؟ ہزاکسلنسی نے اپنے اس عزم کا اعادہ فرمایا کہ وہ حیدرآبادی عوام کی ترقی اور خوش حالی کےلئے اپنے آپ کو تہ دل سے وقف کردیں گے ۔

ہمیں اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ سر مرزا نے جن اعلی جذبات کا اظہار فرمایا ہے ۔ ان میں وہ تمام حیدرآبادی ضرور شریک ہوں گے جن کے دل جذبات حب الوطنی سے مملو ہیں اور جو اس کے متمنی ہیں کہ حیدرآباد زیادہ سے زیادہ شہرت اور مرتبہ حاصل کرے ۔ ہمیں پورا پورا اعتماد ہے کہ ریاستی عوام کے تمام طبقے ہزاکسلنسی کے ساتھ کامل تعاون کریں گے اور اس طرح حیدرآباد کے واجبی اور منصفانہ مطالبات کی تکمیل میں ان کے ممدو معاون ہونگے ۔

ابتداً سر مرزا اسمعیل نے سامعین کو یہ بات یاددلائی کہ حضرت آصف جاہ اول نے اپنی ریاست کی بنیاد رعایا کی وحدت و اتحاد پر رکھی تھی ۔ اور یہ بنیاد اب تک بھی اسی طرح قائم ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان کے جانشینوں کی رعایا پروری نے جنھوں نے مذھبی رواداری کو ہمیشہ ہرچیز کے مقابلہ میں پیش پیش رکھا ہے ، اس بنیاد کو مزید طاقت اور استحکام بخشا ہے ۔ ہزاکسلنسی نے ان لوگوں کو جو اس بیان کی صحت پر شبہ رکھتے ہوں دعوت دی کہ وہ حیدرآباد آئیں اور یہاں کے حالات خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں لیکن کھلے دل اور غیر جانب دار ذھن کے ساتھ آئیں ۔

اس تقریب میں حاضرین کی ایک زبردست تعداد شریک تھی جن میں آنریبل سردار بلدیو سنگھ آنریبل محمد ظفر اللہ خاں سر سلطان احمد ، قونصل جنرل ایران و افغانستان ، مہنت رام کشن داس (پٹنہ) اور علامہ عبد المنعم الندوی شامل ہیں ۔

مصیبت زدوں کی امداد ۔ اعلی حضرت بندگان عالی نے براحم خسروانہ بنگال و بہار کے فساد زدہ رقبوں کے مصیبت زدوں کی امداد کےلئے دو لاکھ روپے کا فیاضانہ عطیہ مرحمت فرمایا ہے ۔ شاہ ذیجاہ نے حال ہی میں اپنے اھل ملک سے آپس کے کشت و خون کو جو برطانوی ہند کے بعض حصوں میں واقع ہوا تھا ختم کرنے کےلئے جو پرجوش اپیل فرمائی تھی اس کے فوراً ہی بعد اس عطیہ کی منظوری اس عملی ہمدردی اور تعلق خاطر کا بین ثبوت

ہے جو اعلی حضرت بندگان عالی بلا لحاظ ذات و عقیدہ فرقہ مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ رکھتے ہیں ۔

یہ عطیہ خلق اللہ کی محبت اور انسانی ہمدردی کی ون اعلی روایات کے عین مطابق ہے جو خانوادہ آصفی کا طرۂ امتیاز ہیں ۔ حیدرآبادی عوام نے اپنے شاہ ذیجاہ کی ائم کی ہوئی مثال کی تقلید کرتے ہوئے بہار اور بنگال کے ون عوام کی مصیبت کو کم کرنے کی خاطر جو وسیع پیانہ رفرقہ واری ہنگاموں کاشکار ہوئے گراں قدر چندے دئے ہیں ۔

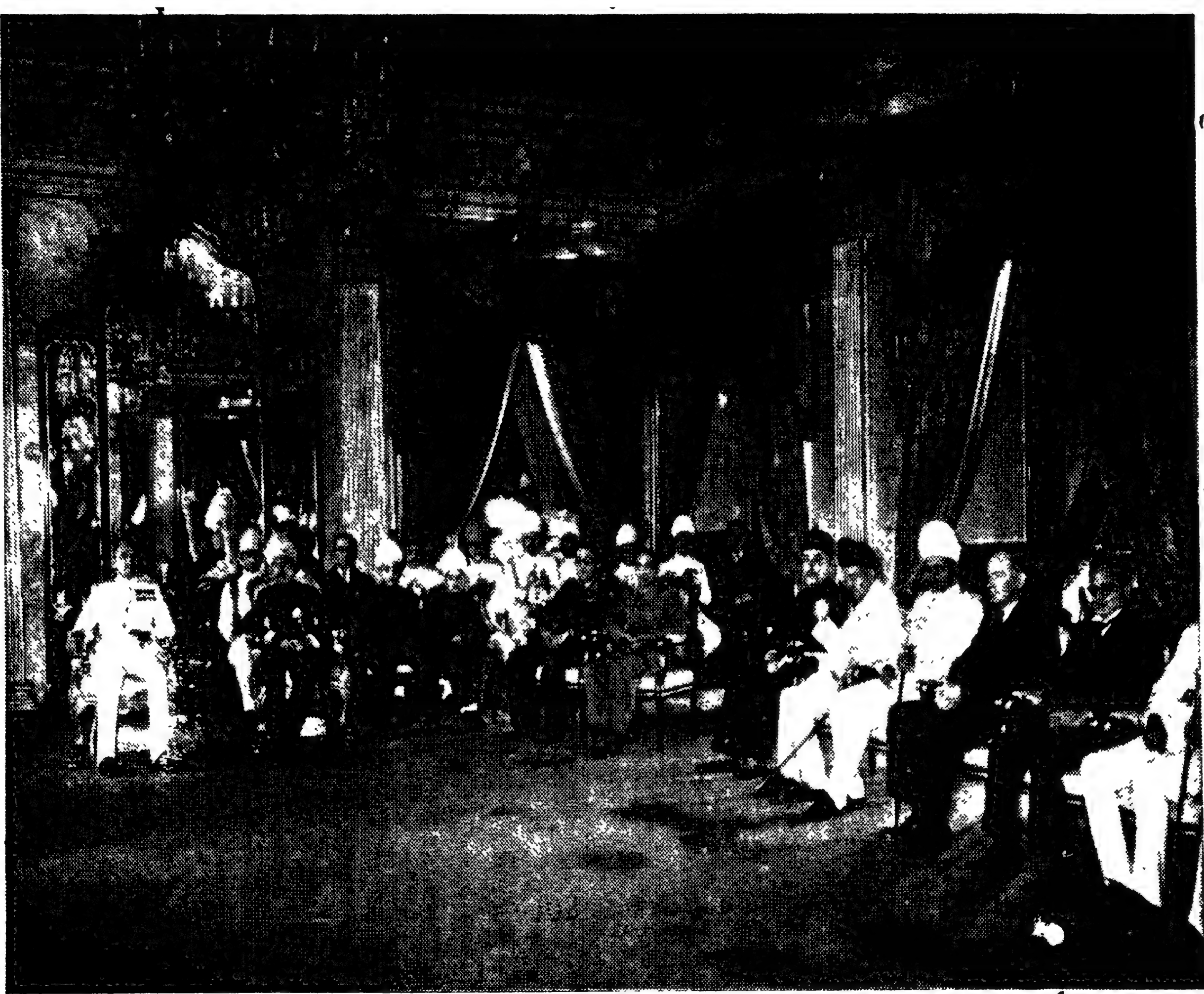
ہرھائی نس شہزادی صاحبہ برار نے اکولہ میں کل ہند خواتین کانفرنس کے زیر اہتمام منعقد شدہ جلسہ ام کی صدارت فرماتے ہوئے بہار اور بنگال کے المناک ادثات کا اثر انگیز الفاظ میں ذکر فرمایا ۔ اور ہندوستانی خواتین کو اون کا وہ فرض یاددلایا جو اس موقع پر اپنے ملک کے بارے میں آن پر عائد ہوتا ہے ۔ ہرھائی نس نے فرقہ واریت کے مہلک زہر کا ذکر کرتے ہوئے اسباب پر اظہار افسوس کیا کہ ہندوستان ایک عہد زریں کے دروازے پر پہنچ رہا ہے لیکن داخلی شورش اور اندرونی خلش کے ساتھ ۔

ہرھائی نس شہزادی صاحبہ نے عوام کے مختلف طبقات سے اتحاد و ہم آہنگی کی اپیل فرمائی ہے ۔ ہمیں توقع ہے کہ شہزادی صاحبہ برار نے ہندوستانی خواتین کی جو رہنمائی فرمائی ہے اوس کو سب کے سب مشعل راہ بنائیں گے ۔ وقت کا تقاضا یہی ہے کہ ایسے طریقے اختیار کئے جائیں جو ملک میں بسنے والے مختلف فرقوں کے مابین برادرانہ اور دوستانہ تعلقات کا باعث ہوں ۔ اس نصب العین کے حصول میں ہندوستانی طبقہ نسواں نہایت اہم حصہ لے سکتا ہے ۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت		
	روپیہ	آنہ	پائی
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع)	۳	۰	۰
,, ,, ,, ,, ۱۳۵۰ف (۴۱-۱۹۴۰ع)	۳	۰	۰
,, ,, ,, ,, ۱۳۵۱ف (۴۲-۱۹۴۱ع)	۳	۰	۰
حیدرآباد کی مشہور عبادت گاہیں (صرف اردو میں) ..	۳	۰	۰
منتخب پریس نوٹ اوراعلامئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی .. ,, ..	۳	۰	۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی .. ,, ..	۳	۸	۰
فہرست منظورہ اصطلاحات مروجہ بدفاتر سرکار عالی .. ,, ..	۲	۱	۰

از دفتر اطلاعات سرکار عالی
سیف آباد حیدرآباد دکن



قصر چو محلہ مبارک میں خریطہ دربار جس میں 'انریبل مسٹر سی - جی ہربرٹ نے (بائیں جانب 'اخری نشست پر) ملاحظہ ہمایونی میں اپنے کاغذات پیش کرنے کی عزت حاصل کی -

پہلی قطارمیں اعلی حضرت بندگان عالی کے بائیں جانب بیٹھے ہوئے :— نواب مکرم جاہ بہادر ، نواب مفخم جاہ بہادر هز ہائنس شہزادہ برار ، والاشان شہزادۂ نواب معظم جاہ بہادر ، هز اکسلنسی سر مرزا اسمٰعیل ، 'انریبل نواب سرمہدی یارجنگ بہادر ، 'انریبل نواب ظہیر یار جنگ بہادر ، 'انریبل مسٹر ڈ بلوگرگسن ارر نواب زاهد جنگ بہادر

حیدرآباد میں انتخابات

جدید مجلس مقننہ کا قیام

مجلس مقننہ کے حالیہ انتخابات سے جو سرسمہ اسکیم اصلاحات کے تحت قائم ہوئی ہے حیدرآباد کی دستوری تاریخ کے ایک نئے باب کا آغاز ہوتا ہے - اس موقع پر مناسب ہوگا کہ اعلی حضرت بندگان عالی کے وہ حکیمانہ الفاظ یاد دلائے جائیں جو شاہ ذیجاہ نے اپنی عزیز رعایا کو مخاطب فرماتے ہوئے جدید دستور کے متعلق ارشاد فرمائے تھے - شاہ ذیجاہ نے فرمایا تھا -

" مجھے امید ہے کہ مختلف مذاہب اور ملل کے جو لوگ اس ریاست میں بستے رہیں بطیب خاطر اس دستور کو قبول کرکے گورنمنٹ کے ساتھ اشتراک عمل کریں گے اور ایسا کرنا خود ان کے سود و بہبود میں ہوگا "۔

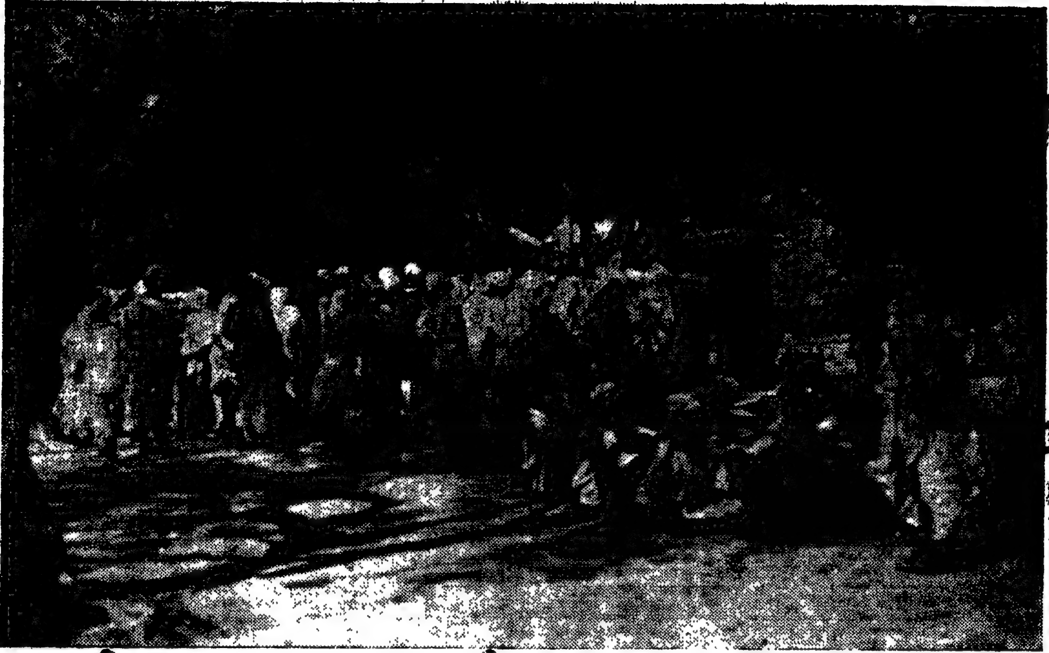
اس بات کی پوری توقع کی جاتی ہے کہ حیدرآبادی عوام ان اعلی توقعات کو جو اپنی رعایا کی سود و بہبود سے زیادہ کسی اور شئے کو عزیز نہ رکھنے والے شاہ ذی جاہ نے ان سے وابستہ کی ہیں بدرجہ اتم پورا کر دکھائیں گے -

نیا تجربہ

حیدرآبادی عوام نے جن کے لئے انتخابات کی مہم



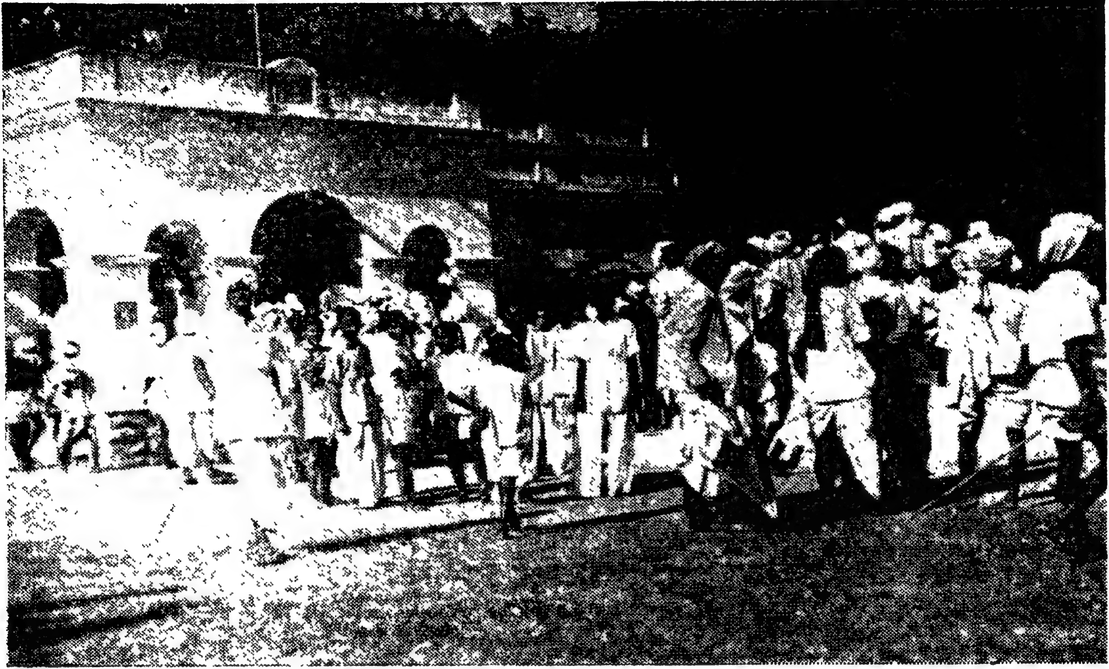
مرکز رائے دھی فتح نگر (مضافات حیدرآباد) پر بنجارہ عورتوں کی ایک جماعت جس نے رائے دہندہ مردوں اور عورتوں کے لئے تفریح طبع کا سامان مہیا کیا



مرکز رائے دھی حضور آباد پر رائے دھندوں کا ایک گروہ



حضور آباد کا ایک اور مرکز رائے دھی جہاں پر انتخابات کی کافی چہل پہل ہے ایک کارکن رائے دھندوں کو اپنے امیدوار کی حمایت پر اکسا رہا ہے اور رائے دھندگان اس کی تقریر توجہ سے سن رہے ہیں۔



ایک ضلع کے مرکز رائے دھی پر رائے دھندوں کا اجتماع ۔ اس مرکز پر رائے دھی اس کثرت سے عمل میں آئی کہ افسران انتخابات کو صبح سے شام تک مصروف رہنا پڑا ۔

سر کرنا ایک بالکل نیا تجربہ تھا اس میں اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا ۔ رائے دھندوں کے بہت بڑے حصہ نے اپنے حق رائے دھی کو استعمال کیا ۔ انتخابات کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس زمانے میں تمام ممالک محروسہ میں نہایت پر امن فضاء قائم رہی اور امیدواروں نے صحت بخش مسابقت کے جذبات کے ساتھ انتخابات لڑے تقریباً ایک ھفتہ تک حیدرآبادیوں کے اعصاب پر انتخابات ھی چھائے ہوئے تھے اور یہ جوش اپنی صحیح حدود کے اندر رہا جس کے نتیجہ کے طور پر انتخابات کسی ناخوش گوار حادثہ سے داغ دار ہوئے بغیر گزر گئے۔

اس سے ظاھر ہوتا ھے کہ حیدرآبادی عوام نے اسکیم اصلاحات کی اس عملی اھمیت کو محسوس کرلیا ھے کہ یہ صحت بخش خطوط پر ریاست کی دستوری ترقی کا ذریعہ ھے ۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ھے کہ حیدرآباد کے ہندؤں اور مسلمانوں کے مقاصد میں گہرا اشتراک اور اتحاد موجود ھے ۔ یہ دونوں بڑے فرقے ایک دوسرے سے اور بھی قریب آجائیں گے اور ایک دوسرے پر زیادہ انحصار رکھیں گے ، جب ریاست کے تمام نمائندہ اداروں میں مشترک حلقہ ھائے انتخاب کا طریقہ رائج کیا جائیگا ۔ یہاں یہ بتانا نامناسب نہ ہوگا کہ جس طریقے پر انتخابات کی مہمیں سر کی گئی ھیں اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ حیدرآباد فرقہ واری اتحاد اور ہم آہنگی کے بارے میں بقیہ ہندوستان کو اب بھی بہترین سبق دے سکتا ھے ۔

مقابلہ

اکثر حلقہ ھائے انتخاب میں کوئی مقابلہ نہیں ہوا کیونکہ متعلقہ امیدوار جن کو اپنے مسلمہ اور با اثر اداروں کی تائید اور حمایت حاصل تھی بلا مقابلہ منتخب ہوگئے۔



کریم نگر کا ایک مرکز رائے دہی۔ افسران انتخابات رائے دہندوں میں رائے دہی کے پرچے تقسیم کر رہے ہیں۔



دفتر کوتوالی بلدہ (حیدرآباد) کے قریب کے مرکز رائے دہی پر رائے دہندوں کی ایک کثیر تعداد نے اپنے حق رائے دہی کو استعمال کیا

پھر بھی ان ۷۶ نشستوں میں سے جو بذریعہ انتخاب پر کی جانے والی تھیں ۲۰ نشستوں کے لئے سخت مقابلہ رہا۔ اور ۶۰ امیدواروں نے انتخابات لڑے ۔ اراکین مقننہ کی کل تعداد ۱۳۲ ہے ۔ ان میں ۷۶ منتخبہ ہیں اوربقیہ ۵۶ نشستیں نامزدگیوں اور تقررات کے ذریعہ پر کی جائیں گی ۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان ۳۴ نامزدہ نشستوں کو ان جماعتوں ، انجمنوں ، اور مفادات کے مشورہ سے جن کی نمائندگی مجلس مقننہ میں نامزدگی کے ذریعہ ہوگی پر کیاجائے ۔ ان جماعتوں اور اداروں سے خواہش کی گئی ہے کہ اپنے نمائندوں کی فہرستیں پیش کریں جن کا آخری انتخاب حکومت کی طرف سے عمل میں آئیگا ۔

حلقہ ہائے انتخاب

اگر چہ مفاداتی بنیادوں پر نمائندگی کا اصول مرسمہ دستور کی عمارت کے ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتا ہے، تاہم کئی مفاداتی علاقہ واری حلقہ ہائے انتخاب بھی قائم کئے گئے ہیں تاکہ بعض مفادات کی نمائندگی صحیح طور پر ہوسکے ۔ ان سے قطع نظر تمام دوسرے حلقہ ہائے انتخاب کل ممالک محروسہ پرحاوی تھے اور ان کے لئے رائے دھی تمام مستقر ہائے اضلاع پر اور بلدہ حیدرآباد میں بہ یک وقت عمل میں آئی ۔ خالص علاقہ واری حلقہ ہائے انتخاب کے لئے رائے دھی کے مراکز ہر تعلقہ قصبہ اور شہر میں قائم کئے گئے ۔

ترمیمات

دستور کو موجودہ دور کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق بنانے کے خیال سے اور ان نمائندگیوں کے مد نظر جو حکومت کے پاس وقتاً فوقتاً کی جاتی رہی ہیں سنہ ۱۹۳۹ع کے بنیادی خاکے میں بعض مادی ترمیمیں کی گئی ہیں۔ بہر حال ابتدائی اسکیم کی بعض اہم خصوصیات



نواب حمایت نواز جنگ بہادر امیر پائیگاہ جاگیرداروں کے حلقہ انتخاب میں اپنی رائے درج کرائے 'رہے ہیں

مثلا مفاداتی نمائندگی ، طریقۂ انتخاب میں خفیف سی ترمیم کے ساتھ مشترک حلقہ ھائے انتخاب، اور ھند و مسلم مساوات ،کو برقرار رکھا گیا ھے ۔ ان تبدیلیوں کا ھرطرف سے خیر مقدم کیا گیا ھے کیونکہ یہ فرقہ واریت کا قلع قمع کرنے اور مفاد عامہ کے مسائل کے متعلق عوام میں قومی نقطہ نظر پیدا کرنے کا ذریعہ ثابت ھوں گی ۔

دوسری ترمیمات مثلا مقننہ کے اختیارات میں توسیع اس کے اختیارات کی فہرست میں بعض '' خارج شدہ ،، موضوعات کی شمولیت ، دو منتخب ارکان ، ایک ھندو اور ایک مسلم کی مجلس باب حکومت میں شمولیت ، ایسی چیزیں ھیں جو نظم ونسق کو اس حدتک عوام کے احساسات کا ترجمان بناتی ھیں جس حدتک کہ موجودہ حالات کے تحت قابل عمل تھا ۔

اس سلسلہ میں ایک اھم نکتہ جس کا لحاظ رکھنا ضروری ھے یہ ھے کہ مستقبل میں مقننہ کی توسیع و ترقی کے لئے کافی گنجائش رکھی گئی ھے اور آئین مقننہ میں محکوم کیا گیا ھے کہ ۔

'' اس کے احکام کے مندرجہ کسی امر سے یہ متصور نہ ھوگا کہ حضرت اقدس واعلی کو کسی ایسے امر میں مقننہ کا مشورہ حاصل کرنے میں کوئی شئے مانع ھے جسے صراحتاً اس کے دائرہ اختیار میں شامل نہ کیا گیا ھو ۔،،

اس چیز نے دستور میں ایک لچک پیدا کردی ھے جو ریاستی عوام کی فطری صلاحیتوں کے مطابق مقننہ کی ترقی اور توسیع کے لئے راستہ ھموار کریگی ۔

مطمح نظر

اب جب کہ انتخابات ختم ھوچکے ھیں اور عنقریب جدید مقننہ کام شروع کردے گی یہ توقع کی جاسکتی ھے کہ ارکان مقننہ جو مختلف مفادات کی نمائندگی کرتے ھیں آپس میں ایک دوسرے سے اور خود حکومت سے خلوص کے ساتھ تعاون کرتے ھوے اصلاحات کو پوری طرح کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے اور اس مشترک مطمح نظر یعنی '' خانوادہ آصفی کے زیر سایہ عاطفت خوش حالی اور ترقی کے نئے دور کے آغاز ،، کے حصول کے لئے دوش بدوش آگے بڑھیں گے ۔

جاگیردار الف		نواب تراب یار جنگ بہادر
		راجہ رام شور راؤ
جاگیر دار ب		نواب عبدالرزاق خان
		راجہ من موھن لعل
معاش داران		مسٹر سن جیون راؤ لاھوٹی
		مولوی سید محمد احسن صاحب
زراعت	ضلع اورنگ آباد	مسٹر ڈھونڈی راج
		مولوی عمر دراز خان صاحب
,,	ضلع پربھنی	مسٹر گونید راؤ
		مولوی مظہر علی خان صاحب
,,	ضلع ناندیڑ	مسٹر امرت راؤ
		مولوی مرزا فاروق علی صاحب
,,	ضلع بیڑ	مسٹر شام راؤ مادھوراؤ
		مولوی انیس الدین احمد صاحب
,,	ضلع گلبرگہ	مسٹر باسو راماپا
		مولوی عبد الکریم صاحب تماپوری
,,	ضلع عثمان آباد	مسٹر نند چند
		مولوی محمد قاسم رضوی صاحب
,,	ضلع بیدر شریف	مسٹر شور دیا
		مولوی اکبر حسین صاحب
,,	ضلع رائچور	مسٹر بیسن گوڑہ
		مولوی سید ضیاء العارفین صاحب رضوی
,,	ضلع ورنگل	مسٹر پی وینکٹ راما ریڈی
		مولوی محمد عبد العزیز صاحب
زراعت	ضلع عادل آباد	مسٹر گوینند راؤ
		مولوی ممتاز علی خان صاحب
,,	ضلع کریم نگر	مسٹر پنگل مدن موھن ریڈی
		مولوی محمد اعظم غوری صاحب
,,	ضلع میدک	مسٹر چن بسپا
		مولوی محمد محسن صاحب
,,	ضلع نظام آباد	مسٹر کاشی ناتھ راؤ مکپالکر
		مولوی سید یوسف صاحب

زراعت	ضلع محبوب نگر	مسٹر کنڈل راؤ
		مولوی فقیر محمد صاحب
,,	ضلع نلگنڈہ	مسٹر لکشمی کانت راؤ
		مولوی شیر صاحب
,,	ضلع اطراف بلدہ	مسٹر لچھمن ریڈی
		مولوی بشیر احمد صاحب
مفاد مزدوران	صوبہ اورنگ آباد	مسٹر رامنک لعل یادنگ
		مولوی فیض احمد صاحب
,,	صوبہ ورنگل	مسٹر لکشمی نارائن
,,	صوبہ میدک	مولوی محمد یوسف صاحب
صنعت	مملکتی مفاد	مسٹر راجہ مانک لال گپتا
		مولوی عزیز احمد خاں صاحب
تجارت	,,	مسٹر ایم ۔ آر پٹی
		مولوی محمد اعظم صاحب
بنک کاری	,,	مسٹر جی رگھوناتھ مل
		مولوی محمد عبد الرحیم صاحب
قانون	,,	مسٹر سری نواس راؤ مدنورکر
		مولوی کلیم الدین انصاری صاحب
طبابت	,,	حکیم نارائن داس
		ڈاکٹر یاسین زبیری
طیلسانین	,,	مسٹر بی شام سندر
		مولوی عبد الرؤف صاحب

مفاد مالکان کارایہ داران اراضی و امکنہ	حیدرآباد و سکندرآباد	مسٹر بلدیو پتنگے
		مسٹر ریل نرسملو
		مولوی عبد الرحمن صاحب رئیس
		مولوی سید محمد حسین صاحب زیدی
,,	اورنگ آباد بیڑ	مسٹر جیشتا رام وشوناتھ جوشی
		مولوی قاضی حمید الدین صاحب
,,	پربھنی ناندیڑ	مسٹر دیوی داس راؤ مدکھیڑکر
		مولوی محمد اخلاق حسین صاحب
,,	ورنگل کریم نگر	مسٹر رام چندر ساٹھے
		مولوی سید عبد العلیم صاحب
,,	عادل آباد نظام آباد	مسٹر شنکر راؤ پاسیکر
		مولوی محمد علی خاں صاحب
,,	گلبرگہ رائچور	مسٹر ویرپا کیشپا
,,		مولوی اکبر عالم صاحب
,,	عثمان آباد بیدر	مسٹر ملکارجنپا
		مولوی سید عیسی صاحب
,,	میدک باغات اطراف بلدہ	مسٹر ین ۔ تاجپا
		مولوی محمد یامین صاحب زبیری
,,	نلگنڈہ محبوب نگر	مسٹر وینکٹ نرسیا امرآبادی
		مولوی رشید ترابی صاحب

صدر اعظم بہادر کا دورۂ ورنگل

ہز اکسلنسی سر مرزا اسمعیل کے حالیہ دورۂ ورنگل کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس موقع پرمقامی ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان برادرانہ محبت کے مناظر دیکھے گئے جو ریاست کی آبادی کے مختلف طبقوں کے مفادات کی یکسانیت اور ان کی بنیادی وحدت کو ثابت کررہے تھے۔ جب صدر اعظم بہادر قاضی پیٹھ کے اسٹیشن پر ریل گاڑی سے اترے تو ایک زبردست مجمع نے جن میں سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب شامل تھے آپ کا استقبال کیا۔ ہز اکسلنسی نے اسٹیشن کی عمارت کا تفصیلی معائنہ کیا اور اسکے بعد اوس شامیانے میں تشریف لے گئے جو اس موقع کے لئے خاص طور پر نصب کیا گیا تھا۔ یہاں پر ہز اکسلنسی سے مختلف اصحاب کا تعارف کرایا گیا۔ صدراعظم بہادر نے اسٹیشن کی فوری ترمیم مثلاً پلیٹ فارم کی توسیع اور اسٹیشن کی عمارت کے سامنے کے رخ کی آراستگی کے لئے ہدایات دیں۔

کلمات ہمدردی

صدر اعظم بہادر کا پروگرام سیول اسپتال کے معائنہ سے شروع ہوا۔ سیول سرجن صاحب نے شفا خانے کا معائنہ کرایا۔ صدر اعظم بہادر نے محسوس فرمایا کہ دواخانے کی عمارت سے، دیکھنے والے پر یہ اثر پڑتا ہے کہ اس سے لاپروائی برتی گئی ہے۔ دواخانے کے وارڈس کا معائنہ فرماتے ہوئے ہز اکسلنسی نے کئی مریضوں سے گفتگو فرمائی اور آپ کے کلمات ہمدردی سے مریضوں کی بڑی دل جوئی ہوئی۔

انٹرمیڈیٹ کالج کا معائنہ

اس کے بعد صدر اعظم بہادر اپنی موٹر کار میں عثمانیہ انٹر میڈیٹ کالج تشریف لے گئے اور اس کی عمارت کا تفصیلی معائنہ فرمایا کالج ہال میں کسی قدر تاریکی دیکھکر ہز اکسلنسی نے ہدایت دی کہ ہوا اور روشنی کی آمد و رفت کا بہتر انتظام کیا جائے۔ آپ نے مشیر تشکیل شہری کی یہ تجویز بھی منظور فرمائی کہ مدرسہ وسطانیہ کی عمارت کو کالج کی عمارت کے ساتھ ملحق کردیا جائے اور مدرسہ وسطانیہ کے لئے ایک جدید عمارت تعمیر کرائی جائے۔ صدر اعظم بہادر نے کھیل کے میدانوں اور اقامت خانوں کی ترمیم کی تجاویز سے بھی اتفاق فرمایا۔

محبس کا معائنہ

اس کے بعد پروگرام میں ورنگل کے صدر محبس کا معائنہ تھا۔ جہاں ۳۰۰ قیدی رکھے جاتے ہیں جن میں سے ۲۰۵ بعض سنگین جرائم کی پاداش میں حبس دوام کی سزا بھگت رہے تھے۔ ان میں سے بعض نے صدر اعظم بہادر سے اپنی سزا میں تخفیف اور رہائی کی استدعا کی۔ ہز اکسلنسی نے مہتمم صاحب محبس کو قابل رعایت قیدیوں کی کارروائیاں پیش کرنے کا حکم دیا اور ان پر ہمدردانہ غور کا وعدہ فرمایا۔ صدر اعظم بہادر نے محبس کی بعض صنعتوں بالخصوص قالین بافی اور دری بافی سے اپنی گہری دلچسپی کا اظہار فرماتے ہوئے ان مصنوعات کی جو قیدیوں نے بڑی مہارت اور کاریگری کے ساتھ تیار کی تھیں بڑی تعریف فرمائی۔ صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ صارفین کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو مقامی مصنوعات کے استعمال کو ترجیح دیں تاکہ مقامی صناعوں کی ہمت افزائی ہو اور ریاست کے عوام کو فائدہ پہنچنے۔

دیول ہزار ستون

اس کے بعد صدر اعظم بہادر دیول ہزار ستون تشریف لے گئے جو بارھویں صدی عیسوی میں کاکیتا خاندان کے عہد حکومت میں تعمیر ہوا تھا۔ صدر اعظم بہادر نے لوہے کے جنگلہ کو نکال دینے کا حکم دیا کیونکہ اس کی

وجه سے قدیم دیول میں کسی قدر جدت پیدا ہوگئی تھی جس سے اس کی اس حیثیت میں فرق آجاتا تھا که یه ریاست کے قیمتی آثار قدیمه میں شامل ہے ۔ پھر بھی صدر اعظم بہادر نے ہدایت فرمائی که دیول میں برقی روشنی کا انتظام کیا جائے ۔

مزدوروں کی نو آبادی

صدر اعظم بہادر دیول ہزار ستون سے اعظم جاہی ملز کے مزدوروں کی نو آبادی میں جہاں مجرد اور متاہل مزدوروں کے لئے ایک سو مکانات تعمیر کرائے گئے ہیں تشریف لے گئے ۔ تجویز ہے که اس نوآبادی میں آٹھه سو مکانات مجرد اور متاہل مزدوروں کے لئے تعمیر کرائے جائیں اس نوآبادی کے پوری طرح آباد ہو جانے کے بعد یہاں ایک مدرسه قایم کیا جائیگا جس میں ڈھائی سو لڑکوں کی تعلیم کا انتظام ہوسکے گا ۔ اس کے علاوہ لڑکیوں کے لئے ایک مدرسه ، ایک صدر بازار ، مزدوروں کا ایک کلب ، ایک سینما گھر ، اور کئی کھیل کے میدان بھی مہیا کئے جائیں گے ۔ تمام مکانات کو برقی روشنی اور حفظان صحت کے عصری انتظامات سے آراسته کیا جائیگا ۔ اندازہ لگایا گیا ہے که اس پوری اسکیم پر ۲۰ لاکھ روپیه صرف ہوگا ۔

امریکه کی فرمائشیں

دوسرا مقام جس کا صدر اعظم بہادر نے معائنه کیا



ہز اکسیلنسی سر مرزا اسمٰعیل دیول ہزار ستون (ہنمکنڈہ ، ورنگل) کی ناقص بنیادوں کا معائنه کر رہے ہیں



صدراعظم بہادر بچوں کے ہجوم میں ۔ دیول ہزار ستون (ہنمکنڈہ) کے متعلق ہدایات ارشاد فرمارہے ہیں

قالین بافی کا کارخانہ تھاجہاں مولوی حبیب الرحمن صاحب ناظم صنعت و حرفت نے اس کے کام کی وضاحت کی صدراعظم بہادر نے اس بات پر زور دیا کہ ابتدا" قالین بافوں کو اون کے اپنے طریقوں پر کام کرنے دیا جائے ۔ آپ نے یہ مشورہ بھی دیا کہ کارخانہ میں ایک شعبۂ خواتین بھی کھولا جائے ۔ یہاں پر ایک دلچسپ انکشاف یہ ہوا کہ امرتسر کا ایک قالین بافی کا کارخانہ امریکی مطالبات کی تکمیل کے لئے اپنی فرمائشات ورنگل کے کارخانہ کے سپرد کرتا ہے ۔

قدیم قلعہ کا معائنہ

ہزاکسلنسی نے ان مواضعات کا دورہ فرمایا جو قدیم قلعہ کے رقبے میں جہاں حال ہی میں فرقہ واری ہنگامہ ہوگیا تھا واقع ہیں ۔ آپ نے ایک مہلوک کی بیوہ اور ماں کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار فرمایا اور پرزور انداز میں بیان کیا کہ جن لوگوں پرشورش کو بھڑکانے اور فرقہ واری امن میں خلل ڈالنے کے ذمہ داری عائد ہو ان پر کوئی رحم نہیں کیا جائیگا ۔

ہزاکسلنسی نے ہندوؤں اور مسلمانوں سے پرجوش اپیل کی کہ گزشتہ واقعات کو بھول جائیں اور امن ودوستی کے ساتھ رہیں جو عوام کی خوش حالی اور ریاست کی عام ترقی کا باعث ہوگا ۔ آپ نے انہیں مشورہ دیا کہ ایسے اعمال سے باز رہیں جن سے کسی شخص کے احساسات کو

ٹھیس لگنے کا اندیشہ ہو۔ صدر اعظم بہادر نے یہ انکشاف کیا کہ آپ نے قلعہ کے رقبے کی ترقی کے لئے ۲۰ ہزار روپے منظور کئے ہیں ایک مدرسہ اور شفاخانہ کا قیام بھی ان ترقیات میں شامل ہے۔

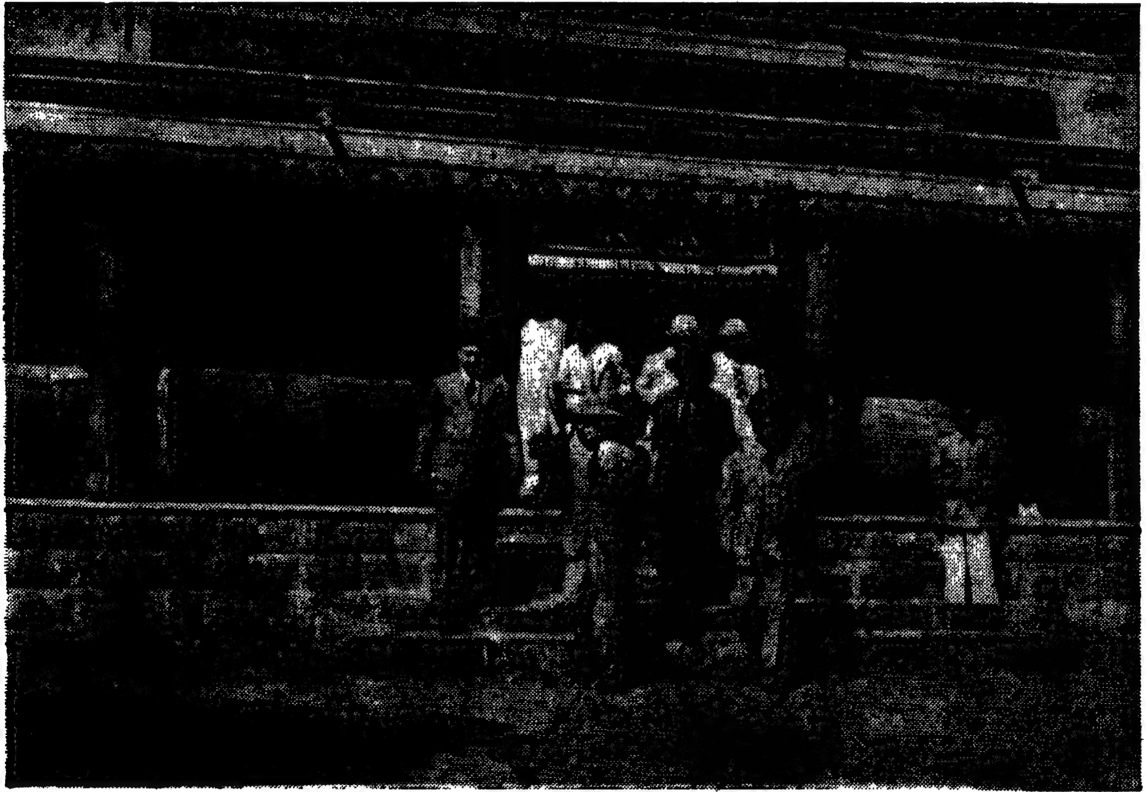
بھائی چارہ

ہز اکسلنسی کی پرجوش اپیل نے ہندؤں اورمسلمانوں دونوں پر فوری اثر کیا جنھوں نے ایک دوسرے سے بھائی چارہ قائم کرتے ہوئے آئندہ دوستی اور اتحاد کے ساتھ رہنے کا وعدہ کیا۔

ہند ومسلم قائدین کی اس مشترکہ درخواست پر کہ چار مسلم اور چار ہندو قائدین کے ورنگل سے اخراج کے احکام منسوخ کرد یۓ جائیں اور اس کی بجائے ان کے مقابلہ میں تحقیقات عمل میں لائی جائے صدر اعظم بہادر نے کہا کہ مجلس امن کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد اس درخواست پر ہمدرانہ غور کیا جائیگا۔

پرجوش خیر مقدم

جب صدر اعظم بہادر اپنی موٹر کار میں شہر کے دورے پر نکلتے تھے تو عوام سڑک کے دونوں طرف کثیر تعداد میں کھڑے ہوکر پر جوش تالیوں سے آپ کا خیرمقدم کرتے تھے۔ آپ نے مقامی درگاہ میں حاضری دی۔ اور تلگو لائبریری کا بھی معائنہ کیا جہاں آپ کی خدمت میں ایک سپاس نامہ پیش کیا گیا۔ صدر اعظم بہادر نے کتب خانہ کی عمارت کی تعمیر کے لئے جس میں اندازاً دس ہزار روپے صرف ہوں گے مالی امداد دینے کا وعدہ فرمایا۔



صدر اعظم بہادر ورنگل کے سرکاری کارخانہ قالین بافی کا معائنہ کرکے واپس ہورہے ہیں

آپ نے ویدک کلا شالہ کا بھی معائنہ کیا جہاں مقامی پنڈت سنکرت اور ہندی زبانوں میں تعلیم دیتے ہیں ۔

سپاس نامہ کی قبولیت

ہز اکسلنسی نے ٹاؤن ہال میں مجلس بلدیہ اور مجلس ضلع کی جانب سے ایک مشترکہ سپاس نامہ قبول فرمایا اور اس کا جواب دیا ۔ سپاس نامہ میں شہر ورنگل کی تجارتی و تاریخی اہمیت کا اظہار کرتے ہوئے استدعا کی گئی تھی کہ یہاں مزید سہولتیں مہیا کی جائیں ۔

ہمدردانہ طرز عمل

صدر اعظم بہادر نے سپاس نامہ کا جواب دیتے ہوئے شہری مطالبات سے ہمدردی کا اظہار فرمایا اور ان کی تکمیل کا بھی وعدہ فرمایا ۔ آپ نے کہا کہ اس شہر کے مختلف حصوں کے درمیان جو جگہ چھوٹی ہوئی ہے اس کو رفتہ رفتہ پر کیا جائے ۔ اور بالا سمندر کے تالاب سے جو رقبہ برآمد ہوا ہے اسے مختلف قطعوں میں تقسیم کرکے ان قطعوں کو عوام کے ہاتھ فروخت کردیا جائے ۔ اور اس میں بھی متوسط اور غریب طبقوں کے ساتھ خاص رعایت برتی جائے اور انہیں یہ قطعے مقررہ قیمتوں پر دیدئے جائیں ۔ ہسپتال کی توسیع کے متعلق آپ نے کہا کہ ایک جدید ہسپتال جس میں ۳۰۰ مریضوں کے بستروں کا انتظام ہوگا کھولا جائیگا ۔ اور اس کے متصل عورتوں کے لئے بھی ایک علحدہ شفاخانہ ہوگا جدید ٹون ہال کی تعمیر کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ”اس کی تعمیر عوام، بلدیہ اور حکومت کے عطیوں سے ہونی چاہئے“ ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ موجودہ ٹاؤن ہال کو ایک کتب خانہ میں تبدیل کردیا جائیگا ۔ مجلس بلدیہ کے اس مطالبہ کے جواب میں کہ برقی قوت کی سربراہی مجلس بلدیہ کی نگرانی میں دے دیجائے صدر اعظم بہادر نے کہا کہ یہ ممکن نہ ہوسکے گا لیکن بلدیہ کو برقی قوت رعایتی قیمتوں پر مہیا کی جائیگی ۔

مزدوروں کو مشورے

اعظم جاہی ملز کے مزدوروں کے ایک وفد سے (جو اسوقت ہڑتال منارہے تھے) صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ مزدور اپنے کام پر واپس آجائیں ۔ اور انہیں یقین دلایا کہ مصالحت کنندہ کی سفارشات کو روبہ عمل لایا جائیگا ۔ آپ نے انہیں ہدایت دی کہ جو مزدور کام پر آنا چاہتے ہوں انہیں روکا نہ جائے اور اس کا بھی یقین دلایا کہ ان کی کارروائی پر دو یا تین ماہ بعد ہمدردانہ غور کیا جائیگا ۔ بشرطیکہ وہ فوراً کام پر رجوع ہو جائیں ۔

جذبہ مفاہمت

شام میں صدر اعظم بہادر نے ہنمکنڈہ میں اسلامیہ ہائی اسکول کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا آپ نے فرمایا کہ اس مدرسے کی ایک خصوصیت سے آپ بہت متاثر ہوئے جو یہ ہے کہ اس کے فرقہ واری مدرسہ ہونے کے باوجود (جس کا نام اسلامیہ ہائی اسکول ہے) اس میں غیر مسلم طلبہ بھی شریک ہیں ۔ یہ جذبہ قابل تحسین اور ہمت افزائی کے لائق ہے ۔ اگر دوسرے شعبوں میں بھی اسی جذبہ مفاہمت کے ساتھ کام لیا جائے تو ہماری کئی ساجی اور قومی برائیوں کا بہت جلد علاج ہوسکتا ہے ۔

مجلس امن

صدر اعظم بہادر نے ایک ہندو وفد سے ملاقات کی اور حکم دیا کہ ایک مجلس امن جو ہندؤں مسلمانوں عیسائیوں پارسیوں کانگریس مجلس اتحاد المسلمین اور دوسرے عوامی اداروں کے ارکان پر مشتمل ہو اول تعلقدار صاحب کی صدارت میں قائم کی جائے جو امن و امان برقرار رکھے اور کوئی فرقہ واری اختلافات موجود ہوں تو ان کا تصفیہ کرے ۔ آپ نے فرمایا کہ حیدرآباد ایک نمونے کی ریاست بن سکتی ہے اگر مختلف فرقوں کے عوام حکومت کے ساتھ نہ صرف امن اومان کو برقرار رکھنے میں بلکہ اس کے قومی تعمیر کے پروگرام کو آگے بڑھانے میں مدد دیں ۔

پیشہ واری جائزہ

ذرائع معیشت کی تقسیم

سنہ ۱۹۴۱ع کی مردم شماری کے لحاظ سے ممالک محروسہ میں اُن افراد کی تعداد میں جو اپنی روزی آپ کمانے میں مصروف ھیں معتدبہ اضافہ ہوگیا ھے ۔ یہ بات قابل لحاظ ھے کہ جہاں گزشتہ دس سال کے دوران میں اپنی روزی آپ کمانے والے افراد کی تعداد میں ۱۳،۲ فیصد اضافہ ہوا اس کے ساتھ ساتھ مزدوروں کی تعداد میں بھی ۱۸ فیصد اضافہ واقع ہوا ۔ اندازہ لگایا گیا ھے کہ سنہ ۱۳ع کے مقابلہ میں جبکہ مجموعی آبادی میں کماؤ افراد اور کام کرنے والے تابعین کا تناسب ۵۳ فیصد تھا وہ سنہ ۱۹۴۱ع میں ۵۶ فیصد تک بڑھ گیا اور اسی دوران میں تابعین کا مجموعی تناسب ۴۷ فیصد سے ۴۴ فیصد تک گھٹ گیا ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں گزشتہ قرنوں کے دوران میں ہر دس ہزار کی آبادی میں ۱۳ اہم پیشوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد ظاہر کی گئی ھے ۔

ذیلی طبقہ	سنہ ۱۹۲۱ع	سنہ ۱۹۳۱ع	سنہ ۱۹۴۱ع
تمام طبقوں کے کام کرنے والے	۵۳۲۳	۴۷۱۲	۵۶۳۷
زراعت اور جانوروں سے استفادہ کرنے والے	۲۹۷۵	۲۶۸۵	۳۱۶۹
معدنیات سے استفادہ کرنے والے	۱۱	۱۹	۵۳
صنعت	۶۹۷	۴۹۶	۷۰۶
حمل و نقل	۷۲	۲۱۲	۲۴۹
تجارت	۵۸۳	۵۴۹	۵۳۵
سرکاری فوج	۹۲	۳۶	۶۵
نظم و نسق سرکاری	۹۳	۵۹	۸۱
پیشے اور آزاد فنون	۶۹	۸۹	۱۳۰
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ھیں	۱۰	۱۵	۱۶
خانگی ملازمت	۱۴۴	۳۳۰	۳۸۱
پیشہ جات غیر واضح	۴۳۹	۱۱۹	۱۱۵
,, غیر نفع رساں	۱۳۸	۱۰۳	۱۳۷

اس سے ظاہر ھے کہ اکثر صورتوں میں مزدوروں کی تعداد میں سنہ ۱۹۳۱ع کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۴۱ع اور سنہ ۱۹۲۱ع کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۳۱ع میں اضافہ واقع ہوا ھے ۔ اس کے اسباب غالباً یہ تھے کہ سنہ ۱۹۳۱ع میں پہلی عالمگیر جنگ ختم ہوچکی تھی اور سنہ ۱۹۴۱ع میں دوسری عالمگیر جنگ جاری تھی جس کی وجہ سے حالات غیر معتدل تھے جہاں تک بڑے پیشوں کا تعلق ھے سنہ ۱۹۴۱ع میں بمقابلہ سنہ ۱۹۳۱ع کام کرنے والوں کا تناسب بہت بڑھا ہوا ھے سوائے تجارت کے جس میں ان کی تعدا میں کسی قدر کمی واقع ہوئی ھے ۔ لیکن واضح رھے کہ یہ کمی حقیقی نہیں ھے کیونکہ اس کی وجہ یہ ھے کہ س دوران میں ان افراد کی تعداد میں جو جزوی طور پر تجارت پر گزارہ کرتے ھیں ۴۲،۷ فیصد کی کمی واقع ہوئی ۔

تابعین

اگر بڑے پیشوں میں تابعین اور آزاد کارکنوں کی تعداد کا مقابلہ کیا جائے تو اس سے بعض دلچسپ امور پر روشنی پڑتی ھے ۔ مندرجہ ذیل تختہ سے ہر دس ہزار کی آبادی میں آزاد کارکنوں اور تابعین کا تناسب ظاہر کیا گیا ھے ۔

ذیلی طبقہ	آزاد کارکن	تابعین	آزاد کارکنوں کے مقابلہ میں تابعین کا تناسب
میزان ممالک محروسہ سرکارعالی	۴۲۹۰	۵۷۱۲	۱،۳۳
جانوروں اور زراعت سے استفادہ کرنے والے	۲۴۹۵	۳۱۸۹	۱،۲۸
معدنیات سے ,, ,,	۴۱۰	۴۸	۱،۱۷

صنعت	۵۲۱	۶۳۹	۱،۲۲
حمل و نقل	۱۰۸	۲۴۹	۲،۰۸
تجارت	۳۹۹	۳۸۳	۱،۲۱
سرکاری فوج	۴۶	۱۳۵	۲،۴۱
نظم و نسق سرکاری	۶۷	۱۶۷	۲،۴۹
پیشے اور آزاد فنون	۹۲	۱۸۲	۱،۹۷
ذاتی آمدنی رکھنے والے	۱۲	۲۳	۱،۹۲
گھریلو پیشے	۲۷۵	۲۶۷	۰،۹۷
متفرق پیشے	۷۱	۹۳	۱،۳۱
غیر نفع رساں پیشے	۱۰۳	۲۳۷	۲،۳۱

مالک محروسہ سرکار عالی میں تابعین اور آزاد کارکنوں کے مابین ۱،۳۳ کی نسبت پائی جاتی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر طبقے میں تابعین کی تعداد کارکنوں کی تعداد سے بڑھی ہوئی ہے لیکن ہر طبقے کے لئے یہ تناسب مختلف ہے ۔ نظم و نسق اور فوج کے طبقوں میں یہ تناسب انتہا کو پہونچ گیا ہے ۔ ان طبقوں میں ہر کام کرنے والے کو تقریباً تین افراد کا بار اٹھانا پڑتا ہے گھریلو پیشہ میں یہ تناسب سب سے کم ہے یعنی ۰،۹۷ ہے ۔ دوسرے پیشوں میں اس تناسب میں کافی اختلاف ہے ۔ مثلاً غیر نفع رساں پیشوں میں ۲،۳۱ تو معدنیات میں ۱،۱۷ ۔

کل تابعین میں ۱۲۲۰۱۶۴۳ افراد یا ان کا ۲۳،۶ فی صد حصہ جزوی طور تابع ہے ۔ دوسرے الفاظ میں مجموعی آبادی کا تقریباً ۴۴ فی صد حصہ بے روزگار ہے اور کمانے والے افراد ان کا بار اٹھاتے ہیں ۔ لیکن واضح رہے کہ اس تعداد میں بچے، گھر سنبھالنے والی بی بیاں اور ضعیف العمر افراد جو کام کرنے کے قابل نہیں ہیں شامل ہیں ۔ ممالک محروسہ میں روزگار کی حالت اس واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے کہ ۱۵ تا ۵۰ سال کی عمر والے افراد کی تعداد جو کام کرنے کے قابل عمر سمجھی جاتی ہے ۸۲،۳۰،۹۴۶ اور کارکنوں کی مجموعی تعداد ۹۲۱۱۰۸۲ ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے ۹۷۵۱۳۵ افراد جن کی عمر ۱۵ تا ۵۰ سال سے کم یا زاید ہے یعنی جو اصولاً کام کرنے کے قابل نہیں ہیں برسرکار ہیں ۔

قدرتی طور پر ان کارکنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو مویشی بانی اور زراعت میں مصروف ہیں اور یہ پیشہ دوسرے تمام پیشے انجام دینے والے کارکنوں کی دگنی تعداد کے لئے زاید آمدنی فراہم کرتا ہے ۔ اس کے بعد صنعت تجارت اور حمل و نقل کا درجہ ہے ۔

ملک کے قدرتی حصوں میں مزدوروں کی تقسیم

ملک کے قدرتی حصوں میں تلنگانہ اور مرہٹواڑہ میں روزگار کی تقسیم کا مطالعہ کرنے کے لئے یہ معلوم کرنا مناسب ہوگا کہ ان علاقوں میں مزدوروں کے مختلف طبقوں کی تقسیم کس کس طرح عمل میں آئی ہے ۔ مندرجہ ذیل تختہ سے تلنگانہ اور مرہٹواڑہ میں ہر ایک ہزار افراد میں آزادانہ کام کرنے والوں کی تعداد ظاہر ہوتی ہے ۔

	تلنگانہ	مرہٹواڑہ
زراعت اور جانوروں سے استفادہ کرنے والے	۲۶۰	۲۳۸
معدنیات سے استفادہ کرنے والے	۱۴	۴
صنعت	۶۴	۳۹
حمل و نقل	۱۶	۱۶
تجارت	۴۶	۳۳
سرکاری فوج	۷	۴
نظم و نسق سرکاری	۸	۶
پیشے اور آزاد فنون	۹	۹
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں	۲	۰
خانگی ملازمت	۳۳	۲۱
پیشہ جات غیر واضح	۶	۸
،، غیر نفع رساں	۱۲	۸

اس تختے سے معلوم ہوگا کہ تمام پیشوں میں بالخصوص زراعت تجارت اور گھریلو پیشوں میں کام کرنے والوں کا تناسب تلنگانہ میں بڑھا ہوا ہے ۔ سنہ ۱۹۳۱ ع کے اعداد سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان میں برسرکار تابعین بھی شامل ہیں ۔ لیکن یہ واضح ہے کہ زراعت اور تجارت کو چھوڑ کر باقی تمام پیشوں میں تلنگانہ آگے بڑھا ہوا ہے اور اس نے سنہ ۱۹۳۱ ع اور سنہ ۱۹۴۱ ع

کے درمیان دس سال کے دوران میں اپنی فوقیت برقرار رکھی ہے - جہاں تک اس کی صنعتی اور تجارتی برتری کا تعلق ہے اس کے اسباب یہ سمجھے جاسکتے ہیں کہ شہر حیدرآباد کا صنعتی رقبہ تلنگانہ میں شامل ہے اور یہاں سڑکیں اور حمل و نقل کے ذرائع بھی مرہٹواڑہ سے بہتر ہیں -

عورتوں کے ذرائع معیشت

کام کرنے والی عورتوں کی تعداد ۳۴۸۲۶۳۱ یا مزدورآبادی کا ۳۷٫۸ فیصد ہے - اس میں بھی ان کی ۵۹ فیصد تعداد اپنی روزی آپ کماتی ہے - مابقی ۴۱ فی صد کا بار جزوی طور پر دوسرے لوگ برداشت کرتے ہیں - اگرچہ کام کرنے والی عورتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے - لیکن ابھی بعض پیشوں مثلاً انتظام جائداد، محاصل کی وصولی، برقی انجنیری، وکالت علاج حیوانات تعمیرات اور موٹر رانی میں ان کی غیر موجودگی محسوس کی جارہی ہے - مندرجہ ذیل تختہ میں وہ پیشے جن میں عورتیں حصہ لیتی ہیں اور مردکارکنوں کے مقابلہ میں ان کا تناسب بتلایا گیا ہے -

پیشے	سنہ ۱۹۳۱ع	سنہ ۱۹۴۱ع
تمام طبقات - کل تعداد	۶۰۱	۶۰۸
زراعت و جانوروں سے استفادہ کرنے والے	۶۵۵	۶۷۲
معدنیات سے استفادہ کرنے والے	۴۰۱	۶۶۴
صنعت	۴۸۰	۵۱۱
حمل و نقل	۴۸۴	۴۵۲
تجارت	۵۴۷	۵۲۲
سرکاری فوج	۷۵	۹۷
نظم و نسق سرکاری	۸۸	۱۴۲
پیشے اور آزاد فنون	۳۷۷	۴۰۵
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں	۴۵۳	۵۴۶
خانگی ملازمت	۷۲۳	۷۰۲
پیشہ جات غیر واضح	۷۶۵	۷۲۹
غیر نفع رساں	۱۰۸۰	۱۰۹۶

ان اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۱ع کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۴۱ع میں مردکارکنوں کے مقابلے میں عورتوں کی تعداد میں اضافہ کی شرح فی ہزار ۷ رہی ہے حمل ونقل تجارت خانگی ملازمت اور بعض متفرق پیشوں میں ان کی تعداد میں خفیف سی کمی واقع ہوئی ہے - دوسرے تمام پیشوں میں بالخصوص معدنیات زراعت اور صنعت میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد میں سنہ ۱۹۳۱ع اور سنہ ۱۹۴۱ع کے دوران میں نمایاں اضافہ ہوا ہے -

---



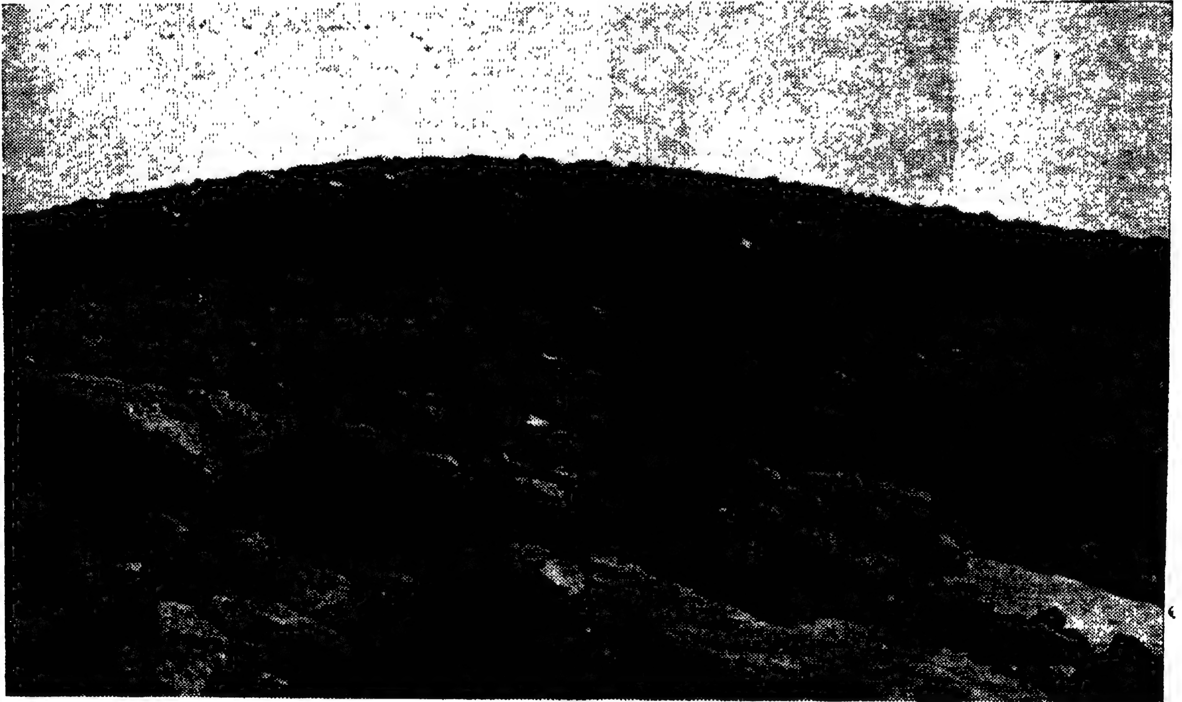
نواب اعظم جنگ بہادر صدرالمہام تعلیمات حکومت سرکارعالی بنارس میں "حیدرآباد ہوس" کا سنگ بنیاد نصب کررہے ہیں

ایک بدھی مقام گاجل بنڈہ کی کھدائی

از :— مولوی خواجہ محمد احمد صاحب ناظر محکمہ آثار قدیمہ سرکار عالی
(صیغہ تلاش و تحفیر)

حکومت سرکار عالی کے محکمہ آثار قدیمہ نے حال ھی میں بعض بدھی آثار برآمد کئے ھیں جن کی پیمائش بھی عمل میں آچکی ھے - اس کا انتظام کیا جارھا ھے کہ ان آثار سے ایسا منظم مواد تیار کیا جائے جس کی مدد سے آج سے تقریباً دو ھزار سال پہلے کی زندگی کی ایک مکمل اور صحیح تصویر سامنے آسکے -

گاجل بنڈہ پر جو آثار پائے گئے ھیں وہ ان تمام آثار کے زمرہ میں ایک مبدا نور کی حیثیت رکھتے ھیں - یہ جگہ ضلع نلگنڈہ میں تعلقہ سریا پیٹھ کے موضع ایٹور میں ریلوے اسٹیشن جنگاؤں سے سر یا پیٹھ جانے والی سڑک سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ھے - سڑک سے اس مقام تک ایک گاڑی کا راستہ جاتا ھے جو سڑک پر انتیسویں میل سے شروع ھوتا ھے - اس مقام سے پانچ میل کے فاصلہ پر ایک اور بدھی مقام پانیگری واقع ھے جسے محکمہ آثار قدیمہ نے سنہ ۱۳۵۰ف (۱۹۳۹-۴۰ ع) میں دریافت کیا تھا اور جہاں سے بدھی زمانہ اور آندھرا تہذیب کے اھم آثار برآمد ھوئے ھیں .



گاجل بنڈہ کا استوپ



مہین چونے کا بنا ہوا ایک انسانی سر

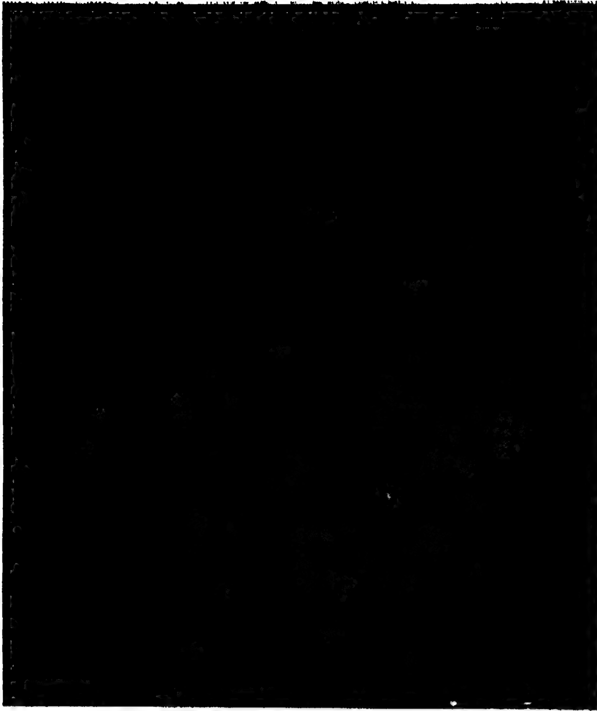
گاجل بنڈہ کے آثار ایک بڑی چٹان پر واقع ہیں جو اپنے اطراف کی سطح سے ۵۰ فیٹ بلند ہے ۔ جہاں پر قدیم یادگاروں کے تباہ شدہ آثار بڑے ملبہ کی شکل میں پائے جاتے ہیں جس میں قدیم ظروف اور اینٹوں کے ٹکڑے بآسانی دستیاب ہوتے ہیں ۔ ان ظروف کو میں نے انکے نقش و نگار اور انکی ثقافت کی بناء پر آندھرا عہد سے منسوب کیا ہے ۔ ان کے زمانہ کا تعین کرنے میں دو چیزوں سے مدد ملتی ہے ۔ ایک تو آندھرا عہد کا چھوٹا سا سیسہ کا سکہ ہے جس کے ایک رخ پر ایک ہاتھی کی تصویر ہے اور دوسرے پر سواستکا منقوش ہے ۔ اسے آندھرا راجاؤں کا بالکل ابتدائی سکہ سمجھا جاسکتا ہے ۔ دوسری اہم چیز ایک غیر ہموار مٹی کے برتن کا ٹکڑا ہے جس کے ابعاد تقریباً ۳ فٹ ہیں اس پر برھمی تحریرمیں ایک عبارت کا کچھ حصہ کندہ ہے جو صرف تین حروف پر مشتمل ہے ۔ حکومت ہند کے محکمہ آثارقدیمہ کے شریک ناظم ڈاکٹر این ۔ پی چکرورتی نے اس تحریر کو رسم الخط کی بناء پر پہلی یا دوسری

صدی عیسوی سے منسوب کیا ہے ۔ اوس زمانہ کے بدھیوں کا یہ طریقہ تھا کہ مٹی کے برتنوں پر اپنی ملکیت ظاہر کرنے کے لئے اپنے نام کندہ کراتے تھے ۔

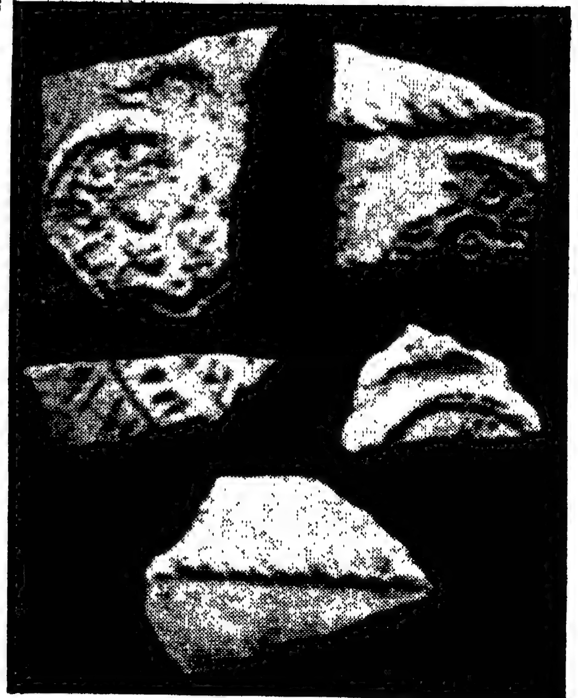
آنریبل نواب ظہیر یار جنگ بہادر نے اس مقام پر باقاعدہ اور فنی کارروائی آغاز کرنے میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا ہے ۔ اور ابتدائی کام ہی میں عمارتوں کے اہم آثار برآمد ہوے ہیں ۔ چٹان کی جنوبی سمت میں ایک اہم استوپ برآمد ہوا ہے جس کا قطر تقریباً ۳۰ فیٹ ہے اور تفصیلات میں گاڑی کے پہئیے سے پوری مماثلت رکھتا ہے ۔ چٹان کی مغربی سمت میں ایک شرق رویہ عبادت گاہ



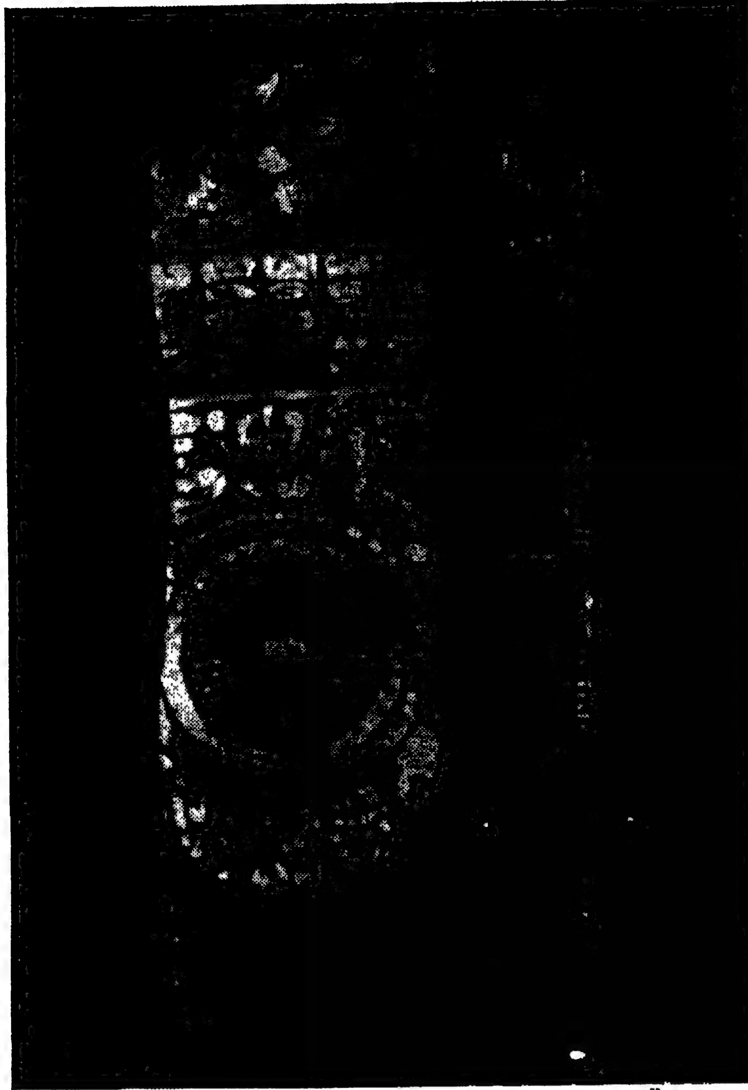
مہین چونے کا بنا ہوا ایک اور انسانی سر



مہین چونے کا ایک اورانسانی سر جو بڑی حد تک
تباہ ہوچکا ہے



رتنوں کے ٹکڑے جو گاجل بنڈہ پر دستیاب ہوئے



چونے کے پتھر کا ایک ٹکڑا جس پر نقش ونگار بنے ہوئے ہیں

(چتیا ہال) کی بنیادیں برآمد ہوئی ہیں اس ہال کا طول ۲۴ فیٹ اور عرض ۱۲ فیٹ ہے ۔

شمال مغربی دیوار کی جانب بھی ایک اور استوپ کی علامات پائی گئی ہیں ۔ اس مقام پر بعض دیگر اقسام کے طرز تعمیر کے آثار بھی پائے جاتے ہیں لیکن ابھی ان کی نوعیت کا اندازہ نہیں ہوسکا۔ بدھی مقامات کی طرح کاجل بنڈہ پر بھی بڑی سائز والی اینٹیں جن کا طول و عرض و عمق بالترتیب ۲ فٹ ایک فٹ اور ۳ انچہ ہیں استعمال کی گئی ہیں ۔

کاجل بنڈہ پر جو ظروف برآمد ہوئے ہیں وہ بالکل

اسی قسم کے ہیں جیسے کہ دیگر بدھی اور آندھرا مقامات پر دستیاب ہوے - ان میں سے اکثر ظروف نہایت نرم ، باریک و ملائم اور بیحد صاف کی ہوئی مٹی سے بنے ہوے ہیں - جو جلانے پر شوخ سرخ رنگ یا ھلکا سیاہ رنگ اختیار کرلیتے ہیں -

عام طور پر ایسے ظروف پر جن پر کوئی نقش ونگار نہیں ہیں ایک گہرے سرخ رنگ کی تہ چڑھی ہوئی ہے بعض صورتوں میں یہ ہلکے بادامی رنگ کی ہے - بعض صورتوں میں یہ تہ نہایت ہلکی ہے جس میں سے برتن کی سطح اور اس کا مسالہ صاف طور پر نظر آتا ہے اور بعض صورتوں میں یہ تہ کافی موٹی ہے جو اب نکل بھی گئی ہے - بعض ظروف کی اندرونی سطح پر سیاہ تہ چڑھی ہوئی ہے - اور یہ مرکب غالباً مینگیفیرس ہیمٹائٹ کی قسم سے ہے -

ان برتنوں پر پھول پتے اور اقلیدس کے کئی قسم کے نقش و نگار پائے جاتے ہیں -

اس کھدائی میں اوس زمانے کے فن صنم تراشی کے بعض نہایت نادر نمونے دستیاب ہوے ہیں - ان میں سہین چونے کے بنے ہوئے انسانی سر خاص طور پر قابل ذکر ہیں - ان سے فن صنم تراشی میں مہارت ، حقیقت پسندی، نازک خیالی اور فن کارانہ کمال کا اظہار ہوتا ہے - ان چہروں میں دکنی باشندوں کے خدو خال ظاہر ہوتے ہیں جن میں موٹے ہونٹ اور پھیلی ہوئی ناکیں نمایاں ہیں -

توقع ہے کہ جب ان آثار کی کھدائی کا کام مکمل ہو جائیگا تو کاجل بنڈہ سے بدھی اور آندھرا دور کی مسلسل تاریخ مرتب کرنے کے لئے قابل قدر موادِ دستیاب ہوگا اور یہ مقام ملک کے تاریک دور کی تفصیلات معلوم کرنے میں ممد ہوگا -

---

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

مہر و آبان سنہ ۱۳۵۵ف - اپریل و مئی سنہ ۱۹۴۶ع

عام حالات

زیر تبصرہ مہینوں کے دوران میں اجناس کے بازار میں قیمتوں کا رجحان کمی کی طرف رہا لیکن ماہ اگسٹ سنہ ۱۹۴۶ع میں سونے اور چاندی کی قیمتوں میں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں کسی قدر اضافہ ہوا لیکن ماہ ستمبر سنہ ۴۶ع میں ان کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہوگیا - سکہ کلدار کی خریدی اور فروخت کی شرحیں بالترتیب ۱۱۶ روپے ۱۱ آنے اور ۱۱۶ روپے ۱۲ آنے اور ۱۱۶ روپے ۱۱ آنہ ۱۱۶ روپیہ ۱۰ آنے رهیں -

زر کاغذی اور سکے

ماہ اگسٹ میں زیرگشت سکوں کی جملہ مالیت ۴۰۹۶,۹۳ لاکھ روپے اور ستمبر میں ۴۰۴۶,۶۰ لاکھ روپے تھی جس سے ۵۰,۳۳ لاکھ روپے کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے - ماہ ستمبر میں خام گردش کے مقابلہ میں زر محفوظ کا تناسب ۳۳,۷۶ فیصد تھا جو ماہ اگسٹ سنہ ۴۶ع کے مقابلہ میں بقدر ۳,۴۹ فی صد کم ہے -

زیرگشت نوٹ

ماہ ستہ

سنہ ۴۶ع میں یہ اعداد بالترتیب ۹۷,۱۸ فیصد اور ۹۷,۳۷ فیصد تھے ماہ ستمبر سنہ ۴۶ع میں نوٹوں کی گردش میں ۲۵,۹۸ لاکھ روپے یا ۰,۵۸ فی صد کمی ہوئی - تختہ ذیل سے نوٹوں کی گردش میں اضافہ اور کمی کے اعداد ظاہر ہوتے ہیں -

تفصیل	ستمبر سنہ ۴۶ع	اگسٹ سنہ ۴۶ع	ستمبر سنہ ۴۵ع
جاری کردہ نوٹوں کی کل مالیت	۴۰۹۶,۹۳	۴۰۴۶,۶۰	۳۹۵۶,۷۰
زیرگردش نوٹوں کی مالیت	۴۴۴۴,۲۱	۴۴۱۸,۲۳	۳۷۸۵,۵۶
اضافہ (+) یا کمی (—) فیصد	+۲۵,۹۸	—۳۱۸,۶۱	—۹۴,۳۴
کمی فی صد کمی یا اضافہ	+۰,۵۸	—۶۷۲	—۲,۴۹

منسوخ شدہ نوٹ

تختہ ذیل میں مختلف قیمتوں کے منسوخ شدہ نوٹوں کی مالیت ظاہر ہوتی ہے۔

ماہ	ایک روپیہ	۵ روپئے	۱۰ روپئے	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپے
ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع	۳۸۹۵	۱	۶۱۶	۴	۰۰
اگسٹ سنہ ۱۹۴۶ع	۳۱۸۵	۲	۷۱۲	۷	۰۰

جاری شدہ نوٹوں کی تفصیل

مختلف قیمتوں والے نوٹوں کی مالیت جو ماہ اگسٹ و ستمبر سنہ ۴۶ع اور ستمبر سنہ ۴۵ع کے دوران میں حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے نام گشت کے لئے جاری کئے گئے حسب ذیل ہیں -

ماہ	ایک روپے	۵ روپے	۱۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ
ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع	۳۰	۲۰	۲۵	۰۰	۰۰
اگسٹ سنہ ۱۹۴۶ع	۴۰	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰
ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع	۲۶	۳	۵	۴۰	۰۰

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں —— واجبات اور نقد اثاثہ جات ماہ ستمبر میں کاروبار کرنے والے مشترکہ سرمایہ کے ۲۳ بنکوں کی واجبات اور نقد اثاثوں کی مقدار بالترتیب ۴۲۸،۸۶ اور ۷۴۰،۶۱ لاکھ روپیہ تھی ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور خرید شدہ یا بٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب ۴۴۰،۷۹ اور ۵۲،۰۰۵ لاکھ روپے تھی -

حکومت کے نقد اثاثے

ماہ ستمبر کے آخری تاریخ پر حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب ۲۷۲،۴۶ لاکھ روپے اور ۳۷۱،۹۸ لاکھ روپے تھی - سابقہ مہینے میں یہ اعداد بالترتیب ۱۹۲،۱۴ اور ۴۶۷،۵۰ لاکھ روپے تھے -

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باہمی کی جن ۱۸ بنکوں نے اطلاعات ارسال کی ہیں ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار ماہ ستمبر میں ۱۲۴۳،۲ ہزار روپے تھی - ختم ماہ پر بنکوں اور انجمنوں حکومت اور انفرادی طور پر اراکین اور دیگر اشخاص سے حاصل شدہ امانتوں اور قرضوں کی مقدار ۲۳۲۳،۴ ہزار روپے تھی بنکوں میں ۳۳۲،۵ ہزار روپے نقد موجود تھے -

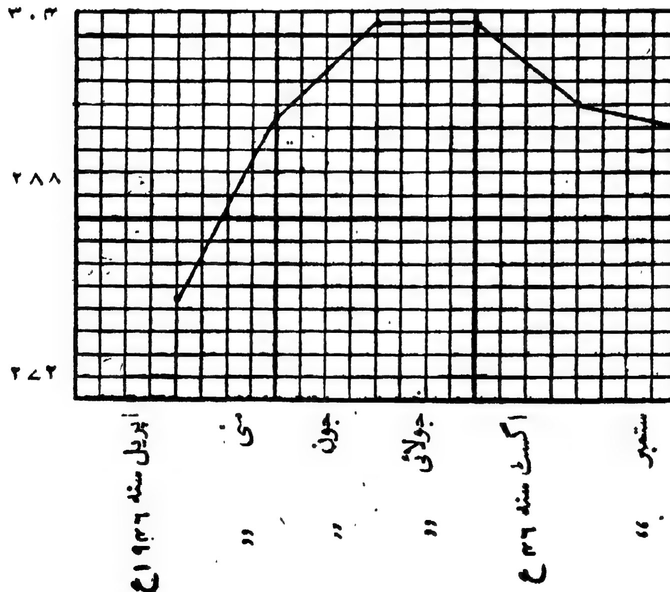
نرخ تھوک فروشی

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع میں غلہ اور شکر کے اوسط اعشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - البتہ دالوں اور دوسری اشیاء کی اوسط اعشاریہ میں سابقہ ماہ کے مقابلہ میں بالترتیب ۸ اعشاریہ کا اضافہ اور ۴ اعشاریہ کی کمی ہوئی - ماہ ستمبر سنہ ۴۶ع کے دوران میں اغذیہ کا اشاریہ متبدل رہا - ماہ ستمبر کے دوران میں روغندار تخم اور دیگر خام اور ساختہ اشیاء کا اشاریہ میں ۲۶ اعشاریہ اور ۳ اعشاریہ کی کمی ہوئی اور نباتاتی تیل کے اشاریہ میں ۹ اعشاریہ کا اضافہ ہوا - خام کپاس ساختہ کپاس چمڑے اور کھالوں اور عمارات کے سامان کے اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تمام غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریہ میں ۴ اعشاریہ کی کمی ہوئی -

مندرجہ ذیل تختہ میں ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع اور اگسٹ سنہ ۱۹۴۶ع ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے۔

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		جولائی ۴۶ع	جون ۴۶ع	جولائی ۴۵ع	جون ۴۶ع	جولائی ۴۵ع
غلہ	۱۰	۲۷۴	۲۷۴	۲۷۶	−	−۲
دالیں	۶	۲۹۱	۲۸۳	۱۹۳	+۸	+۹۸
شکر	۲	۱۶۴	۱۶۴	۱۴۶	−	+۱۸
دیگر اغذیہ	۱۶	۲۸۷	۲۹۱	۲۹۰	−۴	−۳
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۷۶	۲۷۶	۲۶۵	−	+۱۱
روغن دار تخم	۵	۳۸۰	۴۰۶	۲۶۸	−۲۶	+۱۱۲
نباتاتی تیل	۴	۴۲۱	۴۱۲	۲۶۶	+۹	+۱۵۵
خام کپاس	۱	۲۱۳	۲۱۳	۲۰۰	−	+۱۳
ساختہ کپاس	۵	۳۳۳	۳۳۳	۲۹۰	−	+۴۳
چمڑا اور کھال	۲	۴۳۲	۴۳۲	۳۲۳	−	+۱۰۹
اشیاء تعمیر	۸	۲۳۷	۲۳۷	۲۶۷	−	−۳۰
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۱۳	۲۱۶	۲۶۷	−۳	−۵۴
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۳۲۱	۳۲۵	۲۷۳	−۴	+۴۸
عام اشاریہ	۶۶	۲۹۶	۲۹۸	۲۶۹	−۲	+۲۷

مندرجہ ذیل ترسیم میں اپریل سنہ ۱۹۴۶ع تا ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کے رجحان کو ظاہر کیا گیا ہے۔



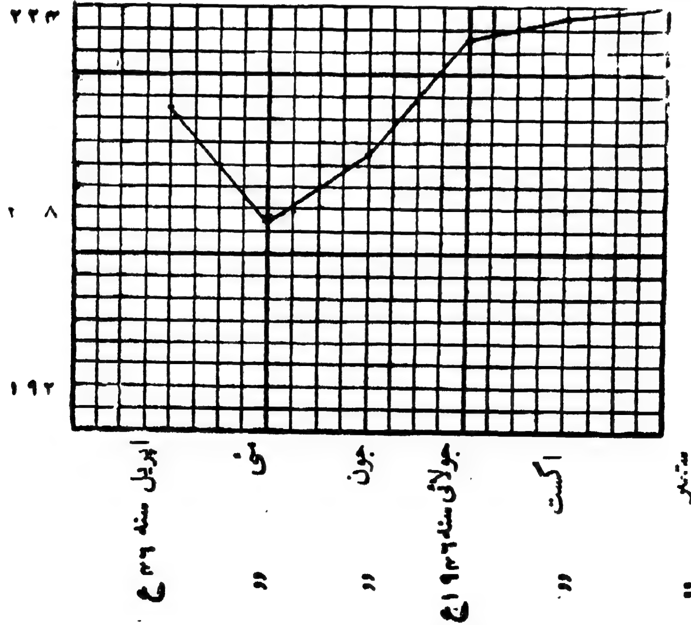
نرخ چلر فروشی

ماہ ستمبر سنہ ۴۶ع میں بمقابلہ ماہ گذشتہ دھان راگی، چنا اورتور کی قیمتوں میں اضافہ اور جوار، باجرہ، مکئی کی قیمتوں میں کمی ہوئی۔ موٹے چاول، گیہوں اور نمک کی قیمتیں غیر متبدل رہیں۔

دس اہم اشیاء کے اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہیں۔

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے ستمبر ۴۶ع	نرخ برائے اگست ۴۶ع	اشاریہ بابتہ ستمبر ۴۶ع	اشاریہ بابتہ اگست ۴۶ع
موٹا چاول	۳ - ۷	۲ - ۳	۲ - ۳	۲۳۰	۲۳۰
دھان	۱۲ - ۱۴	۱ - ۵	۵ - ۵	۲۹۱	۲۷۸
گیہوں	۵ - ۷	۷ - ۲	۷ - ۲	۳۰۰	۳۰۰
جوار	۰ - ۱۰	۵ - ۵	۴ - ۵	۱۸۸	۱۹۰
باجرہ	۸ - ۱۰	۲ - ۵	۰ - ۵	۲۰۵	۲۱۰
راگی	۵ - ۱۱	۱ - ۵	۴ - ۵	۲۲۳	۲۱۵
مکئی	۱۳ - ۱۰	۱۱ - ۵	۱ - ۵	۱۹۰	۲۱۴
چنا	۱۰ - ۷	۱۴ - ۲	۰ - ۳	۲۶۵	۲۵۴
تور	۱ - ۱۰	۹ - ۳	۱۳ - ۳	۲۷۳	۲۶۴
نمک	۱۳ - ۸	۱۱ - ۶	۱۱ - ۶	۱۳۲	۱۳۲
عام اشاریہ	..	..	..	۲۳۰	۲۲۹

مندرجہ ذیل ترسیم میں اپریل سنہ ۴۶ع تا ستمبر سنہ ۴۶ع دس اہم اشیاء کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے۔



حصص کے نرخ

ذیل کے تختہ میں سرکاری پرامیسری نوٹ اور حصص کی قیمتیں درج ہیں۔

تفصیلات		اگسٹ سنه ۱۹۴۶ع	ستمبر سنه ۱۹۴۶ع
		روپیه آنه	روپیه آنه
سرکاری تمسکات			
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲½ فی صد	۱۰۰-۱۲ ½	۱۰۰-۱۴
,, ,, ,,	۳½ فی صد	۱۰۳-۱۳	۱۰۳-۱۵
بنک			
جی رگھو ناتھ مل بنک	(۱۰۰ روپیه ۵۰ ادا شده)	۰-۰-۰	۵۴-۰-۰
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۵۹-۰-۰	۵۹-۰-۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۶۶-۰-۰	۱۶۳-۸-۰
ریلوے			
ریلوے سرکارعالی	۵ - فیصد (۲۵۰ روپیه سکه ع	۷۵۰-۰-۰	۷۵۰-۰-۰
ریلوے سرکارعالی	۶ - فیصد	۵۰۵-۰-۰	۵۰۵-۰-۰
پارچه جات			
اعظم جاهی ملز	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۵۶۹-۰-۰	۵۴۴-۸-۰
دیوان بهادر رام گوپال ملز	(۱۰۰ سکه کلدار)	۳۷۵-۰-۰	۳۷۵-۰-۰
محبوب شاهی ملز	(۱۰۰ سکه کلدار)	۲۸۲-۰-۰	۲۵۰-۰-۰
عثمان شاهی ملز	(۱۰۰ ,,)	۴۵۹-۸-۰	۴۴۷-۸-۰
شکر			
نظام شوگرفیاکٹری معمولی	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۶۳-۰-۰	۶۱-۸-۰
نظام شوگرفیاکٹری	(۲۵ روپیه ادا شده ۱۰ روپیه)	۴۳-۰-۰	۴۱-۱۲-۰
نظام شوگرفیاکٹری	(۲۵ روپیه) ۵ فیصد	۳۶-۰-۰	۳۶-۰-۰
سالار جنگ شوگرفیاکٹری	(۵۰ روپیه ۳۰ ادا شده)	۳۲-۰-۰	۳۱-۸-۰
کیمیکلز			
بایوکیمیکلز	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه)	۸-۲-۰	۷-۸-۰
کیمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۳۹-۱۴-۰	۳۹-۸-۰
کیمیکلز اینڈ فارما سوٹیکلز	(۲۵ روپیه ,,)	۳۲-۰-۰	۳۱-۰-۰
متفرق			
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۸۷-۰-۰	۸۰-۰-۰
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه ادا شده ۲۵)	۴۷-۸-۰	۴۳-۰-۰
دکن فلور	(۱۰۰ روپیه ,,)	۱۱۵-۰-۰	۱۱۵-۰-۰

حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیہ ,,)	۸۵۰-۰-۰	۹۹۰-۰-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی ۵ فیصد	(۵ فیصد	۱۰۷-۸-۰	۱۰۷-۸-۰
حیدرآباد ٹیپزیز	(۵۰ روپیہ ادا شدہ ۲۰)	۲۳-۸-۰-۰	۲۳-۸-۰
نیشنل فوڈ	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۰-۱۰-۰	۱۰-۱۰-۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ روپیہ سکہ کلدار)	۲۱-۰-۰	۲۱-۰-۰
سر پور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۲۹۹-۸-۰	۲۷۸-۸-۰
سر پور پیپرملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۲۵)	۱۷۲-۰-۰	۱۹۰-۰-۰
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۰-۰-۰	۹۰-۰-۰
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۱۳-۰-۰	۱۱۳-۰-۰
تاج گلاس ورکس	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۴-۰-۰	۱۳-۸-۰
تاج گلاس ورکس جدید	جدید	۱۵-۰-۰	۱۳-۶-۰
وزیر سلطان	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۰۱-۰-۰	۱۰۱-۰-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس	(۱۰ روپیہ سکہ کلدار)	۱۶-۸-۰	۱۶-۸-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	جدید	۱۵-۸-۰	۱۵-۴-۰

صنعتی پیداوار

دیاسلائی — ماہ ستمبر سنہ ۴۶ء کے دوران میں ممالکِ محروسہ کے دیا سلائی کے کارخانوں میں ۳۷ ہزار گروس ڈبے تیار کئے گیے۔ اس کے مقابلہ میں ماہ اگسٹ ۴۶ء میں ۱۹ ہزار گروس ڈبے اور پچھلے سال ماہ ستمبر میں ۲۶ ہزار گروس ڈبے تیار کیے گیے۔

سمنٹ — ماہ ستمبر سنہ ۴۶ء میں سمنٹ کی مجموعی پیداوار ۱۷ ہزار ٹن رہی اور ماہ اگسٹ سنہ ۴۶ء اور ماہ ستمبر سنہ ۴۵ء میں یہ اعداد بالترتیب ۱۶ ہزار ٹن اور ۱۳ ہزار ٹن تھے۔

شکر — شکر کی پیداوار کا موسم نہیں تھا۔

تجارتی اعداد

بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد ماہ ستمبر سنہ ۴۶ء میں بلدہ حیدرآباد میں ۱٫۳ ہزار پلے گیہوں اور ۰٫۳ ہزار پلے جوار درآمد کی گئی۔ جب کہ ماہ ستمبر سنہ ۴۵ء میں ۲۱٫۷ ہزار پلے گیہوں، ۰٫۴۴ ہزار پلہ چاول اور ۱۶٫۷ ہزار پلے جوار درآمد کی گئی تھی۔ ستمبر سنہ ۴۶ء اورستمبر سنہ ۴۵ء میں برطانوی ہند هندوستانی ریاستوں

اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی برآمد کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

اشیاء		جملہ درآمد بدوران ماہ (پلوں میں) ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع	ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع
گیہوں	..	۱۳۶۸	۲۱۷۳۹
آٹا	..	..	۸۱۷
دھان	..	..	..
چاول	..	۳۳۰۶۷	۴۴۰۰۹
جوار	..	۳۴۰	۱۶۷۰۵
باجرا	..	..	۸
راگی	..	..	..
ماش	..	۹۸۵	۱۱۵۴
چنا	..	۶۶۹۱	۲۷۴۴
گھی (من)	..	۱۰۲۵	۶۵۳
چائے	..	۱۱۵۸	۱۱۲۳
شکر	..	۲۷۸۹	۳

کپاس کے اعداد

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع میں کپاس کی افتتاحی شرحیں فی پلہ ۱۳۶ روپے اور ۱۴۰ روپے کے درمیان رہیں ۔ اور اختتامی شرحیں فی پلہ ۱۳۱ روپے اور ۱۳۶ روپے فی پلہ رہی ۔

پریس کی ہوئی کپاس

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع میں کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں ۳ء۰ ہزار فی گٹھے کپاس پریس کی گئی ۔ اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ ۲ء۱ ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی ۔

ساختہ کپاس

ستمبر سنہ ۴۶ع میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ۴ء۷۶ لاکھ گز اور ۱۳۹۲ پونڈ تھی ۔ جس سے اگسٹ سنہ ۴۶ع کے مقابلہ میں ۸ء۷ لاکھ گز اور ۲ء۳۶ لاکھ پونڈ کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے ۔ اور ستمبر سنہ ۴۵ع کے مقابلہ میں ۲ء۶ لاکھ گز اور ۳۲ء۸ پونڈ کی کمی × ظاہر ہوتی ہے ۔

زیر تبصرہ مہینے میں سود کی پیداوار ۱۸ء۰ لاکھ پونڈ تھی اس کے مقابلہ میں اگسٹ سنہ ۴۶ع میں ۱۵ء۶ لاکھ پونڈ اور ستمبر سنہ ۴۵ع میں ۱۸ء۶ لاکھ پونڈ تھی ۔

گرنیوں میں صرفہ

ستمبر سنہ ۴۶ع میں ممالک محروسہ کی گرنیوں میں ۲۰ء۹ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی اس کے مقابلے میں ماہ گزشتہ اور سال گزشتہ کے متوازی مہینے میں ۱۸ء۳ لاکھ پونڈ اور ۲۲ء۲ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی ۔

ماہانہ آمدنی اور خرچ

ستمبر اور اگسٹ سنہ ۴٦ع کے بعض مدات کے تحت سرکاری آمد و خرچ کی تفصیلات درج ذیل ہے ۔

مدات	آمدنی		خرچ	
	ستمبر سنہ ۴٦ع	اگسٹ سنہ ۴٦ع	ستمبر سنہ ۴٦ع	اگسٹ سنہ ۴٦ع
مالگزاری ..	۴۳۳	۲۱۹	۱۱۳۱	۴۵۴
جنگلات ..	۱۸۱۴	٦۴۰	۱۹۷	۱۱۳
کروڑگیری ..	۲۱٦۴	۲٦۴۸	۲۴۹	۱۷۱
آبکاری ..	۹٦۵۷	۴۲۹۷	۴۲۵	۱۹۵
اسٹامپ اور رجسٹریشن ..	۳۳۸	۲۳۵	۳۸	۲۴
قرضہ ..	۱۸۲۰	۱۳۷۵	۴۹۲	۹۷۸
سکہ ..	۲۵۵	۲	۹۸	۵۸
ٹپہ ..	۲۵۱	۲۰۱	۱۲۱	۹۵
کشوری نظم و نسق ..	۲۱	۱۰	۹۲٦	۵۸۰
پولیس ..	۴	۱	۹۸۰	٦۷۱
تعلیمات ..	٦۲	۵۴	۲۷۸۰	۱۲۹۳
طبابت ..	۸	۱۴	٦۵۲	۳۹٦
زراعت ..	۳٦	۸	۲۷۲	۱۱۲
بلدیہ و صحت عامہ ..	۱٦۰	۲۹	۷۵۷	۳۹٦
عمارات ..	۱٦	٦	۲۰۲۵	۱۰۴۰
آبپاشی ..	۲	۵۹	۱۴۵	۱۵٦
ریلوے ..	٦۰۳۴	..	۳۹	۱
متفرق ..	۵۸	۳۷	۳۱	۱۱

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴٦ع میں ممالک محروسہ میں مشترکہ سرمایہ کی چھہ کمپنیوں کی رجسٹری عمل میں آئی جن کے نام اور سرمایہ کی تفصیلات درج ذیل ہیں ۔

لاکھہ روپیہ

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں	سرمایہ مصدقہ	سرمایہ جمع شدہ	سرمایہ ادا شدہ
سرانک اینڈ لائم انڈسٹریز	۲۰,۰۰	۵,۰۰	..
سالٹ اینڈ کتھہ ورکس لمیٹڈ	۱۰,۰۰	۴,۰۰	..
کنٹرول وائی آئیل اینڈ ریفائنریز لمیٹڈ	۱,۰۰	۱,۰۰	..
دھرم آباد آئیل اینڈ ریفائنریزز	۲۰,۰۰	۱۰,۰۰	..
ماڈرن ریڈیو اینڈ الکٹرک ہاوز لمیٹڈ	۲۰,۰۰	۱,۰۰	..
اسٹینٹ اکشنر لمیٹڈ	۱,۰۰	۱,۰۰	..

معلومات حیدرآباد



جلد ۷ .... شمارہ ۵
فروردی سنہ ۱۳۵۶ف مطابق فبروری سنہ ۱۹۴۷ء
شائع کردہ محکمۂ اطلاعات حیدرآباد دکن

ہز ہائی نس شہزادۂ برار کا دورہ

فہرست مضامین

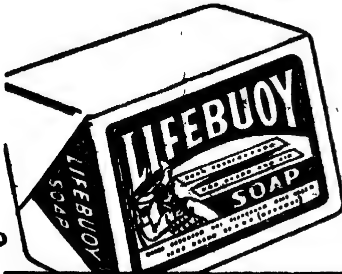
فروردی سنہ ۱۳۵۶ف — فبروری سنہ ۱۹۴۷ع

سرورق
ہز ہائنس شہزادۂ برار سریا پیٹھ کے نوجوانوں کے ہجوم میں



لڑکیوں کیلئے : خاموش! تمہاری پیاری گڑیا اب بستر میں ہے . . . وہ تقریباً بیچ بچے کے مانند دیکھتی ہے، کیا تمہیں ایسے معلوم نہیں ہوتا؟ لیکن، ارے ہاں، اپنے ہاتھ تو دیکھو! انہیں لائف بوائے صابن سے اچھی طرح دھونے کی ضرورت ہے۔ یہ بھی کھیل کا حصہ ہے، کیونکہ سیانے لوگ جانتے ہیں کہ حقیقی بچا ندار، لاڈلے ننھے ننھے بچے کی نگہبانی کرنے کیلئے ہر ایک چیز بے داغ اور صاف وستھری رکھنے کی ازحد ضرورت ہے + تم کبھی نہ بھولنا کہ لائف بوائے سے ہاتھ مُنہ دھونے سے جراثیم اور گرد وغبار سے رہائی ہوتی ہے + تم کو سمجھنا چاہیئے کہ اس پر عمل کرنے سے تمہاری والدہ کو کتنی تسلی حاصل ہوگی + اس لئے ہمیشہ لائف بوائے سے ہاتھ مُنہ دھوکر ہی کھیل ختم کیجیئے . . . اور کھانے کے پیشتر ہاتھ مُنہ دھونا، یہ کبھی نہ بھولئے +

والدین کیلئے : جہاں کہیں آپ کے بال بچے گھر، مدرسہ یا گلی کوچہ میں کھیلتے ہیں، تو آپ جانیں کہ انہیں ہر دم گرد وغبار کے خطرناک جراثیم کا اندیشہ ہے + ڈاکٹر لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ معمولی گرد وغبار اور گندگی بھی کم از کم ۲۷ امراض کا باعث ثابت ہو چکے ہیں + لائف بوائے کے ذریعہ کافی طور سے اور حسب معمول دھونا، یہی گرد وغبار کے جراثیم سے حفاظت کرنے کا مستعد اور محافظ طریقہ ہے +



Dept. B195 P. O. Box 758, Bombay, کے پتہ پر لکھیئے کہ آپ نے لائف بوائے کے بارے میں کیا سوچ لیا ہے؟ ہر ماہ ایک انعام دیا جائیگا جو کہ حسب ذیل سوال کا معقول جواب دے "میں کس لئے لائف بوائے کا استعمال کرتی ہوں؟"

لائف بوائے ایک بہترین صابن ہی نہیں ،
بلکہ اس کا استعمال کرنا، ایک اچھی عادت ہے

معلومات حیدرآباد

جلد ۷ | فروردی سنه ۱۳۵۶ف - فبروری سنه ۱۹۴۷ع | شمارہ ۵

احوال و اخبار

جاگیرات کا مستقبل - اعلیٰحضرت بندگان عالی نے جاگیری نظم و نسق کی اصلاح و ترقی کے لئے تجاویز پیش کرنے کی غرض سے براحم خسروانہ ایک شاہی کمیشن کا تقرر فرمایا ہے۔ توقع ہے کہ حیدر آباد کی ترقی پسند رائے عامہ اس کمیشن کا خیر مقدم کریگی - اس کا مقصد یہ ہے کہ جاگیری نظم و نسق کو دیوانی علاقوں کے نظم و نسق کی سطح پر لایا جائے - یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کی پیچیدگی کا اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ جاگیرات مملکت آصفیہ کے ایک تہائی حصہ پرمشتمل ہیں اور ان کی آمدنیاں چند ہزار روپیوں سے لیکر لاکھوں کی حد تک پہونچتی ہیں - یہ چیز قدرتی طور پر ان کی انفرادی حیثیت اور انتظامی حالت پر اثر انداز ہوتی ہے - جہاں بڑے جاگیرداروں کو وسیع اختیارات حاصل ہیں اور وہ حکومت کی کسی مداخلت کے بغیر ان اختیارات کو استعمال کرتے ہیں، اپنی پولیس اور عدالتیں بھی علحدہ قائم کررکھی ہیں، وہاں چھوٹے جاگیردار اپنی جاگیروں کے انتظام کے متعلق نہایت محدود اختیارات رکھتے ہیں اس کوتاہی کا نتیجہ یہ ہے کہ مختلف جاگیرات میں نہ صرف انتظامی معیار مختلف ہے بلکہ مسئلہ کی پیچیدگی میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس شاہی کمیشن کا کام اپنی اہمیت ، وسعت اور ہمہ گیری کے لحاظ سے جاگیری نظم و نسق کے مسئلہ کی تفصیلی تحقیقات کا طالب ہے - شاہی کمیشن کے سامنے سب سے زیادہ پیچیدہ مسئلہ یہ ہے کہ جاگیری نظم ونسق کو دیوانی نظم و نسق کے معیار پر لانے کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں تاکہ اعلیٰحضرت بندگان عالی کی تمام رعایا کو مساوی طور پر فائدہ پہونچے اور اس کے ساتھ ساتھ ایسی تدابیر پیش کرے جس کی مدد سے جاگیرداروں کو مملکت کی ساجی معاشی ، اور سیاسی زندگی میں قابل قدر حصہ لینے کا موقع بدستور حاصل رہے -

اس شاہی کمیشن کا دائرہ عمل بہت وسیع ہے اس میں بعض اہم مسائل مثلاً مروجہ قوانین کی تدوین ، بکھرے ہوئے جاگیری علاقوں کو لازمی طور پر یک جا کرنا ، ہرجاگیرمیں پولیس اور مسلح فوج کی تعیناتی ، جاگیرداروں کی ذاتی آمدنی کا تعین اور انہیں مالگزاری وصول کرنے کا حق دینے کے بجائے نقد عطیوں کی منظوری ، شامل ہیں یہ کمیشن جاگیردار اور اس کی رعایا کے مابین موجودہ تعلقات کا مطالعہ کریگا - اگر کسی تبدیلی کی ضرورت ہو تو اس پر طرفین کے مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوے غور کیا جائے گا۔

یہ کمیشن اپنا کام شروع کرچکا ہے۔ اور اپنی شرائط کار کے تحت ایک تفصیلی سوال بند مرتب کرنے میں مصروف ہے طریقہ کار کے متعلق دوسرے مسائل بھی کمیشن کے زیر غور ہیں - اپنے کام کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے یہ کمیشن اپنی مختلف ذیلی مجالس تشکیل دیگا ہر ذیلی مجلس کے ذمہ ایک خاص مسئلہ یا چند مسائل کی تحقیقات ہوگی توقع ہے کہ یہ کمیشن چار ماہ کے اندر اپنی رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کردیگا -

حکومت کے موقف کی وضاحت ۔ انجمن ترقی اردو (ہند) کی سالانہ امداد کے التواء کے متعلق

حکومت حیدر آباد کے حالیہ فیصلہ کو کچھ اس قدر اہمیت دی جارہی ہے جو اصل زیر بحث مسئلہ کا لحاظ کرتے ہوئے بہت بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے ۔ حکومت کے نقاد جوش تنقید میں ان اسباب پر غور کرنے سے قاصر رہے ہیں جو امداد کے التواء کا باعث ہوئے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس واقعہ سے بھی بے خبر ہیں کہ اس امداد کی اجرائی بعض شرائط کے تابع ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ انجمن ترقی اردو کو بعض معین شرائط کے تحت امداد منظور کی گئی تھی اس نوعیت کی شکایات وصول ہوئی تھیں کہ جن شرائط کے تحت امداد منظور کی گئی تھی وہ اب پوری نہیں ہو رہی ہیں ۔ حکومت سرکار عالی نے ان شکایات کی تحقیقات کے لئے اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ امداد کی شرائط پوری ہورہی ہیں یا نہیں ایک نمایندہ مجلس مقرر کی ہے۔

یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ سابقہ عمل درآمد یہ تھا کہ ہر سال کے آغاز پر اس سال کی امداد انجمن کی کارگزاری اور تنقیح کی رپورٹوں کا انتظار کئے بغیر جاری کردی جاتی تھی (یہ دو امور طے شدہ شرائط میں شامل ہیں) موصولہ شکایات کے مد نظر اور طریقہ کار کو باقاعدہ بنانے کی خاطر اب یہ مناسب خیال کیا گیا ہے کہ اس عمل کو قواعد کے تابع کردیا جائے اور امداد کی رقم بجائے پیشگی ادا کرنے کے ہر سال کے اختتام پر ادا کی جائے ۔ واضح ہو کہ سنه ۱۳۵۵ف کی رقم ادا کی جاچکی ہے اور سنه ۱۳۵۶ف کی رقم قواعد کی رو سے آیندہ ماہ اکتوبر سنه ۱۹۴۷ع سے پہلے ادا نہیں کی جا سکتی ۔ توقع ہے کہ کمیٹی اپنا کام بہت جلد مکمل کرکے حکومت کے پاس اپنی رپورٹ پیش کردیگی ۔

اس بات پر زور دینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ حکومت سرکار عالی انجمن ترقی اردو یا کسی اور جماعت سے جس کی سرگرمیاں اپنی نوعیت کی ہوں کوئی عناد نہیں رکھتی ۔ جو لوگ اردو زبان و ادب کی ترویج اور ترقی کی کوشش میں مصروف ہیں وہ سب بخوبی جانتے ہیں کہ اس مسئلہ میں حیدرآباد کا حصہ کس قدر شاندار رہا ہے ۔ ان حالات میں حکومت حیدر آباد پر یہ الزام عاید کرنا کہ معاندانہ احساسات کے تحت امداد ملتوی کردی گئی ہے نہایت غیر منصفانہ ہے۔

ہمیں توقع ہے کہ تمام منصف مزاج اصحاب ہماری اپیل میں شریک ہوتے ہوئے اس سلسلہ میں کوئی بحث نہیں اٹھائیں گے کیونکہ کوئی بحث در حقیقت موجود ہی نہیں ہے ۔ محتاط اور سنجیدہ طریقہ کا یہ ہوگا کہ امداد کی مسدودی کے متعلق جو فی الحقیقت عمل میں ہی نہیں آئی ہے ، حکومت کو مورد الزام بنانے کی بجائے تحقیقات کے نتائج اور حکومت کی کارروائی کا انتظار کیا جائے ۔

غذائی مسئلہ ۔ ہزاکسلنسی سر مرزا اسمعیل نے ملک کے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں سے وقت کی نزاکت کو محسوس کرنے اور کسی ممکنہ مفاجاتی صورت حال کے مقابلہ کے لئے غذائی ذخائر جمع کرنے کی جو اپیل فرمائی ہے ہم اس کا پوری طرح اعادہ کرتے ہیں ۔ صدر اعظم بہادر نے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے حالیہ اجلاس کو جو ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال کا جائزہ لینے کیلئے منعقد ہوا تھا مخاطب کرتے ہوئے یہ اپیل فرمائی ہے ۔ یہ بات موجب اطمینان ہے کہ مشکلات پر قابو پالیا گیا ہے اور تشویش کی کوئی وجہ نہیں ہے لیکن اس سلسلہ میں حد سے زیادہ اطمینان بھی بیجا ہوگا۔ ابھی ہم اس خطرہ کی زد سے باہر نہیں ہوئے ہیں ۔ اس لئے ہم سب کا یہ فرض ہے کہ غذائی ذخائر قائم کرنے میں حکومت کی مدد کریں ۔

حکومت سرکارعالی قابل ستائش ہے کہ اس نے اپنی داخلی مشکلات کے باوجود ہمسایہ قلت زدہ علاقوں کی جہاں تک ممکن ہوسکا امداد کی اور اغذیہ کے جو کچھ بھی فاضل ذخائر میسر آسکتے تھے وہ ان علاقوں کو برآمد کئے۔ یہ بات ہمسایہ علاقوں کے مصیبت زدہ باشندوں کے ساتھ حیدرآباد کی روایات ہمدردی کے عین مطابق ہے۔ حکومت حیدرآباد اور حیدرآبادی عوام نے کبھی ایسی خود غرضی نہیں برتی کہ مصیبت زدہ علاقوں کو ممکنہ مدد نہ دیں

صدر اعظم بہادر نے غذائی مسئلہ پر ایک وسیع نقطہ نظر یعنی کل ہند نقطہ نظر سے غور فرمایا ہے ۔ آپنے فرمایا کہ جدید نظام میں غذا کی پیدا وار اور تقسیم کا مسئلہ ایک مفاجاتی ضرورت کی بجائے جو غیر معمولی حالات میں واقع ہوسکتی ہے حکومت کے واجبات میں داخل ہو جائیگا ۔ سر مرزا نے اس بات پر اظہار مسرت کیا کہ قیمتوں پرنگرانی رکھنے کے بارے میں کامیابی حاصل ہوئی اور لیوی کی شرحیں استثنا ٔ اورمعافیوں کے ساتھ منصفانہ طورپر مقرر کی گئیں ۔ تمام امور میں غیر سرکاری تعاون حاصل کیا گیا اور اس میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا کہ کاشتکار کو کم سے کم تکلیف کا سامنا ہو ۔

جذبات صلح اور خیر سگالی کی اشاعت۔ حکومت سرکار عالی نے اپنی اس قدیم

حکمت عملی کے تحت کہ مملکت آصفیہ میں بسنے والے تمام فرقوں اور جماعتوں کے درمیان ہم آہنگی اور دوستانہ تعلقات کو ترقی دی جائے مجلس قیام امن مملکت آصفیہ کے لئے ۱۳۲۵۰۰ (ایک لاکھ بتیس ہزار پانسو) روپیہ کا عطیہ منظور کیا ہے یاد ہوگا کہ یہ مجلس ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء میں قائم کی گئی تھی تاکہ غیر سرکاری اصحاب کی مساعی کو منظم اور مجتمع کر کے ملک میں ممکنہ اعمال تخریبی اور غنڈہ گردی کا جن کا اون دنوں برطانوی ہند میں دور دورہ تھا سدباب کر دیا جائے ۔ تمام امن پسند اور پابند قانون شہریوں کا تعاون حاصل کرنے میں مجلس کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی ۔ اس نے مملکت آصفیہ کے طول و عرض میں اپنی شاخیں قائم کردی ہیں جنکی خاص مصروفیت یہ ہے کہ امن عامہ کی بحالی اور عوام کے مختلف طبقات میں دوستانہ تعلقات کے قیام کے لئے رائے عامہ کو ہموار کریں ۔

حکومت کے اس عطیہ کی مدد سے ملک کے طول وعرض میں ہر تعلقہ کے مستقر اور ممالک محروسہ کے دوسرے بڑے شہروں میں مجالس قیام امن کا ایک جال سا بچھادیا جائیگا ۔ مجلس قیام امن نے اپنا ایک ہفتہ وار اخبار " پیام امن " بھی جاری کیا ہے ۔ یہ اخبار مجلس کے اغراض و مقاصد اور امن و محبت کے پیغام کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اپنے صفحات میں ایسے مضامین بھی پیش کرتا ہے جن سے باشندگان دیہات کی مادی اور اخلاقی ترقی میں مدد مل سکے ۔

مجلس قیام امن نے جو ٹھوس اور قابل ستائش کامیابی حاصل کی ہے اس کے مد نظر یہ ان سب کی ہمدردی اور حمایت کی مستحق ہے جو مختلف فرقوں میں برادرانہ تعلقات کی ترقی کے متمنی ہیں ۔ ہمیں بھروسہ ہے کہ حیدرآبادی عوام اپنی امن پسندی کی روایات کے مطابق مجلس قیام امن کی حمایت کریں گے ۔

هزهائی نس شہزادہ برار کا دورہ ضلع نلگنڈہ میں

وفاداری و جاں نثاری کے والہانہ مظاہرے

عوام نے هزهائی نس شہزادہ برار کا ایک والہانہ جوش و محبت کے ساتھ خیرمقدم کیا جب آپ مجلس قیام امن مملکت آصفیہ کی مختلف شاخوں کی دعوت پر ضلع نلگنڈہ میں سریا پیٹھ ، جنگاؤں ، اور بھونگیر کے دورے پر تشریف لے گئے .. یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ پیشتر یہ مقامات کمیونسٹوں کی شورش کے مراکز بنے ہوئے تھے ۔ هزهائی نس شہزادہ برار کی آمد نے عوام میں جوش و خروش کی ایک لہر دوڑادی اور هر ایک اپنے محبوب شہزادہ کا شایان شان استقبال کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنے لگا ۔

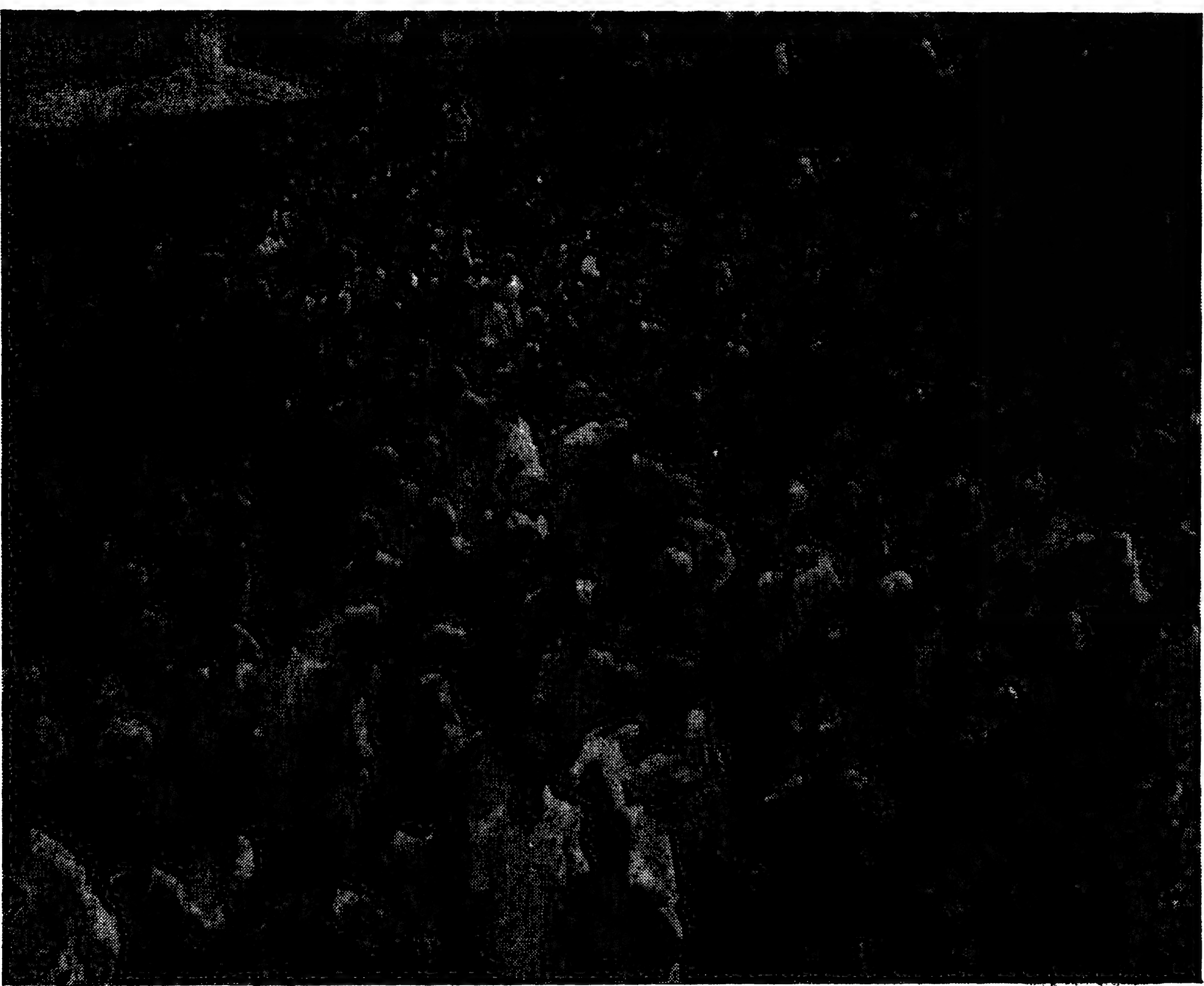
وفاداری و جان نثاری کے ان مظاهروں سے اس محبت وعقیدت کا بین ثبوت مل رہا تھا جو رعایا برایا بلالحاظ مذهب و ملت و عقائد خانوادۂ آصف جاهی سے رکھتی ہے۔ سریا پیٹھ کے راستہ پر اسی میل تک تمام اهم مقامات پر دیہات کے باشندوں نے هزاروں کی تعداد میں جمع هوهو کر اعلی حضرت بندگان عالی کے ولی عہد سے عقیدت وفاداری کا اظہار کرتے ہوے " یوراج کی جے " اور " شاہ عثمان زندہ باد " کے نعروں سے هزهائی نس کا استقبال کیا ۔

اس دورے میں هزهائی نس شہزادہ برار نے مختلف مقامات پر عوام کی جانب سے سپاسنامے قبول فرماتے ہوے ان کے جوابات ارشاد فرمائے اور باشندگان دیہات میں ۲۰ هزار روپے کا پارچہ اور ۲۰ هزار روپے نقد تقسیم فرمائے ۔ اس کے علاوہ اس موقع پر هزاروں غرباء کو کھانا کھلایا گیا ۔

هزهائی نس شہزادہ برار ۳ - جنوری سنہ ۱۹۴۷ء کو حیدرآباد سے موٹر کار کے ذریعہ روانہ ہوے اور راستہ میں مواضعات کنڈرام پلی ، چٹیال اور نکریکل پر ٹھر کر عوام میں پارچہ تقسیم فرمایا ۔

یوم جشن

سریا پیٹھ پر پچاس هزار سے زاید کا ایک مجمع هزهائی نس شہزادہ برار کی آمد کا بے چینی کے ساتھ انتظار کررہا تھا جونہی آپ کی موٹر کار اس کمان میں داخل ہوئی جو مقام سریا پیٹھ کے باب الداخلہ پر اس موقع کے لئے تیار کی گئی تھی آپ پر پھول نچھاور کئے گئے اور فلک شگاف نعروں سے آپ کا استقبال کیا گیا ۔ یہاں پر صوبہ دار صاحب صوبہ میدک اول تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ اور ضلع کے دوسرے عہدہ داروں نے هزهائی نس کے استقبال کی عزت حاصل کی



(۲) سریاپیٹھ پر عوام کے مجمع کا ایک حصہ جو ہز ہائنس شہزادہ برار کی آمد کا بے چینی اور اشتیاق کےساتھ انتظار کررہا ہے -

(فوٹو راجہ دین دیال)

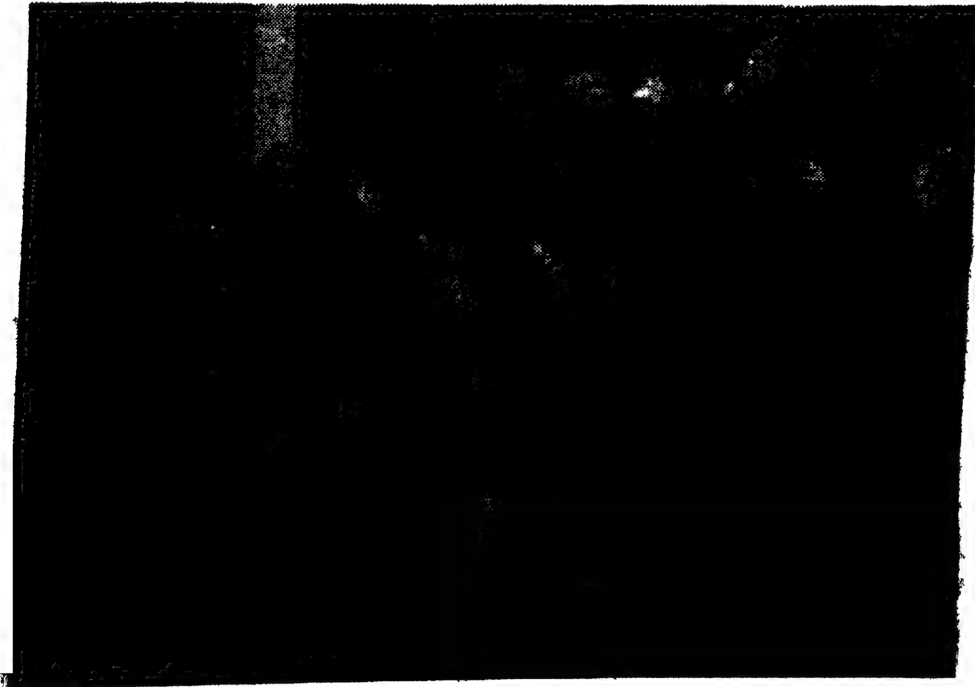
سریا پیٹھ کا پورا قصبہ جو جھنڈیوں اور بیرقوں سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا تھا مسرت وجشن کا منظر پیش کررہا تھا۔

عوام کی سود و بہبود سے ھزھائی نس شہزادہ برار کی دلچسپی

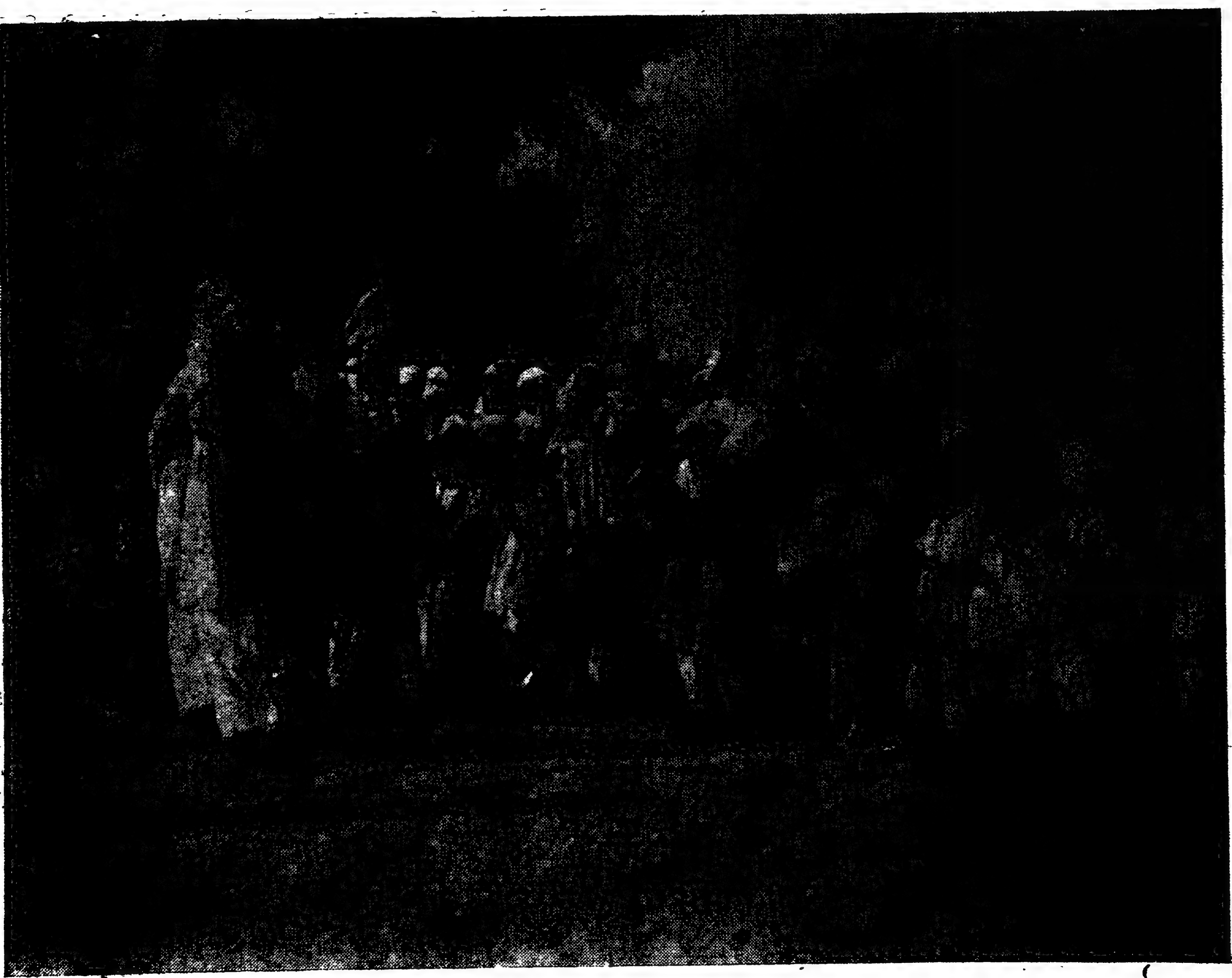
شام میں ھزھائی نس سے مقامی عہدہ داروں اورعوامی نمایندوں کا تعارف کرایا گیا۔ آپ نے عوام کی سود و بہبود کے متعلق استفسارات فرمائے اور ضلع کے عہدہ داروں کو هدایت دی کہ اهل دیہات کی خوش حالی کے لئے هرممکنہ کوشش کی جائے ۔ اس کے بعد ھزھائی نس نے سریا پیٹھ میں ایک فوجی کیمپ کا معائنہ فرمایا ۔

دوسرے روز صبح کو ھزھائی نس شہزادہ برار نے سریا پیٹھ سے بارہ میل کے اندر آس پاس کے مختلف مواضعات کا دورہ فرمایا ۔ آپ کے راستہ میں جابجا کمانیں بنائی گئی تھیں جنہیں پھولوں سے سجایا گیا تھا اور جہاں کہیں آپ تشریف لے جاتے آپ پر پھولوں کی بارش کی جاتی تھی دیہات کے باشندے اپنے شہزادہ کو اپنے درمیان دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے اور بعض نے آپ کے قدموں میں گرکر عقیدت اور وفاداری کا اظہار کیا ۔ انھیں ایک مہلوک کمیونسٹ کی بیوہ بھی شامل تھی ۔ اس منظر نے ھزھائی نس پر ایک رقت طاری کردی اورآپ نے دیہاتیوں سے مخاطب ہوکر فرمایا '' تم میرے بچے ہو تمہیں کسی خوف کی ضرورت نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ''۔ پھر تعلقدار صاحب سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا '' میں تمہیں ان کی حفاظت کے لئے مامور کرتا ہوں میں نے ان سے جو وعدہ کیا ہے اس کا خیال رکھو ''۔

اس سے پیشتر مقامی مدرسہ فوقانیہ کے تقریباً ۳۰۰ طلباء کی ایک جماعت اظہار عقیدت کے لئے حاضر ہوئی ۔ ھزھائی نس نے طلباء کے ساتھ بے تکلف گفتگو فرمائی اور انہیں یقین دلایا کہ مستحق طلباء کو مدرسہ کی تعلیم کے



گاؤں کے پجاری شہزادۂ بہادر کی خدمت میں آرتھی پیش کر رہے ہیں



سرپا پیٹہ میں بچوں کی طرف سے شہزادۂ برار کا خیر مقدم

(فوٹو راجہ دین دیال)

اختتام کے بعد آئندہ تعلیم جاری رکھنے کے لئے ممکنہ امداد دی جائے گی۔

سپاس نامے

شام میں ہزہائی نس شہزادہ برار نے گیمس اور اسپورٹس ملاحظہ فرمائے اور سریا پیٹھ کے دیسمکھوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کی جانب سے سپاسنامے قبول فرمائے اور ان کے جوابات بھی ارشاد فرمائے۔ سریا پیٹھ کے باشندوں نے اپنے سپاسنامہ میں خانوادہ آصفی سے اپنے گہرے جذبات محبت و وفاداری کا اظہار کیا۔ حکومت کی طرف سے ان کی شکایات کے ارتفاع کے لئے جو تدابیر اختیار کی جارہی ہیں ان کے متعلق اطمینان و تشفی ظاہر کرتے ہوے انہوں نے اپنے قصبہ کی بعض فوری ضروریات مثلاً آبپاشی کی مزید سہولتوں کی فراہمی صحت عامہ وطبی امداد کی توسیع کی طرف ہزہائی نس کی توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے ان ناخوشگوار واقعات پر جو حال ہی میں سریا پیٹھ میں کمیونسٹوں کی تخریبی کارروائیوں کی وجہ سے وقوع پذیر ہوے تھے اظہار تاسف کیا اور ہزہائی نس کو یقین دلایا کہ آیندہ ایسے واقعات کو دوبارہ وقوع پذیر ہونے نہ دیں گے۔

ہزہائی نس شہزادہ برار کا جواب

ہزہائی نس شہزادہ برار نے سپاسناموں کا مشترکہ جواب دیتے ہوے ارشاد فرمایا۔

" ملک و مالک سے وفاداری و جان نثاری کے جن جذبات کا تم نے اپنے سپاسنامہ میں اظہار کیا ہے ان کی نہ صرف میں دل سے قدر کرتا ہوں بلکہ میں اپنا فریضہ تصور کرتا ہوں کہ ان کو آستانۂ حضرت اقدس و اعلی تک پہنچاؤں۔ کیونکہ حضرت ممدوح الشان ہندوؤں اور مسلمانوں کو اپنی سلطنت کی دو آنکھیں تصور فرماتے ہیں اور اس پرآشوب زمانہ میں ان کی رعایا کا آپس میں شیر و شکر رھنا اور امن و امان قائم و برقرار رکھنے کی جد و جہد کرنا ان کی خوشنودی کا باعث ہے "۔

دیہات کی خوش حالی

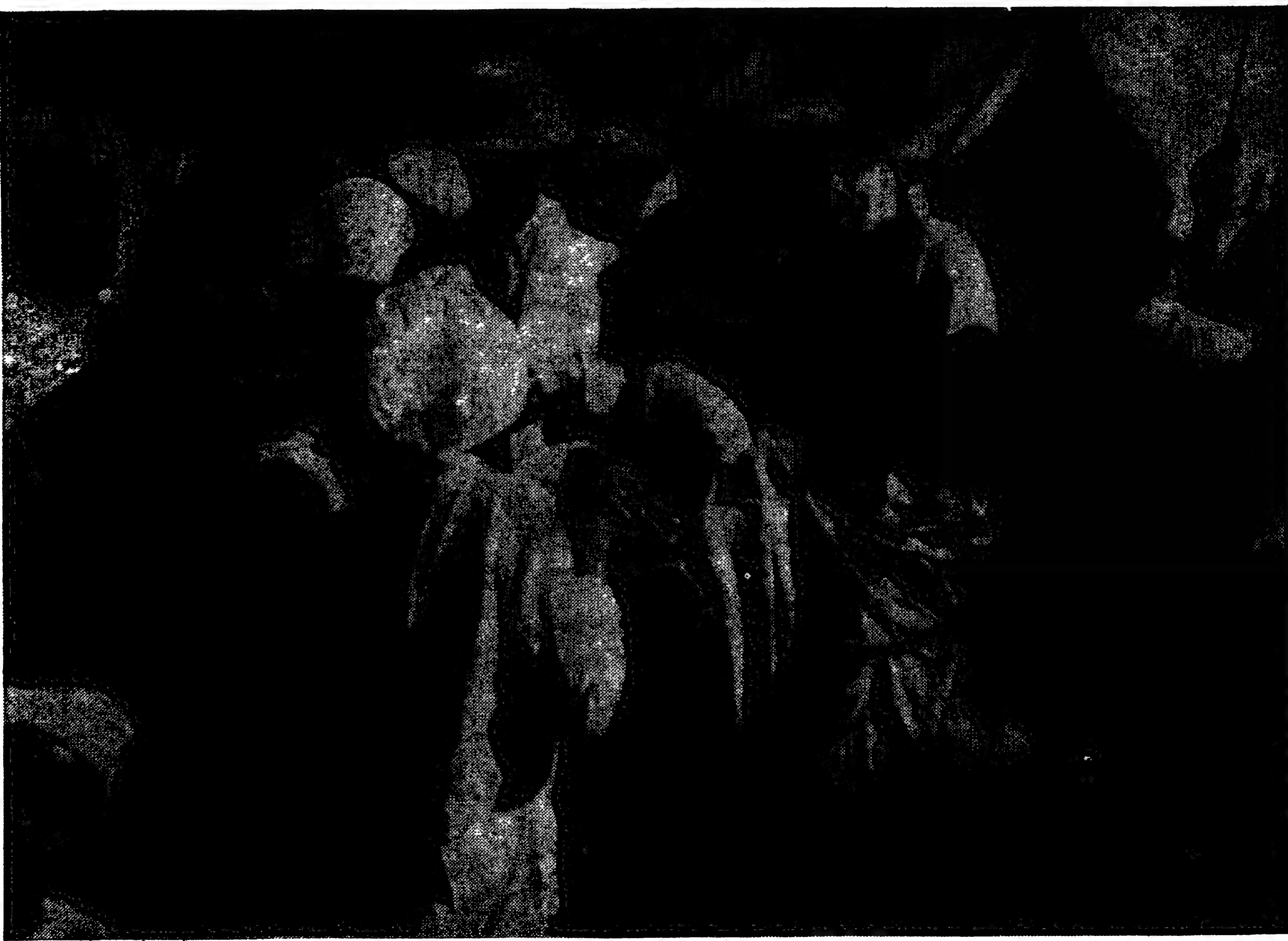
" بدامنی کی چنگاریوں کا باہر سے یہاں پہنچ جانا کوئی تعجب کا باعث نہیں۔ گزشتہ جنگ عظیم کے بعد تمام دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً جو ہلچل ہوئی ہے اس نے بڑی دشواریاں پیدا کیں اور دوسری جنگ عظیم کے بعد بھی مختلف قسم کی مصیبتوں اور آفتوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تمام دنیا کی حکومتوں کے غور و توجہ کی طالب ہے۔ حکومت اپنا فرض تصور کرتی ہے کہ رعایا اس زمانہ میں جن مشکلات و تکالیف کا شکار ہے ان کو رفع کرنے کے لئے فوری تدابیر اختیار کرے۔ حالات حاضرہ میں دیہاتی زندگی خاص توجہ کی محتاج ہے اور وہی قوم صحیح معنوں میں منزل مقصود تک پہنچ سکتی ہے جو معاشی نظام کی ترتیب کی طرف متوجہ ہو۔ تعلیمی ترقی، صحت کی اصلاح و زراعت اور صنعت و حرفت کی توسیع، عوام کی زندگی کو زیادہ خوش حال اور صحت بخش بنانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حکومت ان تمام مسائل پر غور کر رہی ہے۔ آبپاشی کی سہولتوں میں اضافہ کیا جارہا ہے۔ طبی امداد میں وسعت دی جارہی ہے۔ ذرائع آب نوشی کی بہتری اور امراض کی روک تھام کے لئے تدابیر اختیار کی جارہی ہیں۔ زچگی اور بچوں کی بہبودی کے مرکز قائم ہورہے ہیں۔

اعتراف

" جس جذبہ عقیدت اور وفاداری کا اظہار میرے سفر حیدرآباد تا سریا پیٹھ کے موقع پر مواضعات سریا پیٹھ و حضور نگر کی رعایا نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر کیا ہے اس سے میں متاثر ہوں۔ حالیہ ناخوشگوار واقعات جو بالملہ و پاتہ سریا پیٹھ میں گزرے ہیں ان کے باوجود اس کثرت اجتماع کی وجہ میں مطمئن ہوں کہ یہ ناخوشگوار واقعات جن کی وجہ سے اس ضلع کے امن میں خلل واقع ہوا ختم ہوچکے ہیں "۔

تحقیقاتی کمیشن

" جن فتنہ پرداز اشخاص نے جھوٹے وعدوں سے دیہاتیوں کو گمراہ کیا تھا انہیں گرفتار کیا گیا لیکن جملہ (۹۲۹) اشخاص کے منجملہ (۶۰۰) رہا کئے جاچکے ہیں اور مزید (۱۰۰) رہا ہونے والے ہیں۔ سرکار بہت جلد ایک کمیشن کا تقرر کررہی ہے جو ان شکایات اور اصلی اسباب



شہزادۂ بہادر گاؤں کی عورتوں کو یقین دلارہے ہیں کہ ان کی شکایات دور کردی جائے گی

(فوٹو راجہ دین دیال)



سریا پیٹھ سے روانگی کے موقع پر شہزادۂ برار کی موٹر کار کے اطراف عوام کا اجتماع (فوٹو راجہ دین دیال

کی دریافت کریگی جو موجودہ بدنظمی کا باعث ہوے ہیں ۔ اور یہ کمیشن اس امر سے متعلق رائے پیش کرے گا کہ آیندہ ایسی بدنظمی پیدا نہ ہونے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں ۔

زمینداروں کو نصیحت

" زمیندار ، دیسمکھ ، وطن دار اور پٹہ دار جو اس وقت حاضر ہیں ان سے میں صرف یہ کہونگا کہ زمانہ بدل چکا ہے اور آج کل کا دیہاتی ناانصافی کو جائز نہیں رکھ سکتا ۔ زبردستی اور بلا مزدوری کی خدمت اور بیگار لینے کے طریقہ کو اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے بالکل منع فرمادیا ہے اور اب اسکو ختم ہوجانا چاہئے ۔ تم لوگ جنہیں یہ موقع حاصل ہے اس طریقہ کے بند کرنے کے لئے بہت کچھ کرسکتے ہو ۔ تمہیں یہ دیکھنا ہوگا کہ حضرت بندگانعالی کے احکام کی پوری پابندی ہو رہی ہے ۔ ہر قسم کا ناجائز مطالبہ ختم ہوجانا چاہئے اور دیہاتیوں کو ان کے اصلی حقوق حاصل ہونے چاہئیں ۔ سرکار کے جانب سے پٹہ داران اور کاشتکاران کے حقوق کو واضح اور مضبوط کرنے کے لئے ریکارڈ آف رائٹس کی پارٹیاں مقرر کی گئی ہیں ۔ اور اس کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ ان جاگیرات کا فوراً بندوبست عمل میں آے جو اب تک غیر بندوبست شدہ ہیں ۔ غرض بندگان حضرت اقدس و اعلیٰ کی بہت بڑی خواہش ہے کہ تمہاری آسائشوں اور واجبی ضروریات کی تکمیل کا جلد انتظام کیا جائے ۔ معاشی ترقی کے لئے امن و امان کی شدید ضرورت ہے اور امن اسی صورت میں باقی رہ سکتا ہے کہ ملک میں رواداری اور یک جہتی کے جذبات مستحکم ہوں ۔



ہز ہائنس شہزادۂ برار بکال شفقت ایک درخواست گذار کی پیٹھ تھپک رہے ہیں

(فوٹو راجہ دین دیال)

بدامنی اور خانہ جنگی ہزار طرح سے ملک کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اور سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ ترقی کی رفتار سست پڑجاتی ہے "۔

دوستانہ تعلقات

" خارجی اثرات کے متعلق جو کچھ تم نے کہا میں نے غور سے سنا ۔ انسانی طبائع یکساں نہیں ہوتے ۔ ہر طبقہ میں اعتدال پسند بھی ہوتے ہیں ۔ اور انتہا کے دل دادہ بھی ۔ ایسے زمانہ میں جب کہ تعصب اور تنگ نظری بہت بڑے پیمانہ پر شر انگیزی کا موجب ہے حیدرآباد کے لئے یہ امر مایہ ناز ہے کہ یہاں ہندومسلم اتحاد مستحکم بنیاد پر قائم ہے اس باہمی اتفاق و اتحاد کو برقرار رکھو اور کسی طرح بھی یہ نصیحت ضائع نہ ہونے دو ۔

اب میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور میری صرف یہ خواہش ہے کہ ملک میں امن و امان اور باہمی یگانگت قائم رکھو کیونکہ فرقہ واری بدمزگی شرم کا باعث ہے اور جب تک ایک ہی جگہ جینا مرنا ہے تو کیوں ایک دوسرے کے ساتھ صلح و آشتی کی زندگی بسر نہ کی جائے "۔

منزلیں

ہزہائی نس شہزادہ برار ۵ ۔ جنوری کی صبح کو جنگاؤں اور بھونگیر روانہ ہوئے ۔ راستہ میں آپ نے کاما ریڈی گوڑہ پر ، جو حال تک کمیونسٹوں کا صدر مستقر تھا اور نواب پیٹھ پر بھی وہاں کی رانی صاحبہ کی استدعا پر مختصر قیام فرمایا ۔ ان دونوں مقامات پر ہزہائی نس کا پرجوش استقبال کیا گیا اور عوام نے اپنے محبوب شہزادہ پر عقیدت و محبت کی نشانی کے طور پر پھولوں کی بارش برسائی ۔ راستہ پر جابجا خوبصورت کمانیں بنائی گئی تھیں ۔

جنگاؤں میں ورود

ہزہائی نس شہزادہ برار دوپہر کے قریب جنگاؤں



شہزادۂ برار جنگاؤں جاتے ہوئے عوام کے سلام کا جواب عطا فرما رہے ہیں ۔ (فوٹو راجہ دین دیال)



کاماریڈی کی دو عورتیں ہز ہائنس شہزادہ برار کی خدمت میں معروضہ پیش کر رہی ہیں (فوٹو راجہ دین دیال)

پہنچے جہاں مقامی عہدہ داروں نے استقبال کی عزت حاصل کی عوام ہزاروں کی تعداد میں جنگاؤں کی سڑکوں ، گلیوں اور ہر آس مقام پر جہاں انہیں جگہ مل سکتی تھی اپنے محبوب شہزادہ پرایک نظر ڈالنے کے لئے جمع ہو گئے تھے اور جہاں جہاں سے آپ کی موٹرکار گذرتی فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا جاتا تھا،، ۔

ضروریات

جنگاؤں کی رعایا نے ہزہائی نس کی خدمت میں ایک خیر مقدمی سپاسنامہ پیش کرنے کی عزت حاصل کی ۔ اس میں اعلی حضرت بندگان عالی اور خانوادہ آصفی سے جذبات وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا اس کے علاوہ اس میں بعض مقامی ضروریات کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے سڑکوں کی مرمت ، مدرسہ تحتانیہ کی مدرسہ فوقانیہ میں تبدیلی بہبودی اطفال کے مراکز ، زچگی خانہ اور یونانی دواخانہ کے قیام ، آبپاشی کی مزید سہولتوں برق روشنی ، آبرسانی اور ڈرینج کے انتظام کی درخواست کی گئی تھی ۔

هز هائی نس شہزادۂ برار کی یقین آفرینی

هزهائینس نے سپاسنامہ کے جواب میں ارشادفرمایا ” تخت و تاج آصفی سےوفاداری و جاں نثاری کےجن جذبات کا تم نے سپاس نامہ میں اظہار کیا ہے وہ ہر طرح قابل قدر ہیں ۔ اور میں ان جذبات کو سمع ہمایونی تک پہنچانے کی عزت و مسرت حاصل کرونگا ۔ میں بلدہ واپس ہوتے ہی حکومت کو تعلقہ جنگاؤں کی ان تمام ضروریات کی طرف متوجہ کرونگا جن کا تم نے سپاس نامہ میں تذکرہ کیا ہے ۔ اور حکومت یقیناً تمام امور پر ہمدردی سے غور کریگی ۔ رعایا کے آرام و آسائش کی تمام ضرورتیں پہلے ہی سےحکومت کے زیر غور ہیں ۔ اور مستقبل میں معاشی تنظیم ، صنعت و حرفت اور زراعت کی وسعت ، تعلیمی ترقی اورتمام اہم ضروریات کے لئے منصوبے تیار کئے جارہے ہیں ۔ چنانچہ جاگیرات کے سنگین دھارہ جات سے نجات دلانے اور محاصل میں من مانے اضافہ کی روک تھام کے لئے جملہ جاگیرات کی پیمائش اور بندوبست کا انتظام کیا جارہا ہے ۔ و نیز پٹہ دار و شکمیداران کے حقوق کی حفاظت کی غرض سے ریکارڈ آف رائٹس کی پارٹی مقرر کی جارہی ہے دیہات کے مزدور پیشہ طبقہ کی تکلیف دور کرنے کی غرض سے قدیم طریقہ بیگار کے سدباب کے لئے مناسب صورتیں اختیار کی جارہی ہیں “ ۔

بدامنی ترقی کی رفتار کو سست کردیتی ہے

” وہ تمام کوششیں جو ملک کو ان چنگاریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کی گئیں جو بیرونی ہواؤں نے یہاں تک پہنچائی ہیں لائق مبارکباد ہیں ۔ فتنہ وفساد فضا کو مکدر کرتا ہے اور امن و امان میں خلل پڑجانے سے نقصان عظیم پہنچتا ہے ۔ کیونکہ ہر قسم کی ترقی کی رفتار سست پڑجاتی ہے ۔ حیدرآباد کو ہمیشہ رواداری اور یک جہتی پر ناز رہا ہے اس لئے جاگیردار ، دیسمکھ ، زمیندار اور وطن داروں سے میرا یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ غریب رعایا کے ساتھ نہایت ہمدردانہ سلوک رکھیں اور کسی قسم کی سختی و ناانصافی کی شکایت نہ آنے دیں ۔ مجھے نہ صرف قوی امید بلکہ قطعی یقین ہے کہ اس مملکت میں ایک جگہ رہنے بسنے والے شیر و شکر ہوکر اتحاد و اتفاق کی روایات کو قائم رکھیں گے ۔ بندگان اقدس و اعلی کی خاص خوشنودی کا باعث ہوگا اگر تم سب باہمی زندگی صلح و آشتی سے بسر کرو ، بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کا خیال رکھو اور ان لوگوں کو کامیاب نہ ہونے دو جو اتفاق و اتحاد کی بیخ کنی کرنا چاہتے ہیں ۔

بھونگیر میں

سہ پہر میں هزهائینس عازم بھونگیر ہوئے ۔ یہاں بھی آپ کا پرجوش وپرتپاک استقبال کیا گیا ۔ باشندگان بھونگیر نے آپ کی خدمت میں ایک سپاس نامہ پیش کرنے کی عزت حاصل کی اس میں بھونگیر کی تاریخی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اسے ” بلدہ حیدرآباد کا باب الداخلہ “ کہا گیا ۔ اس میں واضح کیا گیا تھا کہ بھونگیر کی تجارتی اہمیت کے لحاظ سے یہاں پر عصری سہولتیں حاصل نہیں ہیں اس کے ساتھ ساتھ آبرسانی ، ڈرینج ، برقی روشنی ، مراکز بہبودی اطفال اور زچگی خانوں کے قیام پر زوردیا گیا ۔ اس سپاسنامہ میں کمیونسٹ سرگرمیوں کی ، جن کا مقصد ملک کے امن و امان میں خلل ڈالنا تھا ، مذمت کی گئی اور بیان کیا گیا کہ بھونگیر میں ہمیشہ تعلقات نہایت خوشگوار رہے اور اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ اس شاندار روایت کو برقرار رکھا جائیگا ۔

بھاری محاصل سے کاشتکار کی نجات

” تمہارے سپاسنامہ کے الفاظ سے مجھے بڑی خوشی ہوئی اور خانوادۂ آصفی سے تمہاری عقیدت اور وفاداری کے جذبات سمع ہمایونی تک پہنچانا میرا خوشگوار فریضہ ہے ۔ بھونگیر کی جن ضروریات کے طرف تم نے توجہ دلائی ہے میں ان سب سے حکومت کو مطلع کرونگا تم اطمینان رکھو کہ حکومت تمہارے آرام و آسائش کے تمام لوازمات پر نہایت ہمدردی سے غور کریگی ۔ چنانچہ سرکار جملہ غیربندوبست شدہ جاگیرات کی پیمائش کا انتظام کررہی ہے تاکہ سنگین دھارہ جات کے بارسے کاشتکار محفوظ رہ سکیں

علاوہ اس کے حقوق پٹہ دار و شکمیداران کے تحفظ کے مدنظر ریکارڈ آف رائٹس کی پارٹی کا قیام بھی عمل میں آیا ہے۔

طریقہ بیگار کو روکنے کے متعلق مناسب تدابیر اختیار کی جارہی ہیں۔ جس سے بالخصوص مزدور پیشہ طبقہ کی تکالیف دور ہوجائینگی،،۔

عوام کے قلوب مطمئن رہیں

" امن و امان کے قیام کے لئے تمہاری کوششیں نہایت مبارک ہیں اور تمہارے سپاسنامہ سے صاف ظاہر ہے کہ باہمی رواداری اور حسن سلوک کی روایات برقرار رکھنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی جارہی ہے اور ہندو مسلمان بھائیوں کی طرح زندگی بسر کررہے ہیں۔ اگر تم ان کوششوں میں ثابت قدم رہوگے تو دنیا کی کوئی طاقت تم سے امن، چین نہیں چھین سکتی۔ جاگیردار، زمیندار، دیسمکھ اور وطنداران سے میں یہ کہدینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ زمانہ بدل چکا ہے اس لئے سابقہ سختی و ناانصافی ترک کرکے عوام کے قلوب کو مطمئن رکھنے کی فکر کریں۔

بندگان اقدس و اعلی کی خوشنودی اسی میں ہے کہ تم سب آپس میں یکجہتی و یگانگت سے زندگی بسر کرو اور اتفاق و اتحاد کی بنیادیں مستحکم کرو۔،،

معزز ناظرین!

آپ کو "معلومات حیدر آباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہورہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی۔ حیدر آباد دکن۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے۔

صنعتی و تجارتی وفد کی سرگرمیاں

قائد وفد کے تاثرات

نواب زین یار جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات حکومت سرکارعالی نے ایک صحافتی کانفرنس میں اس صنعتی اور تجارتی وفد کے قابل قدر کام کا خلاصہ بیان کیا جو آپ کی قیادت میں حکومت حیدرآباد کی جانب سے بیرونی ممالک کو روانہ کیا گیا تھا یہ وفد خود آنریبل نواب زین یارجنگ بہادر (قائد وفد) آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر صدر المہام صنعت و حرفت اور ملک کے ممتاز ماہر مالیات و صنعت کار مولوی میر لائق علی صاحب اور راجہ پنا لال پیٹی اور نواب میر نواز جنگ بہادرمعتمد فینانس پر مشتمل تھا ۔

اس وفد کے دائرہ عمل میں بعض اہم مسائل شامل تھے جیسے مکمل صنعتی مشنری کی خریدی اور فولاد کی صنعتوں کے قیام کے متعلق حکومت سرکارعالی کے منصوبوں کے تکمیل میں بیرونی صنعت کاروں کے تعاون کا حصول ، اور بیرونی ممالک سے حیدرآباد کے تجارتی تعلقات قائم کرنے کے متعلق یورپ اور امریکہ کی حکومتوں سے گفت و شنید کرنا ، اس کےعلاوہ اس وفد پر یہ ذمہ داری بھی عائد کی گئی تھی کہ بعض بیرونی ممالک میں حیدرآباد کےلئے کمشنر تجارت یا ایجنٹ کے تقرر کے امکانات دریافت کرے ۔

آنریبل نواب زین یارجنگ بہادر نے وفد کےمفوضہ کام کی نوعیت کی صراحت کرتے ہوے کہا ۔

"حکومت سرکارعالی نے بعد جنگ تعمیری اورصنعتی ترقیات کے منصوبوں کے مد نظر یہ تصفیہ کیا کہ ایک تجارتی اورصنعتی وفدیورپ، برطانیۂ عظمی، کنیڈا، اورامریکہ بھیجا جائے ۔ روانگی سے قبل وفد نے مختلف سررشتہ جات سرکارعالی سے ان کی ضروریات کے متعلق مواد حاصل کیا۔ چونکہ انگلستان اور امریکہ میں بہت کچھ کام کرنا تھا اور ایسے امور سے دو چار ہونا تھا جو حیدرآباد کی معاشی خوشحالی پرگہرا اثر رکھتے ہیں اس لئے وفد کو اس کے مفوضہ امور میں اپنے اختیار تمیزی کو استعمال کرنے کامجاز قرار دیا گیا ۔

صنعتی اداروں کا معائنہ

" وفد نے انگلستان میں اپنے وسیع دورے میں پندرہ مشہور کارخانوں مثلا انگلش ایلکٹرک کمپنی ، اسٹانڈرڈ موٹر ورکس ، برمنگھم اسمال آرمس کمپنی ۔ میٹروپولیٹن ورکس، وغیرہ کا معائنہ کیا۔ وفد نےسوئنٹزرلینڈ میں زیورچ جنیوا ۔ اور پیکوسلوا کیا کے شہر پر آگ میں پارچہ بافی اور سوت کاتنے کی مشینوں کے حصول کی نسبت وسیع پیانہ پر چھان بین کی اور مصنوعی ریشم اور

پارچه بافی کی مشنری کے بڑے کارخانوں سے ربط پیدا کیا وفد نے اس موقع سے کافی فائده اٹھایا اور سوئٹزرلینڈ بنکنگ کارپوریشن اور سوئٹزرلینڈ کے وفاقی حکومت کے ممتاز عہده داروں سے حکومت سرکار عالی کے ان ممالک میں خرید وفروخت کرنے کی صورت میں سوئز اور چیک زرقرطاس میں رقم کی ادائی کی نسبت گفت و شنید کی ۔ ،،

قابل قدر روابط

،، وفد نے انگلستان میں اپنے قیام کے دوران میں یه محسوس کیا که نه صرف ممتاز برطانوی صنعت کاروں بلکه حکومت کے اعلی عہده داروں نے بھی حیدرآباد کی صنعتی ضروریات کی تکمیل میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا اور هرجهتی امداد پرآمادگی ظاهر کی ۔ ان میں عام طور پر یه احساس پایا گیا که حیدرآباد اپنے وسیع اور مختلف النوع ضروریات کی تکمیل کے لئے لندن میں اپنا ایک خاص نمائنده مقرر کرے ۔

وفد نے اس دوران میں نه صرف اعلی عہده داران حکومت اور ماهرین مالیات بلکه بعض غیر ممالک کے سفیروں سے بھی ملاقات کی اور ان سے ربط پیدا کیا ۔ حکومت سرکارعالی کی اس خواهش کے مد نظر که ملک میں هلکی مشنری کے کارخانوں کے قیام کے لئے برن گن فیاکٹری حاصل کرلی جائے وفد نے اپنے مڈلینڈس کے دوره کے زمانه میں ان اداروں سے ربط قائم کیا جو اس امر میں دلچسپی رکھتے تھے اور معلوم کیا که برمنگھم اسال آرمس کمپنی هندوستان میں چھوٹے پیمانه کے انجینیرنگ کارخانے هندوستانی سرمایه کے اشتراک کے ساتھ قائم کرنے کے لئے منصوبه بندی کررهی هے ۔ اس کمپنی کے نمائندوں نے وفد کی پیش کرده شرائط کے مطابق حیدرآباد میں کارخانوں کے قیام پر رضامندی کا اظہار کیا اب یه امر حکومت کی صوابدید پر منحصر هے که ان تجاویز کو روبه عمل لایا جائے یا نہیں ۔ ،،

لوهے اور فولاد کی صنعت

،، اسی طرح ممالک محروسه سرکارعالی میں لوهے اور فولاد کی صنعت کے قیام کے متعلق ابتدائی مراحل طے کئے گئے اور اس معامله سے تعلق رکھنے والے مختلف اداره جات سے تفصیلی مباحث کے بعد،، مسزز جان مالکس اینڈ پارٹنرز، کو مشاورت کے لئے مدعو کیا گیا ۔ اس کمپنی نے حیدرآباد میں موقع کے معائنه کے بعد سالانه پانچ لاکھ ٹن خام لوها تیار کرنے کے بارے میں تفصیلی تجویز مرتب کرکے اپنی رپورٹ پیش کردی هے اب حکومت کو اس کا تصفیه کرنا هے که آئنده اس بارے میں کیا اقدام کیا جائے ۔

نباتاتی گھی کی تیاری

،، حیدرآباد میں مونگ پھلی کافی مقدار میں پیدا هوتی هے جو مزارعین اور ممالک محروسه دونوں کے لئے معقول آمدنی کا ذریعه هے ۔ چنانچه حکومت کی خواهش رهی هے که نباتاتی گھی کا کافی بڑا کارخانه قائم کیا جائے تاکه مونگ پھلی اور دیگر روغنی تخم کی کثیر پیدا وار سے جس کا بیشتر حصه بیرون مملکت روانه کیا جاتا هے کامل استفاده کیا جاسکے ۔ برطانیهٔ عظمی کے دوره میں وفد نے مختلف کارخانوں کا معائنه کیا اور دفتر هند اور بورڈ آف ٹریڈ کے عہده داروں کے مشوره کے بعد پورگسیس کارپوریشن کے ذریعه اس کام کو شروع کرنے کے انتظامات کئے گئے۔ اس کمپنی نے یه کام اپنے هاتھ میں لے لیا هے اور توقع هے که وادی گوداوری کے رقبه میں اٹھاره ماه کے اندر ایک کارخانه کا قیام عمل میں آئیگا ۔ ،،

سوتی کارخانے

،، سوتی پارچه بافی کی مشینری حیدرآباد کی موجوده اهم ترین ضرورتوں میں سے هے وفد نے اندازه کیا هے که حیدرآباد کو تقریباً چار لاکھ تکلوں (Spindles) کی ضرورت هے جو آٹھ یا دس پارچه بافی کے جدید کارخانوں میں منقسم کئے جاسکتے هیں ۔ چنانچه وفد نے انگلستان سوئزرلینڈ اور چیکوسلواکیا کے مختلف بڑے کارخانوں کا معائنه کیا لیکن چونکه کسی کارخانه میں بھی سنه ۱۹۴۸ع سے قبل سامان پہنچانے پر آمادگی ظاهر نہیں کی نیز ان کی قیمتیں بھی تقریباً وهی تھیں جو انگلستان میں تھیں اس لئے وفد نے سفارش کی هے که مشنری انگلستان کی پلیٹ برادرس

کمپنی سے خریدی جائے جو احمد آباد اور پنجاب کے مالکان کارخانہ جات کو سوتی پارچہ کی مشینری کے سب سے بڑے سربراہ کنندہ ہیں ۔

سر سلک لمیٹڈ حیدرآباد (جوبہ تعاون لانسیل فیا کٹری قائم ہوئی ہے) کے نقشوں کی آخری تکمیل کے لئے بھی انتظامات کئے گئے راجہ پنا لال پیٹی نے بھی انگلستان اور براعظم یورپ کے دوسرے ممالک کے سفر سے فائدہ اٹھا کر مصنوعی ریشم کی صنعت کا مطالبہ کیا جس کو حیدرآباد میں قائم کرنا چاہتے ہیں چنانچہ اس صنعت کی چار بڑی کمپنیوں سے ان کے تعاون اور دوسری فنی تفصیلات سے متعلق گفتگو کرنے کے بعد راجہ صاحب سے کارخانہ کے قیام سے متعلق اپنے تجاویز حکومت سرکارعالی کے پاس پیش کردی ہیں جنہیں اب حکومت نے منظور بھی کرلیا ہے ۔ ،،

محکمہ تعمیرات کے لئے ضروری مشنری

’’ سررشتہ تعمیرات نے شوارع اور امکنہ اورکارھائے آبپاشی کے لئے اپنی ضروریات کی ایک طویل فہرست دی تھی۔ وفد نے اوزار اور مشینری کے کارخانہ داروں سے تفصیلی استفسارات کے بعد کارآمد اور مفید مشینری کے چند اداروں کا پتہ لگایا ۔ چونکہ بہت سی دوسری حکومتیں بہت ھی تیزی کے ساتھ ان اداروں سے مشینری خرید رھیں تھیں اس لئے وفد نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ایک برٹش انجینیر کے مشورہ سے جسکا تقرر مشنری کے ہر پرزہ کی جانچ پاکینگ کی نگرانی اور انکی روانگی کے لئے کیا گیا تھا سررشتہ تعمیرات عامہ کی ضروریات کا ایک بڑا حصہ خرید لیا جس میں سے بہت سارے آلات اور اوزار بمبئی پہنچ چکے ہیں خرید کردہ مشنری کی قیمت تقریباً ڈیڑھ لاکھ پونڈ ہوتی ہے ۔،،

تحقیقات

’’ وفد نے اپنے دوروں اور مختلف تحقیقاتی تجربہ خانوں کے معائنہ کے دوران میں یہ محسوس کیا کہ ہندوستان سائل ٹسٹنگ ( )کانکریٹ کی آمیزش اور اسکو مرتعش کرنے کی مشینوں کے متعلق حالیہ تجربات اور تحقیقات کے نتائج کے استفادہ سے محروم رہا ہے ۔ اس لئے تعمیر شوارع کی تحقیقات سے متعلق بہت ھی مفید لٹریچر کا معتدبہ ذخیرہ ڈائرکٹر انجینیرنگ ریسرچ کی اطلاع کے لئے جمع کیا گیا ہے ۔ اس ضمن میں قائد وفد نے مستقر حیدرآباد اور اضلاع کے بڑے قصبات میں برقی تقسیم کے مسئلہ پر برٹش انسولیٹڈ کمپنی کے نمائندہ سے تبادلہ خیال کیا اور اس فرم کی خدمت حاصل کرنے کے امکانات پر بھی بات چیت کی اس تبادلہ خیال کا نتیجہ یہ ہوا کہ کمپنی کے ارباب مقتدر نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جب کبھی انکے خدمات ٹرانسمیشن لائنوں کے قائم کرنے کے لئے طلب کی جائیں گی وہ ضرور اپنے ٹنڈر پیش کریں گے ۔،،

رھائشی مکانات

’’ اسی طرح رھائشی امکنہ کے اجزاء کے قبل ازقبل تعمیر کرنے کے متعلق بہت کچھ موادجمع کیا گیا اور یو۔ ین ۔ آئی ۔ ایس ۔ ای کمپنی کے ڈائرکٹر نے قائد وفد سے گفتگو کے دوران میں ہماری حکومت کے امکانی ضروریات سے متعلق بڑی دلچسپی ظاھر کی اور معائنہ حالات تخمینۂ اخراجات اور ہندوستان میں اس کام کے سرانجام دلانے کے طریقوں کی تحقیقات کے لئے خود ہندوستان آنے کا وعدہ بھی کیا ۔ ،،

برقابی قوت کی تولید

’’ برقابی قوت کی تولید کے متعلق بہت سا کام مسٹر لائق علی اور مسٹر عظیم الدین نے انجام دے دیا تھا لیکن بعض امور ایسے بھی تھے جن کی وجہ سے مشنری کی تیاری میں تعویق ہورھی تھی مثلا نظام ساگر اسٹیشن میں گیارہ کلوواٹ سوئچ گیر کی سربراھی کا مسئلہ تھا جس کے لئے دو لاکھ روپیہ کے مزید اخراجات لاحق ہوتے تھے قائدوفد نے اس مسئلہ پر ماھرین متعلقہ کے ساتھ مکمل طور پر بحث کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سوئچ گیر کا خیال ھی ترک کردیا گیا ۔ اسی طرح ماھرین کے مشورہ سے تین ٹرانس فارمرس کے آرڈر کی توثیق کی گئی ۔ چنانچہ امید ہے کہ مشنری کی پہلی قسط ایک سال کے عرصہ میں حیدرآباد پہنچ جائے گی ۔ وادی گوداوری کے لئے ورکشاپ اور

بعض ضمنی مشنری کی فراهمی کا انتظام بھی کیا گیا اورتوقع ھے کہ سنہ ۱۳۵۸ف کے وسط تک پاورھاؤس تیارھوجائے گا۔ ،،

ترقی یافتہ ٹیلیفونی نظام

،، سررشتہ ٹیلیفون کی خواهش کے مطابق ٹیلیفونی آلات اور انکی قیمتیں اور حیدرآباد میں نظام ٹیلیفون کی توسیع اور ترقی کےلئے فن داں عملہ کی فراهمی کےمتعلق ضروری معلومات فراهم کرلی گئیں۔ آٹومیٹک ٹیلیفون کمپنی نے حیدرآباد کے نظام ٹیلیفون کےلئے آلات کے ڈزائن کی تخصیص اور انکی تیاری کےلئے اپنی آمادگی ظاهر کی ھے نیز یہ کمپنی جدید ٹیلیفونی نظام کو چلانے کےلئے رضامند ھے توقع ھے کہ ماہ فروردی میں اس کمپنی کا نمائندہ حیدرآباد آکر تفصیلی تجاویز پیش کرےگا۔ ،،

حیدرآبادی طلباء کی مشکلات

،،حیدرآباد کےطالب‌علم کو بیرونی ممالک کے مختلف تعلیمی اداروں میں داخلہ حاصل کرنے میں بہت مشکلات کا سامنا ھو رھا تھا چنانچہ وفد نے اس ضمن میں ارباب جامعہ کے ساتھ تبادلہ خیال کے بعد اور هندوستان کے هائی کمشنر کی امداد سے مزید گیارہ طلباء کے داخلہ میں کامیابی حاصل کی ،،۔

ایجنسی کا قیام

،،حکومت سرکارعالی، تجار، کاروباری اشخاص، اور طلبہ کو جن مسائل سے واسطہ پڑتا ھے انکی وسعت اور تنوع کو ملحوظ رکھتے ھوے وفد نے ایک ایجنٹ جنرل کے عاجلانہ تقرر کے متعلق حکومت کو توجہ دلائی ھے۔

مصنوعی کہاد کی تیاری

،، زمین کو زرخیز بنانے کےلئے آج کل مزارعین کو کیمیائی مرکبات کی سخت ضرورت ھے ۔ چنانچہ اس بارے میں کیمیائی مرکبات بنانے والے ممتاز کارخانہ داروں کا تعاون حاصل کرنے کےلئے بہت مفید کام انجام دیا گیا۔ توقع ھے کہ عنقریب امریکی ماهرین کا ایک فنی وفد نائٹریٹ آف امونیا کی تیاری کی ایک مکمل اسکیم پیش کرنے کےلئے حیدرآباد آئےگا امپیریل کیمیکل انڈسٹری اور پورگیس کارپوریشن نے بھی کیمیائی اور کھاد کے مرکبات کی صنعت کی ترقی کے لئے اپنی تجاویز بھیج دی ھیں جو سررشتہ تجارت و حرفت کے زیر غور ھیں ۔ ،،

تجارت برآمد کی توسیع

،، چونکہ کوئی ملک یک طرفہ تجارت کے ساتھ اپنا مالیاتی توازن زیادہ عرصہ تک برقرار نہیں رکھ سکتا اس لئے وفد کو فطری طور پر ان امکانات کی تلاش رھی جن سے سلطنت متحدہ برطانیہ کے ساتھ حیدرآباد کی تجارت برآمد کو ترقی دی جاسکے ۔ دوران سفر میں وفد کو معلوم ھوا کہ متعدد فرم اس بات کے خواهشمند ھیں کہ ان کو حیدرآباد سے خام اشیاء اور دستی مصنوعات بمبئی و مدراس کے درمیانی اشخاص کے ذریعہ حاصل ھونے کی بجائےراست حیدرآباد سے فراهم کی جائیں ۔ اب وقت آگیا ھے کہ ھمارے کاروباری اشخاص اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور سلطنت متحدہ برطانیہ، براعظم یورپ، ریاست هائے متحدہ امریکہ وکنیڈا کے تاجروں کے ساتھ براہ راست ربط پیدا کرکے اپنی سمندر پار تجارت کو فروغ دیں اور اس طرح برطانوی هند کے بنکوں کے توسط سے حصول اسٹرلنگ کے پیچیدہ کاروبار میں پھنسے بغیر ھی مطلوبہ تجارتی مال حاصل کرلیں ۔ ،،

بدلی ھوئی حکمت عملی

یہاں برطانوی صنعت کے موجودہ حالات کےمتعلق بھی مختصر تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ھوگا ۔ آج انگلستان اپنے جنگی قرضوں کو بے باق کرنےاور اپنی تجارت برآمد کو ترقی دینے کے لئے بے انتہا بیچین اور آرزو مند ھے۔ چونکہ انگلستان کے عوام بین الاقوامی امن کے قیام کےلئے انگلستان کے فرائض سے خوب باخبر ھیں اس لئے عالی حکومت کی موجودہ پالیسی یہی ھے کہ بیرونی گاھکوں کو حتی الامکان زیادہ سے زیادہ مال فروخت کیا جائے اورسابقہ بازار ازسر نو حاصل کئے جائیں ۔ اب برطانوی کارخانہ دار اس بات کی سخت کوشش کر رھے ھیں کہ مطلوبہ اشیاء کو

نه صرف موعودہ وقت ھی پر فراھم کریں بلکه معاھدہ کے وقت جن قیمتوں کا تصفیه ھوا ھے انہیں پر قایم بھی رھیں ـ

ایسی صنعتوں سے متعلق جیسی که کیمیائی مرکبات کھاد کی اشیاء مصنوعی ریشم وغیرہ ھیں اور جن کے لئے فنی معلومات رکھنے والے پرانے کاروباری لوگوں کا اشتراک عمل حاصل کرنا نہایت ضروری ھے ان سے متعلق برطانوی صنعتوں کے وفاق (فیڈریشن) کے ممتاز اراکین کے ساتھ مباحث کے دوران میں یه پایا گیا که سابقه زمانه کے برعکس برطانوی کارخانه دار اب اس بات پر تیار ھیں که مطلوبه مشنری کی فراھمی اور صنعت کے قیام کے علاوہ راز کے طریقوں اور پیٹنٹ کے استعمال سے متعلق بھی معلومات بہم پہونچادیں ـ

ضروری موقف

" تجارتی امور میں تبادله زر کا مسئله بہت ھی بڑی اھمیت رکھتا ھے ھندوستانی اخبارات میں یه سشبہات ظاھر کئے گئے ھیں که برطانیه اسٹرلنگ قرضه جات کی ایک حصه کی ادائی کے طور پر ھندوستان کو کیاپٹل گوڈس کی فراھمی کے لئے بعض شرائط عائد کریگا ـ ھوسکتا ھے که ان شرائط کا تعلق سکه کلدار اور اسٹرلنگ کے مابین شرح تبادله سے نه ھو کیونکه برطانیه و ھندوستان دونوں بین الاقوامی مانیٹری فنڈ کے اراکین ھونے کی حیثیت سے شرح تبادله میں استحکام رکھنے کے ذمه دار ھیں لیکن ممکن ھے که کیاپٹل گوڈس کی سربراھی کے پروگرام نیز خاص اقسام کی مشنری کی برآمد اور اس میں اولیت کی شکل میں بعض شرائط عائد کی جائیں جن سے لازمی طور پر مملکت حیدرآباد میں مشنری کی درآمد پر مضر اثرات مترتب ھونگے لہذا یه امر ضروری ھے که حیدرآباد اس پر اصرار کرے که اگر موجودہ انتظامات میں کوئی ترمیمات مقصود ھوں تو حکومت سرکارعالی سے بھی ضروری مشورہ کیا جائے ـ حکومت سرکارعالی کے لئے ضروری ھے که اسٹرلنگ فاضلات اور بلا روک تجارت کے مسائل سے متعلق (جو اینگلو امریکن قرضه کے ضمن میں پیدا ھوے ھیں) برطانیه عظمی اور ھندوستان کی باھمی گفت و شنید پر بھی نظر رکھے کیونکه اس امر کا امکان ھے که ڈالر اکسچینج کے حصه رسدی کا تعین اور مشنری کی سپلائی کا پروگرام تیار کرلیا جائے ـ "

بسلسله صفحه (۳۲)

اور نه اپنی خود کی ـ حکومت حیدرآباد کی طرف سے میں معترضین کو یقین دلاتا ھوں که ھم (حکومت حیدرآباد) اپنے فرض کو سمجھتے اور اپنی ذمه داریوں کا کامل احساس رکھتے ھیں اور ھم نے تہیه کرلیا ھے که ایسی تنقیدوں سے خائف ھوئے بغیر جو اکثر اوقات غیر معتدل اورمفسدانه نوعیت کی ھوتی ھیں عوام کی اخلاقی اور مادی ترقی کے کاموں کو آگے بڑھائیں ـ

حضرات ! مجھے یه کہنے کی اجازت دیجئے که آپ کے موعودہ تعاون کی بہترین شکل یه ھوگی که آپ اپنے اثر اور رسوخ سے کام لیکر مضرت رساں سرگرمیوں کو جہاں کہیں آپ ان سے دوچار ھوں ، تعمیری راستے پر لگادیں اور جہاں تک آپ کے بس میں ھو مختلف طبقوں اور فرقوں کے مابین دوستانه تعلقات اور ھم آھنگی کو ترقی دیں ـ صرف اسی طریقه سے ھم اپنے مخصوص مسائل کو زیادہ آسانی کے ساتھ حل کرسکتے ھیں اور بحیثیت مجموعی سارے ھندوستان کے امن اور ترقی میں قابل قدر حصه لے سکتے ھیں ـ "

فرقہ واری ہم آہنگی

ہرہائی نس شہزادی صاحبہ برار کی اپیل

ہرہائینس شہزادی صاحبہ برار نےبہ مقام آکولہ (برار) کل ہند خواتین کانفرنس کے زیر اہتمام منعقد شدہ جلسہ عام کی صدارت کرتے ہوے اپنے خطبہ صدارت میں فرقہ واری ہم آہنگی کو بحال اور برقرار رکھنے کے لئے پرجوش اپیل فرمائی ۔ شہزادی صاحبہ نے بنگال و بہار کے الم انگیز حادثات کا ذکر فرماتے ہوے ہندوستان کے عالم نسوان سے اپیل کی کہ فرقہ واری ہم آہنگی کی فوری ضرورت کو محسوس کریں اور اس کو بحال اور برقرار رکھنے کے لئے مسلسل جد و جہد کریں ۔

کل ہند خواتین کانفرنس کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوے شہزادی صاحبہ نے فرمایا :—

”کل ہند خواتین کانفرنس کے اغراض و مقاصد اور اس کے نصب العین کی ایک دلی قدردان کی حیثیت سے اس کی شاخ حیدرآباد کی مساعی سے میں ایک عرصہ دراز سے قریبی تعلق رکھتی ہوں ۔ حیدرآباد نے کل ہند خواتین کی تحریک میں ہمیشہ گہری دلچسپی لی ہے اور اس کے مرکزی ادارے کو اس نے دو نائب صدور ، دو موئنس ارکان ، صدور اور سرپرست مہیا کئے ہیں جن میں سے ایک مسز سروجنی نائیڈو بھی ہیں ۔

وسیع دائرۂ عمل

کل ہند خواتین کانفرنس اپنی مختلف النوع سرگرمیوں کی وجہ سے ایک ممتاز مقام رکھتی ہے ۔ اس کی سرگرمیوں کے وسیع دائرہ میں قومی تعمیر کا کام مثلا صحت عامہ اور تعلیم اور معاشی ، سماجی ، اور سیاسی قانون سازی کے میدان میں صنف نازک کے مفاد کی حمایت داخل ہے ۔ فاقہ کش ، خستہ حال ، اور غریب طبقہ کی خدمت کے مشکل اوردقیق مطمح نظر کی اس نے عملی طور پر تکمیل کر دکھلائی ہے ۔ لیڈی ارون ڈومسٹک سائنس کالج کا قیام ، سماجی بہبود کے کارکنوں کے تربیتی مراکز کی تشکیل ، عوام میں اشاعت تعلیم کی مہم ، قحط بنگال کے سینکڑوں مصیبت زدوں کی دستگیری کے لئے امدادی کیمپوں کا قیام ، مشرقی بنگال و بہار کے حالیہ حزنیوں کے بعد تمام فرقوں میں امدادی کام کا آغاز ، یہ وہ چند ایک ٹھوس کارنامے ہیں جو کل ہند خواتین کانفرنس نے انجام دئے ہیں ۔ اس کانفرنس نے اکثر خواتین کے لئے جنھوں نے پبلک زندگی میں نمایاں مقام حاصل کرلیا ہے تربیت گاہ کا کام دیا ہے ۔ اس نے بیرونی ممالک کے متعدد ممتاز نمائندوں کا خیر مقدم کیا اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے مختلف حصوں میں خواتین کے بین الاقوامی اجلاسوں میں اپنے مندوبوں کو روانہ کیا ہے ۔ ہم ایسی کئی خواتین کی شخصیتوں پر جو اس کانفرنس کی صدر رہ چکی ہیں اور جنھوں نے اپنے وطن میں اور وطن سے باہر ہندوستان کی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں بجاطور پر فخر کرسکتی ہیں ۔ اسی سال کی بات ہے کہ مسز ہنسا مہتا نے ، جنھوں نے سان فرانسسکو میں ہندوستانی خواتین کے حقوق کا منشور پیش کر کے دوسری اقوام کی خواتین سے خراج تحسین حاصل کیا ، متحدہ قوموں کے ادارے کی عظیم الشان اسمبلیوں میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے ۔ راج کماری امرت کور ، جو متحدہ قوموں کے تعلیمی معاشرتی اور ثقافتی ادارے میں ایک نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوی تھیں ، اس ادارے کی نائب صدر منتخب ہوکر واپس آئی ہیں ۔ مسز وجئے لکشمی پنڈت وہ واحد خاتون ہیں جنھوں نے متحدہ قوموں کے ادارے کی عام اسمبلی میں ایک وفد کی قیادت کی اور



ہر ہائنس شہزادی درشہوار

نسلی امتیاز کے مسئلہ میں جنوبی افریقہ کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرکے ساری دنیا سے خراج تحسین حاصل کیا۔

ترقی کرتا ہوا ہندوستان

"مجھے مسرت ہے کہ میں پہلی مرتبہ سر زمین برار سے ایک عام تقریر کرنے کے لئے کھڑی ہوں اور ایسے وقت جبکہ ہندوستان خود اپنے عمل اور فیصلہ کی گراں قدر ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے آزادانہ کھڑا ہو رہا ہے۔ اور وہ آزاد اقوام اور دنیا کی بڑی قوموں میں اپنا جائز مقام حاصل کرنے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ آج جو روئے زمین کا تیزی سے گزر جانے والا لمحہ ہے تاریخ ہند کا بے مثل اہم اور شاندار باب ہے۔

فرقہ واریت کا زہر

"لیکن میں اس خیال سے مغموم ہوں کہ آزادی کی جس سنہری چوکھٹ پر آج ہندوستان کھڑا ہوا ہے اس پر ایک تاریکی کا پردہ بھی پڑا ہوا ہے اور اس (ہندوستان) کی مسرت کے جام میں فرقہ واریت کا مہلک زہر ملا ہوا ہے۔ میں دل سے یہ محسوس کرتی ہوں کہ آج ہندوستان کو اس طرح نہ ہونا چاہئے تھا کہ اس کو خود اپنا اعتماد حاصل نہ ہو اور خود اپنے اندرونی خلفشار سے اس کا قلب پارہ پارہ ہوجائے۔ کاش یہ ہوتا کہ وہ اپنی قوت و عظمت کے ساتھ جو اس کے مختلف النسل ابنائے ملک کی صلح جوئی اور باہمی یگانگت و مفاہمت سے حاصل ہوتی اور جرات، یقین، رواداری کے ساتھ صبح آزادی کا خیر مقدم کرنے کے لئے آگے بڑھتا۔ تب کوئی شخص بھی اس کے قوت کو حاصل کرنے اور برقرار رکھنے کی اہلیت اور صلاحیت پر نکتہ چینی نہ کرتا۔ آج کے دن کے لئے جو سالہاسال گزارے گئے تھے اور قربانیوں کی جو آگ دھکائی گئی تھی وہ سب ختم ہوگئی اور آنے والے سالوں کے لئے صرف نفرت اور مرے ہوؤں کی یاد کی پرسوز، تلخ، اور جلانے والی چنگاریاں اور عزم و اعتماد کی خاکستر باقی رہ گئی ہے۔

مہلک صلح کل

"کل ہند خواتین کانفرنس کی عدیم المثال خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہب و ملت کے فرق اور رنگ و نسل کے امتیاز سے پاک ہے یہ نہ کسی سیاسی جماعت کی تابع ہے اور نہ کسی پروپگنڈہ کا آلۂ کار۔ اس کے کثیر التعداد اراکین میں مختلف عقائد رکھنے والی اور مختلف مذاہب کی پیروی کرنے والی خواتین شامل ہیں۔ میں یہ توقع کرتی ہوں اور توقع کے اظہار کی بھی جرات کرتی ہوں کہ اس بڑے اور نمائندہ ادارے کی مساعی کے ذریعہ کم ازکم یہ ہونا چاہئے کہ خواتین ہند فرقہ واری ہم آہنگی کی فوری ضرورت محسوس کریں کیونکہ اس کے بغیر کہیں بھی، نہ ہمارے ملک میں، اور نہ ہمارے گھروں میں خواہ وہ مٹی کے کچے مکانات ہوں یا آہنی دروازے اور دربان رکھنے والے شاندار محل ہوں ترقی اور تحفظ نصیب نہیں ہوسکتا۔ اُن عورتوں اور ماؤں کو جنہوں نے دانستہ یا نادانستہ طور پر دوسری عورتوں کے بچوں کے قتل میں مدد دی ہے، اپنے حقیقی مشن کی اہمیت کو محسوس کرنا چاہئے اور ان کو اس کا احساس ہونا چاہئے کہ وہ اپنے فرائض ادا کرنے سے قاصر رہیں تو مصیبت اور پریشانی کی طوفانی اور تباہ کن لہر کو آگے بڑھنے سے نہ روک سکیں گی۔ وہ اس بات کو سمجھ لیں اور اپنی اولاد کو بھی سمجھادیں کہ ہندوستان جیسا بڑا ملک جو بجائے خود ایک براعظم ہے قدرتاً مختلف تہذیبوں، نسلوں اور مذاہب کا گہوارہ ہے لیکن میرا عقیدہ ہے کہ یہی نسلی اور تہذیبی اختلافات بہ حیثیت مجموعی اپنے مختلف عناصر کے ساتھ ہندوستان کے تہذیبی مرقع میں رنگ بھرتے ہیں لیکن اس عظیم الشان تصویر کی تخلیق میں ہمیں مختلف اور متضاد رنگوں کے امتزاج کو قائم رکھنے کے لئے قدیم استادوں کی فنی قابلیت اور مہارت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ ان مختلف رنگوں کو اس طرح ترتیب دینا اور ان میں ایسی موزونیت پیدا کرنی چاہئے کہ ان کی اصلیت نہ بگڑے۔

رواداری

ہمارا کام موزوں امتزاج اور انتہائی ضبط نفس کا طالب ہے کیونکہ غیر ذمہ دارانہ طور پہ کیا ہوا کوئی کام پائدار نہیں ہوسکتا آئیے ہم عقل مندی، رواداری، اور رحمدلی کے رنگوں سے اپنا قومی مرقع تیار کریں ہم خواتین ہند کا یہی مطمح نظر، یہی تمنا، اور یہی عزم ہونا چاہئے۔

صدر اعظم بہادر کے دورے

تین اضلاع کے معائنے

هزاکسلنسی سر مرزا اسمعیل دیہی علاقوں کی ترقی سے جو گہری دلچسپی رکھتے ہیں اس کا اندازہ آپ کے اضلاعی دوروں سے ہوسکتا ہے جو آپ کی گوناگوں مصروفیات کا ایک لازمی جزو بن گئے ہیں۔ آپ گزشتہ ماہ اگست کے بعد سے جبکہ آپ نے بحیثیت صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی اپنے عہدہ کا جائزہ حاصل کیا تھا اب تک چھ اضلاع کا دورہ کرچکے ہیں ۔

ان دوروں میں آپ کو مختلف اضلاع کے باشندوں سے راست ربط قائم کرنے اور انکے اغراض وضروریات سے بلا واسطہ واقفیت حاصل کرنے کا قابل قدرموقع ملتا ہے۔ اس طرح آپ کو اس بات کا موقع بھی حاصل ہوتا ہے کہ عوام کی ترقی اور بہبود کے لئے جوتدابیر اختیار کی گئی ہیں ان کی افادیت کی جانچ کریں اور ایسی ہدایات دیں جن کی بدولت مزید تعمیری کام کا آغاز کیا جاسکتا ہو۔

دورے

صدر اعظم بہادر ۸ ۔ جنوری کی شام کو بلدہ حیدرآباد سے گلبرگہ کے دو روزہ دورے پر روانہ ہوئے ۔ پہلے روز کا پروگرام حضرت خواجہ بندہ نواز رح کی درگاہ کی زیارت اور شری شرن بسپا کی دیول کے معائنہ سے شروع ہوا ۔ یہ دیول فرقہ لنگایت کا جو ممالک محروسہ کی آبادی کا ایک قابل لحاظ جزو ہے جاترائی مقام ہے ۔ درگاہ شریف پر هزاکسیلنسی کی خدمت میں مدرسہ دینیات کی جانب سے ایک سپاس نامہ پیش کیا گیا جس میں مدرسہ کے لئے مالی امداد کی درخواست کی گئی تھی ۔ صدر اعظم بہادر نے اس درخواست پر همدردانہ غور کرنے کا وعدہ فرمایا ۔

شرن بسپا دیول پر صدر اعظم بہادر کا پر جوش استقبال کیا گیا ۔ دیول کے امنا ٔ نے ایک سپاسنامہ کے ذریعہ درخواست کی کہ دیول پر ایک کلس چڑھانے کی اجازت دی جائے اور جاتریوں کے لئے راتب بندی کا بہتر انتظام کیاجائے۔ هزاکسلنسی نے کنڑی زبان میں تقریر کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ کلس کے متعلق انکی درخواست پرغور کیاجائے گا۔ اور یہ اعلان بھی کیا کہ راتب بندی کے بہتر انتظامات کرائے جائینگے اور دیول کے سامنے جو کھلا میدان موجود ہے اسے آراستہ کیاجائےگا اور یہاں سے ایک سمنٹ کی سڑک بھی تعمیر کی جائے گی ۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے صدر اعظم بہادر نے ممالک محروسہ سرکارعالی میں بسنے والے تمام فرقوں کے مابین ہم آہنگی اور دوستانہ تعلقات کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا ۔ صدر اعظم بہادر نے اسکے بعد ہفت گنبد کا معائنہ فرمایا اور یہ ہدایت دی کہ گنبدوں کے اطراف خوشنما پارک بنوائے جائیں ۔ دوسرے مقامات میں جنکا هزاکسلنسی نے معائنہ فرمایا ہے سیول هسپتال مشن هائی اسکول اور مسلم یتیم خانہ اور نوتن ودیالہ قابل ذکر ہیں ۔

سپاسنامے

مجلس بلدیہ اور مجلس ضلع کی جانب سے ٹاون ہال میں هزاکسیلنسی کا شاندارخیرمقدم کیا گیا اور ایک مشترک سپاسنامہ پیش کیا گیاجسکا جواب دیتے ہوئے هزاکسلنسی نے فرمایاکہ آپ اس سے بہت پہلے ہی گلبرگہ حاضر ہونا چاہتے تھے ۔ کیونکہ یہ نہ صرف صوبہ کا مستقر اور تاریخی اہمیت کا حامل ہے اور سلطنت بہمنیہ کا گہوارہ رہا ہے بلکہ اس لئے بھی کہ اس کی مقدس سر زمین هندوستان کی اس مقدس ہستی کی دائمی آرام گاہ ہے جس کے فیض روحانی سے دکن کا ذرہ ذرہ آج بھی منور ہے ۔ اور جہاں سری شرن بسپا مہاراج کی تعلیم کا اثر آج بھی نمایاں ہے ، جس نے انکے لاکھوں پیروؤں کو ایک رشتہ اتحاد میں منسلک کر

رکھا ہے ۔ ہزاکسلنسی نے عوام کو ان کی اس خوش نصیبی پر مبارک باد دی کہ خداتعالی نے انہیں ایک ایسا بادشاہ عطا کیا ہے جن کو ہر وقت اپنی رعایاء کی فلاح و بہبود کا خیال ہے ۔

ترقیات

ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر کے اس دورہ کے نتیجہ کے طور پر گلبرگہ کی شہری ترقیوں اور معیار زندگی کو بلند کرنے کی مختلف اسکیمیں جن پر تقریباً (۷۵) پچھتر لاکھ روپیہ صرف ہوگا روبہ عمل لائی جارہی ہیں ۔ ان اسکیموں میں ذرائع آب پاشی کی تعمیر کا مسئلہ بھی شامل ہے جس کے لئے دریائے بھیما کے پانی کو روکنا پڑے گا اور اس اسکیم پر تقریبا چالیس لاکھ روپیہ صرف ہوگا ۔ اسکے علاوہ بالکل عصری طرز کا ڈرینج سسٹم بھی قائم کیا جائےگا اور دریائے بھیما اور دریائے کرشنا پر ایک ایک پل بھی تعمیر کیا جائےگا یہ دونوں پل رائچور اور لنگسگور کو گلبرگہ سے ملادینگے ۔ انکی تعمیر پر ستائیس (۲۷) لاکھ روپیہ کا صرفہ عائد ہوگا ۔ مزید دو لاکھ کے صرفہ سے شہر گلبرگہ کے گندے راستہ موریاں وغیرہ صاف کی جائینگی ایک جدید دوا خانہ اور اسکے ساتھ ساتھ ایک زچگی خانہ بھی تعمیر کیا جائے گا دوا خانہ میں تقریباً تین سو مریضوں کے قیام کا انتظام رہےگا ۔ ان سب کے علاوہ برقی قوت کی سربراہی کے لئے ایک بڑا قوت گھر تعمیر کیا جائےگا ۔

دوسری مصروفیات

ہزاکسلنسی کے دوسرے روز کے پروا گرام میں بھی گوناگوں مصروفیات شامل تھیں ۔ آپ نے گلبرگہ کالج اور مدرسہ کے عمارتوں کے لئے منتخبہ زمین کا معائنہ کیا ۔ پھر آپ محبوب شاھی ملز تشریف لے گئے جہاں منتظمین اور مزدوروں نے آپ کا شاندار استقبال کیا ۔ ہزاکسیلنسی نے مزدوروں سے انکی شکایات کے بارے میں استفسارات کئے اور کارخانہ کے عہدہ داروں کو ہدایت دی کہ مزدوروں کے جائز مطالبات پورے کئے جائیں ۔ مقام جگت پر جہاں موریوں اورنالیوں کی صفائی کا کام جاری تھا ارکان پست اقوام نے صدر اعظم بہادر کا پرجوش استقبال کیا ۔

النّد کا دورہ

سہ پہر میں ہزاکسیلنسی النّد تشریف لے گئے جہاں ہندوؤں اور مسلمانوں نے آپکی خدمت میں ایک مشترکہ سپاسنامہ پیش کیا ۔ سرمرزا نے النّد کے ہندوؤں اورمسلمانوں کو مبارکباد دی کہ اُنھوں نے اپنے اختلافات کا تصفیہ کرلیا ۔ آپ نے یہ ہدایت بھی دی کہ النّد کو ایک سڑک کے ذریعہ قریب ترین ریلوے اسٹیشن سے ملا دیا جائے ۔

النّد سے واپسی پر صدر اعظم بہادر نے طبقہ تجار کی طرف سے ایک سپاس نامہ قبول فرمایا ۔ اس کا جواب دیتے ہوے کہا کہ اس میں جو مطالبات پیش کئے گئے ہیں ان میں سے اکثر پورے کئے جائینگے جیسا کہ آپ نے مجلس بلدیہ کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوے اعلان کیا تھا ۔

لنگایت کتب خانہ

سر مرزا نے لنگایت کتب خانہ کا افتتاح کیا ۔ ہزاکسیلنسی کے اعزاز میں جو جو تقریبات انجام پائیں ان سب میں عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور اس طرح یہ تقریبیں پوری طرح کامیاب رہیں ۔

کنڑا ساھتیہ سنگھ

سرمرزا نے کنڑا ساھتیہ سنگھ کی نئی عمارت کامعائنہ کیا اور سنگھ کی جانب سے پیش کردہ ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوے کہا کہ وہ سنگھ کی عمارت کے لئے مالی امداد اورسالانہ رقم منظور کرادینگے ۔

یادگیر کا دورہ

گلبرگہ سے صدر اعظم بہادر یادگیر تشریف لے گئے باشندگان یادگیر کے ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوے آپ نے کہا میں آپکی ضروریات کی تکمیل کے لئے انتہائی کوشش کرونگا تاکہ آپ اعلی حضرت بندگان عالی کے مربیانہ حکمرانی میں خوش حالی اور ترقی کی زندگی بسر کریں ۔

حیدرآباد کا درخشاں مستقبل

ہزاکسیلنسی کا دورہ رائچور پر ختم ہوا اور یہاں بھی آپ نے ایک مصروف پروگرام کی تکمیل کی ۔ رائچور کی مجلس

بلدیہ کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے صدر اعظم بہادر نے کہا کہ برطانوی ہند کی بہ نسبت ممالک محروسہ کی رعایا کے مختلف طبقوں میں جو مختلف مذاہب کے پیرو ہیں زیادہ ہم آہنگی اور اتحاد و یگانگت پائی جاتی ہے ۔ آپ نے کہا کہ اس خوشگوار صورت حال کا سبب یہ ہے کہ شاہ ذیجاہ اپنی رعایا کو بلا لحاظ مذہب و ملت ایک نظر سے دیکھتے ہیں ۔ سر مرزا نے کہا کہ یہ اتحاد واتفاق حیدرآباد کے ایک درخشاں مستقبل کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔

عاجلانہ تکمیل

مکرم جاہی مارکٹ کمیٹی کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے صدر اعظم بہادر نے توقع ظاہر کی کہ تنگبھدرا پراجکٹ بہت جلد تکمیل کو پہنچے گا آپ نے غذائی اجناس کی کاشت پر زور دیتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ اہل رائچور اس غذائی قلت کے زمانہ میں تجارتی اجناس کے مقابلہ میں غذائی اجناس کی کاشت کو اہمیت دینگے ۔

ثقافتی اتحاد

صدر اعظم بہادر نے کرناٹک ترونا سنگھ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور اس موقع پر بھی مزید ایک سپاسنامہ قبول فرمایا ۔ اس ادارہ کا مقصد کنڑی زبان اور ادب کی ترویج اور ترقی کے ذریعہ اہل کرناٹک میں روحانی اور ثقافتی اتحاد کو دوبارہ قائم کرنا ہے ۔

صدر اعظم بہادر نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا

"کرناٹک کا علاقہ تاریخ کے نشیب و فراز کی وجہ سے اب مختلف سیاسی و انتظامی وحدتوں میں منقسم ہے لیکن کنڑی ثقافت ایک ہی ہے اور ایسی تاریخ و روایات کی حامل ہے جن پر اہل کرناٹک بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں ۔ اس موقع پر کرناٹک کے شاندار ماضی کی تفصیلات کو دہرانا ممکن نہیں ہے لیکن میں یہ ضرور کہونگا کہ جنوبی ہند کے تمدن و تہذیب کی ترقی میں کرناٹک نے نہایت اہم مستقل اور کئی حیثیتوں سے نمایاں طور پر تخلیقی حصہ لیا ہے ۔ آرٹ ہو یا فن تعمیر ، موسیقی ہو یا ادب یا نظم و نسق کرناٹک کا حصہ نہایت امتیازی اور انفرادی حیثیت رکھتا ہے اور اس نے ہندوستان کے تہذیبی مرقع کو کافی آراستہ اور مالا مال کیا ہے ۔ جنوبی ہند کی ابتدائی تاریخ تاریکی میں ہے اور اگرچہ اس سلسلہ میں بہت کچھ کام کرنا باقی ہے تاہم حالیہ علمی تحقیقات سے ان عظیم الشان کارناموں پر روشنی پڑتی ہے جو جنوبی ہند کے راجاؤں نے مختلف شعبوں میں انجام دئے ۔ ان میں چالوکیہ ، راشٹر کوٹ ، ہوسلیہ پالویہ ، چولہ ، پانڈیہ اور دیگر خاندانوں کے راجاؤں کے علاوہ وجیانگر کی وہ عظیم الشان سلطنت بھی شامل ہے جو چھٹی صدی عیسوی سے لیکر سولھویں صدی عیسوی تک قائم رہی ۔ لیکن مجھے ان چیزوں پر زیادہ روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ سب عام طور پر ان سے واقف ہیں ۔ پچھلے چند سال سے ہندوستان میں ہم ایک قومی تحریک کا مشاہدہ کر رہے ہیں لیکن اس تحریک کے علمبردار سیاسی جد و جہد اور وقتی مظاہروں میں ایسے منہمک ہیں کہ زندگی کے گہرے مسائل کی طرف شاید ہی کوئی توجہ کی جاتی ہے ۔ مجھے توقع ہے کہ جب سیاسی کشمکش کا طوفان رک جائیگا اور گرد وغبار چھٹ جائے گا تو روحانی اقدار کی طرف مناسب توجہ کی جائیگی لیکن اس دوران میں جن لوگوں نے روح انسانی کے شعلہ کو روشن رکھنے کیلئے کام کیا اور کررہے ہیں وہ ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں "۔

کنڑا کاشی

"مجھے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ یہ سنگھ اپنے وجود کے اٹھارہ سالہ دور میں تقاریر ، ڈراموں اور مطالعہ کی محفلوں کا انتظام کر کے اور ایک کتب خانہ اوردارالمطالعہ کے ذریعہ اہل کرناٹک کو اپنی زبان و ادب اور ثقافتی ورثہ سے مانوس کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے ۔ تاہم اس سنگھ کے اراکین کی تعداد بہت قلیل ہے اور اسے ہر دلعزیز بنانے کے لئے ممکنہ کوشش کی جانی چاہئے ۔ یہ بات حالات کے لحاظ سے نہایت مناسب ہے کہ ممالک محروسہ میں رائچور کنڑی ثقافت کا مرکز رہے کیونکہ خود شہر رائچور میں اہل کرناٹک کی آبادی چالیس ہزار ہے اور آنجہانی بی ایم۔ سری کنٹیا جیسی ہستی نے رائچور کو "کنڑا کاشی" کے نام سے موسوم کیا ہے ۔"

خیرسگالی وتعاون

"آپ نے اپنے سپاسنامہ میں میسور میں میرے کام کی بہت ستائشی کی ہے قدر دانی کے ان الفاظ کے لئے میں آپ کا شکرگزار ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ کہنا چاھتا ہوں کہ میں نے جو کچھ بھی کامیابی حاصل کی وہ درحقیقت ان لوگوں کے دلی تعاون اور اشتراک عمل کا نتیجہ تھی جن کے ساتھ اورجنکے درمیان مجھے کام کرنے کا موقع ملا۔

مجھے توقع ہے کہ جسطرح کرناٹک ساھیتیہ پریشد بنگلور نے سارے کرناٹک علاقہ کے رہنے والوں کی محبت اور احترام کو حاصل کر لیا ہے اسیطرح یہ سنگھ بھی ان کثیر التعداد اھل کرناٹک کو جو اس ریاست میں بستے ہیں ثقافتی رشتہ اتحاد میں منسلک کردیگا اور اس طرح کرناٹک کے پورے لسانی صوبہ کے ثقافتی اتحاد کا باعث بنے گا"۔

مالی مسائل

"آپ کے سنگھ کے لئے سرمایہ کی کمی ترقی میں رکاوٹ کا باعث ہے اور آپ نے حکومت سے مالی امداد کی توقع وابستہ کی ہے ۔ آپ کی درخواست پر حکومت مناسب غور کرے گی لیکن میرا خیال ہے کہ اگر اس علاقہ کی کنڑی آبادی کو اس ادارہ کی حقیقی قدر و اھمیت سے آگاہ کیا جاتا ، اگر اھل کرناٹک کے دلوں میں کنڑی ثقافت کو پروان چڑھانے اور ترقی دینے کی حقیقی تمنا موجود ھو اگر وہ متحد ھوجائیں اور اس کام کا بیڑا اٹھالیں تو اس سنگھ کے لئے مالی مشکلات کا حل تلاش کرنا اور خود کفیل بننا مشکل نہ ھوگا ۔ سردست مسٹر بی ۔ جی دیسپانڈے اور مسٹر رنگا راؤ دیسائی ھمارے شکریہ کے مستحق ھیں جن کے فیاضانہ عطیوں کی بدولت اس سنگھ کے لئے جدید عمارت تعمیر کرنے کی اسکیم شروع کی گئی ہے"۔

خفیف ترین پابندی

"آپ نے میری توجہ ان پابندیوں کی طرف مبذول کرائی ہے جو حکومت کی طرف سے جلسہ ھائے عام پر عاید کی گئی ھیں ۔ جہاں تک خالص سماجی ، ادبی ، تعلیمی اور رفاھی نوعیت کے جلسوں کا تعلق ہے صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ داعیان جلسہ متعلقہ عہدہ داروں کو مقررہ فارم پر معینہ مدت کے اندر جلسہ کی اطلاع دیدیں ۔جلسہ کے انعقاد کے لئے انہیں عہدہ دار متعلقہ کی اجازت کا انتظار کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ عام قاعدہ ہے ۔ صرف مستثنیٰ صورتوں میں جب کہ یہ باور کرنے کی وجہ موجود ھو کہ کسی جلسہ کے انعقاد سے امن عامہ میں خلل واقع ھونے یا حکومت سرکارعالی یا برطانوی حکومت کے خلاف جذبات نفرت وحقارت پیدا ھونے کا اندیشہ ہے تومقتدر عہدہ دار امتناع کے اسباب کو ضبط تحریر میں لانے کے بعد ایسے جلسہ کے انعقاد کی مانعت کرسکتا ہے ۔ پھر بھی ان قواعد کی رو سے داعیان جلسہ کو ایسے امتناع کے خلاف اعلی عہدہ داروں کے پاس مرافعہ کا حق حاصل ہے ۔ تجربہ اور عقل سلیم دونوں کا تقاضہ ہے کہ موجودہ حالات کے تحت جب کہ بظاھر ایک بے ضرر سی چیز بھی غلط فہمیاں پیدا کرسکتی ہے اور جذبات کو بھڑ کاسکتی ہے اس خفیف سی پابندی کو امن وامان کے اغراض کے لئے برقرار رکھا جائے"،

ذریعہ تعلیم

"آپ نے اس بات کا بھی ذکر کیا ہے کہ قواعد کی رو سے ابتدائی تعلیم طلباء کی مادری زبان میں دی جانی چاھئے لیکن جہاں تک کنڑی بولنے والے بچوں کا تعلق ہے اس قاعدہ کی پابندی بالخصوص مدارس نسوان میں "جہاں اکثر صورتوں میں صدر معلمات کنڑی زبان سے بالکل ناواقف ھوتی ھیں عملی طور پر نہیں کیجارھی ہے ۔ مجھے معلوم نہیں کہ آیا اس سنگھ نے یا کسی اور ادارے نے محکمہ تعلیمات کی توجہ اس جانب مبذول کرائی ہے یا نہیں "۔

ہندوستان کی قومی زبان

"یہاں میں اس امر کا اظہار کرنا چاھتا ھوں کہ اگر چہ اردو ریاست کی سرکاری زبان ہے اور یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وقت آنے پر یہی زبان " ہندوستانی " کے نام سے موسوم ھوکر ملک کی قومی زبان بن جائیگی پھر بھی حکومت کو اس کا کامل احساس ہے کہ ممالک محروسہ

میں تلنگی ، کنڑی اور مرہٹی جیسی اہم زبانیں بھی موجود ہیں جنہیں اعلی حضرت بندگان عالی کی رعایا کے ہزاروں بلکہ یوں کہنا چاہئیے کہ لاکھوں افراد بولتے ہیں ۔ آپ اطمینان رکھیں کہ حکومت ان زبانوں کے بارے میں اپنے فرض سے غافل نہیں ہے ۔ وہ ان کے مفاد سے بے اعتنائی نہیں برتے گی بلکہ ان کی ممکنہ حوصلہ افزائی کرے گی تاکہ ہر فرقہ یہ محسوس کرے کہ اسکی زبان اور اسکی ثقافت حکومت کے ہاتھوں میں محفوظ ہے ۔ صرف اسی طریقہ سے یعنی ہر فرقہ کو چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا یہ محسوس کرانے کے بعد ہی کہ اس کے سیاسی ، مذہبی اور ثقافتی مفادات محفوظ ہیں صحیح معنوں میں ایک جمہوری قومی اور طاقتور ہندوستان وجود میں آسکتا ہے ۔ ورنہ ملک میں امن اورہم آہنگی کی بجائے تلخی اور انتشار کا دور دورہ ہوگا ۔،،

آخر میں ہز اکسلنسی نے فرمایا ” اس لئے میں حیدرآباد کے ہر باشندہ کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد کی سر زمین ” سر زمین آزادی ،، ہے اور یہ کہ اعلی حضرت بندگان عالی کے دانشمندانہ اور مربیانہ دور حکمرانی میں یہ ملک زیادہ سے زیادہ ترقی یافتہ ، خوش حال اور آسودہ حال ہوتا چلا جائیگا ،،۔

صدر اعظم بہادر ناندیڑ میں

صدر اعظم بہادر رائچور سے اپنی واپسی کے چوتھے روز ناندیڑ کے یک روزہ دورے پر روانہ ہوے ۔ ناندیڑ پر اپنی آمد کے ساتھ ہی اپنے ریلوے اسٹیشن کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور حکم دیا کہ اسٹیشن کی موجودہ عمارت کو منہدم کرکے اسکی جگہ ایک جدید عمارت تعمیر کی جائے جو عصری سہولتوں اور انتظامات سے آراستہ ہو ۔

خیر مقدمی سپاسنامہ

ٹاؤن ہال میں ناندیڑ کی مجلس بلدیہ ، مجلس ضلع اور انجمن ساہوکاران نے صدر اعظم بہادر کی خدمت میں ایک مشترکہ سپاسنامہ پیش کیا جس کا آپ نے مناسب جواب دیا ۔ صدر اعظم بہادر نے گنج کی تعمیر کی تجاویز میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا ۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس گنج کی تعمیر میں تقریباً (۲۰) لاکھ روپیہ صرف ہوگا ۔ جس کے لئے (۹) نو لاکھ روپیہ کی حدتک حکومت کی جانب سے امداد دی جائے گی اور بقیہ رقم مقامی طور پر مہیا کی جائے گی ۔ سرمرزا اسمعیل نے اہل ناندیڑ کو مشورہ دیا کہ گنج کی تعمیر کے لئے وہ حکومت سے تین فیصد شرح سود والے قرضہ کی درخواست کریں اور آپنے یقین دلایا کہ اس درخواست پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا آپنے ناندیڑ میں ایک جدید ٹاون ہال کی تعمیر اور ایک کتب خانہ کے قیام کی ضرورت پر زور دیا ۔

مزدوروں کی نئی آبادی

نئے گنج کی تعمیر کے لئے جو زمین منتخب کی جائے گی اس کا رقبہ کئی ایکر پر مشتمل ہوگا ایک ہسپتال جس میں دو سو (۲۰۰) مریضوں کا انتظام رہے گا اور اسکے ساتھ ساتھ ایک زچگی خانہ بھی جس میں ایک سو مریضوں کا انتظام رہیگا تعمیر کیا جائے گا اسکے علاوہ مزدوروں کی ایک نئی آبادی بھی قائم کی جائے گی جس پر تقریباً دو لاکھ روپیہ کا صرفہ عائد ہوگا ۔

کنؤں کی کھدائی

دیہات میں کنوئں کی کھدائی کے متعلق مجلس ضلع کے مطالبہ کا جواب دیتے ہوے صدر اعظم بہادر نے اس سے اتفاق کیا کہ ہر موضع میں پینے کے لئے صاف پانی کا انتظام کرنا حکومت کے اولیں فرائض میں داخل ہے ۔ اور محکمہ کندیدگی باؤلیات کو ہدایت دی کہ اس سلسلہ میں جو کام ہورہا ہے اس میں تیزی پیدا کی جائے آپ نے محکمہ ریلوے کے ڈپٹی ٹرافک سپرنٹنڈنٹ کو ہدایت دی کہ ناندیڑ اور حیدرآباد کے درمیان آمد و رفت میں سہولتیں پیدا کرنے کے لئے محکمہ ریلوے مناسب انتظام کرے ۔

مرکز تحقیقات کپاس

ہز اکسلنسی نے مرکز تحقیقات کپاس کا معائنہ کیا جہاں لانبے ریشے والی گوزانی کپاس اور امریکن کپاس کی ترقی کے لئے تجربات انجام دئیے جارہے ہیں ۔

اسکے بعد سر مرزا نے پرتیبھا نکاتین اسکول کامعائنہ فرمایا جہاں آپ کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا آپ نے مشیر تشکیل شہری کو حکم دیا کہ مدرسہ کی نئی عمارت کا ایک نقشہ مرتب کرکے پیش کریں آپ ایک دیول کو تشریف لے گئے جہاں جگت گرو دسرتی نے آپ کی خدمت میں پرساد پیش کیا ۔

موریوں کی صفائی

صدر اعظم بہادر ایک مقامی درگاہ پر تشریف لے گئے آسکے اطراف موریوں کی موجودگی سے آپ کو تکلیف محسوس ہوئی اپ نے تعلقدار صاحب کو اس نواح کی صفائی اور ترقی کے لئے ہدایت دیں ۔

گرودوارہ سکھاں کا معائنہ

گرودوارہ اور اسکے راستہ ایک دلحسپ منظر پیش کر رہے تھے جبکہ صدر اعظم بہادر نے اس مقام کا معائنہ کیا دو ہزار سکھوں نے جو گرودوارہ کی زمین پر آباد ہیں سر مرزا کا پر جوش استقبال کیا ۔ گرودوارہ پر صدر پجاری نے صدر اعظم بہادر کا استقبال کیا یہاں آپکی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا جس میں آپ کی غیر جانبداری انصاف پسندی اور تدبر کو خراج تحسین ادا کیا گیا ۔ سپاسنامہ میں اعلی حضرت بندگان عالی اور انکی حکومت کی طرف سے سکھوں کی جو سر پرستی کی جارہی ہے اس کے لئے سکھوں کی جانب سے جذبات تشکر کا اظہار کیا گیا ۔

جواب

سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے سرمرزا اسمعیل نے دو سکھ قائدین سر جوگندر سنگھ اور پریم ادیب سنگھ کی وفات پرجن سے ایک طویل عرصہ سے آپ کے ایک دوستانہ تعلقات قائم تھے اظہار ملال کیا ۔

غیر متزلزل وفاداری

صدر اعظم بہادر نے شاہ ذیجاہ سے سکھوں کی غیر متزلزل وفا داری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شاہ ذیجاہ کی یہ دلی خواہش ہے کہ انکی حکومت انکی سکھ رعایا کی خوشحالی اور سود و بہبود کے لئے ہر ممکنہ انتظام کرے ۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ وہ شاہ ذیجاہ کے ارادوں کی تکمیل کے لئے اور انکے ضروریات اور عزائم سے شخصی طور پر واقف ہونے کے لئے ناندیڑ آئے ہیں آپ نے انہیں مزید یقین دلایا کہ شاہ ذیجاہ کو اُن کی سود و بہبود سے ہمیشہ گہری دلچسپی رہی ہے اور ہے ۔

ہزاکسیلنسی نے درگاہ حضرت مکہ شاہولی رح علیہ کی زیارت فرمائی اور اسکے راستوں کی مرمت کے لئے ہدایات دیں ۔

مہا راج سے ملاقات

صدر اعظم بہادر نے ایک سادھو سے جو دریائے گوداوری کے کنارے پر رہتے ہیں ملاقات کی عوام ازراہ محبت و عقیدت انہیں مہاراج کے نام سے موسوم کرتے ہیں مہاراج نے جواپنی عمر ایک سوتیس سال بتلاتے ہیں صدراعظم بہادر کے لئے دعاء کی اور شاہ ذیجاہ اور انکی حکومت کاشکریہ ادا کیا کہ یہاں پر انکی حفاظت کی جارہی ہے یہ بتانا باعث دلچسپی ہوگا کہ مہاراج کو حکومت کی جانب سے کافی امداد مقرر ہے اور انکی قیامگاہ پر حفاظت کے لئے ایک سکھ دستہ متعین ہے ۔

عثمان شاہی ملز کا معائنہ

سر مرزا نے عثمان شاہی ملز کا معائنہ فرمایا ۔ اس میں بیس (۲۰) ہزار نکارن اورچھ سو راچھوں کا انتظام ہے اوراس کار خانہ میں سالانہ ایک کروڑ روپیہ کا پارچہ تیارہوتا ہے۔ صدراعظم بہادر نے ان انتظامات کے متعلق اظہار مسرت کیاجو تین ہزار مزد وروں کے لئے کئے گئے ہیں ان میں تیس سوعورتیں بھی شامل ہیں ۔ مزد وروں کی نو آبادی کی تعمیر میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ ساٹھ لاکھ روپیہ کا صرفہ عائدہوگا ہزاکسلنسی نے ہدایت دی کہ اعظم جاہی ملز کے مزد وروں کی نوآبادی کی طرح یہاں بھی مزدوروں کے لئے یک منزلہ مکانات بنوائے جائیں ۔

اس دورے کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ صدر اعظم بہادر نے عوام کی ضروریات سے واقف ہونے کے لئے ان سے راست اور شخصی ربط قائم کیا ۔

صنعتی مسائل

حکومت کے موقف کی وضاحت

"موجودہ صورت حال میں جن مشکلات اور جن شکوک و شبہات سے ہم دو چار ہیں اون کو دیکھتے ہوئے آئندہ کام کی تکمیل میں ایوان صنعت و تجارت جیسے اہم ادارہ کی جانب سے تعاون و اشتراک کا یقین دلایا جانا یقیناً ہمت افزائی کا موجب ہے،، ہزاکسیلنسی سرمرزا اسمعیل صدراعظم باب حکومت سرکارعالی نے حیدرآباد کے ایوان تجارت و صنعت کے سالانہ عشائیہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ آپ نے مشترکہ مفاد کے مسائل میں مشترکہ سعی پرزور دیتے ہوئے "بر سر پیکار فرقوں،، سے اپیل کی کہ اپنے اختلافات کا تصفیہ کرلیں اور اپنے وطن کی مشترکہ خدمت کےلئے آگے بڑھیں ۔

صدر اعظم بہادر نے اس اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا " آپ کی خود اعتمادی اور امید افزا نقطۂ نظر فی الواقعی دل خوش کن ہیں ۔ امن کی فتوحات بھی جنگ کی فتوحات سے کسی طرح کم شاندار نہیں ہوتیں اور یہ مقولہ بالکل صحیح ہے کہ ترقی کی جدوجہد بھی ایک ایسی ہی قومی ضرورت ہے ، جیسی کہ خود جنگ ، اور یہ جنگ صرف اسی صورت میں جیتی جاسکتی ہے جبکہ افراد میں اپنی قومی ذمہ داری کا از سر نو احساس پیدا ہو جائے ۔ مجھے مسرت ہے کہ حیدرآباد کے طبقہ تجار میں اس ذمہ داری کا احساس پایا جاتا ہے ،،۔

" حکومتوں کو جن مسائل سے عہدہ برآ ہونا پڑرہا ہے ان میں مقدم ترین مسئلہ اقتصادی نظام کی بحالی کا ہے جسے جنگ نے پارہ پارہ کردیا ہے اور ظاہر ہے کہ اس سلسلہ میں تجارت اور صنعت و حرفت کو نمایاں حصہ لینا چاہئے ۔ ہندوستان میں روز افزوں قیمتوں کی وجہ سے اجرتیں بھی بڑھتی جارہی ہیں اور یہ مسئلہ دن بدن ایک شر انگیز صورت اختیار کرتا جارہا ہے ۔ ملک میں نہ صرف معمولی اشیاء مایحتاج کی بلکہ غذا اور لباس جیسی ابتدائی ضروریات زندگی سے تعلق رکھنے والی چیزوں کی بھی قلت ہے مزدور پیشہ ہڑتالوں پر ہڑتالیں کررہے ہیں ۔ ان میں شورش پھیل رہی ہے اور انہیں شدید مصائب کا سامنا کرنا پڑرہا ہے ۔ ہمارے سامنے حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس شرانگیز صورت حال کو شکست دے کر اس مصیبت کو رفع کیاجائے اور اشیاء کی قیمتوں کو ایک مناسب سطح پر قائم کیاجائے اس کا واحد حل صنعتی ترقی کے ذریعہ پیداوار کے اضافہ میں مضمر ہے ۔ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ اس کو فوراً حل کرنے کی ضرورت ہے ۔ ہر شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ انحطاط و ابتری کو روکنے کے لئے صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز تر کردیا جانا چاہئے ۔ ہمیں نہ صرف صنعتی ترقی بلکہ عاجلانہ صنعتی ترقی کی ضرورت ہے ۔ ہم کو صنعتی ترقی کی ضرورت صرف اسلئے نہیں ہے کہ اس کی بدولت صارفین اور پیدا کنندگان کی ضروریات کی تکمیل ہوسکے بلکہ اسلئے بھی کہ جہاں تک ہوسکے زراعت کی حیثیت بھی ایک صنعت کی ہوجائے ۔،،

ہندوستان کو بیرونی امداد کی ضرورت

" اس مسئلہ سے متعلق آپ نے مختلف امور کی طرف توجہ دلائی ہے ۔ آپ نے صنعتی ترقی کے لئے ارزاں برق کی ضرورت ظاہر کی ہے ۔ میرے خیال میں آپ حضرات ان مساعی سے واقف ہیں جو حکومت اس بارے میں کررہی ہے ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا کہ صنعتی ترقی کا دارو مدار ارزاں برقی قوت کی فراہمی پر ہے ۔ حیدرآباد اس خصوص میں بہت پیچھے ہے۔ لیکن حکومت کا ارادہ کہ جلد سے جلد اس کمی کو پورا کردیا جائے ۔ آپ نے لوہے

اور فولاد کی پیداوار کا ذکر کیا ہے ۔ آپ غالباً اس سے واقف ہیں کہ حیدرآبادی صنعتی و تجارتی وفد نے ، جس نے حال ہی میں یورپ اور امریکہ کا دورہ کیا ہے بیرونی صناعوں اور سر برآوردہ صنعت کاروں سے روابط قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے اور اس نے ایک مشہور صنعتی ادارے کی فنی امداد بھی حاصل کر لی ہے ۔ یہ ادارہ اپنے ماہرین فن کو عنقریب یہاں روانہ کررہا ہے ۔ یہ ماہرین لوہے اور فولاد کی پیداوار کے متعلق حکومت کی اسکیم کی جانچ پڑتال کرکے رپورٹ پیش کریں گے ۔ اس بات کا سب کو علم ہے کہ صنعتی اسکیموں کو روبہ عمل لانے میں سب سے بڑی رکاوٹ ضروری سامان کی کمی کی وجہ سے پیش آرہی ہے ۔ بدقسمتی سے ہندوستان کے اثاثہ جات اسٹرلنگ فاضلات میں پھنسے ہوے ہیں اور سردست برطانیہ اس موقف میں نہیں ہے کہ ہندوستان کی ضروریات مہیا کرسکے ۔ ہمارا دوسرا ذریعہ امریکہ ہے ۔ اس سلسلہ میں میں ڈالر کے تبادلہ کے مسئلہ پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں ۔ آپ جانتے ہیں کہ سلطنت برطانیہ سے تعلق رکھنے والے جملہ ممالک کی ڈالر سے متعلق ضروریات کا دارومدار برطانیہ عظمی پر ہے ۔ جو ان ملکوں کی حد تک ڈالر کے سرمایہ کے لئے مقتدر حیثیت رکھتا ہے ۔ جہاں تک ان ملکوں میں ڈالر کے سرمایہ کی فراہمی کا تعلق ہے صورت حال کسی قدر غیر واضح ہے بہر حال یہ ظاہر ہے کہ برطانیہ اس موقف میں نہیں ہے کہ وہ ہندوستان کی ڈالر کی ضروریات کی تکمیل کرسکے ۔ جولائی سنہ ۱۹۴۷ ع میں ڈالری سرمایہ (Pool) کی تحلیل عمل میں آنے والی ہے ۔ ممکن ہے کہ اس وقت ہندوستان کو بھی ان محفوظات میں سے حصہ مل جائے ۔ بہر صورت جب یہ سرمایہ تحلیل کردیا جائے گا تو ہندوستان کے اسٹرلنگ فاضلات کا ڈالروں میں تبادلہ ممکن ہوجائے گا ۔ اور ہندوستان کی ضروریات کی تکمیل ہوسکے گی ۔ برطانوی خزانہ کے عہدہ داروں کے متوقعہ دورہ سے جو ہندوستان کے اسٹرلنگ فاضلات پر بحث کرنے کے لئے آرہے ہیں بہت سے امور واضح ہوجائیں گے اور جو کچھ بھی تصفیہ ہو اُس سے اس مسئلہ کے حل میں مدد ملے گی ،،۔

صبر اور انتظار کی ضرورت

،، صنعتی سامان سے قطع نظر ماہر کاری گروں اور فنی عملے کی کمی کا مسئلہ بھی حل طلب ہے کیونکہ بغیر ان کے مشینوں سے کام نہ لیا جاسکے گا ۔ اس مسئلہ کا یہ حل پیش کیا گیا ہے کہ مقامی لوگوں کی فنی صلاحیتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ کاریگروں کی کافی تعداد کو فنی تربیت دی جائے ۔ حکومت سرکارعالی اپنی ذمہ داریوں کا کامل احساس رکھتی ہے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے عملی اقدام کئے جارہے ہیں ۔ لیکن بڑی مشکل یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ہم صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے تیار ہیں ہمیں اس کی آزادی حاصل نہیں ہے ۔ ان حالات میں سوائے اس کے کیا جاسکتا ہے کہ ہم صبر و سکون سے کام لیں ،،۔

حل

،، یہاں پر برسبیل تذکرہ یہ بتلا دینا مناسب ہوگا کہ بین الاقوامی کانفرنس کی ابتدائی کمیٹی کے اجلاس نے جو تجارت اور فراہمی روزگار سے متعلق مسئلوں پر غور کرنے کے لئے حال ہی میں لندن میں منعقد ہوا تھا ، اس بنیادی ضرورت کو محسوس کرلیا ہے کہ پست اورافتادہ ممالک کی جن میں بلاشبہ ہندوستان بھی شامل ہے کی ترقی کے سامان مہیا کئے جائیں ۔ نیز یہ کہ ترقی یافتہ ممالک کا فرض ہے کہ وہ پست اور افتادہ ممالک کو مالی اور فنی امداد دیں ۔ اگر یہ امور بین الاقوامی تجارت اور فراہمی روزگار کے مجوزہ ادارہ کے منشور میں شامل کردئے جائیں تو دنیا کی تمام معاشی تکالیف کا ایک مستقل حل تلاش کرنے میں ان سے مدد ملے گی ۔ بہر حال یہ ایک مثالی حل ہے اور میں اس کا تذکرہ اسی پر ختم کرتا ہوں ،،۔

مفاد عامہ کے اداروں پر نگرانی

،،موجودہ زمانہ میں صنعتی پالیسی کا رجحان تمام صنعتوں کو قومی بنانے کی طرف ہے ۔ اگر چہ اس اصول کی تائید میں بالخصوص جہاں تک کلیدی صنعتوں کا تعلق ہے ۔ بہت کچھ کہا جاسکتا ہے تاہم حکومت سرکارعالی کا

یہ منشا نہیں ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی سخت یا قطعی قواعد مقرر کئے جائیں ۔ حکومت مفاد عامہ کے تمام اداروں پر نگرانی رکھے گی ۔ اور خانگی نگرانی میں صرف ایسی صنعتیں دیجائینگی جو بدلتے ہوئے حالات کے لحاظ سے مناسب خیال کی جائیں ۔ کیونکہ ہمارا مقصد صرف صنعتی ترقی ہی نہیں ہے بلکہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہئے کہ اس صنعتی ترقی کی برکات سے جہاں تک ہوسکے عوام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور منصفانہ طور پر مستفید ہونے کا موقع دیا جائے ،،۔

پابندیوں کو باقی رکھنے کی ضرورت

،، آپ نے مختلف موضوعات کو چھیڑا ہے جن کے متعلق اس موقعہ پر تفصیلی اظہار خیال کرنا مشکل ہے ۔ پھر بھی ان میں سے میں ایک دو مسائل کا ذکر کرونگا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ زمانہ جنگ کی پابندیوں کو باقی رکھنے کے حامی نہیں ہیں یہ ممکن ہے کہ بعض پابندیاں برخاست کردی جانے کے قابل ہوں ۔ لیکن ماہرین کی متفقہ رائے یہ ہے کہ افراط زر کو روکنے کی یہی موثر تدابیر ہیں جن کو مزید مشکلات کا خطرہ مول لئے بغیر ہم برخاست نہیں کرسکتے ۔ یقیناً بعض حضرات اس سے مختلف رائے رکھتے ہوں گے لیکن یہ مقولہ نہایت دانشمندانہ ہے کہ ان دیکھے شیطان سے دیکھا بھالا شیطان بہر حال بہتر ہے ،،

حکومت اور معدنی وسائل

،،آپ نے حکومت ہند کی مجوزہ معدنی حکمت عملی کا بھی ذکر کیا ہے ۔ میرے خیال میں جہاں تک حیدرآباد کا تعلق ہے کسی قسم کا اندیشہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ قومی معدنی پالیسی کی کانفرنس میں جو حال ہی میں دہلی میں منعقد ہوئی تھی ، صرف معدنیات کے متعلق حکومت کی ملکیت کے اصول پر اتفاق کرلیا گیا ہے ۔ حکومت ہند اپنے قوانین کی مدد سے اس اصول کو صوبوں میں نافذ کرسکتی ہے اور صوبوں کے اہم معدنی مفادات اپنے قبضے میں لے سکتی ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ مالک محروسہ کیلئے وہ ایسا کوئی قانون نہیں بناسکتی ۔ اس پالیسی کو روبہ عمل لانے کے لئے وقت درکار ہوگا ۔ خود آنریبل مسٹر بھابھا کا کہنا ہے کہ ملک کی معدنی ترقی میں حکومت کی بڑھتی ہوئی دلچسپی سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ وہ (حکومت) معدنی یا ارضی کارروائیوں میں کوئی فوری حصہ لینا چاہتی ہے یا لیے سکتی ہے ۔ معدنی معاشیات کے بڑے حصے کو ضرورتاً خانگی اداروں کے تفویض کرنا پڑےگا ۔ لیکن حکومت کی نگرانی اس پر قائم رہے گی ۔ حکومت سرکارعالی کومعدنیات کے تحفظ یا ان سے استفادہ کی کسی کل ہند اسکیم پر ، جس کی اساس حکومت کی ملکیت پر ہو حکومت ہند کے ساتھ گفت و شنید کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ اگر کوئی ایسی تجویز روبہ عمل آئے تو آپ اطمینان رکھیں ریاست کے وقار اور مرتبہ کا پورا پورا تحفظ کیا جائے گا ۔،،

متحدہ سعی

،، ہم ایک امتحانی دور سے گزر رہے ہیں ۔ ملک میں انقلابی تغیرات کا دور شروع ہورہا ہے ۔ یہ تغیرات ملک میں خوشحالی کا باعث بنیں گے ۔ یا انتشار اور مصیبت پر منتج ہوں گے ، اس کا فیصلہ صرف مستقبل ہی کرےگا ۔ لیکن میرا ایقان ہے کہ ملک کا ضمیر اس بات کا مطالبہ کررہا ہے کہ برسرپیکار فرقے اپنے اختلافات کا بہت جلد دوستانہ طریقہ پر تصفیہ کرلیں ۔ اور متحد ہوکر اپنے وطن کی ترقی اور عظمت کے لئے اس کی خدمت کریں ۔ کیونکہ ریاستیں بھی ہندوستان کا اسی قدر اہم جزو ہیں جس قدر کہ صوبے اور اس کی ترقی اور خوش حالی میں مساوی دلچسپی رکھتی ہیں اور کل ہند مسائل کے تصفیہ میں یہ اپنا واجبی حصہ ادا کریں گی ۔ اس لئے اس بات پر مزید زور دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ امن و ہم آہنگی کی فضا کو برقرار رکھنا ہمارا فرض اولین ہے ۔ بدقسمتی سے اور جگہوں کی طرح حیدرآباد میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اختلافات کو نمایاں کرنے ، مبالغہ آرائی سے کام لینے اور بے ضرر واقعات میں شرانگیزی کا پہلو پیدا کرنے اور کامل دوستی اور ہم آہنگی کی جگہ غلط فہمیاں پیدا کرنے کے عادی ہیں ۔ یہی لوگ ترقی کے حقیقی دشمن ہیں ۔ یہ نہ تو عوام کی کوئی خدمت کرتے ہیں اور نہ نظم و نسق کی

ملاحظہ ہو صفحہ (۴۰)

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

آذر سنہ ۱۳۵۶ ف - اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ ع

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے میں تھوک فروشی کے بازار میں قیمتیں نمایاں طور پر اضافہ کی طرف مائل رہیں - سونے کی قیمت میں بھی گذشتہ ماہ کے مقابلہ میں مزید اضافہ ہوا اور چاندی کی قیمت کمی کی طرف مائل رہی - سکہ کلدار کی خریدی اور فروخت کی انتہائی شرحیں بالترتیب ۱۱۶ اوررپیہ ۸ آنہ ۶ پائی اور ۱۱۶ روپیہ ۹ آنہ ۶ پائی رہیں -

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں واجبات اور نقد اثاثہ جات

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ سرکارعالی میں کاروبار کرنے والے مشترکہ سرمایہ کے ۴۲ بنکوں کے واجبات اور اثاثہ جات کی مقدار بالترتیب ۴۸۰۴،۲۴ لاکھ اور ۱۰۲۴،۶۷ لاکھ روپے تک پہونچ گئی - ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور پٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتبب ۵۹۴،۷۴ لاکھ اور ۶۸،۴۳ لاکھ روپے تھی -

حکومت کے نقد اثاثے

زیر تبصرہ مہینے کی آخری تاریخ پر حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی‌الترتیب ۷۱۱،۱۴ لاکھ اور ۱۲۳،۷۶ لاکھ روپے تھی - گذشتہ ماہ یہ اعداد علی الترتیب ۲۷۲،۴۶ لاکھ اور ۳۷۱،۹۸ لاکھ روپے تھے -

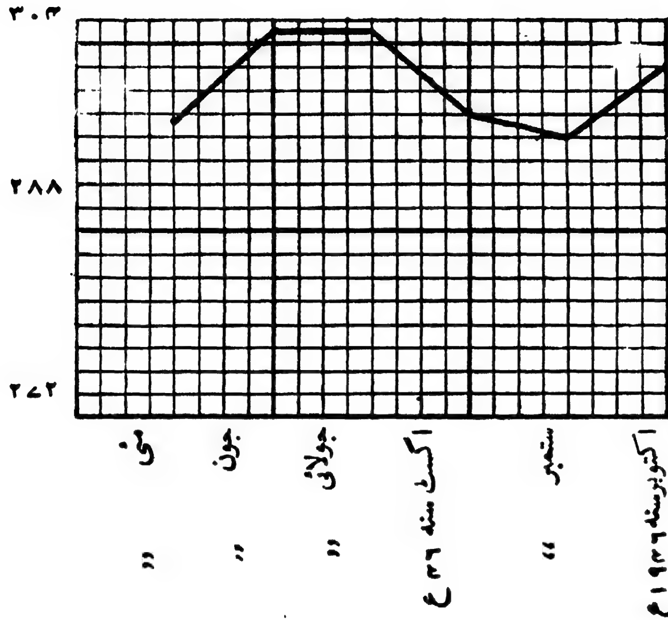
امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باہمی کے جن ۲۳ بنکوں نے اطلاعات بھجوائی ہیں ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ ع میں ۱۸۰۰،۷ ہزار تھی - ختم ماہ پر بنکوں ، انجمنوں ، حکومت ، انفرادی اراکین اور دیگر اشخاص سے حاصل‌شدہ امانتوں اور قرضوں کی مقدار ۱۴۶،۸ ہزار تھی - بنکوں میں ۳۰۹،۸ ہزار روپے نقد موجود تھے -

نرخ تھوک فروشی

ماہ اگست سنہ ۱۹۳۹ ع کی اساس پر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ ع کا عام اشاریہ ۳۰۲ اور ماہ ستمبر کا ۲۹۶ تھا - اور ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۹ ع کی اساس پر اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ ع کا اشاریہ ۲۷۸ اور ستمبر سنہ ۱۹۴۶ ع کا اشاریہ ۲۶۷ تھا

مندرجہ ذیل ترمیم میں مئی سنہ ۱۹۴۶ع تا اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع نرخ تھوک فروشی کے عام رجحان کو ظاہر کیا گیا ہے۔



نرخ چلر فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں جوار تور اور نمک کی قیمتوں میں اضافہ اور دھان گیہوں باجرہ راگی اور مکئی کی قیمتوں میں کمی واقع ہوئی موٹے چاول اور چنے کی قیمتیں غیر متبدل رہیں ۔ قیمتوں کا عام رجحان اضافہ کی طرف رہا ۔

حصص کے نرخ

ذیل کے تختہ میں سرکاری پرامیسری نوٹ اور حصص کی قیمتیں درج ہیں۔

تفصیلات

سرکاری تمسکات		ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع روپیہ آنہ	جولائی سنہ ۱۹۴۶ع روپیہ آنہ
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲½ فی صد	۱۰۰-۱۴	۱۰۳-۵
,, ,, ,,	۳½ فی صد	۱۰۳-۱۴	۱۰۳-۵
بنک			
جی رگھو ناتھ مل بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ۵۰ ادا شدہ)	۵۴-۰-۰	۵۷-۰-۰
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۹-۰-۰	۵۵-۰-۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۶۳-۸-۰	۱۶۷-۰-۰

ریلوے			
ریلوے سرکارعالی	۵ - فیصد(۲۰۰ روپیہ سکہ ع	۷۵۰-۰-۰	۱۰۰۰-۰-۰
ریلوے سرکارعالی		۵۰۵-۰-۰	۵۱۳-۰-۰
پارچہ جات			
اعظم جاھی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۴۴-۸-۰	۵۱۹-۰-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ سکہ کلدار)	۳۷۵-۰-۰	۳۶۵-۰-۰
حیدرآباداسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰ سکہ کلدار)	۲۵۰-۰-۰	۲۳۹-۸-۰
عثمان شاھی ملز		۴۴۷-۸-۰	۴۴۱-۸-۰
شکر			
نظام شوگرفیا کٹری معمولی	(۲۵روپیہ سکہ عثمانیہ)	۶۱-۸-۰	۶۶-۰-۰
نظام شوگرفیا کٹری	(۲۵ روپیہ ادا شدہ ۱۵ روپیہ)	۴۱-۱۲-۰	۴۴-۴-۰
نظام شوگرفیا کٹری	(۲۵ روپیہ) ۵ فیصد	۳۶-۰-۰	۳۸-۰-۰
سالار جنگ شوگرفیا کٹری	(۵۰ روپیہ ۳۵ ادا شدہ)	۳۱-۸-۰	۳۱-۰-۰
کمیکلز			
بایو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷-۸-۰	۷-۱-۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۹-۸-۰	۳۹-۰-۰
کمیکلز اینڈ فارما سوٹیکلز	(۲۵ روپیہ ,,	۳۱-۰-۰	۲۸-۴-۰
متفرق			
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۰-۰-۰	۸۴-۸-۰
دکن فلور	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۲۵)	۴۳-۰-۰	۴۵-۸-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیہ ,,)	۹۹۰-۰-۰	۴۸۰-۰-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی ۵ فیصد	(۵ فیصد	۱۰۷-۸-۰	۱۰۷-۸-۰
حیدرآباد ٹیزیز	(۵۰ روپیہ ادا شدہ ۲۰)	۲۳-۸-۰-۰	۲۵-۸-۰
نیشنل فوڈ	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۰-۱۰-۰	۸-۴-۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ روپیہ سکہ کلدار)	۲۱-۰-۰	۲۰-۰-۰
سر پور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۲۷۸-۸-۰	۲۷۰-۸-۰
سر پور پیپرملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۲۵)	۱۹۰-۰-۰	۱۸۵-۰-۰
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۰-۰-۰	۷۹-۰-۰
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۱۳-۰-۰	۱۱۳-۰-۰
تاج گلاس ورکس	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۳-۸-۰	۱۳-۰-۰
تاج گلاس ورکس جدید	جدید	۱۳-۶-۰	۱۲-۱۲-۰
وزیر سلطان	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۰۱-۰-۰	۱۰۱-۰-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس	(۱۰ روپیہ سکہ کلدار)	۱۶-۸-۰	۱۶-۶-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	جدید	۱۵-۴-۰	۱۴-۴-۰

صنعتی پیداوار

دیاسلائی — زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ سرکار عالی کے دیاسلائی کے کارخانوں میں ۲۸ ہزار گروس ڈبے تیار کئے گئے اس کے مقابلہ میں سابقہ مہینے میں ۳۷ ہزار گروس ڈبے اور اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۱ ہزار گروس ڈبے تیار کئے گئے۔

سمنٹ — زیر تبصرہ مہینے میں سمنٹ کی مجموعی پیداوار ۱۴٫۷ ہزار ٹن رہی اس کے مقابلہ میں سابقہ مہینے میں اور سال گزشتہ کے متوازی مہینے میں بالترتیب ۱۷٫۲ ہزار ٹن اور ۱۴٫۹ ہزار ٹن رہی۔

شکر — شکر کی پیداوار کا یہ موسم نہیں تھا۔

حمل و نقل کے اعداد

ریلوے — زیر تبصرہ مہینے میں بڑی اور چھوٹی پٹری کی ریلوے لائنوں پر ریلوے حمل ونقل اور ریلوے کی آمدنیاں علی الترتیب ۲۲٫۴ و ۳۳٫۴۹ لاکھ اور ۴۳٫۴۹ لاکھ روپے رہیں ۔ سابقہ ماہ میں اور سال گذشتہ کے متوازی مہینے میں یہ اعداد علی الترتیب ۲۴٫۴۶ لاکھ اور ۴۳٫۱۳ لاکھ روپے رہے۔

زیر تبصرہ مہینے میں ۱۸٫۴۳ لاکھ مسافروں نے ریل گاڑیوں سے سفر کیا ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں ریل گاڑیوں کے مسافرین کی تعداد ۷٫۹۲ تھی۔

شوارعی حمل و نقل

ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع میں اور ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی تخمینی آمدنی ۱٫۰۴ لاکھ روپے رہی۔ اکتوبر سنہ ۴۵ع میں یہ آمدنی ۷٫۹۲ لاکھ روپے تھی ماہ زیر رپورٹ میں موٹر سرویس کے ذریعہ سفر کرنے والوں کی تعداد ۲۴٫۴۱ لاکھ رہی اور اسکے مقابلہ میں اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں یہ تعداد ۱۶٫۵۲ لاکھ تھی۔

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں

زیر تبصرہ مہینے میں سرمایہ مشترکہ کی پانچ کمپنیوں کو درج رجسٹر کیا گیا ان کے نام ان کا سرمایہ منظورہ، جمع شدہ، اور ادا شدہ حسب ذیل ہے۔

کمپنی کا نام	سرمایہ لاکھوں میں		
	سرمایہ مجوزہ	سرمایہ جمع شدہ	سرمایہ اداشدہ
ڈومینین آئیل اینڈ ریفائنری لمیٹڈ	۲۰	۱۰	..
تنگبھدرا انڈسٹریل اینڈ انجینیرنگ کارپوریشن لمیٹڈ	۱	۱	..
فلم آباد لمیٹڈ	۱	۱	..
السن برنیٹ اینڈ کمپنی لمیٹڈ	۱	۱	..
یونائٹڈ انڈسٹریل کارپوریشن لمیٹڈ	۵ (کلدار)	۱ (کلدار)	..

ممالک محروسہ میں مزدور طبقہ کے معیار زندگی کا اشاریہ

ممالک محروسہ سرکار عالی کے چھ مراکز بلدہ حیدرآباد، سکندرآباد، ورنگل ناندیڑ، گلبرگہ، نظام آباد اور اورنگ آباد پر سال اگست سنہ ۱۹۴۳ع تا جولائی سنہ ۱۹۴۴ع کے دوران میں صنعتی مزدوروں کے خانگی مصارف کے حساب کتاب

کے متعلق دریافت عمل میں لائی گئی تھی - انہیں اعداد کو مزدور طبقہ کے معیار زندگی کے اشاری اعداد کی تعئین کے لئے اساس قرار دیا گیا جو اشیاء مزدوروں کے خانگی موازنہ میں شامل ہیں ان کے زمانہ ماقبل جنگ کی قیمتوں کے متعلق کوئی داخلہ موجود نہیں ہے۔ اس لئے مدت مذکور میں حاصل شدہ اوسط قیمت مندرجہ بالا صنعتی مراکز کے لئے (۱۰۰) فرض کیا گیا ہے۔

معیار زندگی کا اشاریہ برائے جنوری سنہ ۱۹۴۶ع تا اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع

ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۶ع میں بلدہ حیدرآباد ، ورنگل ، ناندیڑ ، گلبرگہ ، نظام آباد ، اور اورنگ آباد کے صنعتی مراکز کے لئے معیار زندگی کا اشاریہ بالترتیب ۱۱۱ ، ۱۱۹ ، ۱۲۵ ، ۱۰۰ ، ۱۱۲ ، اور ۱۱۳ رہا اور ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع میں اس میں علی الترتیب ۸ ، ۱۳ ، ۱۶ ، ۲۳ ، ۹ اور ۱۳ اعشاریہ کا اضافہ ہوا ممالک محروسہ سرکار عالی کے اوسط اشاریہ میں ۱۰ اعشاریہ کا اضافہ ہوا - مستقر ہائے اضلاع پر اس اشاریہ میں اضافہ کی شرح بلدہ حیدرآباد کی بہ نسبت بہت بڑھی ہوئی رہی جس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ بلدہ حیدرآباد افراط زر کے مقابلہ میں کے لئے انسدادی تدابیر کامیابی کے ساتھ روبہ عمل لائی گئیں -

---

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت پائی-آنہ- روپیہ
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع)	۳-۰-۰
” ” ” ” ۱۳۵۰ف (۴۱-۱۹۴۰ع)	۳-۰-۰
” ” ” ” ۱۳۵۱ف (۴۲-۱۹۴۱ع)	۳-۰-۰
حیدرآباد کی مشہور عبادت گاہیں (صرف اردو میں) ..	۳-۰-۰
منتخب پریس نوٹ اوراعلامئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی .. ” ..	۳-۰-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی .. ” ..	۳-۸-۰
فہرست منظورہ اصطلاحات مروجہ بہ دفاتر سرکارعالی .. ” ..	۰-۱-۰

از دفتر اطلاعات سرکارعالی

سیف آباد - حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

دے سنہ ۱۳۵۶ ف — نومبر سنہ ۱۹۴۶ ع

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکارعالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں۔

سرورق
کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد

تمام خوبیاں

ٹینور ڈی لکس سگریٹ کی تازگی اور لطافت کو سب ہی پسند کرتے ہیں۔ اس سگریٹ کی تیاری میں نفیس و خوشبودار اور صد فیصد خالص ورجینا تمباکو استعمال کی جاتی ہے۔ ٹینور سگریٹ کو سب پسند کرتے ہیں اور اسے پیش کر کے آپ ہر شخص کو اس کا پسندیدہ سگریٹ پیش کریں گے



tenor ..is truly a de Luxe Cigarette



JAMES CARLTON LTD. LONDON.

James Carlton Lt., London.

معلومات حیدرآباد

جلد ۷ — دے سنه ۱۳۵۶ ف - نومبر سنه ۱۹۴۶ ع — شماره

احوال و اخبار

ملکی زبانوں کا موقف - اس اشاعت میں کسی جگه ایک پریس نوٹ شائع کیا گیا ہے جس میں حکومت حیدرآباد کی تعلیمی پالیسی کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے اور ان تدابیر کی تفصیل بتائی گئی ہے جو ملکی زبانوں یعنی تلنگی ، مرہٹی اور کنڑی کو ریاست کے عام تعلیمی نظام میں ان کا صحیح مقام دلانے کے لئے اختیار کی گئی ہیں - اس امر پر زور دینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے که اپنی تعلیمی پالیسی کے تعین یا اس کی تشکیل جدید میں حکومت سرکار عالی نے همیشه مقامی ضروریات تعلیم کے مسلمه اصولوں کو پیش نظر رکھا ہے- نیز تعلیمی پالیسی کو زمانه کی بدلتی ہوئی ضروریات سے ہم آہنگ بنانے کی شدید ضرورت کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے- حکومت کی طرف سے ایک ایسا تعلیمی نظام قائم کرنے کی پر خلوص اور مسلسل جد و جہد کی جاتی رہی ہے جو ریاست کے باشندوں کی فطری صلاحیتوں کے لئے موزوں ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی ضروریات کی تکمیل بھی کر سکتا ہو - اس پر اگر کوئی الزام عاید کیا جا سکتا ہے تو وہ صرف یہ ہے که وہ دوسری وحدتوں کی اندھی تقلید کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہے- وقت کے تقاضوں اور ممالک محروسه کے باشندوں کی مخصوص ضروریات سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے ریاست کے تعلیمی نظام میں تبدیلی کرنے کی صحیح حکمت عملی مفید اور بار آور ثابت ہوئی ہے کیونکه اس کی بدولت ہمارا تعلیمی نظام زیادہ مکمل اور دوسروں کے لئے نظام زیادہ مکمل اور دوسروں کے لئے باعث رشک بن گیا ہے-

مندرجات بالا کے پیش نظر یه امر کسی قدر تکلیف دہ ہے که حکومت کی تعلیمی پالیسی پر وقتاً فوقتاً بیجا اعتراضات کئے جاتے رہے ہیں جو لاعلمی پر مبنی معلوم ہوتے ہیں قومی مشترکه اور ریاست کی سرکاری زبان کو جو ذریعه تعلیم بنایا گیا ہے اسے خاص طور پر تنقید کا ہدف بنایا جاتا رہا ہے- ریاست کے تعلیمی نظام میں عیب نکالنے کی گمراہ کن کوشش میں حکومت کے معترضین بسا اوقات ان فوائد کو نظر انداز کر جاتے ہیں جو ایک دیسی زبان کو ذریعه تعلیم بنانے سے حاصل ہوتے ہیں -معلوم ہوتا ہے که وہ تعلیم کے اس بنیادی اصول کو کوئی اهمیت نہیں دیتے که نوجوان ذہنوں پر ایک نامانوس زبان کی نزاکتوں کو سیکھنے کا غیر ضروری بار نه ڈالا جائے - اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا که ریاست کی سرکاری زبان ہونے کے علاوہ اردو ممالک محروسه میں سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جاتی ہے اگرچه یہاں کے باشندوں کی اکثریت کی مادری زبان نہیں ہے -تاہم اس کے یه معنی نہیں ہیں که حکومت نے کسی طرح بھی دوسری ملکی زبانوں کی اهمیت کو گھٹایا ہے یا ان کے جائز حقوق کو نظر انداز کر دیا ہے - تلنگی ، مرہٹی اور کنڑی کو ریاست کے تعلیمی نظام میں اپنا صحیح مقام حاصل کرنے میں موانع پیدا کرنا تو کجا حکومت ان کی ترویج و ترقی کے لئے ممکنه سہولتیں بہم پہونچاتی رہی ہے- حقیقت تو یه ہے که ادنی سے ادنی درجه سے لیکر اعلی سے اعلی درجه تک ان زبانوں میں تعلیم دینے کے انتظامات موجود ہیں-

اس مقصد کی پیش رفت میں اور ملکی زبانون کے حامیوں کی خواھشات کے ساتھ مخلصانہ اورروایتی ھمدردی کے عملی ثبوت کے طور پر حکومت سرکارعالی نے ملکی زبانون کی ترویج کے لئے بعض زاید سہولتیں بہم پہنچا کرنے کا فیصلہ کیا ھے - ایک عرصہ سے تحتانی دور کے لئے ذریعہ تعلیم طالب علم کی مادری زبان یا مقامی زبان رہی ہے اور اس کو برابر وسعت دی جاتی رہی ہے اور دی جاتی رہے گی جہاں تک وسطانی درجوں کا تعلق ھے طلبا کے لئے ان کی مادری یامقامی زبان میں نصاب کی تکمیل کرنے کی سہولت فراہم کی جارہی ہے (ساتھ ھی انہیں حسب معمول اردو کی تعلیم بھی دی جاتی رہے گی) اس سہولت سے خانگی مدارس کے طلبا فوری اور سرکاری مدارس کے طلبا تدریجی طور پر مستفید ہوں گے- فوقانی درجوں کی حدتک جامعاتی تعلیم اور فوقانی تعلیم کے درمیان موجودہ ربط کو در ھم برھم کرنا مقصود نہیں ھے لیکن اگر ھمسایہ جامعات میں سے کوئی جامعہ کسی علاقہ واری زبان کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اختیار کرے تو حکومت خود اپنے اداروں میں مادری زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیکر متوازی جاعتوں کے قیام کے مسئلہ پر ھمدردانہ غور کرے گی - یہ ان لوگوں کے لئے ایک فیاضانہ رعایت ھےجو مادری زبان کے ذریعہ تعلیم دینے کا مطالبہ کرتے رہے ھیں- ایک اور رعایت یہ کی جانے والی ھے کہ خانگی مدارس کو فوقانی مدارج تک مادری یا مقامی زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کی اجازت دی جائے گی بشرطیکہ اردو زاید زبان کی حیثیت سے سکھائی جائے اور انگریزی کا معیار قایم رکھا جائے - یہ شرط اس بات کا تیقن حاصل کرنے کے لئے عاید کی گئی ھے کہ خانگی مدارس کے طلبا کو جامعہ عثمانیہ میں داخل ہونے یا مسابقتی امتحانوں میں شریک ہونے یا سرکاری ملازمت اختیار کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے-

صورت حال کے غیرجانبدارانہ مطالعہ سے تمام صحیح الفکر اشخاص کو اس بات کا یقین ہوجائے گا کہ اپنی تعلیمی پالیسی کی تشکیل میں حکومت نے ریاست کے عام مفاد ھی کو نہیں بلکہ اس کی آبادی کے مختلف طبقوں کے مخصوص مفادات کو بھی پیش نظر رکھا ھے - وہ اپنی تعلیمی پالیسی کے بنیادی اصول کی خلاف ورزی کئے بغیر جو بھی کرسکتے تھے اس کو کرنے میں پس و پیش نہیں کیا گیا ھے -

ایک اپیل - بعض انتظامی وجوہ کی بنا پر حکومت نے پرچہ ھائے نامزدگی کے داخلہ اور مجلس مقننہ کے انتخابات کی تواریخ میں توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ھے - یہ تصفیہ ان لوگوں کو جنہیں دستوری اصلاحات کی مرسمہ اسکیم کو قبول کرنے میں تامل ھے اپنے طرزعمل پر نظر ثانی کرنے کا موقع فراہم کرتا ھے - اسکیم کی ان خصوصیات پر توجہ مرکوز کرنا نتیجہ خیز نہیں ہوسکتاجو محض فرقہ واری یا جاعتی نقطہ نظر سے قابل اعتراض معلوم ہوتی ھیں- کسی ایسے مسئلہ کو جو ریاست کی آئندہ دستوری ترقی سے متعلق ھو اس قدر محدود یا تنگ زاویہ نگاہ سے دیکھنا کسی کے لئے بھی مفید نہیں ھوسکتا بلکہ ممکن ھے کہ اس سے آئندہ نسلوں کے لئے مشکلات پیدا ھو جائیں- یہ ایک بھاری ذمہ داری ھے جسے صورت حال کا احتیاط کے ساتھ جائزہ لئے بغیر قبول نہیں کیا جاسکتا اور نہ کرنا ھی چاھئے - ھمیں جو چیز دیکھنی چاھئے وہ یہ ھے کہ آیا نیا دستوری خاکہ ترقی کی جانب اقدام ھے یا نہیں -

وہ لوگ بھی جو دستوری اصلاحات کی اسکیم کی فوری افادیت کو سمجھنے سے قاصر ھیں اس واقعہ سے انکار نہیں کرسکتے کہ یہ صحیح اور منظم اصولوں پر ترقی کے امکانات کی حامل ھے - بہر صورت یہ محض اس بنا پر بلا سوچے سمجھے مسترد کئے جانے کے لائق نہیں ھے کہ اس سے بعض جاعتوں کے سیاسی عزائم کی تکمیل نہیں ہوتی - ھم یہ کہنے کی جسارت کرتے ھیں کہ اسی میں اس اسکیم کی قدر و اھمیت مضمر ھے - اس سے ظاھر ہوتا ھے کہ حکومت نے جہاں تک ممکن ھو ممالک محروسہ کی آبادی کے طبقوں کے بظاھر متباین دعووں میں مطابقت پیدا کرنے کی پر خلوص کوشش کی ھے - یہ فی الحقیقت متضاد مطالبات کے درمیان مفاھمت کے ذریعہ کی حیثیت رکھتی ھے - جب وطن اور تدبر دونوں اس امر کی مقتضی ھیں کہ پیش نظر مقصد — ریاست کے مختلف مفادات اور اس کے نظم و نسق

کے درمیان زیادہ قریبی اور ترقی پسندانہ اشتراک عمل کی تکمیل کے لئے ممکنہ سعی کی جائے ۔ اس کے حصول کےلئے ریاست کی مقننہ کے فرائض و اختیارات میں بڑی حد تک توسیع کی گئی ہے اور اس طرح مقننہ کو دور رس اھمیت رکھنے والے انتظامی معاملات میں ایک موثر آواز حاصل ہو جائے گی ۔

اس اسکیم کے مخالفین کےلئے یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ممکن ہے کہ اس کا عملی نفاذ ان کے ان اندیشوں کو بے بنیاد ثابت کردے جو ہمارے مشترکہ مقصد—خانوادہ آصفی کے زیر سایہ مسرت و خوشحالی کے ایک نئے دور کے آغاز — کے حصول کے ایک ذریعہ کی حیثیت سے اس کی افادیت کے متعلق ہیں ۔ ہمیں یہ جاننا چاہئے کہ یہ اسکیم ریاست کی آیندہ دستوری ترقی کا آخری یا قطعی حرف نہیں ہے کیونکہ خود مجلس مقننہ کے آئین میں اس بات کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ عملی تجربہ کی روشنی میں دستور میں مزید توسیع کی جائے ۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ اپیل رائیگاں نہ جائے گی کہ اس مسئلہ کو جماعتی نقطہ نظر سے نہیں بلکہ اجتماعی مفاد کی روشنی میں دیکھا جائے اور ریاست کے مختلف مفادات کی طرف سے اس بات کی پوری کوشش کی جائے گی کہ اصلاحات کی تازہ ترین قسط کو کامیاب بنایا جائے ۔

* * * * * * *

ملک بمقابلہ فرقہ — سر مرزا اسمعیل کے ان بے ضرر الفاظ سے جو کسی ملک اور اس میں بسنے والے فرقوں کے اضافی موقف کے متعلق ایک معاشرتی تقریب میں فرمائے گئے تھے اگر کوئی غلط فہمی پیدا ہوئی ہو تو ہم امید کرتے ہیں کہ ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر کے غور کردہ خیالات کے اظہار سے دور ہو گئی ہو گی جو حیدرآباد کے ایک مذہبی پیشوا کے موسومہ مکتوب میں ظاہر کئے گئے تھے ۔ کایستھ ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں جو دسہرہ کی تقریب کے سلسلہ میں منعقد کیا گیا تھا تقریر کرتے ہوئے سر مرزا اسمعیل نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ہر شخص خود کو سب سے پہلے ہندوستانی سمجھے ۔ اس کی وجہ سے بعض حلقوں میں غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی ۔ مولوی غوثی شاہ قادری نے ہزاکسلنسی کی توجہ اس جانب مبذول کروائی ۔ صدر اعظم بہادر نے وضاحت فرمائی کہ آپ کا اشارہ صرف ان فرقہ واری اداروں کی طرف تھا جو " مشروم " (Mush room) کی طرح پیدا ہوتے اور ملک کو نقصان پہونچا کر مبالغہ آمیز اھمیت حاصل کرلیتے ہیں ۔ اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا یہ ہمارے ملک کا ایک عام واقعہ ہے اور ہماری اکثر سیاسی اور معاشرتی کمزوریاں اسی کا نتیجہ ہیں ۔

اپنے موقف کی توضیح فرماتے ہوئے ہزاکسلنسی نے لکھا ہے :— " اس فقرہ سے کہ پہلے ہندوستانی اور بعد کو مسلم یا ہندو نہ تو مسلمانوں کے ساتھ نا انصافی ہوتی ہے اور نہ ہندوؤں کے ساتھ کیونکہ مثال کی طور پر بیرون ہند ہمیں " ہندی مسلمان " ہی کہا جاتا ہے جس سے ہمارے احساسات یا نسلی تفاخر کو کوئی صدمہ نہیں پہونچتا ۔ ہمیشہ سے میرا یہی خیال رہا ہے اور اب بھی میں اس خیال کا حامی ہوں کہ مذہب اور سیاست کو خلط ملط کرنا ایک غلطی ہے اور اچھے مسلمانوں اور اچھے ہندوؤں کو یہ بات فراموش نہ کرنی چاہئے کہ وہ سب ہندوستانی ہیں یعنی اس ملک کے بسنے والے اور اس کی وفاداری کا دم بھرنے والے ہیں ۔ یہ ایک ایسا موقف ہے جس سے کوئی شخص اس وقت تک نہیں ہٹ سکتا جب تک ہم مسلمان ہندوؤں کی طرح ہندوستان کو اپنا وطن تصور کرتے ہیں اور بجا طور پر تصور کرتے ہیں ۔ "

صدر اعظم بہادر نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے :—
" موجودہ حالات میں کسی چیز کو اسلام پر مقدم قرار دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ میں اپنے ہم مذہبوں میں اسلام کے ساتھ وفاداری میں کسی سے پیچھے نہیں ہوں اور جہاں کہیں (مجھے اس کا یقین ہوجائے کہ) مسلمانوں کے مفادات خطرہ میں ہیں اس مقصد عظیم کی تائید کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہونگا ۔ میں آپ سے اور دیگر احباب سے خاص طور پر بالاصرار کہونگا کہ جہاں کوئی متنازعہ فیہ مسئلہ نہ ہو وہاں اسے پیدا نہ کیا جائے ۔ "

یه مکتوب بالکل واضح ہے اور مرزا کے خلوص کے بارے میں یقین دلانے کے لئے تشریح و توضیح کا محتاج نہیں ہے۔

ایک صحیح مشورہ ۔ آنریبل نواب سر مہدی یار جنگ بہادر نے حیدرآباد سیول سرویس اسوسی ایشن کے اراکین بالخصوص نئے امیدواروں کو ذات پات کی ذہنیت سے اپنا دامن پاک رکھنے کے لئے جو نصیحت فرمائی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اس کا عام طور پرخیر مقدم کیا جائے گا نواب صاحب کا یہ فرمانا بجا ہے کہ پہلے ہی سے متعدد جماعتی مفادات موجود ہیں اور یہ کہ سیول سرویس کو اس معاملہ میں ملک کی جماعت بندی میں مزید اضافہ نہ کرنا چاہئے ۔ کوئی بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں مختلف مفادات اور مقاصد رکھنے والے متعدد طبقے موجود ہیں ''مقامیت،، یا جماعت بندی کا تصور سماجی زندگی کی سب سے بڑی لعنت ہے ۔ ان حالات میں نواب صاحب نے ''علحدگی پسندی،، کے رجحان کے خلاف جو زور دیا ہے وہ نہایت ہی مناسب ہے۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ایک مشترکہ نصب العین پیدا کیا جائے جو ممالک محروسہ میں پائے جانے والے مختلف مفادات کے لئے قابل قبول ہو۔

اسوسی ایشن کی جانب سے تقریر کرتے ہوئے آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر صدر المہام رسد نے جو سیول سرویس کے ایک نہایت ممتاز رکن ہیں اس بات کا یقین دلایا کہ حیدرآباد ملک کے مستقبل کی تشکیل میں کسی سے پیچھے نہیں رہے گا آپ نے امید ظاہر کی کہ حیدرآباد سیول سرویس کے اراکین ملک کے مستقبل کی تشکیل کے عظیم الشان کام میں اپنی مخلصانہ اور بے لوث خدمات کے لئے اپنے آقا ولی نعمت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مناسب حصہ لیں گے۔

حکومت حیدرآباد کی تعلیمی حکمت عملی

ملک کی زبانوں کی ترقی کے لئے سہولتیں

حکومت سرکارعالی کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں بعض حلقوں کے اس اعتراض کا موثر جواب دیا ہے کہ ریاست کی تعلیمی حکمت عملی ملکی زبانوں کی ترقی و توسیع کے منافی ہے ۔ اس نوٹ میں حکومت کی تعلیمی پالیسی کے بنیادی اصول کی وضاحت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ملکی زبانوں کے راستہ میں رکاوٹیں ڈالنا توکجا اس پالیسی کا مقصد ریاست کے عام تعلیمی نظام میں انہیں اپنا جائزمقام حاصل کرنے میں مدد دینا ہے ۔

تقریباً ربع صدی قبل حکومت سرکارعالی نے جامعہ عثمانیہ کے قیام کے ساتھ ملک کی ایک قومی ۔ سرکاری اور مشترکہ زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیکر یہ ثابت کر دکھایا کہ علوم و فنون کی اعلی تعلیم کا حصول ایک غیر زبان کے مقابلہ میں اردو جیسی مانوس زبان کے ذریعہ آسان تر ہے علاوہ ازیں ایک غیرزبان کی جگہ ملک کی مشترکہ زبان کے ذریعہ جو تعلیم دیجاتی ہے اسکے اثرات دیرپا ہوتے ہیں ۔ باوجود اس کے ملک کے بعض طبقات کی جانب سے اس مفید اور دور رس تعلیمی پالیسی کے خلاف بیجا پروپگنڈا کیا جاتا رہا حالانکہ اس ریاست ابد مدت میں السنہ ملکی کی ترویج میں کبھی بھی کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کرنا تو درکنار فی الواقعی ابتدائی مدارج سے لیکر اعلی مدارج تک ان السنہ (تلنگی ۔ مرہٹی ۔ کنڑی) کی تعلیم کے لئے ہمہ قسم کی سہولتیں پیدا کی جاتی رہی ہیں ۔ اسی سلسلہ میں مرور زمانہ اور ضروریات تعلیمی کے اقتضا کے بموجب ان سہولتوں میں مزید اضافہ بطریق ذیل کیا جاتا ہے ۔

تحتانی تعلیم

تقریباً پچیس سال کے عرصہ سے ممالک محروسہ سرکارعالی میں تحتانی تعلیم بالکلیہ مفت دیجا رہی ہے حالانکہ اکثروبیشتر ریاستوں اور صوبہ جات ہند میں اب تک یہ ضروری اصلاح عمل میں نہیں آئی ہے ۔ اسی کے ساتھ ایک مدت سے پوری تحتانی تعلیم کا ذریعہ مادری یا مقامی زبان رہا ہے اور اس کو برابر وسعت دیجاتی رہی ہے ۔ ممکن ہے کہ عملا اس میں کچھ خامیاں باقی رہ گئی ہوں ۔ لیکن جہاں جہاں ایسی خامیاں نظر آئیں انکی فوری اصلاح کی گئی ۔ حتی کہ اس وقت اس کا نظم تقریباً مکمل ہوچکا ہے اور ایک عرصہ سے اس بارے میں عوام کو کوئی شکایت بھی باقی نہیں رہی ہے ۔

وسطانی تعلیم

وسطانی درجوں کی تعلیم کا ذریعہ اردو یا انگریزی رہا ہے ۔ مقامی زبانیں کبھی بھی رائج نہیں رہیں ۔ وسطانیہ مدارس کی حد تک زبان مادری یا مقامی کی ترویج سررشتہ کے ضرور پیش نظر رہی لیکن تعلیمی و انتظامی دقتوں کی وجہ سے اس کو عملی جامہ نہیں پہنایا جاسکا ۔ یہ دقتیں اب بھی در پیش ہیں ۔ لیکن چونکہ اب سرکارعالی نے جبری تعلیم کی اسکیم کو منظور کرلیا ہے اور رفتہ رفتہ جبری تعلیم کی مدت وسطانی تعلیم کی پوری مدت تک جاری کی جائیگی اس لئے کتب نصابی کے تراجم اور مدرسین مطلوبہ

کی فراہمی کی جانب اب مستقل طور پر توجہ مبذول کی جائیگی تاکہ اردو کے علاوہ سال بہ سال تدریجی اور متوازی طور پر طلبہ مادری یا مقامی زبان کے ذریعہ وسطانی درجات کی تکمیل کرایں ہمارے ہاں وسطانی تعلیم کے ختم پر نصف سے زائد تعداد میں طلبہ یا تو کسب معاش میں لگ جاتے ہیں یا تعلیم ترک کردیتے ہیں اور نصف سے کچھ کم فوقانی یا فنی و پیشہ وارانہ تعلیم کی جانب رجوع کرتے ہیں خواہ کسی تعداد میں طلبہ اس نوبت پر بشکر فوقانیہ تعلیم میں رجوع ہوں یا مزید تعلیم کو ترک کردیں ان سب کے لئے ضروری ہوگا کہ اردو کی تعلیم بحیثیت زبان زاید حاصل کرین تاکہ اعلی تعلیم کے لئے ہو یا حصول ملازمت کے لئے انہیں آئندہ یکساں سہولت حاصل رہے ۔ اس سہولت سے سرکاری مدارس تدریجی طور پر اور خانگی مدارس فوری طور پر مستفید ہوسکیں گے ۔

فوقانی تعلیم

چونکہ ملک میں اردو اور انگریزی میں اعلی تعلیم کے دو نظام موجود ہیں اور دونون زبانون سے زیادہ ذریعہ تعلیم کی سہولت کسی اور ریاست یا علاقہ میں نہ تو موجود ہے اور نہ ممکن العمل ہے ۔ اس لئے مجبوراً ملک سرکارعالی کے مدارس فوقانیہ میں پیش جامعاتی جماعتوں (آٹھویں نویں اور دسویں) کا مابعد فوقانی تعلیم کے ساتھ مربوط رہنا لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اس لحاظ سے مدارس سرکارعالی میں اردو اور انگریزی ذریعہ تعلیم حسب حال قایم رہیں گے لیکن اگر آیندہ ہمسایہ جامعات میں مقامی السنہ (تلنگی مرہٹی و کنڑی) ذریعہ تعلیم رائج ہو جائیں اور کوئی خاص موانعات حائل نہ ہوں تو اسکا امکان ہے کہ فوقانی مدارس سرکاری میں بھی متوازی جماعتوں کے قیام کے انتظام پر عندالموقع غور کیا جاسکے ۔ بہرحال سر دست جو انتظامات موجود ہیں وہ بلحاظ سہولت و ضرورت بلا کم و کاست جاری رہیں گے ۔

طالباۃ کے لئے سہولتیں

طالبات کی حد تک اس نظریہ کے تحت کہ انکی بیشتر تعداد درجات مافوق تک پہنچنے سے پہلے ہی تعلیم ترک کردیتی ہے ایک عرصہ سے یہ سہولت حاصل ہے کہ مدارس وسطانیہ میں مادری یا مقامی زبان میں تعلیم حاصل کریں ۔ خانگی مدارس میں بھی یہ سہولت حاصل ہے ۔ آئندہ اس سہولت کو ختم درجات فوقانی تک وسعت دیجاسکیگی لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر آیندہ جامعاتی تعلیم میں رجوع ہونا ہو تو اردو بحیثیت لازمی زبان زاید کی تعلیم حاصل کیجائے تاکہ آئندہ چل کر داخلہ وغیرہ کی دقت نہ پیش آئے ۔ یہ سہولت سرکاری اور خانگی ہر دو قسم کے مدارس فوقانیہ میں طالبات کے لئے حاصل رہیگی ۔ چونکہ مستقبل کی بابت تعلیم سے متعلق برسوں قبل تصفیہ کردینا متعدد دقتوں کا موجب ہوگا اس لئے توقع کیجاتی ہے کہ طالبات کے والدین اور سرپرست کم از کم بطور حفظ ماتقدم ہی ان کے لئے بحیثیت زاید زبان اردو کی تعلیم کے جو مواقع حاصل رہیں گے ان سے خاطر خواہ تمتع کی کوشش کرین گے ۔

مدارس خانگی

چونکہ کچھ عرصہ سے مسلسل اصرار ہو رہا ہے کہ فوقانی درجوں کی تعلیم کی سہولت بھی مادری یا مقامی زبان کے ذریعہ سے فراہم کیجائے اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ اس ضمن میں بھی کچھ نہ کچھ اقدام ایسا کیا جائے جو ایک طرف ضروری طمانیت کا باعث ہو تو دوسری طرف انتظامات تعلیمی میں مزاحم نہ ہو حالانکہ حکومت سرکارعالی اس درجہ کی تعلیم کا جامعاتی نظام سے مربوط رہنا نہایت درجہ ضروری سمجھتی ہے ۔ جو مضرت رساں نتائج قریبی علاقوں میں اس عدم ارتباط کی وجہ سے رونما ہوئے ہیں ان کی تفصیلات میں جانا یا ان کے مضرت رساں تعلیمی اورعملی پہلوؤں سے بحث کرنا غیر ضروری ہے ۔ لیکن اگر فی الواقعی ملک اس کی ضرورت سمجھتا ہے کہ ان طلبہ کے لئے یہ تصفیہ قطعی طور پر قبل ازقبل کردیا جائے کہ آیندہ بہت کم تعداد میں یہ اعلی تعلیم یا فنی تعلیم میں رجوع کریں گے اور رجوع کریں گے تو ذریعہ تعلیم کی ایسی تبدیلی سے ان کا کوئی نقصان نہ ہوگا تب بھی بطور حفظ ماتقدم کے اس شرط کے ساتھ خانگی مدارس میں السنہ ملکی کو

ذریعہ تعلیم اختیار کرنے کی اجازت دیجائیگی کہ اردو کو بطور لازمی زاید زبان کے اختیار کیا جائے اور انگریزی کا معیار حسب حال برقرار رہے تاکہ عند الموقع طلبہ جامعہ عثمانیہ یا نظام کالج میں شریک ہونا چاہیں یا امتحانات مقابلہ یا ملازمت کے دائرہ میں شریک ہونا چاہیں تو ان طلبہ کے کے مقابلہ میں ان کا نقصان نہ ہو جن کی مادری زبان یا ذریعہ تعلیم اردو رہا ہے ۔ خانگی مدارس کو یہ اجازت دیتے ہوئے سرکار عالی یہ توقع رکھتی ہے کہ اردو کی قرار واقعی تعلیم کی طرف خاص توجہ رکھی جائیگی تاکہ ملک کے ہونہار بچوں کا آیندہ نقصان نہ ہو ۔ جن مدارس خانگی میں ایسا انتظام کیا جائیگا وہاں اس کی بھی لازماً توقع کی جاتی ہے کہ مادری یا مقامی زبان کے ساتھ ساتھ اردو کا بھی متوازی طور پر انتظام کیا جائیگا تاکہ یہ مدارس ایک لسانی اور نتیجۃً فرقہ وارانہ شکل نہ اختیار کرلیں ۔ اس ضمن میں چونکہ متوازی جماعتوں کی صورت میں اخراجات میں معتدبہ اضافہ ہوگا اس لئے حکومت سرکار عالی اس کے فراخور عطائے امداد سے دریغ نہیں کریگی ۔

نصابی کتب اور امتحانات

اس سلسلہ میں کتب نصابی اور ذریعہ امتحان کی بابت بھی وضاحت ضروری ہے ۔ تعلیمی نقطہ نظر سے مختلف السنہ میں نصاب تعلیم اور معیار امتحان میں یکسانیت قایم رکھنا ضروری ہے ۔ اس غرض کا حصول اس طرح سے ممکن ہے کہ کتب نصابی کے ترجمے کرائے جائیں اور امتحانات کی مشنری ایسی ترتیب پائے کہ جوابات کی جانچ یکسان معیار پر ہو اور بلحاظ السنہ ان میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آنے پائے ۔ سردست ان امور کا انتظام فوراً ممکن نہیں ہے ۔ فی الحال صرف دو مروجہ زبانوں اردو اور انگریزی کی وجہ سے ہی گوناگون دقتوں کا سامنا کرنا پڑرہا ہے ۔ آئندہ دو زبانوں کی بجائے پانچ زبانوں میں امتحانات کے انتظامات کرنا اور نتائج کو ایک ہی معیار پر سختی سے قایم رکھنا آسان امر نہیں ہے لیکن رفتہ رفتہ اس کا حل بھی نکل آئیگا اور کوشش کیجائیگی کہ کم سے کم مدت میں یہ حاصل ہو جائے ۔

انگریزی ذریعہ تعلیم کی حد تک چونکہ سرکار عالی نے رقبہ مسترده سکندرآباد کے مدارس میں صورت حال کے قیام کو عبوری طور پر دس سال کی مدت کے لئے قبول کرلیا ہے اس لئے انگریزی ذریعہ تعلیم کی سہولت سکندرآباد اور حیدرآباد کے سابقہ مدارس کی حد تک علی حالہ قایم رہیگی

غیر ضروری بار نہ ڈالا جائے گا

اس موقع پر اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ السنہ کی تعلیم کے صحیح اصول کے مد نظر کم سن طلبہ پر زاید السنہ کی تعلیم کا بے ضرورت بار نہ ڈالا جائے ۔ اس غرض سے اسکا ضروری اہتمام کیاجائیگا کہ السنہ زاید مثلاً اردو اور انگریزی کی تعلیم مدارس میں علی الترتیب جماعت سوم اور جماعت پنجم سے پہلے شروع نہ کرائی جائے ۔

سطور مصرحہ بالا سے مترشح ہوگا کہ حکومت سرکار عالی کے پیش نظر تعلیمی پالسی کا حصر خالصۃً اصول تعلیمی سہولت نظم اور گنجائش مالیات پر رہا ہے ۔ جو سلوک اب تک اس خصوص میں السنہ ملکی کی ترقی اور ترویج سے متعلق مرعی رہا ہے اور اس میں بمقتضائے حالات وضروریات تعلیمی حضرت سلطان العلوم کی بارگاہ سے جو توسیع اور مزید مراعات منظور فرمائے گئے ہیں ان سے اس ریاست ابد مدت میں ملک کی لسانی ضروریات سے روایاتی ہمدردی اور ہم آہنگی کا مزید ثبوت ملتا ہے اور امید ہے کہ حالیہ تصفیہ سے ان میں مزید اضافہ ہوگا ۔

موجودہ صورت حال

ذیل میں ایک توضیحی جدول دیجاتی ہے جس کے کے مطالعہ سے صورت حال موجودہ و آئندہ بخوبی واضح ہوجائیگی ۔

برائے طلبہ

الف ۔ تحتانی ذریعہ تعلیم مادری زبان ہے ۔

ب ۔ وسطانی ذریعہ تعلیم اردو و انگریزی ہے ۔

ج ۔ فوقانی ذریعہ تعلیم اردو و انگریزی ہے ۔

برائے طالبات

مدارس وسطانی سرکاری و خانگی میں طالبات اپنی مادری زبان کے ذریعہ تعلیم حاصل کرسکتی ہیں - نیز ان کے لئے اردو زبان کی تعلیم بحیثیت زبان زاید ضروری نہیں ہے بجز ان طالبات کے جو آیندہ جامعہ عثمانیہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہوں -

آئندہ صورت حال حسب ذیل ہوگی

برائے طلبہ -

طبقہ	مدارس سرکاری	مدارس خانگی
الف - تحتانی	مادری زبان	مادری زبان
ب - وسطانی	اردو و انگریزی (مادری زبان بتدریج لازمی قرار دیجائیگی لیکن ایسی صورت میں اردو بحیثیت لازمی زاید زبان ہوگی)	بالکلیہ اختیاری (اردو بطور زاید زبان لازمی ہوگی)
ج - فوقانی -	صرف اردو و انگریزی (صورت حال پر آئندہ نظر ثانی کیجائیگی - اگر آئندہ ملحقہ جامعات تلنگی مرہٹی اورکنڑی کو کالجوں میں ذریعہ تعلیم قرار دیں)	اردو انگریزی یا مادری زبان (اردو بطور زاید زبان کے لازمی ہوگی)

برائے طالبات

الف - ایسی طالبات مدارس وسطانی سرکاری جومدراس فوقانیہ سرکاری میں شرکت کی خواہشمندہوں ان کے لئے اردو ذریعہ تعلیم قرار دیا جاتا ہے - اسی طرح طالبات مدارس فوقانیہ سرکاری جو جامعہ عثمانیہ کے کالجوں میں داخل ہونا چاہتی ہوں ان کا ذریعہ تعلیم اردو ہوگا -

ب - خانگی مدارس وسطانیہ کی طالبات جو خانگی مدارس فوقانیہ میں اس خیال کے تحت کہ وہ آئندہ جامعہ عثمانیہ میں تعلیم حاصل کریں گی شریک ہونا چاہیں تو ان کے لئے اردو کی تعلیم بحیثیت لازمی زاید زبان ہوگی -

غذائی محاذ

آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر نے جن کو محکمہ رسد کی صدر المہامی کا جائزہ حاصل کرکے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے ، مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے جلسہ کو پہلی مرتبہ مخاطب کرتے ہوئے ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال پر تبصرہ فرمایا جس میں محتاط رجائیت پسندی کا اظہار کیا گیا ہے - آپ نے رائے ظاہر کی کہ حیدرآباد کی غذائی پالیسی کی کامیابی زیادہ تر اس بات کی رہین منت ہے کہ غذائی اجناس کی وصولی اور تقسیم میں امداد باہمی کے طریقوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے - ریاست میں امداد باہمی کی انجمنوں کا ایک جال بچھا دیا گیا ہے اور حیدرآباد کی قائم کردہ مثال کی دوسرے مقاموں پر تقلید کی جارہی ہے -

مسٹر رضی الدین معتمد محکمہ رسد نے فرمایا کہ موجودہ غذائی صورت حال نہ تو باعث اطمینان ہے اور نہ موجب تشویش -

آنریبل نواب لیاقت جنگ نے فرمایا :— ”خدا کا شکر ہے کہ ایک بہت ہی پر آشوب سال گزر گیا - سنه ۱۳۵۵ ف کے موسمی حالات بہت ناموافق تھے - چنانچہ خریف اور ربیع کی اجناس خوردنی کا زیر کاشت رقبہ سنه ۱۳۵۴ ف کے مقابلہ میں کافی کم تھا اور پیداوار فی یکر بھی نسبتاً کم تھی اضلاع رائچور ، بیڑ اور اورنگ آباد کے سات تعلقوں کو قلت زدہ علاقہ قرار دیا گیا اور حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو اپنے ذخائر سے غذائی اجناس کی بڑی بڑی مقداریں کمی والے علاقوں کو بھیجنی پڑیں گذشتہ سال اجناس خوردنی کا زیر کاشت رقبہ صرف (۱,۱۶,۴۰,۵۰۰) ایکر تھا - اس کے بر خلاف سنه ۱۳۵۴ ف میں (۱,۴۱,۴۹,۷۰۰) ایکر تھا - بالفاظ دیگر (۲۵,۰۹,۲۰۰) ایکر کی کمی رہی - ہماری اپنی دشواریوں کے باوجود ہم نے بمبئی ، مدراس ، میسور اور صوبہ جات متحدہ کی امداد کی اور اجناس خوردنی کی کافی بڑی مقداریں بر آمد کیں - جوار اور دیگر چھوٹے دانہ دار اجناس کا جو محفوظہ ہم نے گذشتہ تین سال میں اپنی ناگہانی ضروریات کی تکمیل کے لئے جمع کیا تھا اسے برطانوی ہند نیز ریاستوں کے ایسے کمی والے علاقوں کی مدد کے لئے بھیجنا پڑا جہاں صورت حال بہت ہی نازک تھی - پیلی و براری ماھوری جوار ، باجرا اور چھوٹے دانہ دار اجناس کی بر آمدات کی مجموعی مقدار (۹۰,۱۸۸) ٹن تھی -

میسور کو وفد کی روانگی

” محکمہ رسد کے عہدہداران اور مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے غیر سرکاری ارکان پر مشتمل ایک وفد میسور کو بھیجا گیا تھا تاکہ وہ اونشدید قلت زدہ حالات کا معائنہ کریں جو وہاں کے بعض اضلاع میں موجود تھے - میسور کو جوار , باجرا وغیرہ کے (۱۹,۴۰۰) ٹن جو قبل ازیں دئے جا چکے تھے ان کے علاوہ وفد نے مزید (۱۰,۶۰۰) ٹن دئے جانے کی سفارش کی - اس میں سے چاول کے (۲,۰۰۰) ٹن بطور قرضہ بتلائے گئے تھے - لیکن حکومت سرکار عالی نے مناسب سمجھا کہ چاول کے (۲,۰۰۰) بھی فروخت کر دئے جائیں اگرچہ اس سے ہمارے اپنے چاول کے ذخائر متاثر ہوتے تھے -

”سنه ۱۳۵۵ ف میں جوار ، باجرا ، چاول اور گیہوں کی مجموعی مقدار جو خریدی گئی وہ علی الترتیب ۸,۷۰,۰۰۰



ارکان مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ (یہ تصویر مجلس کے حالیہ اجلاس کے موقع پر لی گئی تھی)

(فوٹو راجہ دین دیال)

پلے ۵۵,۲۰۰ پلے ۹,۷۲,۹۰۰ پلے اور ۱,۴۸,۷۰۰ پلے یا جمله ۲۰,۴۶,۸۰۰ پلے تهی - سنه ۱۳۵۵ف کے لئے اندازه صرف (۲,۱۷,۱۰۰) ٹن کا کیا گیا تها -

موجوده صورت حال اور سنه ۱۳۵۶ف کی توقعات کے متعلق صدرالمهام رسد نے فرمایا که یکم - مهر سنه ۱۳۵۵ف کو حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن کے گوداموں میں ۵,۸۷,۸۰۰ پلے جوار ۵,۸۰,۶۰۰ پلے چاول ۱,۲۱,۱۰۰ پلے گیہوں ۴۵,۷۰۰ پلے باجرا اور ۱۴,۰۰۰ پلے چھوٹے دانه دار اجناس موجود تھے - اس طرح جمله ۱۳,۴۹,۲۰۰ پلے غله موجود تها ماهانه صرفه تقریبا تین لاکھ پندره هزار پله تها جس میں ۱,۲۵,۰۰۰ پلے چاول ۱,۶۰,۰۰۰ پلے جوار اور ۳۰,۰۰۰ پلے گیہوں شامل هے - ختم مهر پر گوداموں میں جو ذخیره باقی ره گیا تها اگر اوس سے ماه آبان کا خرچ منها کیا جائے تو یکم آذر سنه ۱۳۵۶ف کو همارے قبضه میں (۱۰,۳۴,۲۰۰) پلے ذخیره تها جو تقریباً ساڑھے تین ماه کے لئے کافی هوگا - اس کے بر عکس سنه ۱۳۵۴ف کے ختم پر سلك کی مقدار (۲۸,۸۶,۰۰۰) پلے تهی

گیہوں

گیہوں کی صورت حال فی الوقت کمزور هے - هم (۱,۴۸,۷۰۰) پلوں سے زیاده حاصل نه کر سکے - گیہوں کا زیر کاشت رقبه سنه ۱۳۵۵ف میں صرف (۴,۹۰,۰۰۰) ایکر تها - بر خلاف اس کے سنه ۱۳۵۴ف میں (۶,۵۴,۴۳۶) ایکر تها حکومت نے (۷,۰۰۰) ٹن کی کمی بتلاتے هوئے حکومت هند سے اس قدر گیہوں کا مطالبه کیا تها - لیکن صرف (۵,۰۰۰) ٹن دئے گئے جس میں سے (۴,۰۰۰) ٹن درآمد هو چکے هیں - چونکه گیہوں همیں آئنده فصل سے خورداد اور تیر میں ملے گا محکمه رسد اس تجویز پر غور کر رها هے که ممکن هو تو چاول (۳,۰۰۰) ٹن دیکر مدراس سے مساوی مقدار میں گیہوں حاصل کیا جائے - جو نہی آبی کی توقعات همیں اچھی طرح معلوم هوجائیں اس کا قطعی تصفیه کیا جائے گا -

دوسری غذائی اجناس

اپنا بیان جاری رکھتے هوئے نواب صاحب نے فرمایا که مکئی اور چھوٹے دانه دار اجناس کی فصلوں کے متعلق رپورٹیں اطمینان بخش هیں اور توقع هے که اون کے استعمال کی وجه سے جوار وغیره کی مانگ کچھ کم هو جائے گی اور حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن کو صرف راتب شده علاقوں اور کسی حد تک غیر راتب شده کمی والے علاقوں کو غله کی سربراهی کرنی هوگی - دوسری فصلوں کے متعلق جو کچھ رپورٹیں وصول هوئی هیں اون سے یه واضح هے که هم اپنی مساعی یا کنٹرول میں مطلقا کوئی کمی نہیں کر سکتے اضلاع محبوب نگر ، میدك اور نلگنڈه کے بعض حصوں میں آبی کے لئے کافی بارش نہیں هوئی دوسرے اضلاع تلنگانه میں آبی بهتر هے - البته بعض اضلاع سے یه رپورٹ آئی هے که کچھ علاقوں میں روگ اگنے کی وجه سے فصل کو نقصان پہنچا هے - خریف ضلع نلگنڈه کے سوا عام طور پر اطمینان بخش بتلائی گئی هے ضلع بیڑ کے تعلقات آشٹی ، پاٹوده اور بیڑ میں تخم ریزی کے بعد کافی بارش نہیں هوئی تهی - لیکن بعد کی بارش سے فصلوں کی حالت سنبهل گئی - اسی طرح ضلع رائچور میں ابتداً بارش کافی نہیں هوئی اور امساك باراں کے باعث فصل متاثر هوئی - مگر کہا جاتا هے که وهاں بهی بعد میں جو بارش هوئی اوس سے فصل کی حالت بهتر هو گئی - ضلع اورنگ آباد کے تعلقه ویجاپور میں فصل باجرا کے لئے موسم خراب رها - آئنده اگر حالات ناموافق نه هوں تو اس سال بهی تقریباً (۴,۵۰,۰۰۰) ٹن اناج کے حصول کی توقع هے -

پیش بینی کا فائده

سنه ۱۳۵۵ف کے حالات نے حکومت پر پوری طرح واضح کردیا هے که نا گہانی ضروریات کی تکمیل کے لئے غذائی ذخائر کس درجه سود مند هیں - اگر محکمه رسد نے غذائی مسئله میں پیش بینی سے کام نه لیا هوتا اور سنه ۱۳۵۴ف میں تقریبا (۴,۸۰,۰۰۰) ٹن کی حد تک اجناس حاصل نه کی هوتیں تو حیدرآباد کو بهی نازك اور کٹھن صورت حال سے دو چار هونا پڑتا - سنه ۱۳۵۳ف و سنه

۱۳۵۴ف میں جو ذخائر دقتوں سے مہیا کئے گئے تھے اون کی بدولت حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن سنہ ۱۳۵۵ف میں ممالک محروسہ میں تقریباً تمام اضلاع کے اون روز افزوں مطالبوں کو پورا کرسکا جو غذائی اجناس خالص کر جوار کے لئے ہوتے رہے تھے۔ سنہ ۱۳۵۵ف میں حقیقی خرچ کی مقدار تقریباً (۳۵,۰۰,۰۰۰) پلے تھی حالانکہ حصول کی مقدار صرف (۲۰,۳۶,۸۰۰) پلے تھی۔ نیز انہی محفوظات کے باعث ہی ہم اس قابل ہوئے کہ اپنے ہم سایوں کی بھی مدد کرسکیں تاکہ وہ بھی اپنی آبادی کو فاقہ کشی سے محفوظ رکھ سکیں۔

حصول غلہ کا لائحہ عمل

سنہ ۱۳۵۶ف کے لئے بہ مشورہ مجلس عاملہ حصول اجناس کا جو پروگرام مرتب کیا گیا ہے اوس کی تفصیل یہ ہے:—

۱۔ محفوظ (۱,۰۰,۰۰۰) ٹن یا تقریباً (۱۰,۰۰,۰۰۰) پلے۔

۲۔ ہماری اپنی ضروریات کے لئے اور اگر کچھ فاضل ہو تو برآمد کے لئے } ۳,۵۰,۰۰۰ ٹن یا تقریباً (۳۵,۰۰,۰۰۰) پلے۔

جملہ (۴,۵۰,۰۰۰) ٹن یا تقریبا (۴۵,۰۰,۰۰۰) پلے

صدرالمہام رسد نے فرمایا کہ موجودہ خریف اور آبی کے رقبہ جات زیر کاشت کے اعداد ابھی وصول نہیں ہوئے لیکن توقع ہے کہ غذائی اجناس کے رقبہ جات زیر کاشت سنہ ۴ف کے اعداد سے کچھ زیادہ مختلف نہ ہونگے۔ اگر دیوالی کے قریب کچھ رحمت باراں نازل ہو تو ربیع اور تابی کی توقعات بہت امید افزا ہو جائیں گی۔ لہذا حصول اجناس کا پروگرام جو پیش نظر ہے وہ بظاہر ہماری ضروریات اور نیز اس سال کی فصلوں کی توقعات کے مطابق ہے۔ محفوظہ اس صریحی شرط پر قائم کیا جا رہا ہے کہ اس سے مقامی صرفہ یا بیرونی ضروریات کے لئے جو کچھ بھی لیا جائے گا اوس کی تکمیل مناسب مہلت میں کردی جائے گی۔ جب زراعتی اعداد شمار دستیاب ہو جائیں گے تو حصول کے سارے پروگرام کی از سر نو جانچ کی جائے گی۔

دالیں

نواب لیاقت جنگ بہادر نے دالوں کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا :— "غذائی نقطہ نظر سے چاول، گیہوں، جوار و باجرا کے بعد دالوں کو اہمیت حاصل ہے۔ آپ حضرات واقف ہیں کہ بجز مسور کے دوسرے قسم کی دالیں ہمارے پاس بکثرت پیدا ہوتی ہیں۔ ہماری اپنی تمام ضروریات کے لئے کافی مقدار میں رکھ لینے کے بعد ہم بالعموم تور، مونگ اور اڑد باہر بھیجا کرتے ہیں۔ دالوں کا زیر کاشت رقبہ سنہ ۱۳۵۴ف کے (۲۱,۳۳,۰۰۰) ایکر کے مقابلہ میں سنہ ۱۳۵۵ف میں (۲۲,۶۷,۰۰۰) ایکر تھا۔ اسی لئے ہمیں اپنی برآمدات بھی بڑھا دینی پڑیں۔ قابل برآمد فاضلات کی مجموعی مقدار سنہ ۱۳۵۵ف میں (۱,۰۰,۰۰۰) ٹن تھی لیکن نقل و حمل کی دشواریوں کے باعث حقیقی برآمد کی رفتار سست رہی جس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے کمی والے بیرونی علاقوں مثلاً بمبئی، مدراس اور میسور کو دالوں کی قابل لحاظ مقدار بھیجی گئی جس سے اون کو اپنی غذائی مشکلات کے دور کرنے میں بڑی مدد ملی۔ دالوں کی مختلف اقسام کی مقامی قیمتوں سے متعلق ایک بات لائق ذکر ہے۔ بیرونی نازک غذائی صورت حال کے سبب خود ہمارے بازاروں میں قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ مجلس عاملہ کے مشورہ سے محکمہ رسد نے تصفیہ کیا کہ دالیں بلدہ اور دیگر راتب شدہ علاقوں کے صارفین کو مناسب قیمتوں پر مہیا کی جانی چاہئیں۔ اس لئے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن سے کہا گیا کہ وہ قابل برآمد مقدار کا کچھ فی صد معینہ قیمتوں پر اجازت گیرندوں سے خرید کر اسے راتب بندی کی دکانوں کے ذریعے سستے داموں پر فروخت کرنے کا انتظام کرے۔ مسور کے (۲۰۰) ٹن یا تقریباً دو ہزار پلے باہر سے درآمد کئے گئے۔ یہ دال بھی راتب بندی کے دکانوں پر فروخت ہو رہی ہے اس سال بھی ہمیں صورت حال پر نظر رکھنی ہوگی اور اس کے لئے آمادہ رہنا ہوگا کہ ہم اپنے صارفوں کو واجبی قیمتوں پر دالیں مہیا کریں

حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن کو خریداریاں کرنی ہونگی اور اپنے گوداموں سے ذخائر جاری کرنے ہوں گے تاکہ قیمتیں واجبی حد سے بڑھنے نہ پائیں ورنہ اس کا اندیشہ ہے کہ اگر باہر سے مطالبہ اتناہی شدید رہے جتنا کہ سنہ ۱۳۵۵ف میں تھا تو وہ بہت اونچی ہو جائیں گی۔

بنولہ

بنولہ کی قیمت بھی بڑھتی جارہی تھی اور وہ (۳۰) تا (۳۵) روپیہ فی پلہ تک پہنچ گئی تھی اس لئے مرکزی انجمن تجارت امداد باہمی سے کہا گیا کہ وہ حیدر آباد کا سارا ذخیرہ خرید لیے۔ چنانچہ فی پلہ (۲۸) روپیہ کے حساب سے خریداری کی گئی۔ اور مالکان مویشی کے ہاتھوں فی پلہ (۲۰) روپیہ کے حساب سے بنولہ فروخت کیا گیا اس نقصان کی تلافی حکومت کی جانب سے کی گئی اور بعد میں یہ تصفیہ کیا گیا کہ تمام اجازت گیرندہ اشخاص پر جو بنولہ کی بر آمد سے کثیر منافع حاصل کر رہے تھے لازم کیا جائے کہ وہ قابل بر آمد مقدار میں سے کم ازکم (۲۵) فی صد حصہ مرکزی انجمن تجارت امداد باہمی کو فی پلہ (۱۸) روپیہ کے حساب سے دیں۔ اس طرح حاصل کیا ہوا بنولہ صارفوں کو فی پلہ (۲۰) روپیہ کے حساب سے فروخت کیا جارہا ہے۔ محکمہ رسد اس مسئلہ پر غور کر رہا ہے کہ آیندہ موسم سے بنولہ کی قیمت میں مزید تخفیف عمل میں لائی جائے۔ یہ واضح رہے کہ مویشی کے واسطے غذا کی فراہمی اوسی قدر اہم ہے جتنی کہ بنی نوع انسان کے لئے۔ ہمیں دودھ کی فراہمی میں اضافہ کرنا چاہئے تاکہ ملک کے بچوں اور ان کی ماؤں کو زیادہ دودھ ملے اور عام صحت بہتر ہو۔ یہ اوسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب کہ مالکان مویشی کو مویشی کی خوراک کم نرخوں پر دستیاب ہو۔ حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے کونڈا بہت ہی کم نرخوں پر فراہم کیا جارہا ہے اور اس کا امکان ہے کہ مرکزی انجمن تجارت امداد باہمی سے خواہش کی جائے کہ وہ بنولہ کے ساتھ ساتھ کم نرخوں پر چونی کی فراہمی کے لئے بھی فروخت گاہیں قائم کرے۔

مونگ پھلی کی کھلی

اضلاع میں کاشتکاروں کے لئے مونگ پھلی کی کھلی اور بلدہ حیدر آباد و سکندر آباد کے مالکان مویشی کے واسطے بنولہ کی فراہمی کے لئے محکمہ رسد کو انتظامات کرنے پڑے مونگ پھلی کی کھلی کو بہ حیثیت کھاد کے جو اہمیت حاصل ہے اوسے کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہم اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے باہر سے بالعموم (۶۰) تا (۷۰) ہزار ٹن چاول در آمد کیا کرتے تھے۔ جنگ کے دوران میں یہ مقدار در آمد نہ ہو سکی۔

سارے ہندوستان میں چاول کی قلت تھی اور سنہ ۱۳۵۵ف میں حکومت ہند کی جانب سے حیدر آباد کے لئے چاول کا جو کوٹا معین کیا گیا اوس کی مقدار صرف (۷,۰۰۰) ٹن تھی جس میں سے (۴,۰۰۰) ٹن صوبہ متوسط سے در آمد کئے گئے اور بقیہ (۳,۰۰۰) ٹن منسوخ کئے گئے اس لئے کہ ہمارے ہاں چاول کا ذخیرہ کافی ہوگیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اوس تجویز کو کہ تین ہزار ٹن چاول کے بدلے مدراس سے گیہوں حاصل کیا جائے روبہ عمل نہ لایا جا سکا۔ دھان کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی تجاویز پر خاص توجہ کی ضرورت تھی اور اس سے زیادہ سہولت بخش اور موثر کوئی دوسرا طریقہ نہیں تھا کہ مونگ پھلی کی کھلی کو جو یہاں بہت تیار ہوتی ہے بہ حیثیت کھاد کے جس قدر بھی ممکن ہو استعمال کیا جائے۔ محکمہ زراعت نے مونگ پھلی کی کھلی کی تقسیم میں گذشتہ تین سال میں پیہم اضافہ کیا۔ سنہ ۱۳۵۵ف میں تقسیم شدہ مقدار تقریباً (۶۰,۰۰۰) ٹن تک پہنچ گئی۔ اس سلسلہ میں تیل کی گرنیوں کے مالکوں کا عمل بہت مستحسن رہا ہے کہ انہوں نے سنہ ۱۳۵۵ف میں فی ٹن چالیس روپیہ سکہ عثمانیہ کے حساب سے (۵۰,۰۰۰) ٹن مہیا کئے، حالانکہ اس زمانہ میں باہر اوس کی قیمت فی ٹن (۱۲۰) روپیہ کلدار تھی۔ اب چونکہ تخم مونگ پھلی کی قیمت اونچی ہے اور تخم، تیل اور کھلی کی قیمتیں مقرر کردی گئی ہیں اس لئے تیل کی گرنیوں سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ کھلی اس نرخ پر مہیا کر سکیں گی۔ کھلی کی انتہائی قیمت فی ٹن (۸۰) روپیہ

کلدار مقرر کی گئی ہے اور محکمہ زراعت کو گرنیوں سے کھلی فی ٹن (۸۵) روپیہ سکہ عثمانیہ کے حساب سے مل رہی ہے، جو انتہائی قیمت سے قدرے کم ہے - لیکن سرکار عالی نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ کاشتکاروں کو کھلی کم قیمت پر مہیا کی جائے اور (۲۰) روپیہ فی ٹن اوس سرمایہ سے ادا کرے جو سر چارج کی شف میں حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے مونگ پھلی کی بر آمدات پر بہ شرح چودہ آنے فی پلہ جمع کیا جارہا ہے -

شکر اور گڑ

سنہ ۱۳۵۵ ف میں شکر کی صورت حال اتنی ہی کمزور رہی جتنی کہ سنہ ۱۳۵۴ ف میں تھی - تقسیم کے لئے جو مقدار دستیاب تھی وہ تقریباً (۱۶,۰۰۰) ٹن تھی اس کے بر عکس سالانہ ضروریات کے لئے تقریباً (۲۳,۰۰۰) ٹن درکار ہے - اس لئے ہمیں افسوس ہے کہ ہوٹل والوں کو شکر بہت کم کردینی پڑی اور مٹھائی گروں کو تین ماہ کے لئے شکر کی فراہمی بالکلیہ مسدود کردی گئی - لیکن جونہی حکومت ہند کے کنٹرولر صاحب شکر نے (۱,۰۰۰) ٹن شکر ہمیں باہر سے دی شکر کی فراہمی حسب سابق بحال کردی گئی - صوبہ جات متحدہ سے در آمد کرنے کے لئے (۱۲,۰۰۰) ٹن کا کوٹا ملا تھا لیکن مقامی بیوپاری اسے معینہ نرخ پر وہاں حاصل کرنے سے قاصر رہے اور اس لئے (۱,۰۰۰) ٹن شکر در آمد ہوسکی حکومت کوشش کررہی ہے کہ آئندہ سال کا کوٹا انکاپلی (مدراس) سے حاصل کیا جائے جہاں سے ہم اپنی ضروریات کے لئے بالعموم گڑ در آمد کرتے رہے ہیں

راتب بندی

آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر نے مجلس کو بتایا کہ ریاست کی ایک کروڑ ستر لاکھ آبادی میں سے پچیس لاکھ آبادی کے لئے راتب بندی نافذ کی جا چکی ہے - پورے اضلاع بیدر، ناندیڑ اور پربھنی میں نفاذ راتب بندی کی منظوری بھی ہوچکی ہے

صدرالمہام رسد نے یہ توقع ظاہر کی کہ اضلاع بیدر، پربھنی اور ناندیڑ میں کامل راتب بندی رائج کرنے سے ہم ان اضلاع کی پوری فاضل پیداوار حاصل کر سکیں گے -

راتب کی موجودہ اکائی (۱۲) اونس یا چھ چھٹانک سارے ہندوستان کے حالات بہتر ہونے تک قائم رہے گی - لیکن جونہی یہ محسوس ہو کہ غذائی صورت حال بہتر ہو گئی ہے اور سارے ہندوستان کے لئے یونٹ میں اضافہ ممکن ہے اسی دم اکائی کی نظر ثانی کی جائے گی - زیادہ جسمانی محنت کرنے والے مزدوروں کے لئے ایک پونڈ فی یوم اناج دیا جاتا رہا ہے اور ایسی تدابیر بھی اختیار کی گئی ہیں جن سے انہیں پکی ہوئی غذا حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر کے علاوہ اور بھی ذرائع دستیاب ہوں بلدہ حیدر آباد میں متحرک طعام خانے رائج ہیں اور توقع ہے کہ دوسرے راتب شدہ شہروں میں بھی جلد ایسے طعام خانے رائج کئے جائیں گے ایسے تمام کار خانوں کو جہاں (۲۵۰) سے زائد اشخاص کام کرتے ہوں مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے مزدوروں کے لئے طعام خانے کھولیں - سات طعام خانے صنعت گاہوں میں چالو ہیں - جہاں مزدوروں کو پکی ہوئی غذا سربراہ کی جاتی ہے - ارزاں اور قوت بخش کھانوں کی سربراہی کے لئے متعدد رسٹوران کھولنے کی اسکیم بھی منظور ہوچکی ہے - رفتہ رفتہ بلدہ حیدر آباد میں دس اور ورنگل میں تین رسٹوران کھولے جائیں گے -

لیوی کی قیمتیں

لیوی کی قیمتوں سے متعلق صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے صدرالمہام رسد نے فرمایا کہ یہ واجبی ہیں اگرچہ بازار کی انتہائی قیمتوں سے قدرے کم ہیں - دھان کی صورت میں قیمت میں جو فرق ہے وہ فی پلہ ڈیڑھ تا دو روپیہ ہے اور دیگر اجناس کی صورت میں وہ فرق فی پلہ دو روپیہ اور تین روپیہ کے درمیان ہے - یہ جو فرق ہے یہ عملہ لیوی اور دوسرے متعدد مصارف مثلاً سوکھ، ریلوے اسٹیشنوں یا سڑکوں تک مال کی منتقلی و کاروبار میں لگائی ہوی رقم پر سود کی ادائی، آگ سے بچاؤ کے بیمہ وغیرہ کے مصارف کی پابجائی کے لئے رکھا گیا ہے - نیز کمرشیل کارپوریشن کو اوس قیمت کا بھی لحاظ رکھنا پڑتا ہے جو وہ کھلے بازاروں سے اناج حاصل کرنے کے لئے ادا کرتا ہے - کمرشیل

کارپوریشن کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ انتہائی قیمت سے کم پر کوئی خریداری کر سکے ۔ اون علاقوں میں جہاں مال خریدا جاتا ہے نکاسی کی جو قیمت مقرر ہے وہ قیمت لیوی سے تین روپیہ زیادہ ہے ۔ یہ شرح بہت ہی مناسب ہے ۔ دھان کی قیمت لیوی اور خریداری کو مساوی کیا جارہا ہے تاکہ جو دھان کاشتکاروں سے لیوی کے تحت حاصل کیا جائے یا اون سے کھلے بازاروں میں خریدا جائے اس کی قیمت مساوی شرح سے ادا کی جائے ۔ عام غذائی صورت حال کے مد نظر چونکہ قیمتوں میں تخفیف ممکن نہ ہوگی اس لئے محکمہ رسد نے مجلس عاملہ کے غیر سرکاری ارکان کی منظورہ قرارداد کی تائید کرتے ہوئے حکومت میں سفارش کی ہے کہ غذائی اجناس کو ارزاں داموں پر فروخت کرنے کے لئے ایک کروڑ روپیہ کی امداد دی جائے ۔

اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے نواب لیاقت جنگ بہادر نے فرمایا :— '' آپ کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوگی کہ اس مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کی منظورہ قرار داد کے بموجب غذائی اجناس کے حصول و تقسیم میں ہم نے تحریک امداد باہمی سے پورا پورا استفادہ کیا ہے ۔ اب ہمارے پاس انجمن ہائے امداد باہمی کی ایک بہت ہی مربوط تنظیم موجود ہے جس کا سلسلہ دیہات سے شروع ہوکر یہاں مرکز پر ختم ہوتا ہے ۔ ہر موضع میں غلہ گودام قائم کیا جارہا ہے اس وقت تک کم و بیش سات ہزار غلہ بنک قائم ہوچکے ہیں اور ہر تعلقہ میں کوآپریٹیو یونین کا قیام عمل میں آچکا ہے ۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو ادارۂ امداد باہمی میں منتقل کرنے کی کارروائی بھی حال حال میں مکمل ہوئی ہے ۔ ہم نے یہ بڑی غیر معمولی اچھی تنظیم قائم کرلی ہے ۔ جب یہ پوری طرح ترقی پاجائے گی تو وہ ممالک محروسہ کے سارے دیہی معاشی نظام کی اصلاح میں ممدو معاون ثابت ہوگی ،،

گودام ٹرسٹ

گودام ٹرسٹ پچاس لاکھ روپیوں کے سرمایہ سے قائم کیا گیا تھا ۔ اس نے (۱۱۵) ٹوین نیسن اور ایم ۔ بی شیڈ کی خریدی کا انتظام کیا ۔ لیکن اب تک صرف (۲۶) شیڈ کی تعمیر مکمل ہو سکی ، کیونکہ حکومت ہند نے جن کمپنیوں کو اشیاء تعمیر کی فراہمی کے لئے آرڈر دئے تھے انہوں نے وقت پر سامان نہیں بھیجا ۔ بہر حال اب ہمیں اشیاء تعمیر وصول ہورہی ہیں اور توقع ہے کہ آئندہ تین چار ماہ کے دوران میں تمام شیڈ استعمال کے لئے تیار ہوجائیں گے ۔ حکومت میں علحدہ تحریک کی جارہی ہے کہ ٹرسٹ کے تفویض جو سرمایہ ہے اس میں مزید اضافہ کیا جائے تاکہ ان ایک سو شیڈ کے علاوہ جو مقامی طور پر تیار کئے جارہے ہیں کم سے کم (۲۲) پختہ گوداموں کی تعمیر بھی عمل میں آئے ۔ توقع ہے کہ مزید آٹھ لاکھ روپیہ ٹرسٹ کے سرمایہ میں جمع ہوجائیں تو ان کی تکمیل ہوجائے گی جب یہ شیڈ اور گودام مکمل ہو جائیں گے تو ہمیں (۱۲,۰۰,۰۰۰) تھیلے رکھنے کی گنجائش نکل آئے گی فی الحال ہمارے پیش نظر (۲۰,۰۰,۰۰۰) تھیلوں کو رکھنے کی گنجائش مہیا کرنی ہے ۔

آخر میں نواب صاحب نے فرمایا :— '' مجھے قوی توقع ہے کہ مختلف مشاورتی مجالس کے غیر سرکاری ارکان و نیز سررشتہ مال کے عہدہ دار صاحبان کے کامل تعاون عمل کی بدولت جو بھی صورت حال سنہ ۱۳۵۶ ف میں ہمارے مقدر میں ہو ہم اوس کا مقابلہ اعتماد کے ساتھ کر سکیں گے ۔ ،،

رہنمائی

پیش نامہ کے مطابق باقاعدہ کارروائی شروع کرنے سے پہلے آنریبل مسٹر ڈبلیو ۔ وی ۔ گرگسن صدرالمہام مال سرکار عالی کو رسد کے نظم و نسق کے کامیاب انصرام کے لئے خراج تحسین ادا کیا گیا ۔ مسٹر گرگسن نے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے غیر سرکاری اراکین کا ان کے اس اشتراک عمل کے لئے شکریہ ادا کیا جس کی بدولت حکومت نازک غذائی صورت حال پر قابو پاسکی ۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ مستقبل کے لئے جب کہ نئی دستوری اصلاحات نافذ ہونگی ایک فال نیک ہے ۔ صدرالمہام مال نے یہ محسوس کیا کہ حکومت کی غذائی پالیسی کو جو کچھ بھی کامیابی حاصل ہوتی ہے وہ اصل میں اعلی حضرت بندگان عالی کی رہنمائی اور قیادت کی رہین منت ہے ۔

صدر اعظم بہادر کا دورہ

تنگبھدرا پراجکٹ کے موقع کا معائنہ

ہزاکسلنسی سرمرزا محمد اسمعیل صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے اورنگ آباد کے حالیہ سفر کے بعد ضلع محبوب نگر ، تنگبھدرا پراجکٹ ،سمستان گدوال اور سمستان ونپرتی کا وسیع دورہ فرمایا - ہزاکسلنسی کے دورہ کا اصل مقصد پراجکٹ سے متعلق امورکا برسر موقع مطالعہ کرنا اور اس تعطل کو دورکرنے کے ذرائع معلوم کرنا تھا جو دریائے تنگھبدرا کے پانی کی تقسیم کے مسئلہ پر حکومت حیدرآباد اور حکومت مدارس کے درمیان پیدا ہوگیا تھا - اس دورہ کی ایک دلچسپ خصوصیت یہ تھی کہ صدر اعظم بہادر کا پر جوش خیر مقدم کرنے اور مقامی ضروریات کے بارے میں معروضے پیش کرنے کے لئے راستہ میں ریلوے اسٹیشنوں پر سیکڑوں دیہاتیوں کا ھجوم تھا -

ہزاکسلنسی ۳۰- ستمبر سنه ۱۹۳۶ع کی صبح حیدرآباد سے روانہ ہوئے اور تین گھنٹے بعدمحبوب نگر پہونچے اسٹیشن پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا - وھاں آپ نے پولیس کے ترتیب دے ہوئے ” گارڈ آف آنر ،، کو ملاحظہ فرمایا -

کثیر مصروفیات

محبوب نگر میں ہزاکسلنسی نے بہت مصروف دن گزارا چنانچہ آپ نے مدرسہ فوقانیہ سرکارعالی ، دفتر تعلقداری، عدالت ضلع،مجوزہ صنعتی رقبہ، تلنگی کتب خانہ، جامع مسجد اور سوراج مندر کا معائنہ فرمایا - صدر اعظم بہادر نے مدرسہ کی عمارت کو زیادہ ہوا دار بنانے اور اس کی گنجائش میں اضافہ کرنے کے لئے اس میں بعض ترمیمات تجویز فرمائیں- آپ نے غریب طلباء کی مالی امداد کے لئے قایم کردہ فنڈ میں ایک ہزار روپے کا عطیہ مرحمت فرمایا اور وعدہ کیا کہ مدرسہ کی جائز ضروریات پوری کی جائیں گی - اس کے بعد ہزاکسلنسی دفتر تعلقداری تشریف لے گئے جہاں سیکڑوں دہاتی درخواستیں پیش کرنے کے لئے جمع تھے - صدراعظم بہادر نے درخواست گزاروں کو ملاقات کا موقع دیا اور ان کی شکایتوں کو صبرو تحمل اور ہمدردی کے ساتھ سماعت فرمایا - عدالت ضلع میں ہزاکسلنسی نے طبقه وکلاء کے اراکین سے ملاقات کی جب آپ سے یہ کہا گیا کہ وکلاء کے لئے کوئی موزوں کمرہ نہیں ہے تو آپ نے اس کمرہ کی واپسی کے لئے ھدایت جاری فرمائی جو سابق میں اس غرض کے لئے استعمال ہوتا تھا - آپ نے مجوزہ صنعتی رقبہ کامعائنہ کیا اور تقریباً سو ایکر کے اس رقبہ کو پسند فرمایا جہاں متعدد کارخانے قایم کئے جائیں گے اور غلہ کی مارکٹ اور کارخانہ کے مزدوروں کے لئے مکانات تعمیر کئے جائیں گے وہاں سے سر مرزا تلنگی کتب خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور کتابوں کی خریدی کے لئے ایک ہزار روپیہ کا عطیہ مرحمت فرمایا - آپ نے جامع مسجد اور سوراج مندر کا بھی معائنہ فرمایا اور تعلقدار صاحب کو ھدایت کی کہ مسجد سے ملحقه مدرسہ کی عمارت کو وسیع کیا جائے تاکہ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لئے گنجائش مہیا ہو سوراج مندر میں پجاریوں نے صدر اعظم کی خدمت میں میوہ پیشش کیا -

شاندار استقبال

شام میں باشندگان محبوب نگرکی طرف سے مدرسہ فوقانیہ کی عمارت میں ہزاکسلنسی کا شاندار استقبال کیا گیا - متعدد اداروں کی طرف سے جن میں کل ہند خواتین کانفرنس کی شاخ محبوب نگر بلدیہ باشندگان نارائن پیٹھ اور باشندگان ضلع محبوب نگر شامل ہیں کئی سپاسنامے پیش کئے گئے - خواتین کانفرنس کی مقامی شاخ کی جانب سے پیش کردہ سپاسنامہ میں ہزاکسلنسی سے استدعا کی گئی تھی کہ وہ مقامی مدرسہ اناث کے لئے علحدہ عمارت کا انتظام کریں اور زنانہ کلب کی تعمیر کے لئے رقم مہیا کریں - بلدیہ کے سپاسنامہ

میں شہر کی آبرسانی کے ناقص انتظام کی طرف سر مرزا کی توجہ مبذول کرائی گئی اور اس ضرورت پر زور دیا گیا کہ حکومت محبوب نگر کی قدیم صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرے جو ریاست کی سرپرستی سے محروم ہونے کے باعث روبہ انحطاط ہیں باشندگان محبوب نگر کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ میں محبوب نگر سے یادگیر جانے والی سڑک پر ایک پل کی تعمیر کا مطالبہ کیا گیا اور یہ امید ظاہر کی گئی کہ اہل ضلع کی ضروریات کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔

صدر اعظم بہادر کا جواب

ان سپاسناموں کا مشترکہ طور پر جواب دیتے ہوئے ہزاکسلنسی نے پر جوش استقبال کے لئے شکریہ ادا کیا اور عوام کو یقین دلایا کہ آپ ان کے مطالبات اور ضروریات کو پورا کرنے کی حتی الوسیع سعی فرمائیں گے آپ نے وعدہ کیا مدرسہ اناث کے لئے علحدہ عمارت تعمیر کرنے کی غرض سے ممکنہ مالی امداد دی جائے گی - آپ نے اراکین مجلس بلدیہ سے فرمایا کہ آبرسانی اور روشنی کے بہتر انتظام کے متعلق ان کے مطالبوں پر فوری توجہ کی جائیگی - آپ نے امید ظاہر کی کہ جب ضلع میں برقابی کی اسکیموں کو عملی صورت دی جائے گی تو عام استعمال کے لئے برقی قوت کثیر مقدار میں اور سستے داموں مہیا ہوسکے گی - محبوب نگر سے یادگیر جانے والی سڑک پر پل کی تعمیر کے متعلق صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ قصبہ نارائن پیٹھ کے لئے آبرسانی کی ایک اسکیم مرتب کی جائے گی اور اسے جس قدر جلد ممکن ہو عملی صورت دی جائیگی - نیز ایک تارگھر اور اسٹیٹ بنک کی ایک شاخ بھی قایم کی جائیگی۔

تنگبھدرا پراجکٹ کا معائنہ

محبوب نگر سے ہزاکسلنسی موٹر کے ذریعہ منیرآباد (تنگبھدرا پراجکٹ) تشریف لے گئے جہاں تقریباً ایکسال پہلے ہزھائی نس شہزادہ برار نے سنگ بنیاد نصب فرمایا تھا - اس مقام پر جو سابق میں ویران اور سنسان تھا اب ایک رونق اور چہل پہل پیدا ہوگئی ہے اعلی درجہ کی سڑکوں کے ساتھ ایک چھوٹا سا شہر آباد ہوگیا ہے - پتھریلی زمین کی تلاش میں بڑے بڑے غار کھودے گئے ہیں - بند کی تعمیر کے لئے جو مشنری درکار ہے اس کے کچھ حصے کی تنصیب عمل میں آچکی ہے - عملہ کے لئے رہائش گاہیں اور مزدوروں کے مکانات زیر تعمیر ہیں صدر اعظم بہادر نے یہ محسوس فرمایا کہ مزدوروں کے مکان بہت چھوٹے ہیں - آپ نے زیادہ بڑے مکانات کی تعمیر کے لئے ہدایات جاری فرمائیں - مزدوروں کی نو آبادی کی ایک دلچسپ خصوصیت ایک طعام خانہ ہے جہاں ایک وقت کا کھانا چھ آنے میں دیا جاتا ہے - حیدرآباد حدود میں تمام ابتدائی کام پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے - اور بند اور ذخیرہ آب کی تعمیر بہت جلد شروع کی جانے والی ہے۔

کارخانہ شکر سازی کا دورہ

سر مرزا اسمعیل نے سالار جنگ کارخانہ شکر سازی کا بھی معائنہ فرمایا - توقع کی جاتی ہے کہ یہ کارخانہ بہت جلد کام شروع کردے گا - ہزاکسلنسی کو بتایا گیا کہ اس گرنی میں نئے شکر کا رس نکالنے کی قابلیت تقریباً ۳۰۰ ٹن فی یوم ہے - توقع کی جاتی ہے کہ موسم کے ختم تک یہ کارخانہ تقریباً ۴ ہزار ٹن شکر پیدا کرسکے گا - تقریباً ۴ ہزار ایکر زمین اور ۶ ٹراکٹر کارخانہ کی ملکیت ہیں - امید کی جاتی ہے کہ ایک اور مشین جس کی رس نکالنے کی قابلیت ایک ہزار ٹن فی یوم ہے چند مہینوں میں وصول ہوجائے گی۔

گدوال میں

ہزاکسلنسی ۳- اکٹوبر کو سہ پہر میں گدوال پہونچے ریلوے اسٹیشن پر راجہ بہادر آرامودو وآئینگار صدر المہام عدالت سرکارعالی اور سمستان کے عہدہ داروں نے استقبال کیا - صدر اعظم بہادر نے سمستان کی پولیس کے ترتیب دئے ہوئے "گارڈ آف آنر" کا معائنہ فرمایا اور ایک تقریب میں شرکت کی جو آپ کے اعزاز منعقد کی گئی تھی - آپ کی خدمت میں سنسکرت میں دوسپاسنامے پیش کئے گئے جن میں آپ کی ان خدمات کو سراہا گیا تھا جو آپ نے ہندوستانی ریاستوں کے لئے انجام دی ہیں - آپ نے کنڑی میں سپاسناموں کا موزوں جواب عنایت فرمایا - اس کے بعد ہزاکسلنسی

نے ہسپتال اور زچہ خانہ مدرسہ فوقانیہ اور پرانے قلعہ کا معائنہ فرمایا ۔ قلعہ میں ایک بڑا مندر جو سمستان کے آبائی دیوتا کے نام وقف ہے ابھی تک موجود ہے ۔ شام میں سر مرزا رانی صاحب گدوال سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اور قلعہ میں ایک دلاویز دربار میں شرکت کی ہز اکسلنسی کا پروگرام مقامی طور پر تیار کی ہوئی تش بازی کے مظاہرہ کے بعد ختم ہوا ۔

ونپرتی میں

صدر اعظم بہادر رات میں ونپرتی روانہ ہوئے جہاں آپ صبح میں پہونچے اسٹیشن پر راجہ صاحب ونپرتی کے چچا تعلقدار صاحب اور دیگر عہدہ داروں نے استقبال کیا نواب علی نواز جنگ بہادر کی معیت میں صدر اعظم بہادر نے دریائے چناوا گو پُر اس مقام کا معائنہ فرمایا جہاں ایک بند تعمیر کرنے کی تجویز ہے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس بند کی تعمیر پر تقریباً چھ لاکھ روپے کے اخراجات عاید ہوں گے اور ۳۴۰۰ ایکر زمین سیراب ہوگی ۔ ہز اکسلنسی نے جن دوسرے مقامات کا معائنہ فرمایا ان میں مقامی مدرسہ اور ہسپتال شامل ہیں ۔ راجہ صاحب ونپرتی نے صدر اعظم بہادر کی خدمت میں ایک یادداشت پیش کی جن میں سمستان سے متعلق اعداد اور حقائق بتائے گئے ہیں ونپرتی سے روانگی سے قبل ہز اکسلنسی نے سری رنگا پور کے مندر کا معائنہ فرمایا جو ۶ سو سال پرانا ہے ۔

پر جوش خیر مقدم

حیدرآباد واپس ہوتے ہوئے سر مرزا جڑچلہ (بیڈ پلی) تشریف لے گئے جہاں آپ کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا ۔ آپ نے غلہ کی مجوزہ مارکٹ اور صنعتی رقبہ کے نقشوں کو ملاحظہ فرمایا اور ان میں بعض اصلاحات تجویز فرمائیں ۔ شاد نگر میں تجارت پیشہ طبقہ نے آپ کا پر جوش خیر مقدم کیا اور مٹھائی پیش کی جسے ہز اکسلنسی نے ان بچوں میں تقسیم کردیا جو آپ کو خوش آمد دید کہنے کے لئے وہاں جمع ہوئے تھے ۔

آئینی مشاورتی مجلس مزدوران

مزدوروں کی حالت سدھارنے سے متعلق تدابیر

آنریبل نواب ظہیر یار جنگ بہادر صدر المہام لیبر سرکارعالی نے آئینی مشاورتی مجلس مزدوران کے پانچویں اجلاس کی صدارت فرماتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ حکومت حیدرآباد کی یہ دلی خواہش ہے کہ ملک کے مزدور اچھی اور باعزت زندگی بسر کریں انہیں صاف ستھرا لباس اور کافی غذا ملے ، ان کے بچوں کی اچھی دیکھ بھال ہو اور وہ ضروری تعلیم سے بہرہ ور ہوں تاکہ اچھے شہریوں کی حیثیت سے زندگی کے میدان میں قدم رکھ سکیں ۔ نواب صاحب نے ریاست میں مزدوروں کی حالت کا جائزہ لیا اور مجلس کے پچھلے اجلاس کے بعد سے سررشتہ لیبر کی کارگزاری پر تبصرہ فرمایا۔ اس جلسہ میں جو نہایت دوستانہ ماحول میں منعقد ہوا کئی اہم امور پر بحث ہوئی جن میں اوقات کار میں تخفیف اور موجودہ شرح کے مقابلہ میں زاید از وقت کام کے الاؤنس میں اضافہ سے متعلق تجویز بھی شامل تھی ۔

نواب ظہیر یار جنگ بہادر نے فرمایا :— ” قبل اس کے کہ محکمہ لیبر کے کام سے متعلق میں کچھ کہوں ان حالات کا مختصر طور پر ذکر مناسب ہوگا جو اس وقت پیش آرہے ہیں ۔ موجودہ زمانہ کی حکمیاتی ترقیوں اور انکشافات کی پوری مدد کے ساتھ ایک ایسی المناک طور پر طویل جنگ کے بعد جس نے کرۂ ارض کے ہرگوشہ کو متاثر کردیا ہو غیر معمولی حالات کا رونما ہونا ایک فطری بات ہے ۔ ایسے ہی حالات سے اب ہمیں نبٹنا ہے ۔ ملک کی دولت بڑھانی ہے اور زندگی کے معیار کو اونچا کرنا ہے ۔ لیکن اس مقصد کے حصول کے لئے ہم آمدنی میں اضافہ کے مصنوعی طریقہ کو اختیار نہیں کرسکتے جب تک کہ مختلف قسم کی ضرورتوں کی اشیاء کی پیداوار یا ان کے ذرائع حصول میں بھی ساتھ ساتھ اضافہ نہ ہوتا جائے ۔ اس لئے مزدور، سرمایہ دار اور حکومت سب کو پوری ہم آہنگی کے ساتھ اس کی کوشش کرنی چاہئے کہ ملک کی زرعی اور صنعتی پیداوار میں معتدبہ اضافہ ہو ۔ ایسی کوشش میں منجملہ اور باتوں کے دوباتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے ۔ ایک تو یہ کہ مزدور خسارہ میں نہ رہے ۔ اس وجہ سے کہ سرمایہ دار کا سب سے بڑا سرمایہ مزدور ہے ۔ دوسری یہ کہ مزدور کی محض جذباتی یا تقلیدی بے چینی کا نتیجہ خود اس کے لئے بھی خسارہ کا باعث ہوسکتا ہے ۔ ان باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم سب کو آگے بڑھنا ہے اور میرے لئے اس پر خاص طور سے زور دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ ابھی ہمیں بہت کچھ کرنا ہے ۔

مزدوروں کی بے چینی

” آپ اس سے واقف ہیں کہ ہماری پچھلی ملاقات کے بعد سے ہندوستان کے مزدور کی بے چینی ہڑتالوں کی شکل میں کئی دفعہ اور بعض وقت بڑے پیمانہ پر ظاہر ہوتی رہی ہے ۔ حیدرآباد بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا لیکن شکر ہے کہ وہ نسبتاً بہت کم متاثر ہوا اس کی وجہ سررشتہ کے عہدہ داروں کی انتھک کوشش تھی ۔ دوسری وجہ ایک

حدتک سرمایہ اور مزدور کے نمایندوں کی حقیقت پسندی تھی اور تیسری بڑی وجہ افسر مصالحت کی حیثیت سے مولوی احمد مرزا صاحب کی کارگزاری تھی -

مزدوروں کی انجمنیں

" اس میں شک نہیں کہ بعض اہم کارخانوں کے آجروں نے مزدوروں کی انجمنوں کو تسلیم کرلیا ہے - گرانی الاؤنس کو اجرتوں میں شامل کرلیا ہے اور فلاح و بہبود کے کاموں سے اپنی روشن خیالی کا ثبوت دیا ہے - اس کی مجھے بڑی خوشی ہے - لیکن ساتھ ہی اس کا افسوس بھی ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو حالات کی حقیقت سے انجان رہنا چاہتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی شکایتیں بھی ایک طرف پورے کاروبار کو مفلوج کرنے کا باعث بن جاتی ہیں اور دوسری طرف محکمہ لیبر کو اس طرح سے مصروف رکھتی ہیں کہ وہ حقیقی فلاح و بہبود اور عام طور پر ایک ہمہ جہتی اچھی تنظیم کے حصول کی امنگوں کو جلد پورا کرنے میں اپنے کو قاصر پا رہا ہے -

مصالحت

" مصالحتی کارروائیوں کے تعلق سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کارروائیوں میں اگر کچھ وقت لگ جاتا ہے تو مزدور اور ان کے لیڈر بعض دفعہ ناروا بے چینی کا اظہار کرنے لگتے ہیں - محکمہ لیبر کو وقت کی اہمیت کا پورا اندازہ ہے لیکن ان کارروائیوں کے دوران میں دومتضاد عناصر کو یکجا کرنا پڑتا ہے اور جب تک جملہ حالات کا پوری طرح اندازہ نہ کیا جائے کسی نتیجہ پر پہونچنا دشوار ہوتا ہے - حکومت کی پالیسی مزدوروں کے حق میں ہمیشہ انسانی ہمدردی کی پالیسی رہی ہے - وہ آجر اور مزدور دونوں کی بھلائی چاہتی ہے - مصالحتی کارروائیاں اب تک حکم متعلق نزاعات تجارتی کے مطابق ہوا کرتی تھیں جو عارضی طور پر قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی کے تحت جاری کیا گیا تھا - اب قانون "نزاعات" پیشہ وران کے بہت جلد نافذ کرنے کی تجویز ہے اور اس سے مزدوروں اور آجروں کے باہمی نزاعات کے تصفیہ کے لئے ایک مستقل مشنری اصل ہو جائے گی - "

کارگزاری

نواب صاحب نے اس بات کا انکشاف فرمایا کہ گزشتہ اجلاس کے بعد سے سررشتہ میں دو مددگار لیبر کمشنر اور چار انسپکٹروں کا اضافہ کیا گیا ہے - ان انسپکٹروں میں سے دو نے ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشیل سائنسیس کے دوسالہ نصاب کی تکمیل کرلی ہے - ایک کلکتہ یونیورسٹی کے نصاب کی تکمیل کے بعد واپس ہوچکے ہیں اور ایک اسی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں - صوبوں پر انسپکٹروں کے متعین کرنے کی کارروائی جاری ہے - سررشتہ کی جدید تنظیم اور توسیع سے متعلق تجاویز پر بھی حکومت غور کررہی ہے اور اس مجلس کے گزشتہ اجلاس کی سفارش کے مطابق قانون تعطیلات بامعاوضہ کے نفاذ سے حکومت نے اتفاق کرلیا ہے - معدنی مزدوروں کے لئے رہائشی تعلیمی اور طبی سہولتوں کی تجاویز مرتب کرلی گئی ہیں اور ایک حد تک کام بھی شروع ہوگیا ہے - نواب صاحب نے اپنے اس ایقان کا اظہار کیا کہ آنریبل نواب زاہد جنگ بہادر کی توجہ سے ان کی تکمیل جلد اور خاطر خواہ ہو جائے گی - آپ نے جامعہ ملیہ کے ڈاکٹر ذاکر حسین خان اور ڈاکٹر محمد فاروق کا اس کام کے لئے شکریہ ادا کیا جو انہوں نے اس سلسلہ میں انجام دیا تھا -

تربیت کا انتظام

آپ نے سررشتہ ریسٹلمنٹ کے شعبہ امپلائمنٹ اکسچیج کی کارگزاری پر پسندیدگی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ فنی تربیت اور فراہمی روزگار سے متعلق دوسرے انتظامات کی تکمیل تیزی کے ساتھ کی جارہی ہے -

نواب صاحب نے فرمایا :-- " آپ کو یہ معلوم کرکے بھی خوشی ہوگی کہ بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں جو مانٹریل (کنیڈا) میں منعقد ہورہی ہے ہندوستانی ریاستوں کی نمایندگی ہمارے لیبر کمشنر کر رہے ہیں - "

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۲)

ترقی کے مساوی مواقع

زیادہ قریبی اتحاد کے لئے اپیل

انجمن پیشوایان مذاہب حیدرآباد کی جانب سے پیش کردہ ایکسپاسنامہ کا جواب مرحمت فرماتے ہوئے ہزاکسلنسی سر مرزا اسمعیل صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے فرمایا:— ”اعلی حضرت بندگان عالی کی یہ دلی تمنا ہے کہ ان کی رعایا کے ہر فرد کی مساوی حوصلہ افزائی کی جائے، ترقی کے مساوی مواقع فراہم کئے جائیں، ہر شخص کو اس کی صلاحیت کے لحاظ سے فلاح و بہبود حاصل ہو، طمانیت قلب کے اکتساب کے امکانات حاصل رہیں، آپس کی بدگمانیاں دور ہو جائیں اور دلوں میں پیدا ہونے والے خوف و خطر کا سد باب ہو جائے۔“

ہزاکسلنسی نے فرمایا:— یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اس انجمن کے اراکین نہ صرف اس مملکت ابدمدت کے اندر بلکہ اسکے باہر بھی مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد و اشتراک کے جذبات پیدا کرنے کی پر خلوص کوشش کر رہے ہیں اور مذہبی اختلافات کو رفع کرنیکی کوشش خود مذہب ہی کی تلقین سے کی جارہی ہے اور اس فرض کو آپ ہی ایسے حضرت انجام دے سکتے ہیں جو صاحب بصیرت بھی ہیں اور مذاہب کے اصول کو جانتے ہیں اور عقائد کے اختلافات کے باوجود خالق حقیقی کی ہمہ گیر فیاضی سے مستفید ہونا چاہتے ہیں اور انسانی برادری کو ”معلم اخلاق“ کے اس شعر کے مصداق سمجھتے ہیں کہ:—

بنی آدم اعضائے یک دیگرند
کہ در آفرینش زیک جو ہرند

لیکن بنی آدم کو ابھی یہ سبق سیکھنا ہے اوراسلئے سیکھنا ہے کہ آج دنیا کے ہر گوشہ میں فساد۔ عداوت۔ بدگمانی اور خود غرضی کی جو وبا پھیلی ہوئی ہے اس سے باہمی مناقشات کے امکانات بڑھتے جارہے ہیں اور بھائی کے خلاف بھائی محض اس لئے خنجر گھونپ رہا ہے کہ وہ ایک دوسرے مذہب کا پیرو ہے یہی سبب ہے کہ ہندوستان اپنی منزل مقصود تک اب تک نہ پہنچ سکا اور کیونکر پہنچتا جبکہ اس کی ذمہ داری خود اسکے فرزندوں پر عائد ہوتی ہے اور کیوں نہ عائد ہو جبکہ ہمارا ”خودساختہ“ مذہب بغض و عناد کی پرورش کرنے لگا ہے ظاہر ہے کہ اسکو اس مذہب سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا جسکو آسمانی کہا جاتا ہے اس پر نظر کرکے آجکل ہمیں جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنے مذہب کو بالکل بھلادے بلکہ ضرورت اسکی ہے کہ وہ مذہب کو صحیح معنوں میں سمجھے اور اسکی حقیقی روح کو پہچانے اسکے بعد نا ممکن ہے کہ وہ دنیائے انسانیت کی بھلائی نہ چاہے۔ بہر حال ہمیں مایوس نہ ہونا چاہئے بلکہ ہمیشہ خوش و خرم اور پر امید رہنا چاہئے اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بسا اوقات ایسے مصائب جن کو ہم ناقابل برداشت تصور کرتے ہیں کبھی پیش ہی نہیں آتے۔ دنیا آلام و مصائب کا شکار رہی ہے اور آئندہ بھی رہیگی لیکن انسان پھر بھی کسی نہ کسی طرح خوش خوش زندگی گزار ہی دیتا ہے۔

مشترکہ فرض

”ہم سب کا اس وقت یہ فرض ہے کہ اس مملکت ابد مدت اور سارے ملک کے اقتصادی اور سیاسی مسائل میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کریں کیونکہ حیدرآباد میں ہمکو ایسی یکجہتی ترقی کے مواقع حاصل ہیں جو دوسروں کے لئے قابل مثال ہوسکتے ہیں۔“

”آپ حضرات خود بھی واقف ہونگے کہ اعلحضرت بندگان عالی کی یہ دلی تمنا ہے کہ انکی رعایا کے ہر فرد کی مساوی حوصلہ افزائی کی جائے، ترقی کے مساوی مواقع فراہم کئے جائیں، ہر شخص کو اسکی صلاحیت کے لحاظ سے فلاح و بہبود حاصل ہو، طمانیت قلب کے اکتساب کے

امکانات حاصل رهیں ، آپس کی بدگمانیاں دور هوجائیں اور دلوں میں پیدا هونے والے خوف و خطر کا سدباب هوجائے یهی اعلحضرت بندگانعالی کی حکومت کا بھی مطمع نظر هے اور یهی وه مقصد هے جسکے حصول کے لئے حکومت کو توقع هے که ملک کے مختلف فرقے نه صرف اسکے ساتھ اتحاد واشتراک عمل کرینگے بلکه ایک دوسرے کے ساتھ بھی ایسا هی برتاؤ کرینگے جسکی انسانی برادری مستحق هے

روحانی طاقت

'' میری دلی تمنا هے که آپ حضرات ان کوششوں کو اپنی روحانیت سے تقویت پهنچائینگے اور اپنی دعاؤں سے بارآور کرینگے جو باشندگان حیدرآباد کے لئے موجب برکت ثابت هونگے

مسائل کا عاجلانه حل

'' آپ نے ملک کے جن مسائل کی طرف اشاره کیا هے انکے متعلق میں آپ کو یقین دلاسکتا هوں که مجھے انکی اهمیت کا پورا پورا احساس هے اور جسکو میں انشاالله بعجلت ممکنه اور اطمینان بخش طریقه پر حل کرنے میں کوتاهی نه کرونگا ۔ میں سمجھتا هوں که اس مسئله میں اس سے زیاده اس موقع پر کچھ کهنے کی ضرورت نهیں هے اور نه شاید اس سے زیاده کهنے کی آپ مجھ سے توقع رکھتے هونگے اگر میں راه راست پر رهوں تو آپ دوستوں کی طرح میرا ساتھ دینگے اور اگر میں غلطی کر جاؤں تب بھی آپ میری رفاقت سے منه نه موڑینگے بشرطیکه میری نیت اچھی هو اور میرے ارادے ناقابل اعتراض هوں ۔ مجھے امید هے که جب میں ان فرائض سے سبکدوش هوؤنگا تو میری نسبت یه کها جاسکیگا که میں نے ملک و مالک کی خدمت اور رعایا کی بهتری میں اپنی امکانی کوششیں صرف کرنے میں کوئی دقیقه اٹھا نهیں رکھا ۔ ''

بسلسله صفحه (۲۰)

حکومت کی پالیسی کی وضاحت

اپنی تقریر ختم کرنے سے پهلے نواب صاحب نے فرمایا : '' میں یه واضح کردینا چاهتا هوں که سررشته لیبر کی یه بڑی خواهش هے که ملک کے مزدور اچھی اور باعزت زندگی بسر کریں انهیں صاف ستھرا لباس اور کافی غذا ملے ۔ ان کے بچوں کی اچھی دیکھ بھال هو ضروری تعلیم سے وه بے بهره نه رهیں اور اچھے شهری بن سکیں ۔ '' آپ نے آجروں اور مزدوروں دونوں سے اپیل کی که اگر انهیں سررشته کی خیرسگالی پر بھروسه هے تو اس کی ممکنه مدد کریں ۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

امرداد سنہ ۱۳۵۵ف - جون سنہ ۱۹۴۶ع

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے میں چاندی اور سونے کی قیمتوں کا رجحان کمی کی طرف رہا - سکہ کلدار کی خریدی اور فروخت کی بیش ترین شرحیں علی الترتیب ۱۱۶-۱۱-۰ روپے اور ۱۱۶-۱۲-۰ رہیں - اشیاء کی قیمتیں ترقی پذیر رہیں -

زر کاغذی اور سکے

جون سنہ ۱۹۴۶ع میں زیرگشت سکوں کی جملہ مالیت ۴۸۸۷,۵۹ لاکھ روپے تھی اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ یہ مالیت ۴۸۹۵,۴۵ لاکھ روپے تھی اس طرح ۷,۸۶ لاکھ روپے کی کمی ہوئی - خام گردش کے مقابلہ میں زرمحفوظ کا تناسب ۴۰,۴۴ فی صد تھا - جوگزشتہ ماہ کے مقابلہ میں ۰,۰۹ فی صد کم ہے -

زیر گشت نوٹ

زیر تبصرہ مہینے میں جاری کردہ نوٹوں میں سے ۹۷,۲۳ فی صد نوٹ گردش میں رہے اس کے برخلاف سابقہ ماہ میں ۹۹,۱۷ فی صد نوٹ گردش میں تھے - مئی سنہ ۱۹۴۶ع کے مقابلہ میں نوٹوں کی گردش میں ۴,۹۰ لاکھ روپے یا تقریباً ۰,۱۰ فی صد کی کمی ہوئی -

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں واجبات اور اثاثاجات ممالک محروسہ میں کاروبار کرنے والے مشترکہ سرمایہ کے ۲۰ بنکوں کے واجبات کی جملہ مقدار ۴۶۹۷,۷۶ لاکھ روپے تھی اور ان کے نقد اثاثوں کی مقدار ۸۳۷,۰۱ لاکھ روپے تھی - ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور خرید شدہ یا بٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب ۴۵۹,۷۲ لاکھ روپے اور ۸۳,۷۱ لاکھ روپے تھی -

حکومت کے نقد اثاثے

زیر تبصرہ مہینے کے آخری دن حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب ۴۱۷,۵۲ لاکھ روپے اور ۴۷۹,۵۸ لاکھ روپے تھی -

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باہمی کے جن ۱۸ بنکوں سے اعداد وصول ہوئے ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار ۱۶,۴۰ لاکھ روپے ہے ختم ماہ پر بنکوں انجمنوں حکومت اور انفرادی طور پر اراکین اور دیگر اشخاص سے حاصل شدہ امانتوں اور قرضوں کی مقدار ۲۷,۸۴ لاکھ روپے تھی بنکوں میں ۴,۱۶ لاکھ روپے نقد موجود تھے -

نرخ تھوک فروشی

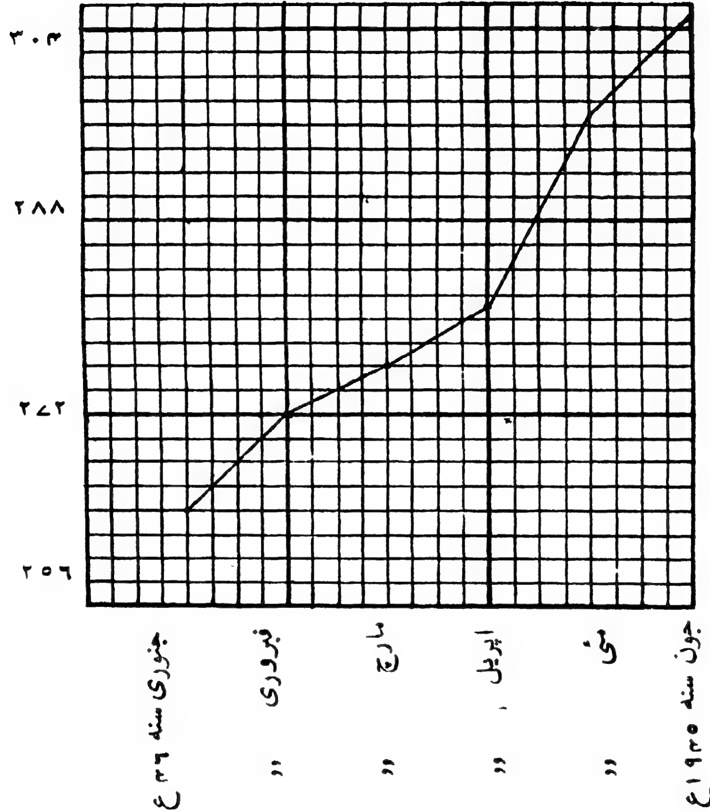
جون سنہ ۱۹۴۶ع میں غلے کی قیمتوں کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ البتہ دالوں اور دیگر اغذیہ کے اوسط اشاریہ میں علی الترتیب ۸ اور ۳۱ اعشاریہ کا اضافہ ہوا ۔ دیگر اغذیہ اوسط اشاریہ میں اضافہ زیادہ تر آلو اور ادرک کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے عمل میں آیا گڑ کی قیمت میں کمی کی وجہ سے شکر کے اشاریہ میں ۱۵ اعشار کمی ہوئی ۔ تمام اغذیہ کے اوسط اشاریہ میں ۱۶ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔

جملہ غیر غذائی اشیاء کے تحت ساختہ کپاس اور کھال کے اشاریوں میں علی الترتیب ۱۰ اور ۱۱ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ اس کے برخلاف روغن دار تخم اور نباتاتی تیل کے اشاریوں میں علی الترتیب ۶ اور ۱۰ اعشاریہ کمی ہوئی ۔ اشیا تعمیر دیگر خام اشیاء اور ساختہ اشیاء اور جملہ غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریہ علی الترتیب قایم رہے ۔ اگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع کی اثاث پر زیر تبصرہ مہینے کا عام اشاریہ ۳۰۵ تھا ۔ اس کے مقابلہ میں مئی سنہ ۱۹۴۶ع میں یہ اشاریہ ۲۹۷ تھا ۔ جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کی اثاث پر جون سنہ ۱۹۴۶ع کا عام اشاریہ ۲۶۷ تھا ۔ اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ یہ ۲۶۶ تھا ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں جون سنہ ۱۹۴۶ع مئی سنہ ۱۹۴۶ع جون سنہ ۱۹۴۵ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے ۔

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (-) بمقابلہ	
		جون ۴۶ع	مئی ۴۶ع	جون ۴۶ع	مئی ۴۶ع	جون ۴۶ع
غلہ	۱۰	۲۷۴	۲۷۴	۲۷۹	۰۰	-۵
دالیں	۶	۲۹۱	۲۸۳	۱۹۷	+۸	+۹۴
شکر	۲	۱۶۴	۱۷۹	۱۲۳	-۱۵	+۴۱
دیگر اغذیہ	۱۶	۳۰۸	۲۷۷	۲۶۳	+۳۱	+۴۵
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۸۶	۲۷۰	۲۵۲	+۱۶	+۳۴
روغن دار تخم	۵	۳۱۰	۳۱۶	۲۶۰	-۶	+۱۵۰
نباتاتی تیل	۴	۳۰۷	۳۱۷	۲۶۲	-۱۰	+۱۴۵
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۳۳۳	۳۲۳	۲۹۰	+۱۰	+۴۳
چمڑا اور کھال	۲	۴۲۱	۴۱۰	۳۲۹	+۱۱	+۹۲
اشیاء تعمیر	۸	۲۳۹	۲۳۹	۲۸۲	۰۰	-۴۳
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۵۰	۲۵۰	۲۹۹	۰۰	-۴۹
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۳۳۰	۳۳۰	۲۸۰	۰۰	+۵۰
عام اشاریہ	۶۶	۳۰۵	۲۹۷	۲۶۶	+۸	+۳۹

مندرجہ ذیل گراف میں جنوری سنہ ۱۹۴۶ع تا جون سنہ ۱۹۴۶ع نرخ ٹھوک فروشی کے عام اشاریوں کے رجحان کو ظاھر کیا گیا ھے :-



نرخ چلر فروشی

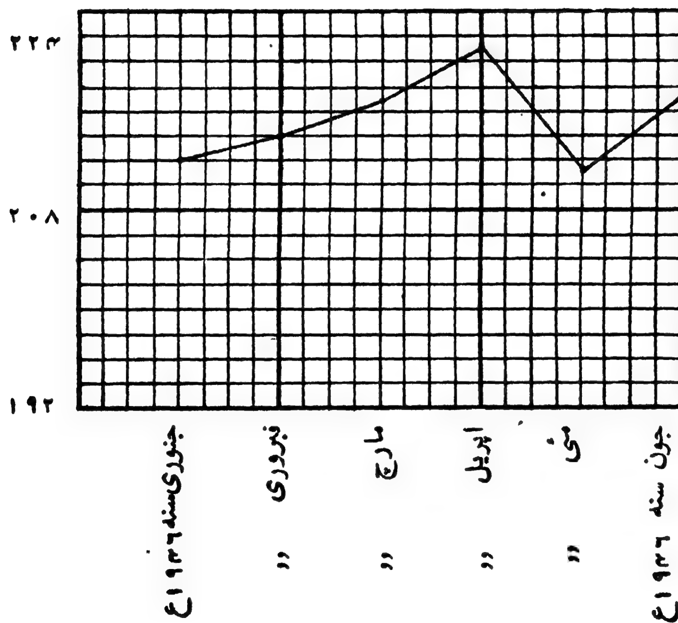
زیر تبصرہ مہینے میں موٹا چاول، دھان، باجرا، راگی، چنا اور نمک کی قیمتوں میں اضافہ ھوا اور جوار اور مکئی کی قیمتوں میں کمی ھوئی دیگر اشیاء کی قیمتیں علی الترتیب قایم رھیں - گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں عام رحجان اضافہ کی طرف رھا ھے -

دس اھم اشیاء کے اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ھے -

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریہ بابتہ	
		جون ۴۶ع	مئی ۴۶ع	جون ۴۶ع	مئی ۴۶ع
موٹا چاول	۳ - ۷	۰ - ۳	۳ - ۳	۲۴۰	۲۲۵
دھان	۱۲ - ۱۴	۱۴ - ۳	۷ - ۵	۳۰۳	۲۷۱
گیہوں	۰ - ۷	۸ - ۲	۸ - ۲	۱۹۳	۱۹۳
جوار	۰ - ۱۰	۶ - ۰	۰ - ۰	۱۸۶	۱۸۸

باجرہ	۸ - ۱۰	۰ - ۵	۲ - ۵	۲۱۰	۲۰۵
راگی	۵ - ۱۱	۲ - ۵	۱۰ - ۵	۲۲۱	۲۰۱
مکئی	۱۳ - ۱۰	۳ - ۶	۸ - ۵	۱۷۵	۱۹۷
چنا	۱۰ - ۷	۰ - ۳	۱ - ۳	۲۵۴	۲۴۹
تور	۱ - ۱۰	۱۵ - ۳	۱۵ - ۳	۲۵۶	۲۵۶
نمک	۱۳ - ۸	۱۴ - ۶	۱۴ - ۶	۱۳۴	۱۲۸
عام اشاریہ	..	..	..	۲۱۷	۲۱۱

مندرجہ ذیل گراف میں جنوری تا جون سنہ ۱۹۴۶ع دس اہم اشیا کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے ۔



سونا اور چاندی

جون سنہ ۱۹۴۶ع میں سونے اور چاندی کے کم ترین بیش ترین نرخ علی الترتیب ۱۲۴ اور ۱۲۸ روپے فی تولہ اور ۱۷۵ اور ۱۹۹ روپے فی صد تولہ تھا ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں جنوری تا جون سنہ ۱۹۴۶ع سونے اور چاندی کے بیش ترین اور کم ترین نرخوں کی صراحت کی گئی ہے -

ماہ	سونا فی تولہ		چاندی فی صد تولہ	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
جنوری سنہ ۴۶ع	۹۹-۰-۰	۱۱۲-۰-۰	۱۵۶-۰-۰	۱۶۴-۰-۰
فبروری سنہ ۴۶ع	۱۰۶-۰-۰	۱۱۲-۰-۰	۱۶۳-۰-۰	۱۷۰-۰-۰
مارچ سنہ ۴۶ع	۱۰۷-۰-۰	۱۱۸-۰-۰	۱۶۷-۰-۰	۱۸۰-۰-۰
اپریل سنہ ۴۶ع	۱۱۸-۰-۰	۱۲۱-۰-۰	۱۸۰-۰-۰	۱۸۴-۴-۰
مئی سنہ ۴۶ع	۱۲۱-۸-۰	۱۲۹-۰-۰	۱۸۴-۰-۰	۲۰۰-۰-۰
جون سنہ ۵۴ع	۱۲۴-۰-۰	۱۲۸-۰-۰	۱۷۵-۰-۰	۱۹۸-۰-۰

کلدار شرح مبادلہ

زیرتبصرہ مہینے میں سکہ کلدار کی خریدی اور فروخت کی شرحیں علی الترتیب ۱۱۶-۱۱ روپے اور ۱۱۶-۱۲ روپے رہی -

حصص کے نرخ

ذیل کے تختہ میں سرکاری پرامیسری نوٹ اور حصص کی قیمتیں درج ہیں -

تفصیلات		مئی سنہ ۱۹۴۶ع روپیہ آنہ	جون سنہ ۱۹۴۶ع روپیہ آنہ
سرکاری تمسکات			
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲ ½ فی صد	۱۰۰-۱۳	۱۰۰-۱۱
,, ,, ,,	۳ ½ فی صد	۱۰۳-۱۰	۱۰۳-۸
بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۰-۴	۴۸-۸
اسٹیٹ بنک		۱۶۲-۰	۱۶۹-۰
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۵۰-۰	۷۵۰-۰
,, ,,	۶ فی صد (۲۵۰ ,, ,,)	۵۰۵-۰	۵۰۵-۰
پارچہ جات			
اعظم جاہی ملز		۴۸۰-۰	۵۰۴-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز		۱۰۵۴-۰	۱۰۵۰-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈویونگ ملز		...	...
محبوب شاہی ملز		۲۷۶۰-۰	۳۱۲۵-۰
عثمان شاہی ملز		۴۰۶-۰	۴۳۹-۰

شکر		
نظام شوگر فیا کٹری معمولی	۶۰ - ۶	۵۹ - ۸
" " ترجیحی	۳۰ - ۰	۳۹ - ۱۲
سالار جنگ شوگر فیا کٹری	۳۶ - ۰	۳۶ - ۰
کمیکلز		
بایو کمیکلز	۸ - ۰	۸ - ۱۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	۳۳ - ۳	۳۲ - ۱۰
کمیکلز اینڈ فارما سیوٹکلیز	۳۳ - ۰	۳۳ - ۰
متفرق		
آلوین میٹلز	۱۱۳ - ۸	۸۱ - ۰
دکن فلور	۱۱۵ - ۰	۱۱۵ - ۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	۷۰۰ - ۰	۹۷۵ - ۰
" " ۵ فیصد قرض	۱۰۷ - ۸	۱۰۷ - ۳
حیدرآباد ٹینریز	۲۳ - ۸	۲۳ - ۸
نشنل فوڈ	۱۰ - ۱۰	۱۰ - ۱۰
سنگارینی کالریز	۱۹ - ۸	۱۹ - ۸
سرپور پیپر ملز	۲۳۹ - ۰	۲۵۳ - ۸
اسٹارچ پراڈکٹس	۸۵ - ۰	۹۰ - ۰
تاج کلے ورکس	۱۱۲ - ۸	۱۱۲ - ۰
تاج گلاس ورکس	۱۵ - ۱	۱۵ - ۶
وزیر سلطان	۹۵ - ۰	۹۵ - ۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	۱۵ - ۰	۱۵ - ۸

صنعتی پیداوار

دیاسلائی - زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی دیاسلائی کے کارخانوں میں ۱۸ ہزار گروس ڈبے تیار کئے گئے۔ اس کے برخلاف سابقہ مہینے میں ۲۹ ہزار گروس ڈبے اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۱۸ ہزار گروس ڈبے تیار کئے گئے تھے۔

سمنٹ - جون سنہ ۱۹۴۶ء میں سیمنٹ کی مجموعی پیداوار ۱۰۷۰۰ ٹن سیمنٹ تیار ہوئی ہوئی اس کے مقابلہ میں مئی سنہ ۱۹۴۹ء میں ۱۶۴۰۰ اور جون سنہ ۱۹۴۵ء میں ۱۰۶۰۰ ٹن سیمنٹ تیار ہوئی تھی۔

شکر - شکر کی پیداوار کا موسم نہیں تھا۔

ذیل کے تختہ میں صنعتی پیداوار کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں۔

اشیاء	اکائیاں	جون سنه ۴۶ع	مئی سنه ۴۶ع	جون سنه ۴۵ع	(+) یا (−) بمقابله مئی سنه ۴۶ع	(+) یا (−) بمقابله جون سنه ۴۶ع
دیا سلائی	گروس ڈبے	۱۸٫۰	۲۹٫۷	۱۸٫۸	− ۱۱٫۷	− ۰٫۸
سمنٹ	ٹن	۱۰٫۷	۱۶٫۳	۱۰٫۶ -	− ۵٫۷	+ ۰٫۱
شکر	ہنڈرڈ ویٹ	..	۳٫۱	..	..	.

تجارتی اعداد :— بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں بلدیہ حیدرآباد میں چاول گیہوں اور جوار کی درآمد شدہ مقداز علی الترتیب ۳۳٫۸ ہزار پلہ ۳۱٫۳ ہزار پلہ اور ۵۱٫۳ ہزار پلہ تھی۔

جون سنه ۱۹۴۶ع اور جون سنه ۱۹۴۵ع میں برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی درآمد کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں) جون سنه ۱۹۴۶ع	جون سنه ۱۹۴۵ع
گیہوں	..	۳۱۳۴۷	۱۹۲۷۰
آٹا	..	۲۲۷۰	۹۹
دھان	..	..	..
چاول	..	۳۳۸۴۰	۳۱۰۲۹
جوار	..	۵۱۳۱۲	۳۴۵۴۹
باجرا	..	..	۲۱۶۲
راگی	..	۸	..
ماش	..	۳۳۶	۵۱۳
چنا	..	۳۸۸۱	۴۶۴۲
گھی (من)	..	۲۹۱	۱۱۲
چائے	..	۱۱۵۵	۱۱۱۲
شکر	..	۴۹۸۸	۱۵۶۸۷

اہم اشیاء کی در آمد و بر آمد

مندرجہ ذیل تختہ میں اہم "در آمد اشیاء" کی مالیت بتائی گئی ہے ۔

(اعداد ہزار روپے میں) ۔

اشیاء		جون سنہ ۱۹۴۶ء	مئی سنہ ۱۹۴۶ء	(+) یا (−) بمقابلہ مئی سنہ ۱۹۴۶ء
اجناس خوردنی	..	۲۳	۱۰	+۱۳
شکر	..	۰۰	۸۹	−۸۹
نمک	..	۷۰۲	۱۳۵۲	−۴۵۰
میوہ	..	۱۱۰۶	۱۱۷۷	−۷۱
سپاری	..	۳۸۶	۳۵۷	+۲۹
کپڑا	..	۵۹۸۲	۶۷۸۳	−۸۰۱
سوت	..	۱۶۹۳	۱۹۳۲	−۲۳۹
ریشم	..	۱۸۶	۳۹	+۱۴۷
پیتل	..	۳۹۹	۵۷۳	−۱۴۷
لوہا	..	۵۹۵	۵۴۷	+۴۸
لکڑی	..	۱۰۶	۱۹۷	−۹۱
چاندی (تولے)	..	۱	۲۳	−۲۲
سونا (تولے)	..	۷۶۰	۲۱۰	+۵۵۰
حیوانات	..	۲۰۸	۲۴۴	−۳۶
دیگر	..	۱۱۱۰۴	۱۲۱۶۷	−۱۰۶۳
جملہ	..	۲۳۲۵۹	۲۵۶۹۹	−۲۴۴۰
جملہ برائے اپریل سنہ ۱۹۴۵ء	..	۱۷۱۲۹	۲۰۹۴۱	−۳۸۱۲

ممالک محروسہ سے اہم اشیاء کی ماہواری بر آمد

جون اور مئی سنہ ۱۹۴۶ء کے دوران میں ممالک محروسہ سے بر آمد شدہ اہم اشیاء کی مالیت درج ذیل ہے ۔

اشیاء		اپریل سنہ ۱۹۴۶ء	مارچ سنہ ۱۹۴۶ء	(+) یا (−) بمقابلہ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء
اجناس خوردنی	..	۵۸۶۱	۲۱۵۳	+۳۷۰۸
کپاس	..	۲۸۱۵	۵۰۵۳	−۲۲۳۸
السی	..	۲۸۵	۶۷۴	−۳۸۹
تل	..	۷۶	۷۷	−۱
مونگ پھلی	..	۳۵۳۹	۴۲۲۸	−۶۸۹

تخم ارنڈی	..	۵۹۱	۱۴۴۷	−۸۵۶
روغنیات	..	۵۴۵۳	۵۷۱۴	−۲۵۱
نیل	..	..	۲	−۲
چوبینہ	..	۲۵۲	۲۵۴	+۷
کھال اور چمڑا	..	۱۵۷	۱۵۹	−۲
حیوانات	..	۱۸۹	۳۱۷	−۱۲۸
دیگر	..	۳۰۸۶	۴۱۷۸	−۱۰۹۲
جملہ	..	۲۲۳۰۴	۲۴۲۳۷	−۴۹۶۴
جملہ برائے اپریل ۱۹۴۵ع	..	۴۲۸۹۶	۲۶۲۳۸	+۱۶۶۵۸

کپاس کے اعداد

کپاس کی ابتدائی شرح فی پلہ ۴۵ تا ۴۶ روپیہ اور اختتامی شرح فی پلہ ۴۲ تا ۶۰ روپیہ کے درمیان رہیں۔ روئی کی افتتاحی اور اختتامی شرحیں علی الترتیب ۱۱۷ روپیہ تا ۱۴۵ روپیہ اور ۱۰۴ روپیہ تا ۱۵۲ روپے رہیں۔

کپاس کی برآمد

ذیل کے تختہ میں ممالک محروسہ سے ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (پلوں میں درج ہیں)

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		جون سنہ ۴۶ع	جون سنہ ۴۵ع	جون سنہ ۴۶ع	جون سنہ ۴۵ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۱۷۰۲۶	۲۶۳۹۱	۲۰۰۵	۲۰۱۴
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلاپریس کئے)	..	..	۲۲۷	۸۸۴	۳۵۴۷
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	۲۲	..	۵۲۶	۱۶
جملہ	..	۱۷۰۴۸	۲۶۶۱۸	۳۴۱۵	۵۵۷۷
کٹھوں کی مجموعی تعداد فی کٹھا ۴۰۰ پونڈ		۱۰۲۲۸	۱۵۹۷۰	۲۰۴۸	۳۳۴۶

پریس کی ہوئی کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ میں کپاس کی صاف اور پریس کرانے والی گرنیوں میں ۶ ہزار پلے کپاس پریس کی گئی۔ اس کے مقابلہ میں مئی سنہ ۱۹۴۶ع میں ۴ ہزار گٹھے اور جون سنہ ۱۹۴۵ع میں ۹ ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی۔

ساختہ کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ۵,۴۴ لاکھ گز رہی۔ حالانکہ سابقہ مہینے میں ۳,۴۴ لاکھ گز اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۳,۵۲ لاکھ گز کپڑا تیار کیا گیا تھا۔

زیر تبصرہ مہینے میں سوت کی پیدا وار ۱۷٫۸ لاکھ پونڈ تھی - اس کے مقابلہ میں مئی سنہ سنہ ۱۹۴۶ع اورجون سنہ ۱۹۴۵ع میں پیدا وار کی مقدار علی الترتیب ۱۸٫۶ لاکھ پونڈ اور ۱۸٫۸ لاکھ پونڈ تھی -

گرنیوں میں صرفہ

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ میں قایم شدہ گرنیوں میں ۲٫۰۵ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی اس طرح گزشتہ ماہ اور پچھلے سال اسی ماہ کے مقابلہ میں علی الترتیب ۲٫۴۴ لاکھ پونڈ اور ۳٫۱۵ لاکھ پونڈ کی کمی ہوئی -

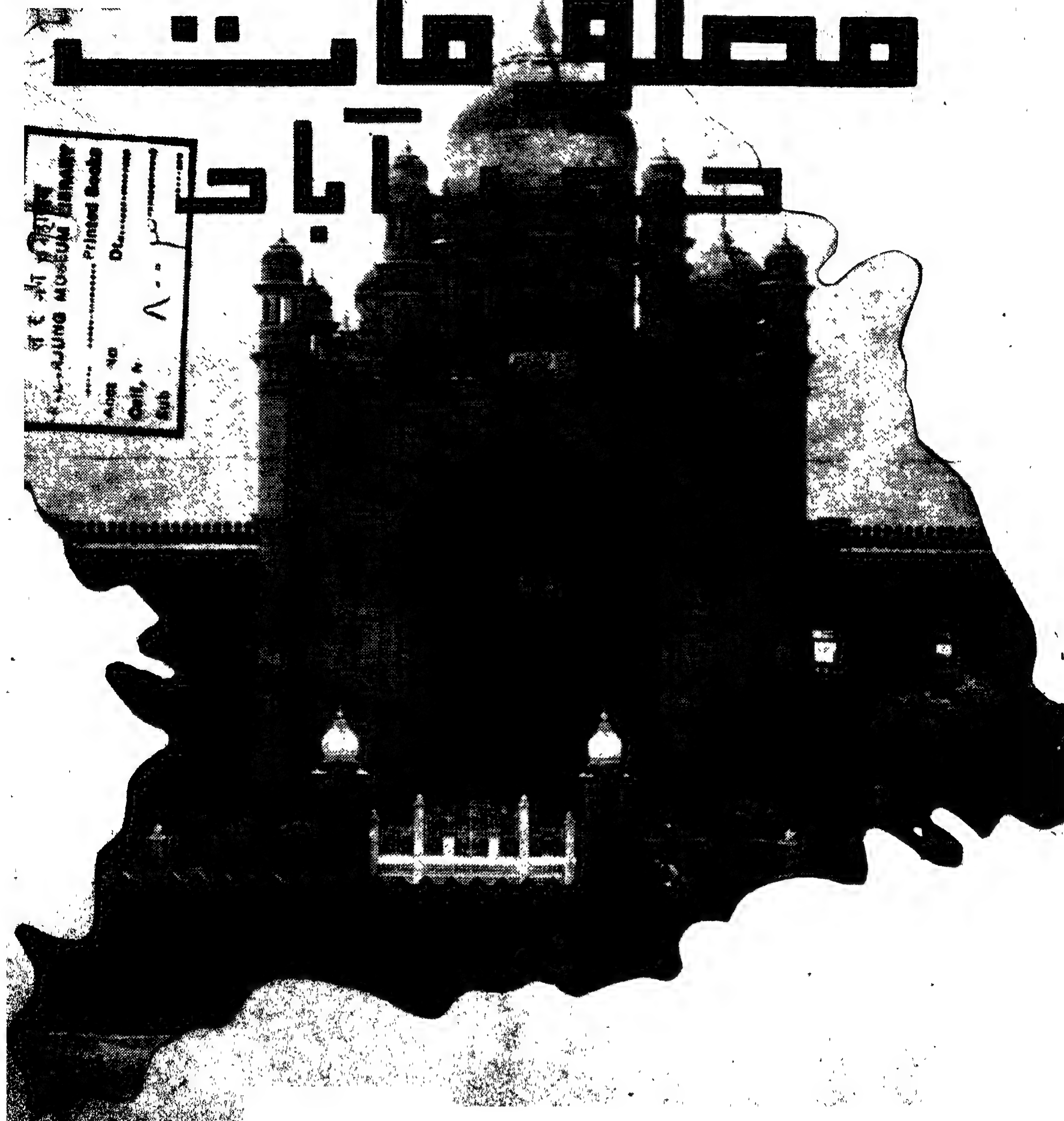
ماہانہ آمدنی اورخرچ

ذیل کے تختہ میں مئی اورجون سنہ ۱۹۴۶ع میں بعض اہم مدات کے تحت سرکاری آمدنی کی تفصیلات درج ہیں -

مدات		آمدنی		خرچ	
		مئی سنہ ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۶ع	مئی سنہ ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۶ع
مالگزاری	..	۲۴۸۵	۳۸۶	۳۹۷	۲۳۶
جنگلات	..	۵۳۴	۶۲۰	۸۸	۹۲
کروڑگیری	..	۲۲۹۹	۲۶۳۶	۱۷۴	۳۹
آبکاری	..	۴۷۳۱	۵۰۴۹	۱۷۴	۳۳۷
اسٹامپ اور رجسٹریشن	..	۳۹۹	۲۷۴	۲۲	۲۴
قرضہ	..	۲۶۰۹	۲۸۲۱	۴۰۳	۴۰۷
سکہ	..	..	۱	۲۳	۷۷
ٹپہ	..	۲۰۹	۱۸۹	۹۸	۱۰۰
کشوری نظم و نسق	..	۶	۹	۵۶۳	۴۸۳
پولیس	..	۱	۳۴	۵۹۷	۵۷۲
تعلیمات	..	۳۲	۳۲	۴۸۷	۹۸۱
طبابت	..	۱۳	۱۴	۵۵۵	۳۷۱
زراعت	..	۱۱	۵۸	۱۱۸	۱۳۶
بلدیہ و صحت عامہ	..	۷	۲	۹۳	۸۶
عمارات	..	۸	۹	۷۵۰	۶۹۷
آبپاشی	..	۳۹	۴	۵۸	۱۳۱
ریلوے	..	۱۱	۲۳۳۳	۳۶	۱
متفرق	..	۱۴۳	۱۰۰	۲۰۸	۱۰۰

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

زیر تبصرہ مہینے میں مشترکہ سرمایہ کی ۵ کمپنیوں کی رجسٹری عمل میں آئی -


معلومات

فہرست مضامین

بہمن سنہ ۱۳۵۶ف — ڈسمبر سنہ ۱۹۴۶ع

سرورق
عدالت العالیہ عثمانیہ حیدرآباد دکن
(صدر دروازے کا رخ)

شاہانہ اپیل

”جس منصب پر میں فائز ہوں اس کے اقتضاء کے مطابق میں اپنا یہ فرض سمجھتا ہوں کہ ہماری تاریخ کے موجودہ نازک وقت میں اپنے ہم وطنوں کو اور خاص کر شمالی ہند کے رہنے والوں کو جہاں نہایت دردانگیز اور ہولناک واقعات رونما ہو رہے ہیں مخاطب کر کے یہ چند کلمے کہوں۔ ہمارے مذہبی یا سیاسی اختلافات چاہے جو کچھ ہوں مگر ان المناک واقعات نے ہم سب کے دلوں کو خوف اور نفرت کے جذبات سے لبریز کر دیا ہے۔ جو لوگ اس بے معنی برادرکشی اور خون ریزی میں مبتلا ہیں وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ وہ ایک قدیم اور عظیم الشان ملک کے رہنے والے اور ایک دوسرے کے برادر شہری ہیں۔ اور یہ وہ ملک ہے کہ جس کے سامنے ایک بڑا اور شاندار مستقبل ہے۔ وہ یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ کوئی ایک فرقہ کسی دوسرے فرقہ کو نقصان نہیں پہونچا سکتا الا یہ کہ وہ خود اپنے آپ کو اور مجموعی حیثیت سے ہندوستان کو بھی دائمی نقصان پہونچائے اور وہ اس کا بھی خیال نہیں کرتے کہ خدا معاف نہیں کرتا ان لوگوں کو جو بے گناہ مرد عورت اور بچوں کا خون بہاتے ہیں۔

ہندوستان کی تاریخ کے اس نازک موقع پر ہر ایک وطن پرست شہری کا عین فرض ہے کہ وہ ہندوستان کو اس بے رحمی کی مصیبت سے بچائے اور اس کو ایک ایسے راستہ پر چلنے سے ہٹائے جس کا انجام ہلاکت ہے اور اس طرح اس کو خود اپنی نظروں میں اور دنیا کی نظروں میں ذلیل و خوار ہونے سے محفوظ رکھے۔

اس موقع پر حکومت کا جو فرض ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ وہ یہ کہ امن و امان کو ہر قیمت پر قائم رکھا جائے اور ممکنہ ذرائع سے کمزور اور بے بس افراد کی حفاظت کی جائے۔

آخر میں میری یہ دلی دعا ہے کہ خداوند عالم اپنے لطف و کرم سے ہندوستان کے تمام باشندوں کو امن و چین اور خوشحالی نصیب کرے“۔

معلومات حیدرآباد

جلد ۷ بہمن سنہ ۱۳۵۶ف - ڈسمبر سنہ ۱۹۴۶ع شمارہ ۳۰

احوال و اخبار

ہوش مندی کی طرف بلاوا اس اشاعت میں ہمارے قارئین اعلی حضرت بندگان عالی شہریار دکن وبرار کی ایک اپیل کے مطالعہ کی عزت حاصل کرینگے جس میں اعلی حضرت بندگان عالی نے باشندگان ہند سے آپس کے کشت و خون کو ختم کرکے فرقہ واری ہم آہنگی اور امن و امان کے قیام میں حصہ لینے کی اپیل کی ہے - یہ اپیل جو ایک ایسی شخصیت کی طرف سے کی جارہی ہے جو ملک میں ایک اعلی منصب پر فائز اور فرقہ واری احساسات سے بالکلیہ بالاتر ہونے میں زبردست شہرت کی مالک ہے لازمی طو ر پر تمام طبقوں اور فرقوں کے عوا م پر اچھا اثر کرے گی - قتل، لوٹ مار ، اور آتش زنی کے ان بے رحمانہ اور وحشیانہ افعال کی ، جو ملک کے بعض حصوں میں اس قدر وسیع پیمانے پر ، جس کی نظیر اس سے قبل کبھی نہیں ملتی ، اور منظم طریقہ پر سرزد ہوے ہیں جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے - ان واقعات نے ہندوستان کی نیک نامی پر دھبہ لگادیا اور ہندوستانی عوام کو جو روایتی طور پر امن پسند ہیں ساری متمدن دنیا کے سامنے شرمندہ کردیا ہے - اس حزینہ کی شدت اس بات سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ اکثر حالات میں بے گناہ اور امن پسند لوگ ، مرد ، عورتیں ، اور بچے یکساں طور پر اس عوامی جنون کاشکار ہوئے اس کی شیطنت سے قطع نظر فرقہ واری جنون اور بیہودگی کا یہ طوفان نہایت بے وقت بھی ہے -

ملک کی تاریخ کی ایک ایسی نازک ساعت میں جبکہ ہماری مستقبل کی زندگی کے خاکے بنائے جارہے ہیں ملک کے ایک وسیع حصے میں قانون شکنی اور بدامنی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے - موقع کی نزاکت کا تقاضا یقیناً یہی ہے کہ ہم سب ، خواہ کسی مکتب خیال سے تعلق رکھتے ہوں ، اپنے خیالات ، قول اور عمل میں انتہائی ضبط سے کام لیں -

اس بات پر غور کرنے اور سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا اس برادرکشی سے کوئی مفید مقصد حاصل ہوسکتا ہے یا کیا یہ چیز ہندوستان کو اس کی محبوب منزل مقصود ”سب کی آزادی“ پر پہنچاسکتی ہے - اس سوال کا صرف ایک ہی جواب ہوسکتا ہے ، ” ہرگز نہیں “ ، اس لئے تمام صحیح الفکر اصحاب کا پہلا فریضہ یہی ہونا چاہئے کہ جہاں تک ان کے بس میں ہو اس فرقہ واریت کی آگ کو جسکے شعلے سارے ملک کو اپنے دامن میں لپیٹ کر خاکستر بناکر چھوڑنا چاہتے ہیں بجھانے کی کوشش کریں - اس نازک وقت میں ملک کی اس سے بڑی کوئی اور خدمت نہیں ہوسکتی کہ عوام کو باہمی خیر سگالی اور فرقہ واری ہم آہنگی کی طرف بلایا جائے -

اعلحضرت بندگان عالی نے اس اعلی اصول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے اہل ملک کے نام یہ پر خلوص اور پر جوش اپیل جاری کی ہے کہ وہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے سے جو در حقیقت خودکشی کے مترادف ہے باز رکھیں -

” ہندوستان کی تاریخ کے اس نازک موقع پر ہر ایک

وطن پرست شہری کا عین فرض ہے کہ وہ ہندوستان کو اس بے رحمی کی مصیبت سے بچائے ‘‘۔

ہمیں بھروسہ ہے کہ تمام طبقوں اور فرقوں کے لوگ ان اثر انگیز الفاظ پر جو خلوص اور خلق کی ہمدردی کے جذبات پر مبنی ہیں عملی طور پر اور دل سے لبیک کہینگے اور ملک کے دو بڑے فرقوں کے درمیان دوستانہ تعلقات دو بارہ قائم کرنے میں حقیقی مدد کرینگے ۔

قواعد انعقاد جلسہ ہائے عام

حکومت سرکارعالی کے اس فیصلہ سے کہ عام جلسوں کے انعقاد کے متعلق موجودہ قواعد کی بجائے جدید قواعد نافذ کئے جائیں ایک مستقل مطالبہ کی تکمیل ہوتی ہے۔ یہ قدم حکومت سرکارعالی کی اس قدیم حکمت عملی کے تحت اٹھایا گیا ہے کہ عوام کو آزادانہ اظہار خیال کے لئے تمام ممکنہ مواقع فراہم کئے جائیں لیکن اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جب کسی کو کوئی حق حاصل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ واجبات بھی عائد ہوتے ہیں اور حقوق کے استعمال میں واجبات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس زرین اصول کی پوری پوری پابندی نہ کی جائے تو اس سے عوام کو دئے ہوئے حق کا اثر اور فائدہ معدوم ہو کر رہ جاتا ہے ۔

حکومت سرکارعالی نے جو جدید قواعد نافذ کئے ہیں ان کی روسے ہر نوعیت کے جلسہ ہائے عام عہدہ داران متعلقہ کو مدت مقررہ کے اندر قبل ازقبل اطلاع دینے کے بعد منعقد کئے جاسکتے ہیں ۔ ان قواعد میں معمولی جلسوں کے لئے قبل ازقبل اجازت حاصل کرنے کی شرط نہیں رکھی گئی ہے ۔ (جو منسوخ شدہ قواعد کی روسے ضروری تھا)

یہ شرط صرف ایسے سیاسی جلسوں کے لئے باقی رکھی گئی ہے جن کو منعقد یا مخاطب کرنے والے یا جن کی صدارت کرنے والے ایسے اشخاص ہوں جو رعایائے حضور پرنور سے نہ ہوں ۔ موجودہ حالات میں یہ شرط لازمی طور پر باقی رہنی چاہئے جو اون ناپسندیدہ بیرونی اشخاص کے لئے ایک سدراہ معلوم ہوتی ہے جو اپنی تخریبی کارروائیوں کے دائرے کو ممالک محروسہ سرکارعالی تک وسیع کرنا چاہتے ہیں ۔ معمولی حالات میں اس قاعدہ کو استعمال کرنے کی بہت کم ضرورت پیش آئے گی ۔

ایسے جلسہ ہائے عام کے لئے جو ریاستی مجلس مقننہ یا مقامی مجالس کے انتخابات یا ذیلی انتخابات کے سلسلہ میں منعقد کئے جائیں قبل ازقبل اطلاع دینے کی بھی ضرورت نہ ہو گی ۔ امید واران انتخاب یا اون کے مسلمہ کارکنوں کو یہ حق حاصل رہیگا کہ وہ نامزدگی کی تاریخ سے نتائج انتخابات کی اشاعت کے ایک ہفتہ بعد تک عام جلسے طلب کرسکیں اور انہیں مخاطب کرسکیں ۔

حکومت سرکارعالی پر عوام کے مختلف طبقات میں امن و امان اور ہم آہنگی قائم رکھنے کی جو اولین ذمہ داری عاید ہوتی ہے اس کے مدنظر بلدہ حیدرآباد میں کوتوال صاحب بلدہ کو اور اضلاع میں اول تعلقدار صاحبان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی ایسے جلسے کے انعقاد کی مما نعت کردیں جس سے نقض امن واقع ہونے یا ریاست یا بیرون ریاست کی کسی حکومت کے خلاف جو ازروئے قانون قائم ہو ، جذبات نفرت و حقارت پیدا ہونے کا اندیشہ ہو ۔ جلسوں کے انعقاد کی مما نعت کی صورت میں عہدہ داران متعلقہ اسباب و وجوہ کو تحریر میں لائینگے۔ ان کے فیصلہ کے خلاف مرافعہ کا حق دیا گیا ہے ۔

جیسا کہ واضح کیا گیا ہے امن و آئین کی بحالی کی خاطر قبل ازقبل اطلاع دینے کی شرط کو بر قرار رکھنا ضروری سمجھا گیا تا کہ حکومت کو کسی جلسہ میں ممکنہ نقض امن کے انسداد کے انتظامات کرنے میں ، بالخصوص دیہی رقبوں میں ، مدد ملے ۔ توقع کی جاتی ہے کہ داعیان جلسہ ہائے عام اس حقیقت کو یقیناً محسوس کرینگے کہ اس بات کی اولین ذمہ داری انہیں پر عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسے جلسوں کو پر امن فضاء میں اور ایسے طریقہ پر منعقد کریں جس سے امن عامہ میں خلل واقع نہ ہو اور نہ عوام کے مختلف طبقوں میں عداوت پیدا ہو ۔

آسٹریلیائی وفد آسٹریلیائی صنعتی و تجارتی وفد نے حال ہی میں حیدرآباد کا دورہ کیا تھا جس کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ حیدرآباد اور آسٹریلیا کے مابین تجارتی تعلقات کے قیام کے کیا امکانات ہیں - حیدرآباد کے لئے اس وفد کا دورہ ایک خوش آئند اور اہم علامت ہے - اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ حیدرآباد کی مسلسل صنعتی ترقی نے اسے نہ صرف ہندوستان کے صنعتی نقشے میں ایک اہم اور نمایاں مقام عطا کیا ہے بلکہ یہ دنیا کے دوسرے حصوں کے ماہرین صنعت کے لئے بھی جاذب توجہ بن گئی ہے - اگر چہ ہم صنعتی میدان میں بہت دیر سے اترے ہیں تاہم اپنے لئے ایک راستہ پیدا کرنے کی انتہائی کوشش میں مصروف ہیں - ہم نے صنعتی ترقی کا ایک نہایت زبردست منصوبہ بنایا ہے جس کی تکمیل میں بڑی بڑی رقوم در کار ہوں گی اور یہ بات اطمینان بخش ہے کہ بعض سمتوں میں امید افزا اقدامات کئے گئے ہیں -

صنعتی ترقی کو تیزتر کرنے میں مابقی ہندوستان کی طرح ہمیں بھی تربیت یافتہ افراد کی کمی کی وجہ سے بڑی رکاوٹ پیش آرہی ہے اس کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھاری مشینیں درآمد کرنے میں بھی ناقابل حل دشواریوں کا سامنا ہورہا ہے - ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے حکومت سرکارعالی نے حال ہی میں اپنے ایک صنعتی و تجارتی وفد کو برطانیہ عظمی اور امریکہ روانہ کیا تھا - دونوں ممالک میں حیدرآبادی وفد کا یہ دورہ بڑی حد تک کامیاب رہا اور توقع ہے کہ برطانیہ عظمی اور امریکہ کے صناعوں سے جو مفید روابط قائم ہوئے ہیں ان کی بدولت دونوں ممالک سے ٹھوس اور مادی امداد حاصل ہوگی جس سے یہ ریاست اپنے صنعتی ترقی کے پروگرام کو آگے بڑھانے کے قابل ہو جائے گی - یہ بات ہمارے لئے باعث مسرت ہے کہ آسٹریلیائی وفد ہماری بعض صنعتوں کی ترقی سے بہت متاثر ہوا اور اس نے بعض مقامی صنعت کاروں سے حیدرآباد اور آسٹریلیا کے درمیان باہمی تجارتی تعلقات کی ترقی کے امکانات کے متعلق گفتگو کی - قائد وفد مسٹر بی - میشام نے کہا کہ ان کے ملک کے صناع اور برآمد کنندگان آسٹریلیا میں ایک حیدرآبادی کمشنر تجارت یا ایجنٹ کے تقرر کا خیر مقدم کرینگے - فن دان عملہ کی فراہمی کے متعلق موصوف نے کہا کہ آسٹریلیا کے لئے یہ ممکن ہوسکیگا کہ وہ اپنے فن دان افراد کی ایک محدود تعداد کو حیدرآباد روانہ کرے تاکہ یہاں کی مقامی صنعتوں کی ترقی میں مدد دیں -

درآمد و برآمد کے مسئلہ پر آسٹریلیائی وفد نے بیان کیا کہ آسٹریلیا سردست حیدرآباد کو خام اون ، فولاد کی محدود مقدار ، سیسہ کی چادریں ،اور زرعی آلات مہیا کرسکتا ہے- بھاری مشینری کی فوری سربراہی کے متعلق آسٹریلیائی وفد کوئی وعدہ نہیں کرسکا وفد نے عمارات اور سڑکوں کی تعمیر کے سامان موٹر کاروں ، حرکی مشینوں ،پینٹ اور وارنش کی سربراہی کے سوال پر بھی بحث کی - مسٹر میشام نے بیان کیا کہ چھوٹے ریشہ والی کپاس،سن ، روغن دار تخم ، کھلی ، گنڈیوں، جواہرات اور شیشے کے سامان کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل ہونے کے بعد آسٹریلیا کو ان کی برآمد کے سوال پر تفصیلی غور کیا جائیگا -

آسٹریلیائی وفد نے بلدہ حیدرآباد میں اپنے سہ روزہ قیام کے دوران میں صنعتی اداروں اور کارخانوں ، جامعہ عثمانیہ اور تاریخی اہمیت رکھنے والے مقامات کا معائنہ کیا ارکان وفد نے تجارت گاہ مصنوعات دیہی پر مقامی مصنوعات کو دلچسپی سے دیکھا اور یہ رائے ظاہر کی -

”ہندوستان ایک شوقین نوآموز کی جلت طرازی کے ساتھ بہترین پیدا وار پیش کر رہا ہے-،، *

آسٹریلیائی وفد کے دورہ حیدرآباد نے ان دونوں ممالک کے درمیان تجارتی و صنعتی مہموں کے لئے نئی راہیں کھول دی ہیں اور ہمیں قوی توقع ہے کہ اس سے حیدرآباد اور آسٹریلیا کے مابین تجارتی تعلقات مستحکم ہوں گے جن سے دونوں ممالک کو فائدہ پہنچیگا-

حیدرآباد اور ادارۂ اقوام متحدہ متحدہ قوموں کے ادارے کی چودہ اقوام مجلس تسوید کی رکنیت کے لئے نواب علی یاور جنگ بہادر کی نامزدگی پر ہم

بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں نواب صاحب موصوف متحدہ قوموں کے ادارے کی موجودہ میقات میں ایک مندوب کی حیثیت سے شریک ہیں یہ نامزدگی نہ صرف نواب علی یاور جنگ بہادر کے لئے ایک اعلی شخصی اعزاز ہے بلکہ حیدرآبادی عوام کی اس امداد کا اعتراف بھی ہے جو انہوں نے اقتادئیں کو '' جنگل کے قانون پر انسانی قانون کا غلبہ اور حکومت قایم کرنے میں دی ہے ''۔

ہم نواب صاحب موصوف کو اس اعزاز کے لئے ، جو انہیں اور ان کے ملک کو جس کی وہ نمایندگی کرتے ہیں ، حاصل ہوا ہے دلی مبارک باد دیتے ہیں۔

ایک دوسرے موقع پر بھی نواب علی یاور جنگ بہادر نے ادارہ اقوام متحدہ کے سامنے ہندوستان کا معاملہ کامیابی کے ساتھ پیش کرکے قابل تعریف حصہ ادا کیا ہے ۔ نواب صاحب نے اتحادی ادارے کی معاشی و مالیاتی مجلس کے سامنے تقریر کرتے ہوے ہندوستان کی غذائی ضروریات کو محسوس کرنے کے لئے پر جوش اپیل کی اور ایسے طریقے اختیار کرنے پر زور دیا جن سے '' غذائی اجناس اوردوسری غذائی اشیاء کی تقسیم کے بارے میں بین الاقوامی اقتدار کو تقویت حاصل ہو ۔ '' نواب صاحب نے ہندستان کی موجودہ صورت حال کا ایک بھیانک نقشہ پیش کیا ۔ ایک ایسی صورت حال جو تشویشناک بھی ہے اور فوری توجہ کی محتاج بھی ۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہندوستان کی عام صورت حال یہ ہے کہ گزشتہ سال ہمارے یہاں ستر لاکھ ٹن غذائی اجناس کی کمی تھی اور اس سال ہمیں چالیس لاکھ ٹن اجناس کی کمی کا سامنا کرنا ہے ۔ ''آج یہ مصیبت بنگال تک ہی محدود نہیں بلکہ سارا ملک ، بالخصوص جنوبی ہند کے غذائی قلت بلکہ فاقہ کشی سے دو چار ہے ''۔ نواب صاحب نے اس جلاس میں بیان کیا '' میں اسے ہمارے فرائض کا جزو لازمی تصور کرتا ہوں کہ اب جبکہ ساری دنیا ایک عالمی ادارے کی بدولت ایک رشتہ میں منسلک ہوگئی ہے ، ان ممالک کی معقول اور کافی امداد کی جانی چاہئے جنھیں اسکی شدید ضرورت ہو ''۔

ہمیں یقین ہے کہ ہندوستان کے مقدمہ کی یہ پرزور وکالت غذائی بچت والی اقوام کی توجہ اس نازک غذائی صورت حال کی طرف جس سے یہ ملک دو چار ہے مرکوز کرادیگی اور وہ تساہل اور بے عملی کے خطرے سے خبر دار ہو جائینگی ۔ اب ان کے لئے یہ بات مشکل نہیں ہوگی کہ ہندوستانی صورت حال کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اس ملک کے کروڑوں انسانوں کی امداد و اعانت کے لئے وہ سب کچھ کریں جو ان کے بس میں ہے۔

ایک کروڑ ۶۰ لاکھ افراد کے لئے غذا کا انتظام

قابل قدر غیر سرکاری تعاون

حیدرآباد اس قحط کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہ گیا جسکا شکار اس کے متصلہ علاقے بڑی آسانی کے ساتھ ہوگئے۔ اس کا بڑا سبب حکومت سرکارعالی کی وہ مساعی ہیں جو عوام کے تعاون کے ساتھ اغذیہ کے حصول اور تقسیم کے لئے ایک نہایت کارکرد نظام کو وجود میں لانے کی خاطر کی گئیں۔ حکومت نے فیصلہ کرلیا ہے کہ امداد باہمی کے اصول کو ملک کی زرعی معاشیات کی بنیاد بنایا جائے اور ریاست بھر میں امداد باہمی کی انجمنوں کا ایک جال سا بچھا دیا جائے حکومت ہند کے مشیر اغذیہ مسٹر بی۔ کربی نے ہمارے غذائی نظام کو ملک کا بہترین غذائی نظام قرار دیا ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ ہماری تنظیم نے ملک کے دیگر حصوں کے نظم و نسق کے لئے ایک قابل تقلید نمونے کا کام دیا ہے۔

ابتدائی تدابیر

حکومت نے اس سلسلہ میں جو پہلا قدم اٹھایا وہ یہ تھا کہ غذائی اجناس کی قیمتوں، ان کے حصول، اور تقسیم پر کڑی نگرانی قایم کردی جائے۔ یہ اقدام کئی سال قبل سنہ ۱۹۴۳ع میں کیا گیا جب کہ غذائی صورت حال کے نازک ہو جانے کے آثار پیدا ہوچکے تھے۔ غذائی اجناس کے ساتھ ساتھ شکر اور گڑ کی قیمتیں بھی مقرر کردی گئیں۔ حکومت نے برآمدات پر نگرانی قایم کردی۔ دیگر اجناس مثلاً دالوں اور مونگ پھلی وغیرہ کی قیمتوں میں بھی توازن قائم کردیا گیا مویشی اور کھاد کی برآمد پر امتناع قایم کرکے ان کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کو روک دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ کاشتکار کو لباس، تیل، شکر، زرعی آلات، اور دیگر اشیا مایحتاج مقررہ قیمتوں پر فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا۔

حصول اجناس کی مہم

راتب شدہ اور غیر راتب شدہ علاقوں، قلت زدہ دیہی رقبوں اور افواج کو غذائی رسد بہم پہونچانے اور احکام نگرانی کو موثر بنانے کے لئے حکومت نے غذائی ذخائر کو اپنے قبضہ میں رکھنا ضروری خیال کیا۔ مختلف تدابیر کے ذریعہ اس تجویز کو روبہ عمل لایا گیا۔ جن میں قابل ذکر یہ ہیں۔ فصل کے موقع پر کاشتکار سے اقل پیداوار کی راست خریدی، حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے بعض معین اجناس کی بازاری نرخوں پر خریدی، بڑے کاشتکاروں اور ذخیرہ بازوں سے مناسب قیمتوں پر غذائی اجناس کا حصول، اور برطانوی ہند سے غذائی اجناس کی درآمد۔

ربیع اور خریف کی فصلوں کے لئے لیوی کی شرح مرہٹواڑہ میں ایک من فی ایکڑ اور اضلاع تلنگانہ میں ۳/۴ من فی ایکڑ مقرر کی گئی۔ دس ایکڑ سے زاید اراضی کی کاشت کرنے والوں سے اس سے دوگنی شرح پر اجناس طلب کئے گئے تاکہ بڑے کاشتکاروں کو اس مشترکہ سرمایہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کا موقع ملے۔ دھان کے لئے لیوی کی شرح آبی اور تابی دونوں فصلوں پر فی ایکڑ تین من مقرر کی گئی ہے۔ ۶ آنہ سے کم فصل حاصل ہونے کی صورت میں یہ شرح نصف اور ۳ آنہ سے کم فصل حاصل ہونے کی صورت میں پوری لیوی معاف کردی جاتی ہے۔ لیوی کا غلہ دیہی مجالس کے ذریعہ وصول کیا جاتا ہے جن کی اکثریت غیر سرکاری اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔ حالات کے لحاظ سے لیوی کے احکام کے تحت کاشتکاروں کو اس کی ادائی سے مستثنے کردیا جاتا ہے یا ان کے ساتھ مناسب رعایت کی جاتی ہے۔

لیوی کی قیمتیں

کاشتکار کو اس سے حاصل کئے ہوئے غلہ کی قیمت سرکاری جانب سے بازار کے نرخوں سے کسی قدر کم شرح پر ادا کی جاتی ہے ۔ اس خفیف سے تفاوت کو لیوی کے عملے کی تنخواہ ، حمل و نقل یا بیمہ کے اخراجات اور منافعہ وغیرہ کی ادائی میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ یہ تفاوت دھان کے لئے فی پلہ ڈیڑھ روپیہ اور دو روپیے کے درمیان اور چھوٹے دانہ دار اجناس کے لئے فی پلہ دو روپیہ اور تین روپیہ کے درمیان ہے ۔

اجارۂ خریدی

حکومت نے دھان اور گیہوں کے کافی ذخائر حاصل کرنے کے لئے جن کے بارے میں حیدرآباد ہمیشہ ایک قلت زدہ علاقہ سمجھا گیا ہے اجارہ خریدی کا طریقہ رائج کیا جسکی روسے کاشتکار اپنے فاضل ذخائر صرف حیدرآباد کمرشل کارپوریشن کے ہاتھ فروخت کرسکتے ہیں ۔ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ کاشتکاروں سے دھان اور گیہوں کے تمام فاضل ذخائر حاصل کرلئے جائیں تا کہ یہ اجناس چور بازار میں پہونچنے نہ پائیں ۔

زرعی اعداد و شمار

حکومت نے مختلف اجناس کے زیر کاشت رقبہ اور فصول کے حالات کا اظہار کرنے والے اعداد و شمار کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے سنہ ۱۹۴۳ع میں ایک اسکیم نافذ کی جسکے تحت فصل کاٹنے کے زمانے میں وسیع پیمانہ پر زرعی اعداد و شمار حاصل کئے گئے اس مہم میں سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس کی وجہ سے قابل اعتماد اعداد حاصل ہوسکے ۔

غیر سرکاری تعاون

حکومت نے اپنی اس روایتی پالیسی کے تحت کہ اپنی تمام اسکیموں میں مفاد عوام کی خاطر رائے عامہ کی تائید حاصل کی جائے اپنی غذائی حکمت عملی کی تعئین اور اس کو روبہ عمل لانے میں بھی غیر سرکاری اصحاب کا تعاون حاصل کیا ۔ رائے عامہ سے قریبی ربط قائم رکھنے کے لئے ریاست بھر میں غذائی مجالس کا ایک جال سا بچھادیا گیا ہے ۔ دیہی غذائی مجالس سے لیوی کی وصولی اور غلہ بنکوں کی تنظیم میں زبردست مدد ملتی ہے ۔ تعلقہ جات اور اضلاع کی غذائی مشاورتی مجالس نے اپنے اپنے علاقوں میں غذائی اجناس کے حصول اور تقسیم کے متعلق منصوبے بنانے میں محکمہ رسد کو قابل قدر امداد دی ہے ۔ ان کا صدر ادارہ مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ ہے جو غذائی حکمت عملی کے وسیع اصولوں کی تشکیل میں حکومت سرکارعالی کو قیمتی امداد دے رہا ہے ۔

امداد باھمی کے اصول پر غذائی تنظیم

حکومت نے ابتدا ھی سے اپنی غذائی حکمت عملی کے موثر نفاذ کے لئے امداد باھمی کی تحریک سے استفادہ کیا ہے ۔ مواضعات میں اتحادی غلہ بنک قایم کئے گئے ہیں ۔ اب تک ۷ ہزار مواضعات میں ایک ایک غلہ بنک کا قیام عمل میں آ چکا ہے اور تجویز ہے کہ ریاست کے ماباقی ۱۴ ہزار مواضعات میں بھی ایک ایک غلہ بنک کھول دیا جائے ۔ ریاست کے ۱۰۴ تعلقوں میں امداد باھمی کے اصول پر ایک ایک انجمن ترقیات دیہی قائم کی گئی ہے ۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو حیدرآباد کواپریٹو کمرشیل کارپوریشن میں تبدیل کردیا گیا ہے ۔ جس سے امداد باھمی کی غیر زرعی انجمنوں کا جو اغذیہ کے انتظام سے قریبی تعلق رکھتی ہیں ایک وفاقی نظام قائم ہوگیا ہے ۔ غلہ بنک کو یہ حق حاصل ہے کہ لیوی کے تحت وصول شدہ غلے میں ہر من پر ۵ سیر حاصل کرلے یہ بنک بہت جلد اس قابل ہوجائیں گے کہ نہ صرف مقامی غذائی قلت کو دور کرسکیں (اگر ضرورت ہو) بلکہ محکمہ زراعت کو مختلف اجناس کے ترقی یافتہ تخم فراہم کرسکیں اور اس کے بدلے میں اس محکمہ سے دوسری اجناس کے اچھے تخم حاصل کرسکیں ۔ ان سے چھوٹے کاشتکاروں اور اپنی زمین نہ رکھنے والے مزدوروں کو زرعی مصروفیات سے خالی مہینوں میں غلہ بطور قرض دیا جاسکے گا ۔ امداد باھمی کی تعلقہ یونینوں نے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو بڑے پیمانہ پر اغذیہ

کی فراھمی میں زبردست امداد دی ہے ۔ اس کے علاوہ ان کی مدد سے دیہی علاقوں میں محکمہ مال کی طرف سے فروخت کے مراکز قایم کئے گئے اور امداد باھمی کے اصول پر اغذیہ کی تقسیم عمل میں لائی گئی ۔ ان کی آمدنی کروڑوں تک پہونچ گئی ہے اور توقع ہے کہ یہ عنقریب دوسرے مفید کام مثلاً تخم اور کھاد کی تقسیم شروع کردیں گے ۔ تعلقہ یونینوں نے جولیوی اور خریدی کے اجناس کی قیمت چھوٹے پیمانہ پر فوری ادا کرتی ہیں لوکل یونٹ کے نام سے کافی ہر دلعزیزی حاصل کرلی ہے ان کے دائرۂ عمل کو وسیع تر کیا جارہا ہے اور تمام ضروریات کی تکمیل کے لئے ان کی تحویل میں ایک کروڑ روپیہ دیا جائیگا ۔

تقسیم اور راتب بندی

حکومت کاشتکاروں سے جو غلہ حاصل کرتی ہے اسے راتب شدہ مقامات، غیر راتب شدہ شہری رقبوں، قلت زدہ دیہی علاقوں، اور افواج کو غذائی رسا بہم پہونچانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔ ان کی ضروریات کی تکمیل کے بعد غلہ کی جو فاضل مقداریں بچ رہتی ہیں انہیں ضرورت مند ہمسایہ ممالک کو بھیجا جاتا ہے ۔ حیدرآباد میں راتب بندی کا نفاذ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۴ع میں کل ہند اساس پر عمل میں آیا بڑی غذائی اجناس یعنی چاول گیہوں، جوار اور باجرہ کی راتب بندی کی گئی ۔ سوائے چاول کے کسی دوسری جنس کا کوئی خاص تناسب راتب کی اکائی میں مقرر نہیں کیا گیا روغن گیاس اور شکر کی راتب بندی بھی کی گئی راتب کی اکائی ابتداءً بالغ شخص کے لئے ۱۶ اونس یومیہ مقرر کی گئی تھی آٹھ سال سے کم عمر والے بچوں کے لئے نصف پونڈ اور جسمانی محنت کرنے والے مزدوروں کے لئے تین پاو راتب یومیہ مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن غذائی قلت کے مد نظر حال ھی میں حکومت نے راتب کی اکائی ۱۶ اونس سے ۱۲ اونس یومیہ تک گھٹادی ہے بچوں کو یومیہ ۶ اونس اور مزدوروں کو یومیہ ۱۶ اونس فی کس غلہ دیا جاتا ہے ۔ چاول کا راتب حسب سابق تلنگانہ میں ۸ اونس فی یوم فی کس اور مرھٹواڑہ اور کرناٹک میں ۴ اونس فی یوم فی کس مقرر ہے ۔ حیدرآباد کے نظام راتب بندی کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ فطری طور پو کمزور اشخاص کو مثلاً حاملہ عورتوں یا دو سال سے کم عمر کے بچوں والی ماؤں کو زاید راتب حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہے ۔ متحرک طعام خانے کھولے گئے ھیں تا کہ مزدور طبقوں کو سستی مگر قوت بخش غذا اصل قیمت پر مہیا کی جاسکے متحرک طعام خانہ سے ایک پونڈ کھچڑی گوشت یا ترکاری کے سالن کے ساتھ ایک گلاس دھی اور گڑ یا مونگ پھلی کی ایک میٹھی ٹکیہ صرف ڈھائی آنہ میں مہیا کی جاتی ہے ۔

ہمسایہ صوبوں کو غذائی امداد

سال ۱۹۴۵ع، ۴۶ع کے آغاز کے ساتھ ھی تمام ہندوستان میں شدید غذائی قلت کا خطرہ محسوس ہوا ۔ حیدرآباد بھی اس خطرہ سے محفوظ نہیں رہ سکا ناموافق موسمی حالات کی وجہ سے خریف اور ربیع کی فصلوں کے زیر کاشت رقبے اور پیداوار میں نمایاں کمی ہو گئی ۔ سات تعلقوں کو قلت زدہ علاقے قرار دیا گیا ۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو مقامی غذائی ضروریات کی تکمیل کے لئے غلہ کی بڑی مقداریں مہیا کرنی پڑیں ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ تقریباً تمام اجناس کی حصول کی رفتار نمایاں طور پر سست ہو گئی مشکلات کے باوجود حیدرآباد نے اپنے ہمسایہ صوبوں کی ممکنہ حد تک امداد کی ۔ اور بمبئی، مدارس، میسور صوبہ جات متحدہ، اور گوا کو ۴۷۰۰۰ ٹن چھوٹے دانہ دار اجناس برآمد کیں ۔ ڈھائی سال کے عرصہ میں خود اپنی مفاجاتی ضروریات کی تکمیل کے لئے جو ذخائر جمع کئے گئے تھے وہ اس مقصد کے لئے استعمال کئے گئے ۔ چھوٹے دانہ دار اجناس کے علاوہ بمبئی مدراس اور میسور اور بنگال کو ۹۳۰۰۰ ہزار ٹن دالیں بھیجی گئی تھیں اور اس سال ان علاقوں کو ایک لاکھ ٹن دالیں بھیجی جارھی ھیں ۔ مونگ پھلی بھی ۲ لاکھ ۱۰ ہزار ٹن تک قلت زدہ علاقوں کو بھیجی جائیگی ۔ اس میں سے ایک لاکھ ۶۶ ہزار ٹن بمبئی کے لئے مختص کردئے گئے ھیں ھماری ریاست سے شمالی ہند کے ان کارخانوں کو جو نباتاتی گھی تیار کرتے ھیں (۵۰۰۰۰) ٹن مونگ پھلی روانہ کی جائے گی ۔

” زیادہ غلہ اگاؤ ،، کی مہم

یہ واضح رہے کہ حکومت محض قیمتوں پر نگرانی قائم کرکے اور قابل حصول غذائی اجناس کی مناسبت تقسیم کا انتظام کرکے ھی مطمئن نہیں ھوگئی۔ اس نے تقریباً چار سال قبل ” زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم شروع کی تھی جس کے مقاصد یہ تھے ۔

(الف) ترقی یافتہ تخم اور بہتر کھاد کے استعمال کے ساتھ ساتھ وسیع پیانہ پرکاشت ۔

(ب) غیر غذائی اجناس کے زیر کاشت رقبوں میں غذائی اجناس کی کاشت کرنا ۔

(ج) قابل کاشت افتادہ زمینات کو زیر کاشت لانا

کارکردگی

۴۳-۱۹۴۴ع کے لئے حکومت نے بہتر تخم اور کھاد کی تقسیم کے لئے ۱۴ لاکھ روپے اورذرائع آبپاشی کی مرمت اور ترقی کے لئے ۲ لاکھ روپے بطور تقاوی منظور کئے یہ قرضے بغیر کسی سود کے منظور کئے گئے جس کی وجہ سے بہتر قسم کے تخم کی رعایتی قیمتوں پر فراھمی میں امداد ملی ۔

کپاس کے کاشتکاروں کو جن کی زمینات پر کپاس کے بجائے اغذیہ اور چارے کاشت کی گئی زر لگان میں ۵۰ فیصد تک معافی دی گئی ۔ اول تعلقداران اضلاع کو یہ اختیار دیا گیا ھے کہ افتادہ مگر قابل کاشت اراضی کو ایک سال سے ۳ سال تک کی مدت کے لئے زر لگان میں ۵ فیصد کے ساتھ کاشت کے لئے دیدیں بشرطیکہ ان زمینات پر غذائی فصلیں اگائی جائیں ایسی فصلوں کی ترقی کے لئے جنھیں نہروں کے تحت ھلکی آبپاشی کی ضرورت ھوتی ھے زرلگان اور آبیانہ میں گیہوں کی صورت میں ۵۰ فیصد اور جوار کی صورت میں ۲۵ فیصد کمی کا اعلان کیا گیا ۔ پھر دوسرے سال حکومت نے تخم اور کھاد کی تقسیم اور باولیوں کی کھدائی کے لئے ۳۲,۲ لاکھ روپیہ منظور کئے اور سنہ ۱۹۴۴ع میں اسی مقصد کے لئے ۳۶,۴۵ لاکھ روپے منظور کئے گئے ۔

کھاد

حیدرآباد مل اونرز اسوسی ایشن کے ساتھ یہ سمجوتہ کرلیا گیا کہ کاشت کاروں کو مونگ پھلی کی کھلی ۴۰ روپیہ فی پلہ کے حساب سے مہیا کی جائے حالانکہ اس کی بازاری قیمت ۸۰ روپیہ فی پلہ تھی ۔ اسی طرح حکومت ھند اور حکومت سرکار عالی سے رقمی امداد حاصل کرکے امونیم سلفیٹ بازاری قیمت سے نصف قیمت پر مہیا کیا گیا ۔ محکمہ زراعت کے مہیا کئے ہوئے کھاد کے استعمال سے ایک سر سری اندازہ کے مطابق دھان کی پیداوار میں ۱۲,۰۰۰ ٹن کا اضافہ ھوا ۔

آبپاشی کی سہولتیں اور پشتہ بندی

تقریباً ۸۱۰ تالابوں کی مرمت کرائی گئی جن کے تحت ۵۷۶۷۵ ایکر اراضی سیراب ھوسکتی ھے تعمیر و ترمیم کا مزید کام جاری ھے ڈنڈی پراجکٹ جس سے ۳۷,۰۰۰ ایکڑ اراضی سیراب ھو سکتی ھے مکمل ھو چکا ھے۔ حکومت نے مانیر پراجکٹ اور سکٹ پراجکٹ کی اسکیمیں منظور کی ھیں جن سے توقع ھے کہ بالترتیب ۱۷,۶۰۰ ایکڑ اور ۷۰۰ ایکڑ اراضی سیراب ھو سکے گی۔ نظام ساگر کے تحت معاون نہروں کی توسیع کر کے مختلف پراجکٹس کی تکمیل کرائی جارھی ھے ۔

ممالک محروسہ کے جنوب مغربی علاقوں کو جو اضلاع گلبرگہ اور رائچور پر مشتمل ھیں بارش کی کمی کی وجہ سے مستقل طور پر قحط کا خطرہ لگا رھتا ھے ۔ گزشتہ دو سال کے عرصہ میں ان علاقوں میں پشتہ بندی کا کام آغاز کیا گیا جس کا مقصد نہ صرف قحط کی روک تھام بلکہ ” زیادہ غلہ اگاؤ ،، کی مہم کو تیزتر کرنا تھا ۔ اب تک ۱۴,۰۰۰ ایکڑ اراضی میں پشتہ بندی کی گئی ھے ۔ مزدوروں کی عدم دستیابی اور دوسری فنی مشکلات کی وجہ سے کام زیادہ تیزی کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکا ۔ قانون ترقی اراضی کے نفاذ کے بعد توقع ھے کہ اس میں تیزی پیدا ھوجائے گی ۔

غیر غذائی اجناس کی بجائے غذائی اجناس کی کاشت

محکمہ زراعت محکمہ مال اور دوسرے محکموں کے ملازمین اس بات کا زبر دست پروپگنڈہ کر رہے ہیں کہ غیر غذائی اجناس کی کاشت میں کمی کی جائے اور اسطرح جو زمینات حاصل ہوں ان میں غذائی اجناس کی کاشت کی جائے۔ اجناس کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ کے لئے کثیر تعداد میں اعلانات تقسیم کئے گئے ہیں ۔ وقتاً فوقتاً کاشتکاروں کو جمع کر کے ان مسائل کے متعلق جن کا ان کے مفاد سے گہرا تعلق ہو تقریریں کی جاتی ہیں۔ ان تدابیر کے نتیجہ کے طور پر زیر تبصرہ سال میں کپاس کا زیر کاشت رقبہ سال گزشتہ کے مقابلہ میں (۴۱,۰۴,۹۷۳) ایکڑ سے گھٹ کر (۱۹,۵۱,۸۹۰) ایکڑ رہ گیا اسی طرح مونگ پھلی کے زیر کاشت رقبہ میں بمقابلہ سنہ ۱۳۵۳ف (۳۱,۰۶,۸۰۳) سے (۲۶,۲۱۲) ایکڑ تک کمی ہو گئی۔ بارش دیر سے ہونے کی وجہ سے اس رقبہ میں چھوٹے دانہ دار اجناس کی کاشت نہیں ہوسکی لیکن اس رقبہ کے بڑے حصہ میں دالیں بوئی گئیں جس کی وجہ سے ان کا زیرکاشت رقبہ سنہ ۱۳۵۳ف کے مقابلے میں (۳۱,۹۴,۷۶۹) ایکڑ سے بڑھکر دوسرے سال (۴۲,۸۹,۲۶۵) ایکڑ ہوگیا۔ نتیجۃً دالوں کی پیداوار میں (۳,۶۴,۸۷۶) ٹن سے (۴,۴۴,۶۰۴) ٹن تک اضافہ ہوا۔

سنہ ۴۶ - ۱۹۴۵ع کا پروگرام

سنہ ۴۶ - ۱۹۴۵ع میں تخم اور کھاد کی تقسیم کے انتظامات سال گزشتہ کے مقابلے میں بہت بڑے پیمانہ پر کئے گئے ہیں۔ سنہ ۱۳۵۳ف میں تابی کے دھان کی فصل کے لئے (۵,۱۰۰) ٹن مونگ پھلی کی کھلی کاشتکاروں میں تقسیم کی گئی تھی لیکن آیندہ فصل تابی کے لئے (۴۴,۰۰۰) ٹن مونگ پھلی کی کھلی تقسیم کرنے کی تجویز ہے جو گزشتہ سال تقسیم کی ہوئی کھلی کی تقریباً تگنی مقدار ہے۔ اس کے علاوہ (۱,۲۰۰) ٹن مصنوعی کھاد اور (۱,۳۰۰) ٹن ہڈی کی کھاد بھی تقسیم کی جائے گی اسطرح ۳ لاکھ ایکڑ دھان کے زیر کاشت رقبے کو کھاد دی جا سکے گی جو سال گزشتہ کے مقابلہ میں چوگنا ہے۔

اسکیم کی نمایاں خصوصیات

آج یہ ادعا کیاجا سکتا ہے کہ ہمارا نظم و نسق دیہات کے معاشی حالات سے کنٹرول سے پہلے کے زمانے کی بہ نسبت آج بہتر طور پر واقف ہے۔ قابل اعتماد زرعی اعداد و شمار حاصل ہوتے جارہے ہیں ۔ ہر جنس کی پیداوار کاشتکار کی ضروریات اور درمیانی اشخاص کے مقابلہ میں کاشتکار اور صارفین ، دونوں کی مجبوری کے متعلق نظم و نسق کو آج بہتر معلومات حاصل ہیں ۔ ان معلومات کی وجہ سے حکومت کو ایسی اسکیمیں بنانے میں جو کاشتکار اور صارفین دونوں کے حق میں مفید ثابت ہوں گی بڑی مدد ملی ہے ہر موضع میں غلہ بنک کاقیام ہر تعلقہ میں اتحادی یونین کی تشکیل اور صدر ادارہ کی حیثیت سے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی موجودگی اس اسکیم کی نمایاں خصوصیات ہیں محکمہ رسد نے کاشتکار اور صارفین دونوں طبقوں میں بیداری پھیلانے میں کامیابی حاصل کی ہے اور اگر کنٹرول برخاست بھی کردیا جائے تو سماج دشمن عناصر کو اس بات کا موقع نہیں ملےگا کہ بھولے کسانوں کو لوٹ سکیں ۔

اسکیم محصول آمدنی

راست محصول اندازی کے سلسلے میں پہلا قدم

حیدرآباد کو یہ قابل رشک شہرت حاصل ہے کہ یہ دنیا کی واحد ریاست ہے جہاں بہت ہلکے سے محاصل وصول کئے جاتے ہیں ۔ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ اس ریاست میں سوائے محصول زاید منافع کے جو محض تدابیر جنگ کے سلسلے میں منظور کیا گیا تھا اور اب برخاست بھی کر دیا گیا ہے اب تک راست محصول اندازی کا طریقہ جاری نہیں کیا گیا ۔ گذشتہ کچھ عرصہ سے یہ بات روز بروز شدت کے ساتھ محسوس کی جارہی ہے کہ ریاست کے موجودہ وسائل نہ صرف قدیم اور فرسودہ ہوچکے ہیں بلکہ ان ضروریات کی تکمیل کرنے سے قاصر ہیں جو صنعتی ترقی اور سماجی خدمات کی توسیع کی وجہ سے دن بدن بڑھتی جارہی ہیں ۔

سال حال کے موازنہ میں آنریبل نواب زاھد جنگ بہادر صدر المہام فینانس نے ریاست میں محصول اندازی کے نظام کی اصلاح کی ضرورت ظاہر کرتے ہوئے حکومت کے اس عزم کا اظہار کردیا ہے کہ کسی ایسے کام کو جو ریاست کی ترقی کے لئے ضروری سمجھا جائے اور جس کے لئے موزوں افراد اور ضروری ساز و سامان دستیاب ہوسکتا ہو محض سرمایہ کی کمی کی وجہ سے ملتوی نہیں رکھا جائے گا ۔ اس حکمت عملی کے تحت حکومت کا منشاء ہے کہ آمدنی کے ان تمام ذرائع اور وسائل کو استعمال کرے جن سے اب تک استفادہ نہیں کیا گیا۔ محصول آمدنی کا مجوزہ نفاذ بھی انہیں تدابیر میں شامل ہے جو ریاست کی آمدنی میں اضافہ کی خاطر اختیار کی جارہی ہیں تاکہ ان تمام منصوبوں کی کم سے کم وقت میں تکمیل کے لئے جو ریاست کی ہر جہتی ترقی کے لئے بنائے گئے ہیں مالی امداد حاصل ہوسکے ۔

اعلی حضرت بندگان عالی نے بمراحم خسروانہ ممالک محروسہ میں محصول آمدنی کے نفاذ کی منظوری صادر فرمائی ہے جس کی تعمیل میں ایک اسکیم مرتب کی گئی ہے ۔ اس اسکیم کی بعض خصوصیات ذیل میں درج کی جاتی ہیں ۔ اگر کوئی شخص یا جماعت یا انجمن ان قواعد کے بارے میں کوئی تجاویز پیش کرنا چاہتی ہو یا کوئی تبصرہ کرنا چاہتی ہو تو یہ تجاویز یا تبصرے کمشنر زاید منافع کے پاس قواعد کی اشاعت کے دس روز کے اندر روانہ کئے جاسکتے ہیں ۔ یہ اسکیم مجلس مشاورتی فینانس کے سامنے غور کے لئے پیش کی جائے گی ۔ اس اسکیم کو منظور اور نافذ کرنے سے پیشتر حکومت مجلس کی تجاویز اور عوام کی ظاھر کردہ آراء اور تجاویز پر مناسب غور کرے گی ۔

اسکیم

اس اسکیم کے تحت حسب ذیل مستثنیات کے سوائے جملہ آمدنیوں پر محصول عاید کیا جائے گا ۔

۱ ۔ زرعی آمدنی ۔
۲ ۔ مذھبی و خیراتی بشمول تعلیمی اداروں کی جملہ آمدنیاں ۔
۳ ۔ پراویڈنٹ فنڈ سے وصول شدہ رقوم ۔
۴ ۔ مختص اخراجات یعنی اخراجات سفر یا اخراجات حمل و نقل کی پابجائی کے لئے ادا شدہ الونس ۔
۵ ۔ اتفاقی یا غیرمتوالی نوعیت کی وصولات ۔
۶ ۔ انجمن امداد باھمی کا منافعہ یا آمدنی ۔
۷ ۔ حکومت سرکارعالی کی ایسی کفالتوں کی بابتہ جن کو محصول سے مستثنی قرار دیا گیا ہو وصول شدہ سود ۔

حسب ذیل اشخاص پر محصول عاید کیا جاسکے گا ۔

۱ ۔ افراد ۲ ۔ مشترکہ ھندو خاندان ۳ ۔ کمپنی ۴ ۔ شراکت یا کوٹھی شراکتی ۵ ۔ دیگر انجمن ھائے افراد یا انفرادی طورپر کوٹھی شراکتی کے شرکاء یا انجمن کے ارکان ۔

قسم آمدنی

آمدنی جن پر محصول عاید ہوگا حسب ذیل پانچ عنوانات پر مشتمل ہوگی ۔

۱ ۔ تنخواہ ۔ ۲ ۔ کفالتِ ناموں پر سود ۳ ۔ جائداد ۴ ۔ کاروبار پیشہ یا دھندہ ۔ ۵ ۔ دیگر ذرائع ۔

طریقہ تشخیص

آمدنی منافع اور منفعت کے مختلف عنوانات کے تحت سال ماسبق کی مجموعی آمدنی پر تشخیص کی جائے گی ۔ ہر عنوان کے تحت عین آمدنی کا احتساب جداگانہ کیا جاکر مجموعی آمدنی کے لئے ان سب کو جمع کیا جائیگا ۔

منہائیاں

پراویڈنٹ فنڈ اورجان کے بیمہ کی بابت ادا شدہ چندے ایسی آمدنی سے جس پر محصول عاید ہوگا قابل منہائی ہوں کے جن کی انتہائی مقدار مجموعی آمدنی کے $\frac{1}{6}$ یا (۶۰۰۰) چھ ہزار روپیہ (دونوں میں سے جو بھی کم ہو) ہوگی اور ہندو مشترکہ خاندان کی صورت میں ایسی منہا شدہ رقم کی انتہائی مقدار (۱۲۰۰) روپیہ ہوگی ۔ اس اسکیم میں مکتسبہ آمدنی کی بابت رعایت کے احکام بھی موجود ہیں ۔ رعایت کی شرح مکتسبہ آمدنی کے $\frac{1}{9}$ اور منہائی (۴۰۰۰) روپیہ تک ہوگی ۔

کمپنی کی سالم آمدنی پر محصول عاید کیا جائیگا ۔ دیگر صورتوں میں ہر اس آمدنی پر جو مجموعی طور پر (۲۴۰۰) روپیہ سے زاید ہو محصول عاید کیاجائیگا ۔ ۲۴۰۰ روپیہ سے زاید کی آمدنیوں سے (۱۰۰۰) روپیہ کی رقم محصول سے مستثنیٰ قرار دی جاکر منہا کردی جائیگی ۔

محصول کے شروح

محصول آمدنی کی مجوزہ شرحیں برطانوی ہند کی موجودہ شروح کی نصف ہیں (۳۰۰۰۰) روپیہ سے زاید آمدنیوں پر سو پر ٹکس عائد ہوگا تجویز ہے کہ کسی کمپنی کی آمدنی میں سے بھی (۲۵۰۰۰) ہزار کی رقم کو سو پر ٹیکس سے مستثنے کردیا جائے ۔

رعائتیں

اگر ایک ہی آمدنی پر اس اسکیم کے تحت بھی اور کسی غیر ملک میں بھی محصول عایدہوسکتا ہوتومحصول مکرر سے استثناء کے احکام موجود ہیں ۔

انتظامی نظام

اس اسکیم کے تحت محصول دہندگان لئے یہ سہولتیں فراہم کی گئی ہیں کہ کوئی محصول دہندہ جس کو کسی عہدہ دار محصول آمدنی کے روبرو حاضر ہونے کا حکم دیا جائے ا صالتاً یا بذریعہ نمائندہ حاضر ہوسکے گا ۔ محصول کی تشخیصات افسران محصول آمدنی کریں گے ۔ افسران محصول آمدنی کے فیصلوں کے خلاف نائب ناظم محصول آمدنی (مرافعہ) کے پاس مرافعہ پیش کیا جاسکیگا ۔

اگر محصول دہندہ مرافعہ کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہوتو حکم مرافعہ کی نگرانی یا اس سے پیدا شدہ کسی قانونی سوال کی بابتہ عدالت العالیہ سے استصواب کی غرض سے ناظم محصو آمدنی کے پاس رجوع ہوسکے گا ۔

"سنگ راہ کو دور کرنے والا"

ملازم سرکار کے فرائض منصبی

" حیدرآبادی نظم و نسق کی ذمہ داریاں جن کے دوش پر ہیں انہیں اس امر کی پوری کوشش کرنی چاہے کہ ہمارا ملک بھی دوسروں کے لئے نمونہ بن کر رہے "۔

یہ الفاظ سرمرزا اسمعیل صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے مجلس عہدہ داران کی طرف سے نواب زین یار جنگ بہادر کے پیش کردہ سپاس نامہ کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمائے۔ یہ مجلس حال ہی میں قائم ہوئی ہے جس کا مقصد سرویسوں کے معیار کو بڑھانا اور ان کے واجبی حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔

صدر اعظم بہادر نے ایک خادم خلق کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے کہ وہ ایک ایسی شخصیت ہے جو زندگی کی راہوں کے سنگ گراں کو ہٹاسکے اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے ان سے اپیل کی کہ ریاست کے حقیقی مفاد کو آگے بڑھانے میں نظم و نسق کی مدد کریں۔ صدر اعظم بہادر نے حاضرین کو مشورہ دیا کہ وہ عوام کے بے غرضانہ خدمت کے جذبہ کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے عہدہ برآہونے کی پوری پوری کوشش کریں۔"

صدر اعظم بہادر نے فرمایا "میں آج بہت ہی سیدھے سادے انداز میں آپ حضرات کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں جو حیدرآباد جیسی عظیم الشان حکومت کے خدمات عامہ سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ اس لئے چاہتا ہوں کہ ہمیں حیدرآباد کی عظیم مملکت سے وابستگی کا فخر حاصل ہے اور اس پرنظر کرکے ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ہم کو مخلوق کی خدمت کی تکمیل میں کس قسم کی فرض شناسی اور احساس عمل کی ضرورت ہے ایسے عمومی خدمات کے متعلق گزشتہ پامال حقائق کے دفتر پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ روز مرہ زندگی کے ٹھوس حقائق کا مطالعہ کریں تاکہ اس طرح سے ہمیں یہ جاننے کا موقع مل سکے کہ ہم روزانہ زندگی کے امتحان میں کیونکر پورے اتر سکتے ہیں "۔

چار آزادیاں

"جنگ کی تباہیاں حال حال میں ختم ہوئی ہیں جن میں صبر آزما مصائب تھے، دل ہلا دینے والی خونریزیاں تھیں، چوٹی کا پسینہ ایڑی تک آرہا تھا اور یہ آثار ابھی تک انسانیت کے ملول و مجروح پیکر سے دور نہیں ہوئے ہیں اور با وجود اس کے ابھی تک یہ متعین نہ ہو سکا کہ یہ جنگ اڑی کیوں گئی تھی۔

اٹلانٹک چارٹر کا مفہوم یہ تھا کہ دنیا کو " آزادی احتیاج"، آزادی امیاد وبیم آزادی مذہب اور آزادی تقریر حاصل ہو لیکن مسٹر چرچل کے الفاظ میں یورپ کا یہ حال ہے کہ ہزاروں بھوکے ننگے ملول و مجروح انسان اس کرۂ ارضی کی اس سمت سے اس سمت تک زندگی کے دن پورے کررہے ہیں۔

ہندوستان میں ہڑتالوں ہنگاموں قتل و غارت اور اختلافات کا ایک نامتناہی سلسلہ قائم ہے اصل یہ ہے جیسا کہ کہ متحدہ مجلس اقوام کے ایک نمایندے نے کہا تھا کہ :—

''ہم نے ابھی انسانی دل و دماغ میں امن و سلامتی کی سرحدوں کو متعین کرنے کے بھی ابتداء نہیں کی ہے،، ۔

آپ سوال کریں گے کہ ان امور کا ہم سے کیا تعلق ہے لیکن میں کہوں گا کہ ان کا تعلق ہمیں سے ہے اگر ہم فی الواقع آزادی فکر و عمل کے خواہشمند ہیں تو ہمیں ایسی فضاء پیدا کرنا چاہئیے جن میں ان خوابوں کی تعبیر مل سکتی ہو اور یہ مبنی ہے اس پر کہ پبلک سروس کے معمولی اراکین اپنا فرض پہنچانیں اور مخلصانہ طور پر اپنے فرائض انجام دیں میری یہ تمنا ہے کہ آپ اول و آخر اور ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ ہم سب عوام کے ''خدمتگزار ہیں،، ۔

پانچویں آزادی

''باور کیجئیے کہ یہی وہ خدمت خلق ہے جس کے سہارے دنیا زندگی کی سانس لے رہی ہے ۔

ہم اخباروں میں روز آنہ بڑی بڑی عظیم الشان اسکیموں کے خاکے پڑھتے ہیں جن میں ''سماج سدھار،، کے کاموں پر کروڑوں روپیہ صرف کرنیکی تجویزیں ہوتی ہیں یہ اسکیمیں یقینا ضروری ہیں خصوصاً اوس وقت جبکہ انکا تعلق حیات انسانی کے حقائق سے ہو لیکن ایک غریب اور معمولی انسان کی تمنا جو اس کے دل کی گہرائیوں میں پرورش پاتی ہے کچھ اور ہے وہ چاہتا ہے کہ اسے اپنے طریقہ پر نشوونما کی آزادی حاصل ہو ۔ یہ پانچویں آزادی ہے یعنی ''سرکاری مداخلت سے آزادی،،

ہمیں ایسے تباہ کن ذرائع کی بھی ضرورت ہوتی ہے جن سے ہماری گلیاں اور راستے صاف رہیں جو وباؤں کا قلع قمع کردیں اور تمام امراض کے جراثیم کو دور کردیں اور ایسے ذہن خلاق کی بھی ضرورت ہے جو نئی نئی سڑکیں بنائے ، نئی نئی عمارتوں کی تعمیر کرے اور آبپاشی کے لئیے نئے نئے تالاب کھودے اور ایسے محافظ بھی درکار ہیں جو ہماری تندرستی کی حفاظت کریں ، علم کی شمع روشن رکھیں اور ہمارے اخلاق و عادات کی ہمواری کی بھی ضمانت دیں لیکن ہمیں ہر وقت اور ہر زمانے میں ایک ایسی شخصیت کی ضرورت رہی ہے جو زندگی کی راہوں کے سنگ گراں کو ہٹا سکے اور جو ہمیں ایک پر سکون نظام حکومت عطا کرے ۔ اس لئے میں آپ سے خواہش کرتا ہوں کہ جو مثل بھی آپ دیکھیں یا جو کام بھی اپنے ہاتھمیں لیں ، اسے ہاتھ سے رکھنے سے پہلے یہ معلوم کیجئیے کہ اس میں کیا چیزیں سنگ راہ ثابت ہوسکتی ہیں اور اس وقت تک اسے ہاتھ سے نہ رکھئے جب تک کہ آپ ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے امکان بھر کوشش نہ کرلیں ،،۔

غیر ضروری مداخلت کو ختم کرنے کی ضرورت

ہر نوع کی ترقی کے راستے میں قواعد و ضوابط اور سرکاری اقتدارات سب سے بڑی ''رکاوٹ،، ہیں میرا مفہوم یہ نہیں ہے کہ آپ ان سب سے بے نیاز ہو کر کسی ''خیالی دنیا،، کے تصور میں گم ہو جائیں گو اس کا ثبوت موجود ہے کہ ''سرکاری اقتدار،، جس مقصد کے لئے وضع کیا گیا تھا وہ اس تکمیل کے بعد بھی باقی رہا لیکن میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایسے اقتدار (Control) کو بجائے خود کوئی مقصد قرار نہ دیجئیے بلکہ یہ دیکھئیے کہ اس سے کسی مقصد کی تکمیل میں مدد مل رہی ہے یا نہیں اور اس کو اسی حد تک استعمال کیجئیے جس حد تک اسکی فی الواقع ضرورت رہے ۔

باور کیجئیے کہ قواعد و ضوابط، آئین و قوانین کچھ بے ربط سی چیزیں ہیں جو بعض اوقات عوام کی آسائش میں بیجا مداخلت ثابت ہوتی ہیں ۔

دنیا جن چار آزادیوں کی خواہشمند ہے اس میں ایک سرکاری ملازم اسی طرح مدد دے سکتا ہے کہ وہ اپنا روزمرہ کا کام بے دلی اور مجبوری سے نہیں بلکہ پوری غور وفکر اور انہماک کے ساتھ انجام دے،، ۔

حقیقی پہچان

جو بات عام طور پر ساری دنیا پر صادق آتی ہے وہی بڑی حد تک ہم پر بھی صادق آتی ہے جو اس عظیم الشان

مملکت میں رہتے ہیں۔ہندوستان اسوقت ایک نئے طرز حکومت کا تجربہ کررہا ہے لیکن ابھی یہ تصفیہ نہیں ہوا ہے کہ اس حکومت میں مختلف اجزائ اور خصوصاً ریاستوں کا کیا مقام ہوگا اسکے متعلق سرکاری تجویزیں خواہ کچھ ہوں لیکن نظم ونسق کی خوبی اور رعایا کی آسودہ خاطری یہ دو ایسے امور ہیں جو یقیناً اس تصفیہ میں معاون ہونگے وہ ریاستیں جو اس بارے میں دوسروں کے لئے قابل تقلید سمجھی جاتی ہیں قدرتی طور پر ہر قسم کی مداخلت سے محفوظ رہینگی اس لئے حیدرآبادی نظم و نسق کی ذمہ داریاں جن کے دوش پر ہیں انہیں اس امر کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارا ملک بھی دوسروں کے لئے نمونہ بنکر رہے،،۔

ضروری صفات

''میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اس پر غور کریں کہ ایک اچھی حکومت اپنے ملازمین اور عہدہ داروں سے کسی قسم کی صفات کا مطالبہ کرتی ہے انکو اگر مختصر الفاظ میں بیان کیا جائے تو یوں سمجھئے کہ قابلیت، صحت جسمانی، انہماک و سرگرمی فرض شناسی اور سیرت و کردار سرکاری ملازمت کے اجزائے ترکیبی ہیں ۔

آپ اس سے واقف ہیں کہ یہ مسئلہ ہمیشہ بحث طلب رہا ہے کہ ملازمت میں داخلہ کا بہترین طریقہ کیا ہوسکتا ہے تحریری امتحانات بذریعہ کمیٹی انتخابات یا نامزدگی یا کرنی اورذریعہ لیکن عام طور پر اجکل لوگ اس پر متفق ہیں کہ اعلی خدمات کے لئے مقابلہ کا امتحان ہونا چاہئے اور معمولی خدمات کے لئے ایسے امتحانات کافی ہیں جن سے ایک خاص معیار قابلیت کا اندازہ کیا جاسکے اعلی خدمات کے لئے اعلی درجہ کی قابلیت کے لوگ ہونے چاہئیں ہمیں ایسے شخص کی ضرورت نہیں ہے جن میں گو غیر معمولی ذہانت ہو لیکن مستقل مزاجی کا عنصر مفقود ہو اور نہ ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اپنی دماغی قابلیت کو بڑی قیمتوں پر فروخت کرنے پر تیار نظر آئیں آپ کے سامنے ایسی بہت سی مثالیں ہونگی کہ ایک ہی معیار کے ذہین افراد میں سے ایک شخص نے وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور ہزاروں لاکھوں روپیہ کمانے میں لگا رہا اور دوسرے شخص نے مقابلتاً بہت ہی معمولی رقم پر سرکاری ملازمت کی گراں رفتار ترقیاں حاصل کرنے میں اپنی عمر گزار دی ۔

ہمیں آخرالذکر قسم کے اشخاص کی ضرورت ہے بشرطیکہ ہم انہیں قانع اور مطمئن رکھ سکیں اور ان کے دل میں ''پبلک سروس،، کی لگن لگا دیں ۔

معمولی خدمات کے لئے یہ دیکھنا کافی ہے کہ کسی شخص نے اتنی تعلیم حاصل کی ہے جسکی بنائ پر وہ ''معاملہ شناسی،، کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے سکیگا اسی کے ساتھ صحت جسمانی اور سیرت و کردار کا بھی لحاظ ہونا چاہئے ۔

صحیح جذبہ عمل کی ضرورت

''سیرت وکردار کی پہچان بہت مشکل ہے لیکن بہت اہم بھی ہے بعض لوگ ملازمت میں داخل ہونے والے اشخاص کے سیرت وکردار کا اندازہ کرنے کے لئے نفسیاتی سوالات پر اعتماد کرتے ہیں بعض اپنی پختہ کاری اور تجربہ پر بھروسہ رکھتے ہیں ان دونوں امور میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہے ضرورت ہے اسکی کہ پبلک سروس کے پورے سلسلہ میں ایک صحیح جذبہ عمل موجود ہو اگر رشوت ستانی، جانبداری، اقربانوازی اور کاہلی بروئے کار ہو اور عام طور پر یہ احساس ہو کہ ان معائب کی کوئی باز پرس نہیں ہے یا یہ کہ باز پرس میں کوئی اصول نہیں ہوتا تو اچھے لوگوں کی ہمتیں ٹوٹ جاتی ہیں اور پبلک سروس کے حقیقی فرائض کی روح مردہ ہو جاتی ہے اسکے برخلاف اگر یہ عام اعتماد ہو کہ انکا مستقبل محفوظ ہے اور انہیں وقت پر ترقی ضرور ملے گی اور جو لوگ بددیانت اور نافرض شناس ہیں انکو مناسب حال سزا ملیگی تو سرکاری ملازمت میں ایک بہتر فضا پیدا کیجاسکتی ہے،،۔

انصاف کیا جائے گا

اب میں سرکاری ملازمت کے استحکام کے مسئلہ پر کچھ کہنا چاہتا ہوں استحکام سے میری مراد یہ ہے کہ

ہر ملازم سرکار کو احتیاج کے تصورات سے آزاد رہنا چاہئے

آپ اس کا یقین رکھئے کہ جبتک میں حیدرآباد میں بحیثیت صدر اعظم کام کررہا ہوں اس امر کی امکانی کوشش کرونگا کہ مصارف زندگی اور کام کی نوعیت کے لحاظ سے مشاہروں کا تعین کیا جائے تقررات اور ترقیاں کارکردگی اور قابلیت کے اعتبار سے عمل میں آئیں لیکن اس کے لئے میری شرط یہ ہے کہ ملک کے جملہ فرقوں کی نمائندگی کا لحاظ رکھا جائے اور سرکاری ملازمین کی واقعی یامبینہ بدعنوانیوں کی کامل تحقیق کیجائے اور مناسب اورمنصفانہ تدارک کیا جائے عہدہ داروں کی یہ عام عادت ہے کہ وہ کسی ملازم کے متعلق عدالت کے فیصلہ کے منتظر رہتے ہیں میں اس طریقہ کو جائز نہیں رکھونگا ممکن ہے کہ عدالتی معیار کے لحاظ سے کوئی شخص مستوجب سزانہ ٹھیرے لیکن ” پبلک سروس ،، کا ایک رکن ہونیکی حیثیت سے اپنی خدمت کا نا اہل قرار پائے۔ آئندہ ملازمین کی بدعنوانیوں کے متعلق محکمہ جاتی تحقیقات عمل میں لائی جائیگی اور لوگ نا اہل قرار پائینگے انکو برطرف کردیا جائیگا،، ۔

نشان امتیاز — کارکردگی

” مختصراً میں آپ سے انفرادی اور اجتماعی طور پر یہ درخواست کرونگا کہ آپ سب اس عظیم مملکت کی تہذیب و ترقی میں نظم ونسق کی مدد کریں میں انفرادی طورپر آپ میں سے بعض کے ساتھ روزانہ قریبی روابط قائم رکھونگا اور یقین کیجئے کہ چند دن گزرنے نہیں پائینگے کہ میں آپ سب سے روابط قائم کرلونگا اجتماعی طور پر ملازمت کے سلسلہ میں آپکی مختلف انجمنیں ہیں اور مجھے امید ہے کہ ڈاکٹروں انجنیروں اور اساتذہ کی انجمنیں اپنی ملازمتوں کی افادیت اور ان فنی مسائل پر کافی غور و فکر کرینگی جنکے لئے وہ حقیقی طور پر قائم کی گئی ہیں ۔

اسی کے ساتھ میں پبلک سروس کے اراکین سے درخواست کرونگا کہ وہ اس امر کو یاد رکھیں کہ ” نظم و نسق عامہ ،، ایک علم ہے جو اپنے مسائل کے اعتبار سے اتنا ہی پیچیدہ ہے جیسے مثلاً صحت عامہ کے مسائل اورجیسے جیسے معاشرتی تنظیم و تحفظ کی اسکیمیں بروئے کار آرہی ہیں اس کی اہمیت بھی روز بروز بڑھتی جارہی ہے اور اگر ہمیں دوسروں پر مسابقت حاصل کرنے میں کامیابی کا خیال ہے تو ہمیں نہ صرف یہ کہ اپنے موجودہ کام میں عبورحاصل کرنا چاہئے بلکہ آنے والے اقدام کے لئے بھی پیش ازپیش تیار رہنا چاہئے ۔

خواتین و حضرات ! آخر میں میری استدعا یہ ہے کہ آپ اس دانشورانہ مقولے کو یاد رکھیں جسے میں نے ابتداً میں آپکے سامنے مصلحتاً پیش نہیں کیا اور وہ یہ ہے۔

” اعلی ترین سیاسی کامیابی نہ آزادی و مساوات میں ہے اور نہ اخوت و اتحاد میں بلکہ اس کا نشان راہ ”خدمت خلق ،، ہے ،، ۔

مملکت حیدرآباد میں شہروں کی ترقی

ہندوستان ایک دیہی ملک ہے ۔ اس کی قدرتی دیہی ساخت ہی اسکی نہایت نمایاں خصوصیت ہے۔ کروڑوں انسانوں کی آبادی کا ایک نہایت چھوٹا حصہ قصبوں اور شہروں میں رہتا ہے ۔ اور اسکی آبادی کی زبردست اکثریت روایتی طور پر دیہاتی زندگی بسر کرتی اور دیہاتی رسم و رواج کی پابند ہے۔ وہ طوفانی انقلابات بھی جو اس ملک کی معاشی ، سماجی ، ثقافتی، اورسیاسی نشاۃ ثانیہ کا باعث ہوئے ہیں ہندوستانی زندگی کی اس بینادی خصوصیت میں کوئی قابل لحاظ تبدیلی پیدا نہ کرسکے ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عوام نے قصبوں اور شہروں کی طرف سرے سے رخ ہی نہیں کیا ۔ ملک کی مسلسل صنعتی ترقی نے دیہی آبادی کا تخلیہ کرادیا ہے لیکن کسی قابل لحاظ حدتک نہیں۔

ریاست حیدرآباد بھی وہی نظارہ پیش کرتی ہے ۔ یہاں ہمیں ذیلی براعظم ہندوستان کی عام زندگی کا چھوٹا سا عکس نظر آتا ہے ۔ سنہ ۱۹۴۱ع کی مردم شماری کے لحاظ سے اس ریاست میں ۲۱ ہزار دیہات کے مقابلہ میں صرف ۱۳۸ قصبے واقع ہیں اور ان قصبوں کی آبادی اندازاً ۲۱۹۴۲۹۴ ہے (اور اس کا بھی ایک تہائی حصہ صرف شہر حیدرآباد میں بستا ہے) جو ریاست کی کل آبادی کا صرف ۱۳٫۴ فیصد ہے ۔ دارالسطنت حیدرآباد جس کی آبادی ۷,۳۹,۱۵۹ ہے ہندوستان کا چوتھا بڑا شہر ہے ۔حیدآباد کے علاوہ تین اور مقامات ورنگل ، گلبرگہ ، اوراورنگ آباد کچھ توا پنی تاریخی اہمیت کے لحاظ سے اور کچھ نظم ونسق کے اسباب کی بناء پر شہروں میں شمار کئے گئے ہیں ۔

” مردم شماری قصبے “

موجودہ دور میں قصبوں کی آبادی میں اضافہ کا صنعت و تجارت کی ترقی کے ساتھ گہرا تعلق ہے ۔ تجارتی اورصنعتی ترقی کا لازمی نتیجہ شہروں کی ترقی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ معلوم ہوگا کہ ۱۳۸ قصبوں میں سے بھی اکثر صرف ” مردم شماری قصبے “ ہیں یعنی ان کی آبادی صرف پانچ ہزار یا اس سے زائد ہے ان میں شہر کی کوئی خصوصیت بمشکل نظر آسکتی ہے بجز اس کے کہ یہ بڑے مواضعات معلوم ہوتے ہیں ان کے سماجی ادارے اور معاشی نظام ہمسایہ دیہی رقبوں کے سماجی و معاشی نظام سے کسی طرح بھی مختلف نہیں ہیں ۔ بعض مقامات مثلاً ضلع نظام آباد میں بودھن اور عادل آباد میں بیلم پلی کو اس سے مستثنئے کیا جاسکتا ہے ۔ اول الذکر کی ترقی کی وجہ ایک کارخانہ شکر سازی کا قیام اور ثانی الذکر کی ترقی کی وجہ کوئلے کی کان کی موجودگی ہے ۔

اب جبکہ ریاست میں کئی صنعتوں کے قیام کے منصوبوں کو روبہ عمل لایا جا رہا ہے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ شہری رقبوں کے نقائص جلد دور ہو جائینگے ۔

عصری ترقیاں

یہ واقعہ ہے کہ حکومت نے شہری آبادی کو عصری ترقیوں سے مستفید کرنے کے خیال کو اپنے ذہن سے دور نہیں رکھا ۔ مستقر ہائے اضلاع پر آبرسانی اور ڈرینج کی اسکیموں کو روبہ عمل لانے کے لئے برسوں پہلے سنہ ۱۹۲۹ع میں ایک محکمہ قائم ہوا جس کے لئے موازنہ میں سالانہ ۱۲ لاکھ روپے کے خرچ کی گنجائش فراہم کی گئی تھی سنہ ۱۹۳۱-۴۱ع کے دوران میں یہ محکمہ جالنہ ، اورنگ آباد ، رائچور ، لاتور ، ناندیڑ ، ورنگل ، عثمان آباد گلبرگہ ، مانوی اور سیڑم میں کئی اسکیمیں روبہ عمل لاچکا ہے ۔ اب ۲۰ قصبوں کی ترقی کے لئے ایک دس سالہ پروگرام بنا لیا گیا ہے جس پر اندازاً ۷۰۰ لاکھ روپے کا خرچ آئے گا اس کے علاوہ ورنگل ، اورنگ آباد ، گلبرگہ نظام آباد ، نارائن پیٹھ ، ناندیڑ ، یادگیر اور رائچور میں برقی قوت مہیا کی گئی ہے ۔ مستقر ہائے اضلاع پر تشکیل شہری کام آٹھ سال قبل شروع ہوا جبکہ ایک ماہر کی نگرانی میں قصبوں اور دیہات کی ترقی کے لئے ایک محکمہ قائم کیا گیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ قصبوں کی پیمائش عمل میں لائی جائے موجودہ قصبوں کی دوبارہ تشکیل اور اصلاح پر غور کیا جائے اور جدید اسکیمیں سائنسی اصول

پر بنائی جائیں ۔ اس محکمہ نے تھوڑی سی مدت میں اطمینان بخش ترقی کی ہے ۔

شہری آبادی

سنہ ۱۹۴۱ع کی مردم شماری کے لحاظ سے ریاست کی شہری آبادی (۲۱,۹۴,۲۹۴) مجموعی آبادی کا ۱۳,۴ فی فیصد ہے اور سنہ ۱۹۳۱ع میں ۱۱,۲ فیصد تھی ۔

۹۳۶۴۴۲ یا ۴۲,۸ فیصد آبادی چار بڑے شہروں حیدرآباد ، ورنگل، گلبرگہ اور اورنگ آباد میں بستی ہے۔ اگر ان شہروں کی آبادی کو شامل نہ کیا جائے تو مجموعی آبادی کے مقابلہ میں شہری آبادی کا تناسب ۱۳,۴ سے ۷,۷ فیصد تک گھٹ جاتا ہے ۔

تختہ ذیل سے سنہ ۱۸۹۱ اور ۱۹۴۱ع کے دوران میں قصباتی اور شہری آبادی کی ترقی کی رفتار ظاہر ہوتی ہے ۔

سال	مجموعی آبادی	قصبوں کی تعداد	شہری آبادی	مجموعی آبادی کا فیصد
۱۸۹۱	۱۱,۵۳,۷۰۴۰	۸۳	۱۰,۶۷,۰۷۶	۹
۱۹۰۱	۱۱,۱۴,۱۱۴۲	۸۵	۱۱,۲۴,۸۹۲	۱۰
۱۹۱۱	۱۳,۳۷,۴۶۷۶	۸۵	۱۲,۹۰,۳۹۵	۱۰
۱۹۲۱	۱۲,۴۷,۱۷۷۰	۸۹	۱,۸۷,۲۹۷	۱۰
۱۹۳۱	۱۴,۴۳,۶۱۴۸	۱۳۳	۱۶,۱۶,۹۸۱	۱۱,۲
۱۹۴۱	۱۶,۳۳,۸۵۳۴	۱۳۸	۲۱,۹۴,۲۹۴	۱۳,۴

اس پچاس سال کی مدت میں قصبوں کی تعداد میں ۸۳ سے ۱۳۸ تک یا ۶۶ فیصد اضافہ ہوا ہے ۔ اور شہری آبادی ۱۰۶ فیصد بڑھ گئی ہے ۔ اور اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوگا کہ شہری آبادی میں اضافہ کی رفتار بالکل غیر ہموار رہی ہے ۔ یہ صحیح ہے کہ مسلسل دو قرنوں (سنہ ۲۱ - ۱۹۰۱ع) میں شہری آبادی کا تناسب غیر متبدل اور ۱۰ فیصد رہا لیکن سنہ ۱۹۲۱ع کے بعد سے اس میں اضافہ کا رجحان پایا جاتا ہے ۔ اگرچہ اضافہ کی شرح اب بھی بہت کم ہے ۔

شرح اضافہ

سنہ ۳۱ - ۱۹۲۱ع کی درمیانی دہ سالہ مدت میں شہری آبادی میں ۳۶,۲ فیصد اضافہ ہوا لیکن زیرتبصرہ قرن (۴۱ - ۱۹۳۱ع) میں صرف ۳۰,۳ فیصد کا اضافہ پایا جاتا ہے ۔

شرح کے گھٹنے کے اسباب میں یہ چیز بھی شامل تھی کہ سنہ ۱۹۲۱ع کی کساد بازاری کے بعد زرعی اجناس کی قیمتوں اور آمدنی میں بیحد کمی واقع ہوگئی ۔ اگرچہ سنہ ۳۷ - ۱۹۳۳ع کے دوران میں حالات کچھ بہتر ہوگئے تھے اس کے بعد پھر سردبازاری واقع ہوگئی ۔ آخر سنہ ۱۹۳۹ع میں جب دنیا پر جنگ کے بادل منڈلا رہے تھے اشیائے مایحتاج اور سامان جنگ کی طلب بڑھنے لگی اور قیمتوں میں اضافہ ہونے لگا تو مخالف سمت میں حرکت شروع ہوگئی ۔ ان اسباب و عوامل سے قطع نظر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ حیدرآباد اس بارے میں ہندوستان کے دوسرے حصوں سے پیچھے نہیں رہا ۔ سب سے بڑا اضافہ ۵ ہزار سے ۱۰ ہزار کی آبادی والے شہروں میں واقع ہوا ہے ۔ سنہ ۱۹۳۱ع کے مقابلہ میں ایسے قصبوں کی تعداد ۶۴ سے بڑھکر سنہ ۱۹۴۱ع میں ۱۰۰ ہو گئی آبادی میں بیش ترین اضافہ ۵۰ ہزار سے ایک لاکھ تک

کی آبادی والے قصبوں میں ہوا ہے ۔ حیدرآباد میں ایسے قصبوں کی تعداد ۱۳۸ ہے جن میں سے ۵۸ تلنگانہ میں اور ۸۰ مرہٹواڑہ میں واقع ہیں اور دونوں سمتوں میں شہروں کی تعداد مساوی ہے ۔ مرہٹواڑہ میں قصبوں کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی لیکن سمت تلنگانہ میں ۵ جدید قصبوں کا اضافہ ہوا ۔

مرہٹواڑہ کی جملہ شہری آبادی ۸۶۵۹۶۷ ہے جو ریاست کی کل شہری آبادی کا ۳۹ فیصد اور اس سمت کی مجموعی آبادی کا ۱۱٫۴ فیصد ہے ۔ سمت تلنگانہ کے لئے یہ اعداد ۱۳۲۸۳۲۷ یعنی اس سمت کی مجموعی آبادی کا ۱۵٫۲ فیصد اور ریاست کی کل شہری آبادی کا ۶۱ فیصد ہے ۔ لیکن اس واقعہ کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ تلنگانہ میں ۵۵ فیصد آبادی صرف شہر حیدرآباد میں بستی ہے ۔

شہر حیدرآباد

شہر حیدرآباد کی بنیاد جو عرصہ دراز سے دکن کا دارالحکومت رہا ہے سنہ ۱۵۸۹ع میں سلطان محمدقلی قطب شاہ نے رکھی تھی ۔ اس کی آبادی سنہ ۱۹۳۱ع کے مقابلہ میں ۴۶۶۸۹۶ سے بڑھ کر سنہ ۱۹۴۱ع میں ۷۳۹۱۵۹ ہوگئی ہے یعنی ۵۲٫۲ فیصد کا اضافہ ہوا ۔ یہ اضافہ بڑی حدتک تجارت اور صنعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ صحت‌عامہ اور عام صفائی کے انتظامات میں بہتری کی وجہ سے واقع ہوا ہے ۔ محکمہ صحت عامہ کی کوششوں کی وجہ سے وبائی امراض مثلا طاعون ، انفلونزا ، ہیضہ وغیرہ کی اشاعت میں نمایاں طور پر کمی ہوگئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مانع گرد سڑکوں کی تعمیر نے امراض تنفس کی وجہ سے واقع ہونے والی اموات کی تعداد کو گھٹا دیا ہے ۔

سنہ ۳۹ - ۱۹۳۱ع کے دوران میں پیدائشوں اور اموات کی تعداد بالترتیب ۶۱۸۴۵ اور ۸۰۲۵۱ تھی ۔ ولادتوں کے مقابلہ میں اموات کی تعداد بقدر ۱۸٫۴۰۶ کے زائد رہی ۔ گذشتہ دس سال کی مدت میں یہ اضافہ ۵۲٫۲۴۳ تھا ۔ صرف سنہ ۱۹۳۵ع اور سنہ ۱۹۳۶ع کے دوران میں و اموات کے مقابلہ میں ولادتوں کی تعداد کسی قدرزیادہ رہی ۔

معاشی اسباب مثلا کار خانوں کی تعداد میں اضافہ (جو سنہ ۱۹۳۱ع میں ۹۱ اور سنہ ۱۹۳۹ میں ۱۷۸ تھے جس سے ۱۹۶ فیصد اضافہ کا اظہار ہوتا ہے) بہتر مارکٹنگ کی سہولتیں اور حمل و نقل کے ترقی یافتہ ذرائع سے بھی بلدہ حیدرآباد کی مسلسل ترقی میں بڑی مدد ملی ہے ۔ شہر حیدرآباد کی حدود میں ۲۶ مربع میل کی شمولیت بھی اہم واقعہ ہے ۔ اور اب عظیم تر حیدرآباد ۷۸٫۵۴ مربع میل کے رقبہ پر آباد ہے جو سنہ ۱۹۳۱ع میں ۵۳٫۵۷ مربع میل تھا ۔ آبادی فی مربع میل ۹۳۵۶ ہے جو سنہ ۱۹۳۱ع میں ۸۸۰۹ تھی ۔ شہر کی توسیع کی وجہ سے سکونتی مکانات اور دوسری عمارات کا سلسلہ بعض‌سمتوں میں مضافاتی تعلقوں تک پہونچ گیا ہے جسکی وجہ سے شہر کے ایسے حصے لازمی طور پر ایک دھجی کی شکل اختیار کر گئے ہیں ۔ ہم اس کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مجلس آرائش بلدہ نے شہر کی آرائش میں اہم حصہ لیا ہے ۔ جدید سڑکیں تعمیر ہوئی ہیں موریاں دور کردی گئی ہیں اور آبادی کے غریب طبقوں کے لئے حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق مکانات بنادئے گئے ہیں جو چوہوں سے بھی بالکل محفوظ ہیں ۔

جدید رقبوں تک سڑکوں کی توسیع اور بسوں کی آمد و رفت میں سہولت پیدا ہو جانے کی وجہ سے نیز مقامی ریل گاڑیوں میں اضافہ ہونے سے آس پاس کے مواضعات کے رہنے والوں کے لئے شہر پہونچنا بہت آسان ہوگیا ہے جس سے انہیں شہری خصوصیات حاصل کرنے میں بہت مدد ملتی ہے ۔

تختہ ذیل سے شہر کے مختلف حلقوں کا رقبہ اور سنہ ۱۹۴۱ء میں ان کی آبادی ظاہر ہوتی ہے ۔

حلقہ	آبادی	رقبہ مربع میلوں میں	آبادی فی مربع میل
۱ - (الف) مجلس بلدیہ حیدرآباد	۵۱۱۰۳۴	۳۱،۸۹	۱۶۰۲۵
(ب) بلدہ حیدرآباد (غیربلدی مضافاتی رقبہ جات)	۸۱۵۸۷	۲۳،۴۵	۳۴۸۲
(ج) چھاونی اعلحضرت بندگان عالی	۲۳۰۲۶		
(د) ریلوے و لالہ گوڑہ	۹۸۷۰	۳،۲	۷۸۳۱
میزان	۶۲۵۵۱۷	۵۹،۵۴	۱۰۵۰۶
۲ - رقبہ زیر انتظام حکومت برطانیہ			
سکندرآباد سول	۶۹۷۸۰	..	....
ب - سکندرآباد چھاونی	۲۸۲۴۷	..	..
ج - ترملگیری (سول)	۵۲۵۹	..	..
(د) ترملگیری (فوجی)	۴۶۹	..	..
(ھ) بلارم (سول)	۶۳۱۰	..	..
(و) بلارم (فوجی)	۳۵۷۷	..	..
میزان رقبہ زیر انتظام برطانیہ	۱۳۶۴۲	..	..
صدر میزان شہر حیدرآباد	۷۳۹۱۵۹	..	..

بلدیہ حیدرآباد کی حدود ارضی میں سنہ ۱۹۳۱-۴۱ء کے دوران میں ۱،۰۹ مربع میل کا اضافہ ہوا ۔ بعض مضافاتی مواضعات جو پہلے مجلس بلدیہ کے تحت تھے اب خارج ہوگئے ہیں ۔ دوسری طرف جو بلی ہل (۲،۲۱ مربع میل) اور سلطان بازار کو جو پہلے رزیڈنسی بازار کہلاتا تھا (۰،۵۷ مربع میل) اب حدود بلدیہ میں شامل کرلیا گیا ہے لالہ گوڑہ کے ریلوے میں شامل ہو جانے کی وجہ سے کنٹونمنٹ اور ریلوے کے رقبہ میں ایک مربع میل کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ اس رقبہ کی آبادی میں جو اضافہ ہوا ہے وہ اسکی فی مربع میل آبادی کے مساوی یعنی ۹۱۷ ہے ۔ سکندرآباد بلارم اور ترملگیری کا وہ رقبہ جوزیرانتظام برطانیہ تھا غیرمتبدل رہا لیکن اس کی آبادی میں سنہ ۱۹۳۸ء کے مقابلہ میں ۱۲۰۸۰۱ سے گھٹ کر سنہ ۱۹۴۱ء میں ۱۱۳۶۴۹ رہ گئی ۔

باقیماندہ شہروں میں سے ورنگل کی آبادی (۹۳۰۰۰ رہ گئی ہے جس سے یہ مقام ایک مردم شماری شہر کی تعریف میں سنہ ۱۹۳۱ء کے مقابلہ میں اس کی آبادی میں ۴۹،۴ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اسکے ساتھ گلبرگہ اور اورنگ آباد کی آبادیوں میں بالترتیب ۳۰،۳ فیصد اور ۳۸،۱ کا اضافہ ہوا ہے ۔

تختہ ذیل سے ریاست کے چاروں شہروں کی آبادیوں میں اضافہ کی رفتار ظاہر ہوتی ہے -

سال	شہر حیدرآباد	شہر ورنگل	شہر گلبرگہ	شہر اورنگ آباد
سنہ ۱۸۸۱	۳,۶۷,۴۱۷	۰۰	۲۲,۸۳۴	۳۰,۲۱۹
سنہ ۱۸۹۱	۴,۱۵,۰۳۹	۳۳,۱۶۱	۲۸,۲۰۰	۳۳,۸۸۷
سنہ ۱۹۰۱	۴,۴۸,۴۶۶	۳۱,۱۸۶	۹۹,۲۲۸	۳۶,۸۳۷
سنہ ۱۹۱۱	۵,۰۰,۶۲۳	۴۸,۳۴۲	۳۲,۴۳۷	۳۴,۹۰۲
سنہ ۱۹۲۱	۴,۰۴,۱۸۷	۴۶,۷۹۱	۳۵,۸۲۰	۳۶,۸۷۶
سنہ ۱۹۳۱	۴,۶۶,۸۹۴	۶۲,۱۱۹	۴۱,۰۸۳	۳۶,۸۷۰
سنہ ۱۹۴۱	۷,۳۹,۱۵۹	۹۲,۸۰۸	۵۳,۵۵۱	۵۰,۹۲۴

چاروں شہروں کی آبادیوں کے اعداد ذکور و اناث کی تفصیلات اور سنہ ۱۹۳۱ع بعد کے تغیرات کے ساتھ حسب ذیل ہیں۔

شہر	آبادی	ذکور	اناث	فیصد کمی بیشی به دوران سنہ سنہ ۴۱ - ۱۹۳۱ع
۱ - حیدرآباد	۷,۳۹,۱۵۹	۳,۸۴,۷۸۰	۳,۵۴,۳۷۹	+۵۸,۱
۲ - ورنگل	۹۲,۸۰۸	۴۸,۰۳۶	۴۴,۷۷۲	+۴۹,۴
۳ - گلبرگہ	۵۳,۵۵۱	۲۷,۶۲۹	۲۵,۹۲۲	+۳۰,۳
۴ - اورنگ آباد	۵۰,۹۲۴	۲۷,۴۱۷	۲۳,۵۰۷	+۳۸,۱

ورنگل

ورنگل ایک قدیم شہر ہے جسکی بنیاد بارھویں صدی میں کاکیتا خاندان کے راجہ پرودا نے رکھی تھی - کہا جاتا ہے کہ یہ شہر آندھرا راجاؤں کا بھی دارالحکومت رہا - اسکی ترقی کی رفتار سے توقع کی جاسکتی ہے کہ آئندہ دس سال کے اندر یہ باقاعدہ " مردم شماری شہر " بن جائیگا جسکی آبادی ایک لاکھ سے زاید ہوگی - اسکی ترقی کے اسباب صنعتی ترقی اور شہری سہولتوں کا انتظام ہیں۔ یہ شہر متعدد عصری ضروریات مثلاً برقی قوت آبرسانی وغیرہ سے آراستہ ہے - یہ ایک ریلوے جنکشن ہے جہاں دو ریلوے اسٹیشن ایک طیران گاہ ایک سوتی کار خانہ ایک باضابطہ غلہ کی منڈی ہے - یہ اون چمڑے اور کھالوں کی تجارت کا بڑا مرکز ہے -

اورنگ آباد

ورنگل کی طرح شہر اورنگ آباد بھی زبردست تاریخی اہمیت کا حامل ہے شہنشاہ اورنگ زیب نے اپنے دارالحکومت کے لئے اس مقام کو پسند کیا تھا - جو آج تک اس کے نام سے موسوم ہے - اگر چہ ۱۹۳۱ع کی دس سالہ مدت میں اورنگ آباد کی آبادی میں ۳۸,۱ فیصد کا اضافہ ہوا ہے یہ بات قابل غور ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ع سے سنہ ۱۹۳۱ع

تک اسکی آبادی غیر متبدل رہی جسکے اسباب گھریلو قدیم صنعتوں ہمرو کمخواب بافی کاغذ کی صنعت اور زرین کام کا زوال ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ تجارتی مرکز ہونے کی وجہ سے جالنہ اس سے مسابقت کرتا چلا آرہا ہے ۔ بہرحال تجارت صنعت ذرائع حمل ونقل کی ترقی کی وجہ سے اورنگ آباد نے مختلف سمتوں میں نمایاں ترقی کی ہے ۔

گلبرگہ

گلبرگہ بہمنی سلطنت کا ایک طویل عرصہ تک پایہ تخت رہا اور آج تک بھی اس میں شہری آثار مثلاً شاہی محل قلعہ بادشاہوں اور بزرگوں کے مقبرے دیول اورعام عمارات موجود ہیں ۔ برق قوت آبرسانی اور ڈرینج کا انتظام ہے ۔ ریلوے اسٹیشن، سیمنٹ کی سڑک ، ایک سوتی کارخانہ، اور غلہ کی منڈی بھی ہے ۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت: پائی	آنہ	روپیہ
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع)	۰	۰	۳
,, ,, ,, ,, ۱۳۵۰ف (۴۱-۱۹۴۰ع)	۰	۰	۳
,, ,, ,, ,, ۱۳۵۱ف (۴۲-۱۹۴۱ع)	۰	۰	۳
حیدرآباد کی مشہور عبادت گاہیں (صرف اردو میں) ..	۰	۰	۳
منتخب پریس نوٹ اوراعلامئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی .. ,, ..	۰	۰	۳
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی .. ,, ..	۰	۸	۳
فہرست منظورہ اصطلاحات مروجہ بدفاتر سرکارعالی .. ,, ..	۰	۱	۰

از دفتر اطلاعات سرکارعالی

سیف آباد ۔ حیدرآباد دکن

سر آرتھر لوتھیان کی سبکدوشی

ایک ہر دلعزیز رزیڈنٹ

ہز اکسلنسی سر مرزا اسمعیل نے ایک وداعی عشائیہ میں جو رزیڈنٹ بہادر اور لیڈی لوتھیان کے اعزاز میں ترتیب دیا گیا تھا سر آرتھر لوتھیان کی معلومات کو جو انہیں ہندوستانی ریاستوں کے مسائل کے متعلق حاصل ہیں اور اوس فیاضانہ ہمدردی کو جو وہ '' ہندوستانی ہند ،، سے رکھتے ہیں شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔ سر آرتھر ۳۰ سال کی ملازمت کے بعد سبکدوش ہو رہے ہیں۔ اس دوران میں انہیں کئی بڑی ریاستوں سے قریبی ربط حاصل رہا ہے ۔

سر آرتھر لوتھیان نے '' جام صحت ،، کا جواب دیتے ہوئے نظم و نسق کے اوس اعلی معیار کو بہت سراہا جس پر کئی ریاستیں پہونچ گئی ہیں۔ انہوں نے پرزور انداز میں کہا '' ایسی ریاستیں موجود ہیں جو برطانوی ہند کے نظم و نسق کا اعتماد کے ساتھ مقابلہ کر سکتی ہیں ،،

آنریبل سر آرتھر اور لیڈی لوتھیان کے اعزاز میں کئی وداعی تقریبیں ترتیب دی گئیں جن میں اوس بینکوئٹ کا خاص طور پر ذکر کیا جا سکتا ہے جو اعلی حضرت بندگان عالی کی طرف سے ترتیب دیا گیا تھا اور وہ ظہرانہ بھی قابل ذکر ہے جو والاشان شہزادہ برار و شہزادی برار کی قیام گاہ بلا وسطہ پر ترتیب دیا گیا تھا ۔

سر مرزا اسمعیل نے آنریبل سر آرتھر کا جام صحت تجویز کرتے ہوے حکومت ہند کے محکمہ سیاسیات کے ایک عہدہ دار کی حیثیت سے اور آخر میں رزیڈنٹ حیدر آباد کی حیثیت سے ان کے شاندار کردار کا ذکر کیا ۔

صدر اعظم بہادر نے فرمایا ''یہ بات ایک حزنیہ سے کم نہیں ہے کہ ایسا فرد جس کو ایسا تجربہ اور طبعی ذہانت حاصل ہو اور ریاستوں کے متعلق جس کی معلومات اتنی عدیم المثال ہوں اور جو ریاستوں کے حکمرانوں انکی رعایا اور خود ریاستی مسائل سے ایسی فیاضانہ ہمدردی رکھتا ہو وہ ہم سے ایسے وقت جدا ہو جائے جبکہ اس میں یہ قوت عمل ہنوز بدرجہ اولی موجود ہے ۔

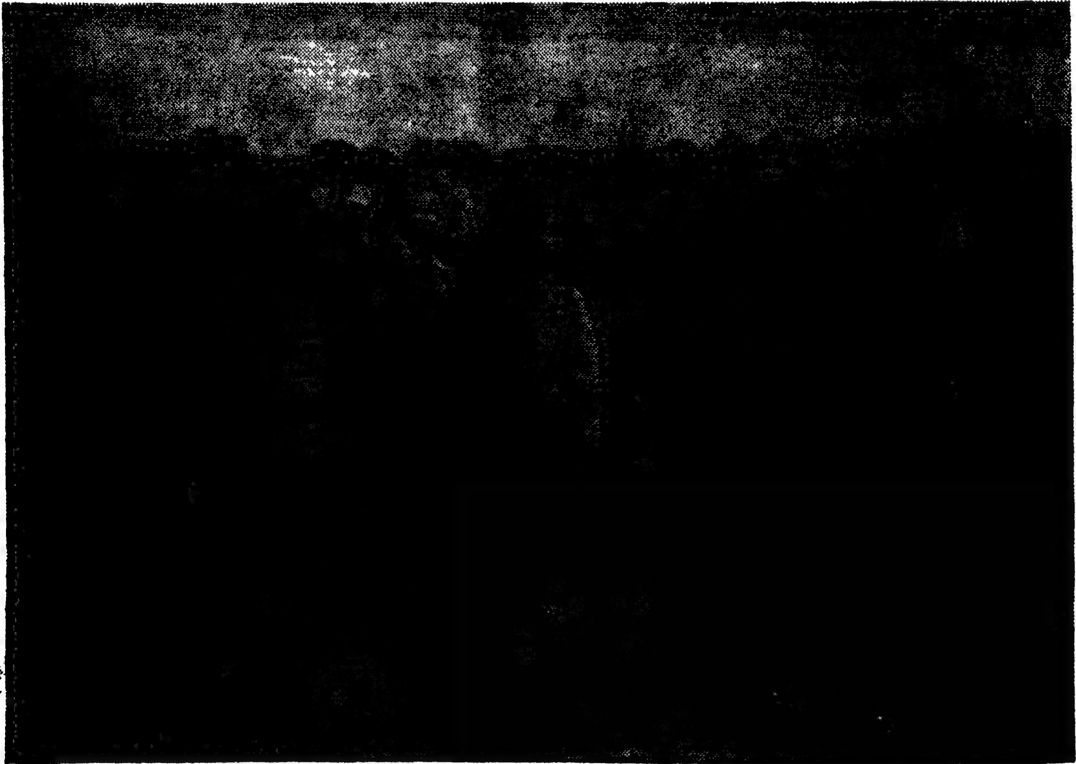
عہد ماضی کا وہ ترانہ یاد کیجئے جس کا عنوان تھا ''طول طویل ہندوستانی دن ،، اور جس کا اشارہ ان اشخاص کی جانب تھا جو اپنی زندگی کا کام ختم کر کے تھکے تھکائے انگلستان اس لئے واپس ہوتے تاکہ '' وطن کی موت نصیب ہو،، اور جن کو لارڈ مارلے آنجہانی نے ''طنز ملیح،، کے طور پر ''کٹر اقتدار پرست،، کا لقب دیا تھا ۔ لیکن ہم آج کل ایسے زمانہ میں بسر کر رہے ہیں جبکہ دن بمشکل اتنا طویل ہوتا ہے کہ ہم اپنے مفوضہ فرائض پوری طرح انجام دے سکیں جبکہ انگریزوں کے سر اتنے سخت ہو گئے ہیں کہ دھوپ کی ٹوپیاں عجائب خانوں کی طرف حوالہ کردی گئی ہیں اور جب کہ تمام دنیا میں تمام قابل ترین

افراد کی دماغی اور عملی صلاحیتوں سے جن میں سے بعض کی تقریباً اسی برس کی عمر ہے ان بے شمار مسئلوں کو سلجھانے کا کام لیا جارہا ہے جو جنگی مسائل سے بھی زیادہ سخت ہیں اور جنہیں اس نام نہاد صلح و آشتی نے ہماری آزمائش صبر و ضبط کے لئے پیدا کیا ہے ۔ اب رہا "ضعیف العمر اقتدار پرستوں" کا معاملہ تو اگر کوئی سر آرتھر کو یہ الزام دے تو میں اس سے یہ سفارش کرونگا کہ وہ انہیں گالف کھیلا کر دیکھے یا کسی دن طویل اسپورٹ میں شامل کر کے آزمائے ۔ "

مشترکہ وصف

لیڈی لوتھیان کا ذکر کرتے ہوئے صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ ان میں اور ان کے شوہر میں ایک زبردست وصف "مہمان نوازی" مشترک ہے ۔

"ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جو اپنی مہمان نوازی کے لئے مشہور ہے اور اس میں حیدر آباد کو خصوصیت حاصل ہے ۔ مختلف سرکاری شعبوں کے قدیم اراکین نے اپنی بیویوں کے ساتھ اس سلسلہ میں عظیم تر روایات قائم کر رکھی ہیں ۔ ان ابتدائی ایام سے جب لیڈی لوتھین سے میسور میں پہلی دفعہ میری ملاقات ہوئی ، لیڈی لوتھین ہمیشہ ایک " دلکش میز بانہ" ثابت ہوئی ہیں اور دو بڑی نسلوں کے اراکین کو ایک جگہ جمع کرنے اور اپنے شوہر کے دوستوں کو ایک دوسرے سے واقفیت پیدا کرنے کے ایسے مواقع بہم پہنچاتی رہی ہیں جس کا اہتمام محض سرکاری ملاقاتوں میں نہ ہوسکتا تھا ۔ مزید برآں وہ تمام افادی امور میں حصہ لیتی رہی ہیں بالخصوص وہ امور جن کا تعلق گزشتہ جنگ سے



سرکلاڈ اکنلک میجر جنرل احمد العیدروس کے ساتھ فوجی پریڈ کا معائنہ کر رہے ہیں

(فوٹو راجہ دین دیال)



شاہی عشائیہ جو اعلیحضرت بندگان عالی کی طرف سے سر آرتھر لوتھیان رزیڈنٹ حیدرآباد کی
سبکدوشی کے موقع پر ترتیب دیا گیا تھا ۔



وداعی عشائیہ جو آنریبل سر آرتھر لوتھیان کے اعزاز میں ہز اکسلنسی سر مرزا اسمعیل صدر اعظم باب حکومت کی طرف سے ترتیب دیا گیا تھا ۔

تھا ۔ انہوں نے ہندوستانی خواتین کی فلاح و بہبود میں بھی حصہ لیا ہے۔ ان موقعوں پر ہر شخص یہ محسوس کرتا تھا کہ سر آرتھر اور لیڈی لوتھین کی یہ مشترک مساعی ادائے فرض کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ تمام جدوجہد صرف خلوص و محبت کے لئے ہے اسے جد و جہد بھی کیوں کہا جائے یہ تو ایک ایسی چیز تھی جس میں یہ دونوں اتنی ہی مسرت اور لطف حاصل کرتے تھے جتنا کے اون کے مہمان۔

قریبی تعاون

شائد کسی اور ریاست میں اس بات کی اتنی ضرورت نہیں ہوگی جتنی کہ حیدرآباد میں ہے کہ برطانوی حکومت کے نمائندہ اور حکومت سرکار عالی کے صدر کے درمیان کامل مفاہمت اور خلوص قائم رہے مجھے یہ کہتے ہوئے بڑی مسرت ہوتی ہے کہ میری یہاں کی اس تھوڑی سی مدت میں سر آرتھر اور میں نے کامل اشتراک وتعاون کے ساتھ فرائض انجام دئے ہیں اور جب کبھی میں نے مشورہ طلب کیا تو انہوں نے مشورہ دینے میں دریغ نہیں کیا اور انہوں نے بعض اوقات میری خواہش کے بغیر بھی مجھے مشورے دئے جبکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ مجھے ان کی ضرورت ہے میں اس کے لئے شکریہ کے اظہار کے ساتھ یقین دلاتا ہوں کہ ہم دونوں خواہ کہیں رہیں لیکن سر آرتھر کی دوستی میرے لئے ہمیشہ ایک بیش بہا چیز رہے گی ۔

صدر اعظم بہادر نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے فرمایا ''مجھے یقین ہے کہ آپ حضرات پہلے میرے اس عمیق احساس غم میں شریک ہونگے کہ سر آرتھر اور لیڈی لوتھین



ہز ہائنس شہزادہ برار ایک فوجی عہدہ دار کو تمغۂ فتح عطا فرما رہے ہیں (فوٹو راجہ دین دیال)



یہ تصویر کیولری ٹریننگ سنٹر حیدرآباد پر پریڈ کے موقع پر لی گئی تھی پہلی قطار میں (بائیں سے دائیں جانب کھڑے ہوے) میجر جنرل احمدالعیدروس کمانڈر افواج باقاعدہ سرکارعالی ، ہز ہائی نس شہزادہ برار ' کمانڈر انچیف افواج باقاعدہ سرکارعالی ہز اکسلنسی سرکلاڈ آکنلک کمانڈر انچیف افواج ہند ہز اکسلنسی سر مرزا اسمٰعیل صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی (ادارہ راجہ دین دیال)

کو خیر باد کہنے کا وقت آ ھی گیا ۔ دوسرے اس احساس مسرت میں کہ وہ ہم سے اس لئے جدا نہیں ہورہے ہیں کہ وظیفہ یابی کی خاموش زندگی گزاریں بلکه ان کی زندگی کا ایک نیادور انکی بے اندازہ صلاحیتوں اوردوست نوازی کے ساتھ شروع ہو رہا ہے ۔ آخر میں آئیے ہم انکے کامل عزت و وقار کے احساس کے ساتھ انکا جام صحت نوش کریں ،،

رزیڈنٹ بہادر کا جواب

آنریبل سراوتھیان نے جام صحت کا جواب دیتے ہوئے کہا ،، میرے لئے یہ تقریب اس وجہ سے خاص طور پر غم انگیز ہے کہ آج اس ملک میں میری ۳۰ ساله خدمت کی مدت ختم ہوتی ہے ۔ ہندوستان کو ،، سرزمین تاسف ،، (Land of Regrets) کہا گیا ہے لیکن یہ چیز مجھ پر صادق نہیں آتی مجھے فی الحقیقت صرف اس ملک کو چھوڑنے کا افسوس ہے ۔ کیونکہ ہندوستان، اس کی تاریخ، اسکی آب و ہوا اسکے مناظر اور اس کے طرز زندگی نے اسی دن سے میرے دلکو موہ لیا جس دن میں یہاں وارد ہوا تھا ۔ اس ملک کے باشندوں کے ساتھ میرے تعلقات گزشته دوقرنوں کے سیاسی بحر ان کے با وجود نہایت ھی خوشگوار ہے رہیں آج رات میرا دل چاہتا ہے کہ گزرے ہوئے سالوں کے واقعات پر ایک نظر ڈالوں کیونکہ مجھے بہت دلچسپ تجربے ہوئے ہیں لیکن میں اس وداعی تقریب میں آپکی سمع خراشی کرنا نہیں چاہتا ،،

عظیم الشان انقلاب

،،ہم تاریخ عالم کی ایک نہایت کٹھن مگر دلچسپ منزل پر ہیں جبکه ہر چیز ایک غیر یقینی حالت میں معلوم ہوتی ہے اور میں خوش ہوں کہ مجھے ان حالات میں زندگی بسر کرنے کا موقع ملا ہے ۔ یقیناً یہ صورت حال جمود سے بہتر ہے ۔ ہندوستان خاص طور پر ایک عظیم الشان انقلاب سے دو چار ہے ۔ اور مجھے توقع ہے کہ بہت جلد دنیا کی بڑی قوموں کے درمیان اپنا جائز مقام حاصل کرلے گا ہندوستان میں جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سیاسی تغیرات کی رفتار سست رہی ہے میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے خیال کے برعکس یہ رفتار حیرت انگیز حد تک تیز رہی ہے ۔ اس کے ثبوت میں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ سنه ۱۹۱۰ ع میں جبکہ میں نے آئی ۔ سی ۔ یس میں کامیابی حاصل کی تھی ایک عہدہ دار کے سوا جن کی والدہ ایک یورپی خاتون تھیں آئی ۔ سی ۔ یس کے عہدہ داروں کی فہرست میں کسی ہندوستانی کا نام موجود نہیں تھا ۔ اب میری ملازمت کے دوران میں صورت حال بالکلیہ بدل چکی ہے اور آئی ۔ سی ۔ یس میں صرف ہندوستانیوں ھی کو شریک کیا جارہا ہے بہرحال اگر ہندوستان میں خیر سگالی کسی قدر زیادہ اور شک وشبہ کسی قدر کم ہوتا تو یہ ملک موجودہ مایوسیوں اور تلخیوں سے دو چار ہوئے بغیر کئی سال قبل حکومت خود اختیاری حاصل کر چکا ہوتا ۔،،

نظم و نسق کا اعلی معیار

،،ریاستوں کے مستقبل کا نہایت تشویشناک ہونا لازمی ہے کیونکه سیاسی شعور رکھنے والے ہندوستانیوں میں ان کے بہت سے دشمن ہیں ۔ لیکن مجھے بھروسه ہے کہ ہندوستان کی نئی سیاسیات میں ریاستوں کو مناسب مقام حاصل ہوگا کیونکه وہ ایک ایسے طرز حکومت کی حامل ہیں جو اسی ملک کی پیدا وار ہے اور جس کا ارتقاء خالص ہندوستانی حالات میں ہوا ہے ۔ اس ملک کے لئے حاکموں کے لئے اپنے ملک کی تاریخ کو پس پشت ڈال دینا احمقانه ہوگا ۔ اس کے علاوہ ایک معمولی سیاست داں کو بھی اس کا اعتراف کرنا پڑیگا کہ بحث و مباحثه کی گرما گرمی سے ہٹ کر ریاستوں کی تائید میں بہت کچھ کہا جاسکتا ہے ۔ کئی ریاستوں میں اچھی حکومت رہی ہے اور ہے ۔ جہاں تک نظم و نسق کا تعلق ہے ایسی ریاستیں موجود ہیں جو برطانوی ہند کے نظم و نسق کا اعتماد کے ساتھ مقابلہ کر سکتی ہیں اور حکومت ہند کے محکمه سیاسیات کا همیشه یه مطمح نظر رہا ہے کہ ہندوستانی ریاستوں کی بنیادی حیثیت میں کوئی تبدیلی کئے بغیر نظم و نسق کی اصلاح کی جائے ۔ ،،

حیدرآباد میں نئے مناظر

''میں ہز اکزالٹیڈ ہائینس کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے باب حکومت کی صدارت کے لئے سر مرزا جیسے مدبر کی خدمات حاصل فرمائیں جو کل ہند شہرت کے مالک ہیں۔ جب میں نے ان سے بنگلور میں بیس سال قبل پہلی دفعہ ملاقات کی تھی تو مقامی ہر ہمن ان پر مسلمانوں کی طرفداری کا الزام لگاتے تھے۔ اور اب اسی طرح غیر منصفانہ طور پر ہندوؤں کی موافقت کا الزام عاید کیا جارہا ہے۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے کہ جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے اس پر دونوں طرف سے حملے ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے موجودہ سیاسی بحران میں اگر کوئی ہندوستانی مدبر اپنے لئے کوئی دانشمندانہ راہ عمل ڈھونڈ نکالنے کا اہل ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ سر مرزا اسمعیل ہی ہو سکتے ہیں جن کا ہر صاحب فکر ہندوستانی جو کٹر جانبدار نہ ہوانکے ترقی پسندانہ نظریات کی وجہ سے احترام کرتا ہے مزید براں وہ کسی شخص کو اپنا ہم خیال بنا لینے کی عجیب و غریب صلاحیت کے حامل ہیں اور ہر قسم کے لوگوں سے یہاں تک کہ سخت سے سخت متلون مزاج رزیڈنٹ سے بھی نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ سر مرزا کی تہذیبی اور ثقافتی سرگرمیاں بھی مشہور ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ لندن کے بم زدہ رقبوں کی دوبارہ تعمیر کے لئے ان کی خدمات حاصل نہیں کی جا سکیں۔ لیکن اس اثناء میں شاید اس وجہ سے کہ انہیں یہ موقع حاصل نہیں ہے انہوں نے حیدر آباد میں تقریباً ایسا ہی منظر پیدا کردیا ہے اور عنقریب پورے شہر کی کایا پلٹ جائے گی۔''

''اب مجھے اپنی تقریر ختم کرنی ہے۔ سر مرزا نے میری رفیق حیات کی معاشرتی سرگرمیوں کا جو تلطف آمیز تذکرہ فرمایا ہے میں اس کے لئے ان کا شکر گذار ہوں میں سمجھتا ہوں کہ وہ دوران جنگ میں اپنے گوناگوں اعزازی فرائض کی انجام دہی میں مجھسے زیادہ مصروف رہیں اور بہت کم لوگ اس سے واقف ہیں کہ یہ مصروفیات کسقدر وسیع اور محنت طلب تھیں۔ سر مرزا میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ مجھے آپ نے اپنی دوستی کا اعزاز بخشا جو میں سمجھتا ہوں کہ میرے عہدہ سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی باقی رہے گی۔ جن الفاظ میں آپ نے میرا تذکرہ کیا ہے اس کے لئے بھی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خواتین وحضرات! آپ نے جام صحت نوش فرماتے ہوئے جس گرمجوشی کا اظہار کیا ہے اس کے لئے میں آپ کا ممنون ہوں۔''

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

شہریور سنہ ۱۳۵۵ف - جولائی سنہ ۱۹۴۶ع

عام حالات

زیر بتصرہ مہینے میں سکہ کلدار کی خریدی اور فروخت کی انتہائی شرحیں گذشتہ ماہ کی طرح بالترتیب ۱۱-۱۱۶ اور ۱۲ - ۱۱۶ روپیہ رہیں - زر کے بازار کی حالت بھی غیر متبادل رہی سونے اور چاندی کی انتہائی قیمتیں علی الترتیب ۱۲۰ روپیہ فی تولہ اور ۱۸۲ روپیہ فیصد تولہ رہیں ٹھوک فروشی کے بازار میں بھی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں نسبتا غیرمتبدل رہیں -

زر کاغذی اور سکے

زیر تبصرہ مہینے میں زیر گشت نوٹوں کی جملہ مالیت ۴۸۶،۹۴ لاکھ تھی گزشتہ ماہ مالیت (۴۸۷،۰۹) تھی اس طرح (۱۹،۶۵) لاکھ کی کمی واقع ہوئی - خام گردش کے مقابلہ میں از محفوظ کا تناسب ۴۲،۱۴ فیصد تھا جو گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں (۰،۹۸) فیصد زیادہ ہے -

نقد سکہ کلدار کی مقدار میں ، جو سکہ عثمانیہ میں تبدیل کیا گیا ۵۸،۳۴ لاکھ کا اضافہ ہوا اور سکہ عثمانیہ کی نقد قیمت میں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں ۱۹،۶۴ لاکھ کمی واقع ہو گی - حکومت ہند کے تمسکات کی قیمت میں ۵۸،۳۳ لاکھ روپیہ کی کمی ہو گئی اور حکومت سرکارعالی کے تمسکات گزشتہ ماہ کی قیمت پر ہی قائم رہے -

زیر گشت نوٹ

زیر تبصرہ مہینے میں جاری کردہ نوٹوں میں سے ۹۷،۳۲ فیصد نوٹوں کو زیر گشت لیا گیا اسکے برخلاف ماہ جون میں ۹۷،۲۳ فیصد اور اس کے ماقبل مہینے میں ۹۷،۱۷ نوٹ گردش میں تھے - ماہ جون کے مقابلہ میں زیر گشت نوٹوں کی مالیت میں ۱۵،۱۹ لاکھ یا ۳،۱ فیصد کا اضافہ واقع ہوا -

منسوخ شدہ نوٹ

تختہ ذیل سے گزشتہ دو ماہ میں منسوخ شدہ نوٹوں کی مالیت (ہزاروں میں) ظاہر ہوتی ہے -

ماہ	ایک روپیہ	۵ روپئے	۱۰ روپئے	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپے
جولائی سنہ ۱۹۴۶ع	۳۴۴۵،۰	۸۵۵،۶	۱،۳	۲،۱	۰۰
جون سنہ ۱۹۴۶ع	۳۱۶۴،۰	۲،۶	۷۲۰،۶	۵،۴	۲،۰

جاری شدہ نوٹوں کی تفصیل

تختہ ذیل سے مختلف قسم کے نوٹوں کی مالیت ظاہر ہو گی جو ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۶ع اور اسکے ماقبل مہینے میں

اور سال گزشتہ کے متوازی مہینے میں زیر گشت لانے کے لئے حیدرآباد اسٹیٹ بنک کو جاری کئے گئے۔

ماہ	ایک روپے	۵ روپے	۱۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ
جولائی سنہ ۱۹۴۶ء	۳۶	۵	۳۰	..	..
جون سنہ ۱۹۴۶ء	۳۵	۲	۱۰	۲۵	..
جولائی سنہ ۱۹۴۵ء	۲۲	۱۷	۳۸	۳۷	..

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں۔ واجبات اور نقد اثاثہ جات۔

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ میں کاروبار کرنے والی مشترکہ سرمایہ کے ۲۲ بنکوں واجبات کی مقدار ہفتہ مختتمہ ۲۷۔ شہریور سنہ ۱۳۵۵ف پر ۳۷۶۲٫۸۵ لاکھ اور نقد اثاثہ جات کی مقدار ۱۰۳۶٫۸۴ لاکھ روپے تھی۔ ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور خرید شدہ یا ٹپہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب ۵۲۰٫۳۷ لاکھ روپے اور ۹۳٫۲۷ لاکھ روپے تھی۔

حکومت کے نقد اثاثے

زیر تبصرہ مہینے کی آخری تاریخ میں حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب ۴۴۰٫۴۵ لاکھ اور ۵۱۳٫۰۱ لاکھ روپے تھی۔ گزشتہ ماہ اعداد علی الترتیب ۴۱۷٫۵۲ اور ۴۷۹٫۵۸ لاکھ روپے تھے۔

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باہمی کے جن ۱۳ بنکوں نے اطلاعات بھجوائی ہیں ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار ۳٫۵۲۴ ہزار تھی۔ ختم ماہ پر بنکوں، انجمنوں، حکومت، انفرادی اراکین، اور دیگر اشخاص سے حاصل شدہ امانتوں اور قرضوں، کی مقدار ۹٫۵۶۴ تھی۔ بنکوں میں ۴٫۱۲۳ روپے نقد موجود تھے۔

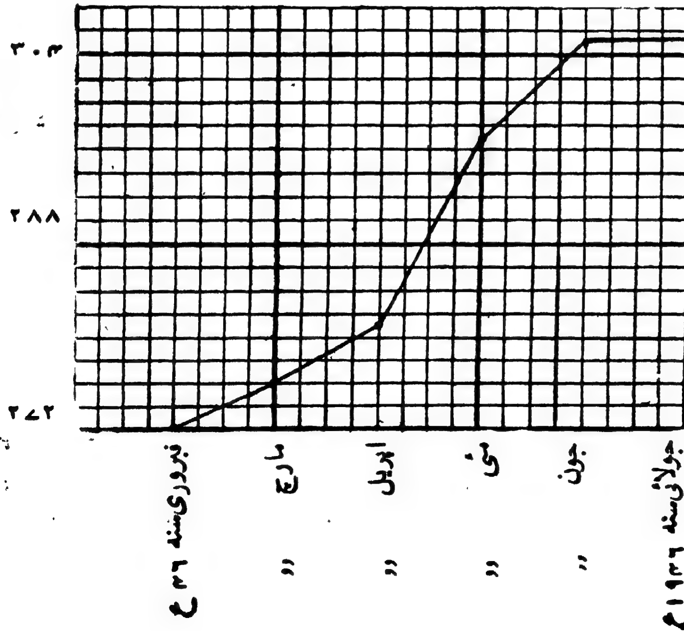
نرخ ٹھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ اور شکر کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی لیکن دالوں اور دوسری غذا اشیاء کے اشاریہ میں علی الترتیب ۱۰ اعشاریہ کا اضافہ اور ۲ اعشاریہ کی کمی ہوئی اس طرح تمام غذائی اشیاء کا اشاریہ بمقابلہ ماہ گزشتہ ۱ اعشاریہ گھٹ گیا۔ روغن دار تخم، نباتاتی تیل، دوسری خام اور ساختہ اشیاء چمڑے اور کھال کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب ۴، ۳ اور ۱۱ اعشاریہ کا اضافہ ہوا خام اور ساختہ کپاس اور غیر غذائی اشیاء کے اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اگسٹ سنہ ۱۹۳۹ء کی اساس پر زیر تبصرہ مہینے کا عام اشاریہ گزشتہ ماہ کی طرح ۳۰۰ تھا جولائی سنہ ۱۹۱۴ء کی اساس پر یہ اشاریہ ۲۷۲ تھا اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ جون سنہ ۱۹۴۶ء کا یہ اشاریہ ۲۶۷ تھا۔

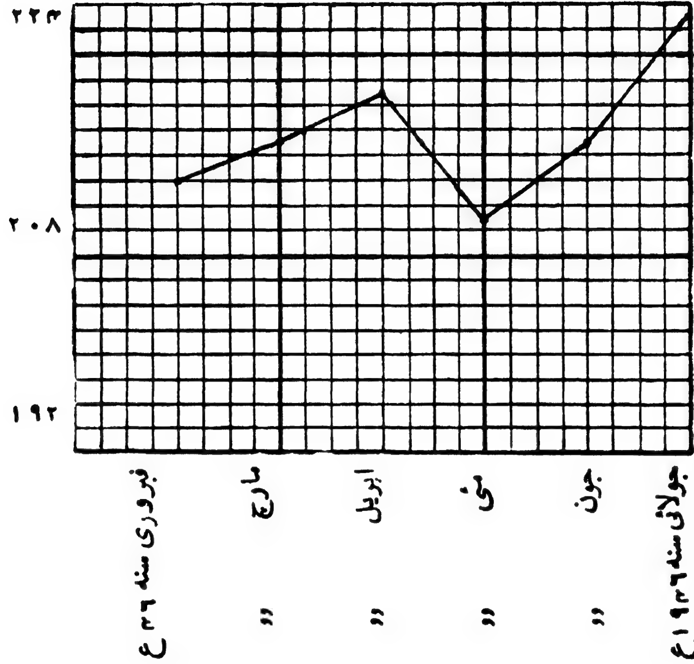
مندرجہ ذیل تختہ میں جولائی سنہ ۱۹۴۶ء اور جون سنہ ۱۹۴۵ء کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے۔

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		جولائی ۴۶ء	جون ۴۶ء	جولائی ۴۵ء	جون ۴۶ء	جولائی ۴۵ء
غلہ	۱۰	۲۷۴	۲۷۴	۲۷۹	۰۰	−۵
دالیں	۶	۲۸۱	۲۹۱	۲۱۰	−۱۰	+۷۱
شکر	۲	۱۶۴	۱۶۴	۱۴۶	—	+۱۸
دیگر اغذیہ	۱۶	۳۱۰	۳۰۸	۲۸۴	−۲	+۲۶
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۶۵	−۱	+۲۰
روغن دار تخم	۵	۴۱۴	۴۱۰	۲۶۹	+۴	+۱۴۵
نباتاتی تیل	۴	۴۱۰	۴۰۷	۲۷۶	+۳	+۱۳۴
خام کپاس	۱	۲۱۳	۲۰۰	۲۰۰	+۱۳	+۱۳
ساختہ کپاس	۵	۳۳۳	۳۳۳	۲۹۰	۰۰	+۴۳
چمڑا اور کھال	۲	۴۳۲	۴۲۱	۳۴۵	+۱۱	+۸۷
اشیاء تعمیر	۸	۲۳۷	۲۳۹	۲۸۱	−۲	−۴۴
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۴۲	۲۵۰	۲۹۴	−۸	−۵۲
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۳۳۰	۳۳۰	۲۸۴	۰۰	+۴۶
عام اشاریہ	۶۶	۶۶	۳۰۵	۲۷۴	۰۰	+۳۱

مندرجہ ذیل ترسیم میں فروری سنہ ۱۹۴۶ء تا جولائی سنہ ۱۹۴۶ء نرخ تھوک فروشی کے عام رجحان کو ظاہر کیا گیا ہے۔



مندرجہ ذیل ترسیم میں فروری سنه ۱۹۴۶ع تا جولائی سنه ۱۹۴۶ع نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے ۔



سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے اور چاندی کی کمترین اور بیش ترین نرخ علی الترتیب ۱۰۶ روپیه اور ۱۲۰ روپیه فی تولہ اور ۱۶۷ روپیه اور ۱۸۲ روپیه فی صد تولہ تھے ۔

حصص کے نرخ

ذیل کے تختہ میں سرکاری پرامیسری نوٹ اور حصص کی قیمتیں درج ہیں ۔

تفصیلات	جون سنه ۱۹۴۶ع	جولائی سنه ۱۹۴۶ع
سرکاری تمسکات	روپیه آنه	روپیه آنه
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی ۲½ فی صد	۱۰۰-۱۱	۱۰۰-۱۰
,, ,, ,, ۳½ فی صد	۱۰۳-۸	۱۰۳-۱۲

بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۸-۸	۵۹-۰-۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ عثمانیہ) سکہ	۱۶۹-۰-۰	۱۷۱-۸-۰
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ - فیصد (۵۰۰ روپیہ سکہ ع	۷۵۰-۰-۰	۷۵۰-۰-۰
ریلوے سرکارعالی	۶ - فیصد	۵۰۵-۰-۰	۵۰۵-۰-۰
پارچہ جات			
اعظم جاھی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۰۴-۸-۰	۶۱۱-۰-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ کلدار)	۱۰۵۰-۰-۰	۱۲۰۰-۰-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰ کلدار)	۳۱۲۵-۰-۰)	۳۰۵۰-۰-۰
عثمان شاھی ملز	(۱۰۰ کلدار)	۴۳۹-۰-۰	۴۹۹-۰-۰
شکر			
نظام شوگرفیاکٹری معمولی	(۲۵روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۹-۸-۰	۶۵-۱۲-۰
نظام شوگرفیاکٹری ترجیحی	(۲۵ روپیہ ۱۵ آنہ ادا شدہ)	۳۹-۱۲-۰	۴۵-۸-۰
نظام شوگرفیاکٹری	(۲۵ روپیہ)	۳۶-۰-۰	۳۶-۰-۰
سالار جنگ شوگرفیاکٹری	(۵۰ روپیہ ۲۵ ادا شدہ)	۲۲-۰-۰	۳۰-۱۲-۰
کمیکلز			
بایو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸-۱۰-۰	۸-۶-۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۲-۱۰-۰	۴۲-۸-۰
کمیکلز اینڈ فارما سوٹیکلز	(۲۵ روپیہ ،،	۳۳-۰-۰	۳۶-۰-۰
متفرق			
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۱-۰-۰	۹۳-۰-۰
دکن فلور	(۱۰۰ روپیہ ،،)	۱۱۵-۰-۰	۱۱۵-۰-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیہ ،،)	۹۷۵-۰-۰	۸۷۵-۰-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی ۵ فیصد قرض	(۱۰۰ روپیہ ،،)	۱۰۷-۴-۰	۱۰۷-۸-۰
حیدرآباد ٹیزیز	(۵۰ روپیہ ۲۰ ادا شدہ)	۲۳-۸-۰	۲۳-۸-۰
نیشنل فوڈ	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۰-۱۰-۰	۱۰-۱۰-۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ روپیہ سکہ کلدار)	۱۹-۸-۰	۱۹-۸-۰
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ)	۲۵۳-۸-۰	۳۱۸-۰-۰
سرپور پیپرملز	(۱۰۰ ۲۵ ادا شدہ)	—-۰-۰	۱۹۱-۰-۰
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ	۹۰-۰-۰	۹۰-۰-۰
تاج کلیے ورکس	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ	۱۱۲-۰-۰	۱۱۳-۰-۰
تاج گلاس ورکس	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۵-۶-۰	۱۵-۱۳-۰

تاج گلاس ورکس جدید	..	۱۵-۶-۰	۱۵-۸-۰
وزیر سلطان	(۱۰ روپیه)	۹۵-۰-۰	۹۵-۰-۰
ویجٹیبل پراڈکٹس	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۵-۸-۰	۱۶-۴-۰

صنعتی پیدا وار

دیاسلائی - زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسه کی دیاسلائی کے کارخانوں میں ۲۱ هزار گروس ڈبے تیار کئے گئے اسکے مقابله میں سابقه مہینے میں ۱۸ هزار ڈبے اور جون سنه ۱۹۴۶ع اور جولائی سنه ۱۹۴۵ع میں ۱۹ هزار گروس ڈبے تیار کئے۔

سمنٹ - زیر تبصرہ مہینے میں سمنٹ کی مجموعی پیدا وار ۱۲ هزار ٹن رهی اسکے مقابله میں سابقه ماه اور سال گزشته کے متوازی مہینے میں یه مقدار بالترتیب ۱۰ هزار اور ۱۵ هزار ٹن، رهی۔

شکر - شکر کی پیدا وار کا موسم نہیں تھا -

ذیل کے تختہ سے حقیقی پیدا وار کے تقابلی اعداد ظاهر هوتے هیں۔

اشیاء	اکائیاں	جولائی سنه ۴۶ع	جون سنه ۴۶ع	جولائی سنه ۴۵ع	(+) یا (−) بمقابله جون سنه ۴۶ع	(+) یا (−) بمقابله جولائی سنه ۴۵ع
دیاسلائی	گروس ڈبے	۲۱٫۶	۱۸٫۰	۱۹٫۸	+ ۳٫۶	+ ۱٫۸
سمنٹ	ٹن	۱۲٫۴	۱۰٫۷	۱۵٫۶	+ ٫۷	− ۳٫۲
شکر	هنڈرڈ ویٹ	..	..	..	..	.

بلده حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں بلده حیدرآباد میں چاول گیہوں، اور جوار کی درآمد شده مقدار علی الترتیب ۳۰، ۱۵، اور ۱۱ هزار پلے رهی - سال گزشته کے متوازی مہینے میں یه مقدار بھی بالترتیب ۴۶، ۲۷، ۴۶ هزار پلے تھیں -

اهم اشیاء کی درآمد و برآمد

مندرجه ذیل تختہ میں اهم درآمد اشیاء کی مالیت بتائی گئی ہے -

(اعداد هزار روپے میں) -

اشیاء		جولائی سنه ۱۹۴۶ع	جون سنه ۱۹۴۶ع	(+) یا (−) بمقابله جون سنه ۱۹۴۶ع
اجناس خوردنی	..	۲۸	۲۳	+ ۵
شکر	..	۱۷۶	..	+ ۱۷۶
نمک	..	۲۱۳	۷۰۲	− ۴۸۹
میوه	..	۱۸۲۲	۱۱۰۶	− ۷۱۶
سپاری	..	۵۸۷	۳۸۶	+ ۲۱۰
کپڑا	..	۶۰۶۲	۵۹۸۲	+ ۸۰

سوت	..	۲۲۶۴	۱۶۹۳	+ ۵۷۱
ریشم	..	۳۶۲	۱۰۸۶	+ ۱۷۶
پیتل	..	۵۱۶	۳۹۹	+ ۱۱۷
لوہا	..	۶۲۲	۵۵۵	+ ۲۷
لکڑی	..	۸۲	۱۰۶	− ۲۴
چاندی (تولے)	..	۸	۱	+ ۷
سونا (تولے)	..	۷۰۲	۷۶۰	− ۵۸
حیوانات	..	۲۳۳	۲۰۸	+ ۲۵
دیگر	..	۱۲۶۳۲	۱۱۱۰۴	+ ۱۵۲
جملہ	..	۲۶۳۰۹	۲۳۲۵۹	+ ۳۰۵۰
جملہ برائے مئی سنہ ۱۹۴۵ ع	..	۲۱۱۶۳	۱۷۱۲۹۳	+ ۴۰۳۴

ممالک محروسہ سے اہم اشیاء کی ماہواری برآمد

جون اور جولائی سنہ ۱۹۴۶ ع کے دوران میں ممالک محروسہ سے برآمد شدہ اہم اشیاء کی مالیت درج ذیل ہے -

(اعداد ہزاروں میں)

اشیاء		جولائی سنہ ۱۹۴۶ ع	جون سنہ ۱۹۴۶ ع	(+) یا (−) بمقابلہ جون سنہ ۱۹۴۶ ع
اجناس خوردنی	..	۴۹۵۳	۵۸۶۱	− ۹۰۸
کپاس	..	۶۸۸	۲۸۱۵	+ ۲۸۷۳
السی	..	۳۸۹	۲۸۵	+ ۱۰۴
تل	..	۱۲۲	۷۶	+ ۴۶
مونگ پھلی	..	۴۳۶۰	۳۵۳۹	+ ۸۲۱
تخم ارنڈی	..	۷۱۶	۵۹۱	+ ۱۲۵
روغنیات	..	۶۴۷	۵۴۵۳	+ ۴۸۰۶
نیل	..	۲	..	+ ۲
چوبینہ	..	۴۲۲	۲۵۲	+ ۱۷۰
کھال اور چمڑا	..	۲۶۳	۱۵۷	+ ۱۰۶
حیوانات	..	۶۵	۱۸۹	− ۱۲۴
دیگر	..	۹۸۱۴	۳۰۸۶	+ ۶۷۲۸
جملہ	..	۲۷۴۴۱	۲۲۳۰۴	+ ۵۱۳۷
جملہ برائے جولائی سنہ ۱۹۴۵ ع	..	۲۵۰۷	۴۲۸۹۶	− ۱۷۶۸۹

پریس کی ہوئی کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ میں کپاس کی صاف اور پریس کرنے والی کرنیوں میں ۱,۲ ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی۔ اس کے مقابلے میں جون سنہ ۱۹۴۶ء اور جولائی سنہ ۱۹۴۵ء میں ۳,۶ اور ۶,۸ ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی۔

ساختہ کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپڑے کی مجموعی پیدا وار ۳۸,۲ لاکھ گز رہی۔ ماہ گزشتہ اور سال گذشتہ کے متوازی مہینے میں بالترتیب کپڑے کی پیداوار میں ۳,۷ لاکھ گز کا اضافہ اور ۱۵,۴ لاکھ گز کی کمی ہوگئی۔

زیر تبصرہ مہینے میں سوت کی پیدا وار ۲۳,۰۷ لاکھ پونڈ تھی اس کے مقابلہ میں جون سنہ ۱۹۴۶ء میں اور جولائی سنہ ۱۹۴۵ء میں بالترتیب ۳۰,۲۰,۵۲ لاکھ پونڈ اور ۲۳,۰۱ لاکھ پونڈ رہی۔

ماھانہ آمدنی اور خرچ

ذیل کے تختہ میں جون اور جولائی سنہ ۱۹۴۶ء میں بعض اھم مدات کے تحت سرکاری آمدنی کی تفصیلات درج ھیں۔

مدات		آمدنی		خرچ	
		جولائی سنہ ۴۶ء	جون سنہ ۴۶ء	جولائی سنہ ۴۶ء	جون سنہ ۴۶ء
مالگزاری	۰۰	۱۷۴۹	۲۴۸۵	۵۲۸	۳۹۷
جنگلات	۰۰	۹۰۵	۵۳۴	۹۴	۸۸
کروڑگیری	۰۰	۲۶۰۸	۲۲۹۹	۱۸۳	۱۷۴
آبکاری	۰۰	۵۷۰۵	۴۷۳۲	۲۸۶	۱۷۱
اسٹامپ اور رجسٹریشن	۰۰	۳۴۹	۳۹۹	۲۳	۲۲
قرضہ	۰۰	۱۱۹۳	۲۶۰۹	۲۰۶	۴۰۳
سکہ	۰۰	۲	۰۰	۴۳	۲۳
ٹپہ	۰۰	۲۲۵	۲۰۹	۱۱۱	۹۸
کشوری نظم و نسق	۰۰	۱۰	۶	۷۲۳	۵۶۳
پولیس	۰۰	۳۴	۱	۶۴۰	۵۹۵
تعلیمات	۰۰	۹۲	۳۲	۱۱۳۴	۴۸۷
طبابت	۰۰	۱۸	۱۳	۵۰۷	۵۵۵
زراعت	۰۰	۱۷	۱۱	۱۲۴	۱۱۸
بلدیہ و صحت عامہ	۰۰	۸۶	۷	۱۵۷	۹۳
عمارات	۰۰	۹	۸	۶۱۷	۷۵۰
آبپاشی	۰۰	۵	۳۹	۱۰۴	۵۸
ریلوے	۰۰	۲۳۵۷	۱۱	۴۱	۳۶
متفرق	۰۰	۸۱	۱۴۳	۱۹۴	۲۰۸

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ سرکارعالی میں سرمایہ مشترکہ کی دو کمپنیوں کو درج رجسٹر کیا گیا۔



اور اُس نے
لائف بوائے کی
عادت سیکھی ہے!

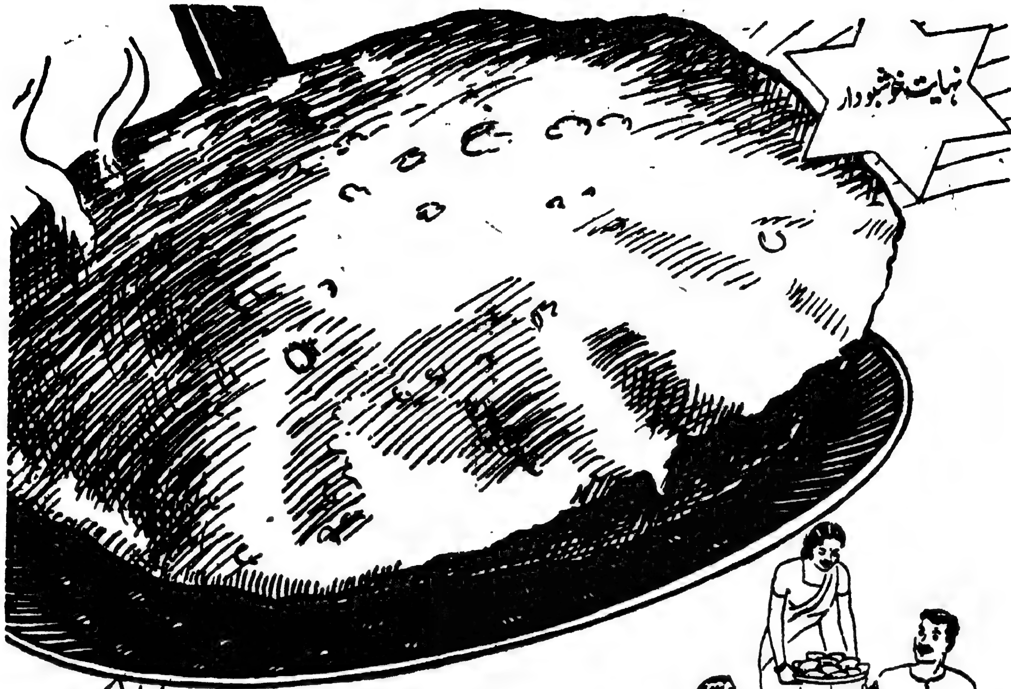


وہ اِس وقت بہت کچھ سیکھ رہا ہے لیکن زندگی میں لائف بوائے صابن کے روزانہ استعمال کی عادت سے زیادہ کوئی چیز کام نہیں آئے گی۔ اُس کی ماں خوش ہے، اور اُسے فخر ہے کہ اس نے گرد و غبار کے اس خطرہ کے متعلق سبق دیا ہے جو ہر جگہ غیر محتاط آدمیوں پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہے۔

لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں بلکہ ایک اچھی عادت ہے۔



LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED


نہایت خوشبودار




فوراً ہضم پذیر
خالص
وٹامن سے مشتمل
DALDA
VANASPATI



آپ کے کپڑوں کے وہ حصے جو کر استعمال کرنے سے گھس جاتے ہیں، ان کی نگہبانی کیجئے! یہ وہی زیادہ میلے حصّے ہیں، جنکو از حد نقصان پہنچتا ہے جبکہ آپکے کپڑوں کو تھوڑا صابن لگانیکے بعد پانی میں بھگو کر اور پٹک کر صاف کیا جاتا ہے۔

آپ کے کپڑے سنلائیٹ کے طریقہ سے دھلوائیے اور پٹکے جانے کے نقصان سے بچائیے۔

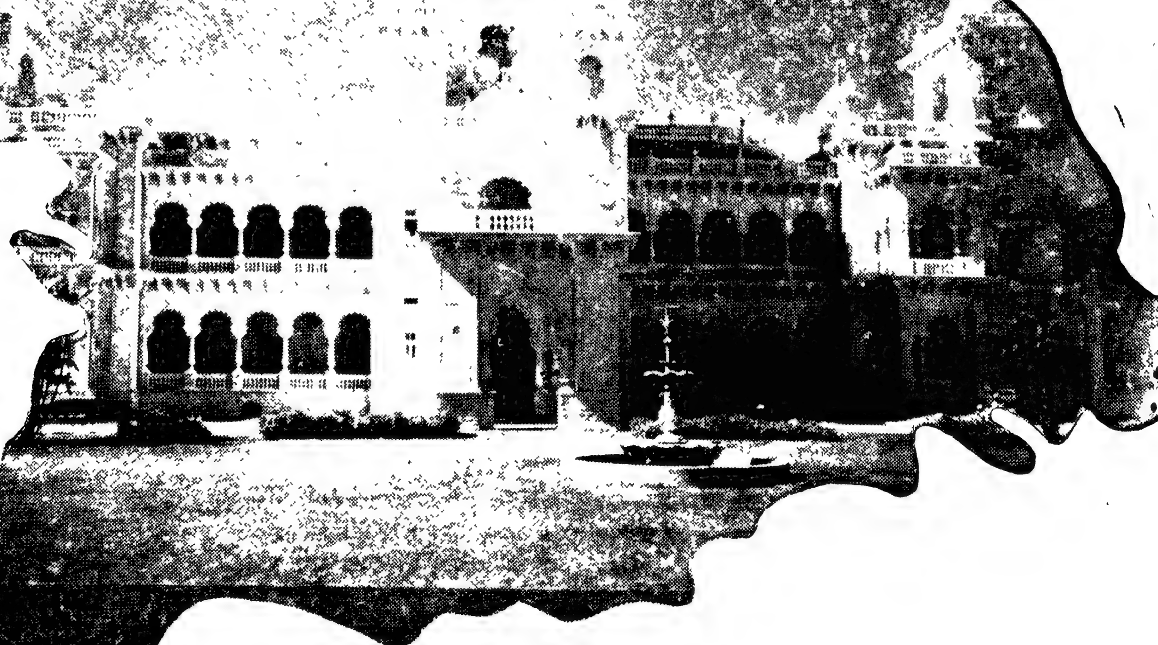
وہ زیادہ میلے حصّے بھی سفید اور بالکل صاف وستھرے ہوجاتے ہیں، جبکہ سنلائیٹ کے بھرپور و خود بخود نکلنے والے جھاگ کو ان بھگوئے ہوئے کپڑوں میں آہستگی سے سانتے سے وہ کافی مقدار میں کھنچ جاتا ہے۔ یہ خالص صابن آپکے پارچہ جات کیلئے عمدہ ہے، وہ انکو بنکہ کے مانند حسین کرتا ہے اور آپکے ہاتھ بھی نرم و ملائم رکھتا ہے۔



یہ سنلائیٹ کے طریقہ سے دھویا گیا ہے!

سنلائیٹ صابن

معلومات حیدرآباد



جلد ۷ .... شمارہ ٦
اردی بہشت سنہ ١٣٥٦ف - مارچ سنہ ۱۹۴۷ع
شائع کردہ محکمہ اطلاعات - حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ف — مارچ سنہ ۱۹۴۷ء

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں۔

سرورق
عارضی ایوان مقننہ (ٹاون ہال)
جس میں مجلس مقننہ کی افتتاحی میقات منعقد ہوئی

U—1*

معلومات حیدرآباد

جلد ۷ | اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف - مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع | شمارہ ۶

احوال و اخبار

عہد نو کا آغاز - جدید مجلس مقننہ کے انتتاح کے بعد حیدر آباد دستوری ترقی کے ایک نئے دور میں داخل ہوتا ہے - ہز اکسلنسی سر مرزا اسمعیل کے الفاظ میں یہ دستور ''ایک شاندار بلکہ انوکھا تجربہ ہے،، - شاندار اس لحاظ سے کہ یہ ترقی کی جانب بہت بڑا اندام ہے اور انوکھا س اعتبار سے کہ یہ ذمہ دارانہ حکومت کی کسی معروف سے شکل مماثلت نہیں رکھتا بلکہ اس کی تشکیل میں سیاسی قاعدوں اور عام دستوری رواج کو نظر انداز کرکے نئی راہیں تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس دستور میں داخلی صورت حال کے حقائق کو محسوس کرتے ہوے ان سے نمٹنے کے لئے ایک دلیرانہ سعی کی گئی ہے - ملک کے مختلف اور متضاد عناصر کے ناقابل مفاہمت مطالبات میں مفاہمت پیدا کرنے کی اولین ضرورت کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے اور یہ دستور ان عناصر کی عظیم ترین پیمانہ پر باھمی رضامندی کو ظاہر کرتا ہے - در حقیقت یہ دستور متضاد سیاسی نظریوں اور مطالبات کے درمیان ایک سمجھوتہ ہے اور جیسا کہ آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر صدر مقننہ نے واضح کیا ہے'' یہ ملک کے طول و عرض میں موجودہ فرقہ واری مسئلہ کا ایک ھی قابل عمل حل نظر آتا ہے۔ ،، اسی نکتہ میں اس کی حقیقی قدر و قیمت اور افادیت مضمر ہے - اور اسی بنا پر یہ مطالبہ حق بجانب ہے کہ اسے خلوص کے ساتھ آزما کہ دیکھا جائے -

اس دستور کا مقصد یہ ہے کہ مملکت آصفیہ کے نظم و نسق اور اس کے باشندوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ موثر تعاون اور اشتراک عمل قائم ہو - اس مقصد کے حصول کے لئیے نئی مجلس مقننہ کو اہم ذریعہ بنایا جائے گا اس طرح عوام کے مشترک مفاد کو آگے بڑھانے کے لئیے مجلس مقننہ ایک طاقت ور آلہ ثابت ہوگی لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے (اور یہ شرط انتہائی اہمیت رکھتی ہے-) جبکہ نئیے دستور کو صحیح جذبہ کے ساتھ چلانے کی کوشش کی جائے - اور جماعتی و طبقہ واری مفادات کے مقابلے میں بہ حیثیت مجموعی اہل ملک کے مشترک مفاد کو ترجیح دی جاے -

ہمیں یقین ہے کہ حکومت سرکار عالی اپنی اہم حکمت عملی کی تشکیل اور اس کو روبہ عمل لانے میں عوام کے نمائندوں کا زیادہ سے زیادہ تعاون حاصل کرنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے گی - یہ حقیقت ہے کہ اعلی حضرت بندگان عالی کی دستاویز ہدایات میں حکومت کو محکوم کیا گیا ہے کہ وہ مجلس مقننہ کی خواہشات سے مطابقت پذیری کا جذبہ پیدا کرے اور اسے برقرار رکھے - اس طرح اراکین مقننہ پر بھی ایک اہم اخلاقی فریضہ عائد ہوتا ہے جو یہ ہے کہ انہیں اپنی اس ذمہ داری کا پورا پورا احساس ہونا چاہئیے کہ وہ نظم و نسق کو کارکردگی کے ساتھ چلانے میں حکومت کی مدد کریں - اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ جہاں ارکان مقننہ کو عوام کے حقوق کے امانت داروں کی حیثیت سے اون لوگوں کے حقیقی مفاد کے تحفظ کے لئیے جن کی وہ نمایندگی کرتے ہوں، انتہائی کوشش

کرنی چاہئیے وہاں اس کے ساتھ ہی ساتھ انہیں حکومت کی کارروائیوں اور حکمت عملی پر غیر ضروری تنقید یا شک و شبہ سے احتراز کرنا چاہئیے کیونکہ انہیں پہلے کی بہ نسبت اب حکومت کی کارروائیوں کا زیادہ قریب سے مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس حقیقت کے علم کے بعد کہ مملکت آصفیہ میں عوام اور حکومت کا مفاد بالکل یکساں ہے انہیں چاہئیے کہ اور جگہوں پر جو کچھ ہو رہا ہے اوس کی اندھی تقلید نہ کریں ۔ یہ احساس تحفظ ہمارا قیمتی ورثہ ہے جو ہمیں ماضی سے حاصل ہوا ہے اور اس کو قائم اور برقرار رکھنے کی کوشش میں ہمیں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھنا چاہئیے ۔

اپنے شہریوں سے بھی ہماری ایک اپیل ہے۔ جدید مقننہ نے ہمارے لئیے اس بات کا زبر دست موقع فراہم کردیا ہے کہ ہم اپنے قومی اور ثقافتی اتحاد اور یک جہتی کو آئندہ ہر زمانہ میں برقرار رکھنے کے لئیے اپنی قوت، وحدت اور خلوص نیت کا مظاہرہ کریں اس کے لئیے لازمی شرط یہ ہے کہ ہم اپنے اختلافات کو دور کردیں ۔ موجودہ دور ہمیں دعوت مقابلہ دے رہا ہے ہمیں اس کے موثر مقابلے کے لئیے اپنے آپ کو ہر طرح تیار کرلینا چاہئیے ۔ ہمارے نصب العین کے حصول کا یقینی طریقہ یہی ہوگا کہ ہم اوس روایاتی اتحاد اور ہم آہنگی کو جو مملکت آصفیہ کے مختلف طبقوں میں پائی جاتی ہے نہ صرف برقرار رکھیں بلکہ اس کو مزید تقویت دیں ۔ ہمیں تمام تفرقہ انگیز رجحانات کی طرف سے رخ پھیر لینا اور نااتفاقی اور کشیدگی سے پرہیز کرنا چاہئیے ۔ مختلف مذاہب کی پیروی کرنے والے اور مختلف سیاسی و معاشرتی نظریات کو ماننے والے عوام کو چاہئیے کہ اپنے جزوی اختلافات کو غرق کردینے کا مقدس عہد کرلیں اور مشترکہ نصب العین یعنی تمام حیدرآبادیوں کی مزید عظمت اور ترقی و خوش حالی کے حصول کے لئے دوش بدوش آگے بڑھیں۔ اعلی حضرت بندگان عالی نے جدید دستور کے تحت مملکت آصفیہ کی ترقی اور خوش حالی کے متعلق جس رجائیت پسندی کا اظہار فرمایا ہے اور اپنی عزیز اور وفادار رعایا سے جو اعلی توقعات وابستہ کی ہیں ہمیں چاہئیے کہ اون کی تکمیل کے لئیے صدق دل سے کوشش کریں ۔

دانشمندانہ کارروائی ۔ حکومت سرکار عالی نے محکمہ طبابت اور محکمہ صحت عامہ کو علحدہ علحدہ کرکے جو اب تک ایک محکمہ کی حیثیت سے کام کرتے تھے ایک صحیح قدم اٹھایا ہے ۔ اس کارروائی سے گذشتہ پچیس سال کے عمل درآمد کو ختم کردیا گیا ہے جسکے تحت امراض کے علاج اور انسداد کے شعبے ایک دوسرے کے ساتھ ملادئے گئے تھے ۔

اس کارروائی کی ضرورت اس وجہ سے سمجھی گئی تاکہ محکمہ طبابت اور محکمہ صحت عامہ دونوں محکموں کی توسیع اور ترقی کی زبر دست اسکیموں کو جس قدر جلد ہوسکے روبہ عمل لایا جائے ۔ متعدد طویل المیعاد منصوبوں کے علاوہ موجودہ ہسپتالوں کی توسیع جدید ہسپتالوں کے قیام کی، جہاں عام اور خاص امراض کا علاج کیا جائیگا اسکیمیں جلد از جلد شروع کی جانے والی ہیں ۔ صحت عامہ کے شعبہ میں بھی امراض وبائی کے انسداد، صحت عامہ کی ترقی، مختلف غذائی اشیاء کی غذائیت کے متعلق تحقیقات، تجربہ خانوں کی تنظیم جدید اور محکمہ صحت عامہ کے عملہ کی تربیت کے لئیے، ایک ایسی ہی مہم شروع کی جارہی ہے ۔

امراض کے علاج اور انسداد، دونوں شعبوں کی مجوزہ توسیع اور ترقی کے مدنظر یہ ممکن ہے کہ ان شعبوں کے اتحاد کو مزید برقرار رکھنے سے پیش نظر اسکیموں کا کوئی نہ کوئی پہلو توجہ سے محروم رہ جائے ۔ اس طرح ایک علحدہ محکمہ صحت عامہ کا فوری قیام اس کے جداگانہ فرائض کے ساتھ ضروری سمجھا گیا ۔ اس سے محکمہ طبابت اور محکمہ صحت عامہ کو اس کا اچھی طرح موقع مل سکے گا کہ اپنے اپنے دائرہ عمل میں مجوزہ اسکیموں کو روبہ عمل لانے پر اپنی توجہ مرکوز کرسکیں ۔

مملکت کے لئے تقویت کا ذریعہ ۔ ہز اکسلنسی سر مرزا محمد اسمعیل نے جاگیردار کالج میں جو تقریر فرمائی ہے، ہمیں توقع ہے کہ، وہ ہمارے

جاگیرداروں کو مملکت میں اپنے آئندہ موقف کے متعلق مطمئن کردے گی - صدر اعظم بہادر کی اس تقریر سے بعض حلقوں کے ان شکوک و شبہات کا بھی ازالہ ہو جائیگا کہ جاگیری کمیشن کے قیام کا مقصد ، اگر نظام جاگیری کا مکمل خاتمہ نہیں تو کم ازکم اس کی سخت ترین جانچ پڑتال اور تنقیح ضرور ہے - ان بے بنیاد شکوک اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئیے صدر اعظم بہادر نے اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے اون اعلیٰ خیالات کا حوالہ دیا جو جشن سیمین کے موقع پر ظاہر فرمائے گئیے تھے - اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے بمراحم خسروانہ ارشاد فرمایا تھا " میرا ہمیشہ یہی اصول رہا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو جاگیرات کو برقرار رکھا جائے اور انہیں فنا ہونے سے بچالیا جائے " سر مرزا اسمعیل نے اس نقطہ نظر سے کامل اتفاق فرمایا لیکن آپ نے جاگیرداروں سے اپیل کی کہ زمانہ کی رفتار کو پہچانیں اور اپنے آپ میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا کریں اس طرح وہ مملکت کے لئے تقویت کا ذریعہ ثابت ہونگے صدر اعظم بہادر نے اس بات پر زور دیا کہ نظام جاگیری میں کوئی چیز ترقی کے منافی نہیں ہے -

سر مرزا اسمعیل نے جاگیردار کالج کی ذمہ داریوں کا تذکرہ کرتے ہوے کہا کہ اس درسگاہ کو جو واضح فرض انجام دینا ہے وہ یہ ہے کہ یہ وقت کی رفتار کو پہچانے اور اپنے طلباء کے ذہن میں جو مستقبل میں جاگیردار بننے والے ہیں یہ بات اچھی طرح راسخ کردے - صدر اعظم بہادر نے اس تجویز کا بھی ذکر کیا کہ جاگیردار کالج کو مدرسہ عالیہ میں ضم کرکے اسے ایک پبلک اسکول میں تبدیل کردیا جائے گا - ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ یہ تجویز بہت جلد روبہ عمل آجائے گی اور یہ پبلک اسکول ایک نعمت ثابت ہوگا کیونکہ اس صورت میں یہ عوام کے ایک بہت بڑے طبقہ کی ضروریات کو پورا کر سکے گا جو موجودہ صورت میں جاگیردار کالج جیسے علحدہ اداروں سے مستفید نہیں ہو سکتے - آپ نے فرمایا کہ جاگیردار کالج کی موجودہ خصوصیت رفتار زمانہ سے مطابقت نہیں رکھتی کیونکہ اس قسم کے ماحول میں تربیت پانے والے طلباء کا بنی نوع انسان کی عوامی جماعت سے کوئی ربط باقی نہیں رہ سکتا -

مجوزہ پبلک اسکول کا مقصد یہ ہے کہ سماج کے مختلف طبقوں کے طلباء کے درمیان جو مصنوعی حدیں قائم ہیں انہیں دور کردیا جائے انہیں ایک مشترک میدان عمل میں مجتمع کیا جائے - یہ قابل ستائش مطمح نظر عوام کے جملہ طبقات کے دلی تعاون کا مستحق ہے اور ہمیں توقع ہے کہ ان کا تعاون عظیم ترین پیمانہ پر حاصل ہوگا -

برخاست شدہ فوجیوں کے لئیے روزگار کی فراہمی - ان اہم مسائل میں جن سے حکومت

سرکار عالی اور ہندوستان کی دوسری انتظامی وحدتیں دوچار ہیں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ برخاست شدہ فوجی اشخاص اور کارکنوں کے لئیے جو مختلف نوعیتوں کی فوجی خدمات انجام دے رہے تھے کس طرح دوبارہ روزگار فراہم کیا جائے - یہ امر موجب اطمینان ہے کہ حکومت سرکار عالی نے بعض حالات کی پیش قیاسی کرتے ہوے زمانہ مابعد جنگ کے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئیے ایک خاص نظام قائم کردیا ایک مکمل محکمہ تنظیم مابعد جنگ میں ایک دفتر تحصیل معیشت ، اور معتمدی لیبر کے تحت ایک امپلائمنٹ اکسچینج کا قیام اب تک عمل میں آچکا ہے اس کے علاوہ حکومت سرکار عالی نے ایک علحدہ محکمہ ریسٹلمنٹ اینڈ امپلائمنٹ اور سول لیبر کا بھی قائم کئیے ہیں جن کا مقصد برخاست شدہ فوجیوں کو اور دوسرے جنگی کام کرنے والے افراد کے لئیے دوبارہ روزگار فراہم کرنا ہے - یہ محکمہ عام طور پر ملک میں بیروزگاری کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش بھی کررہا ہے حکومت سرکار عالی نے برخاست شدہ فوجیوں کو شہری زندگی میں جذب کرنے کے متعلق جو عملی قدم اٹھایا وہ یہ تھا کہ اس نے ایک اسکیم منظور کی جسکی رو سے انہیں فنی تربیت میں سہولتیں مہیا کیجائینگی تجویز ہے کہ اس اسکیم کے تحت (۳۰۰) برخاست شدہ فوجیوں کو برطانوی ہند کے مختلف فنی تربیت کے مراکز پر بھیجا جائے - اس کا مقصد یہ ہے کہ ملک سرکار عالی میں فنی تربیت کے جو انتظامات موجود ہیں ان میں مزید سہولتیں پیدا کی جائیں - ملک سرکار عالی میں مختلف مراکز پر فنی تربیت کا انتظام ہے جن میں کاچی گوڑہ ٹکنیکل سنٹر اور عثمانیہ

ٹکنیکل کالج ممتاز حیثیت رکھتے ھیں ۔ اس اسکیم کے دو گونہ مقاصد ھیں اولا ایسے اشخاص کو فنی تعلیم کی تکمیل کا موقع مل سکے جو دوران جنگ میں ان کے فوج میں شامل ہو جانے کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکی تھی ۔ دوسرے اس اسکیم کے تحت انہیں ایسی تربیت دی جائے جو شہری زندگی میں ان کے لئے مفید ثابت ہو۔

اس امر پر زور دینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ حکومت بر خاست شدہ فوجیوں کو شہری پیشوں میں جذب کرنے کے لئے جو تدابیر بھی اختیار کرے گی یا اختیار کرنا چاھتی ہے۔ اون میں کامیابی کا انحصار تمام متعلقہ لوگوں کے تعاون پر ہے ۔

بدست ھمایونی اعلی حضرت جلالت الملک خسرو دکن و برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ
عظیم الشان نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ

شاندار افتتاح

۲۱ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۶ ھ مطابق ۱۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف
روز شنبہ دس ساعت

بڑی اور چھوٹی صنعتوں کے مالکوں نے اپنی صنعت کی نمائش کے لئے بڑے پیانہ پر تیاری کی ہے سرکاری سررشتے اپنی مفید ملک مصروفیتوں کو موثر طور سے نمایاں کریں گے ۔ اضلاع کے اسٹال اپنی تیاریوں میں مسابقت کے کوشاں ھیں ۔ نویں نمائش نہ صرف آرائش و سجاوٹ میں ممتاز ہوگی بلکہ سود مندی اور افادہ کا نشان ثابت ہوگی ۔

تفصیلات کے لئے معتمد مجلس نمائش مکرم جاھی روڈ ۔ حیدر آباد دکن سے مراسلت کی جا سکتی ہے ۔ (ٹیلیفون نمبر ۲۰۰۳)

مجلس مقننہ کا افتتاح

ملک کے مفادات اور نظم و نسق کے مابین قریبی تعاون و اشتراک عمل

" راعی اور رعایا کے درمیان مفاد اور اغراض کی یکسانیت اور رعایا کی مرضی کے ساتھ حکومت کی مطابقت پزیری اچھی حکومت کا جو ہر اعلی ہے ۔ اور گذشتہ ۳۵ برس سے جب سے کہ اس مملکت کی عنان حکومت میرے ہاتھ میں آئی ہے میرا یہی اصول رہا ہے ۔"

یہ خیالات اعلی حضرت بندگان عالی نے اپنے پیام شاہانہ میں ظاھر فرمائے ہیں جو حضور اقدس و اعلی نے جدید مجلس مقننہ میں افتتاح کے موقع پر جو ہز اکسلنسی سر مرزا اسمعیل صدر اعظم بہادر کے ہاتھوں عمل میں آیا ، ارکان مقننہ کے نام بمراحم خسروانہ روانہ فرمایا تھا ۔

مرممہ اسکیم

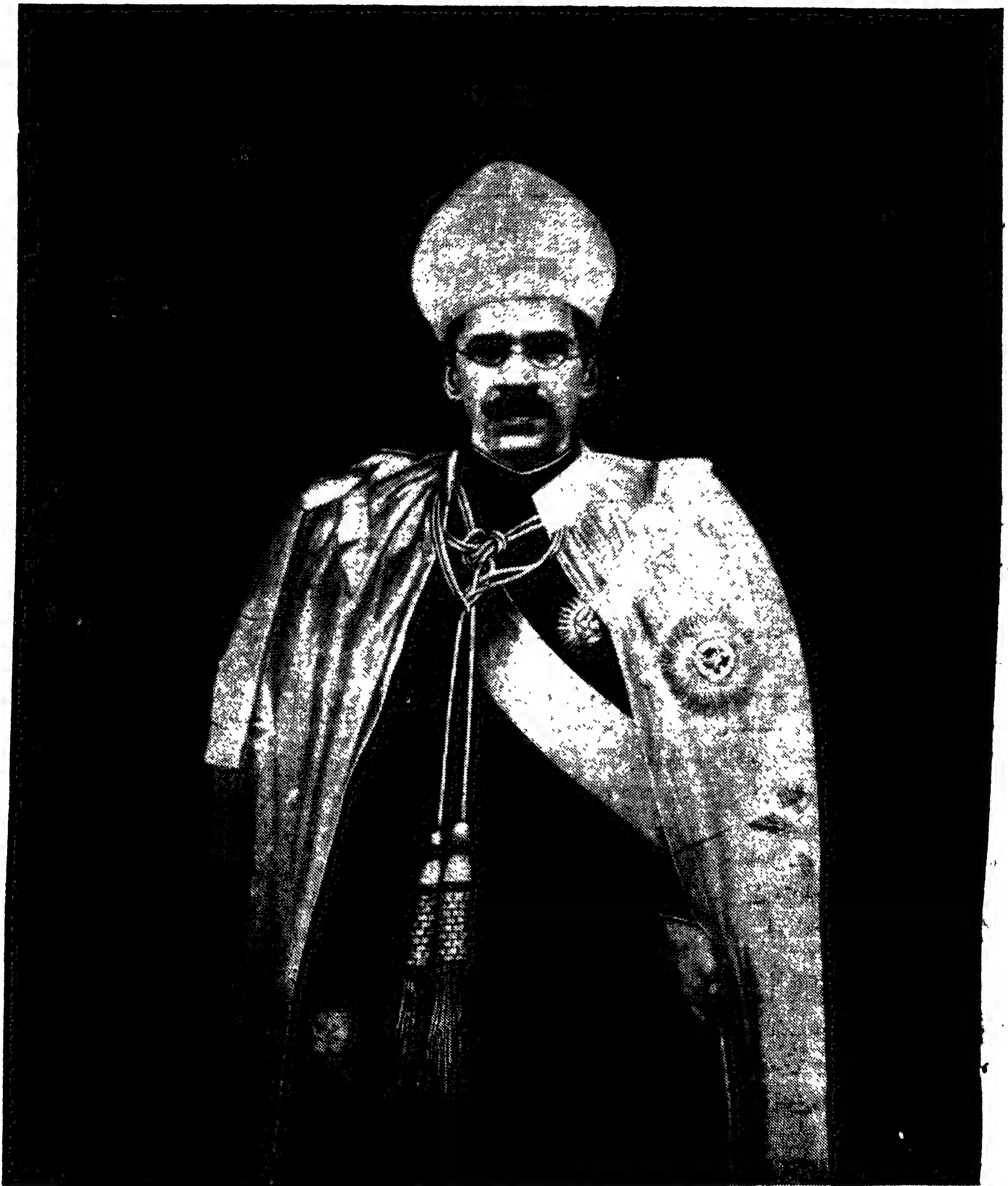
مجلس مقننہ کے افتتاح سے مملکت آصفیہ کی دستوری ترقی کا جو باشندگان مملکت کی فطری صلاحیتوں کے عین مطابق ہے ، ایک نیا دور شروع ہوتا ہے ۔ یاد ہوگا کہ اسکیم اصلاحات کا اعلان سنہ ۱۹۳۹ع میں ہوا تھا لیکن دوسری عالمگیر جنگ کے پیدا کردہ حالات کی وجہ سے اسے روبہ عمل نہیں لایا جاسکا ۔ اب اس اسکیم کو نافذ العمل کیا گیا ہے لیکن ممالک محروسہ کی مختلف سیاسی جماعتوں اور گروہوں کے پیش کردہ مطالبات کے مد نظر اس میں بعض ٹھوس ترمیمیں کی گئی ہیں ۔ جیسا کہ آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر صدر مقننہ نے فرمایا ہے " اس دستور کے ذریعہ سر زمین دکن کے مختلف اور متضاد عناصر کے درمیان ہم آھنگی پیدا کرنے کی جو مخلصانہ کوشش کی گئی ہے وہ ملک کے طول و عرض میں موجودہ فرقہ واری مسئلہ کا ایک ہی قابل عمل حل نظر آتی ہے "، اس اسکیم کی بنیادی خصوصیت مفاداتی وعلاقہ واری نمائندگی ، مشترک حلقہ ھائے انتخاب ، اور ھندؤں اور مسلمانوں کی مساوی نمائندگی ہے ۔

مقننہ کی ترکیب

جدید مجلس مقننہ کے ارکان کی کل تعداد (۱۳۲) ہے جن میں سے (۷۶) منتخب ۴۳ نامزد کردہ اور ۱۳ مقرر کردہ ارا کین ہیں (۷۶) منتخبہ ارکان میں سے (۳۲) مفاد زراعت ، ۲ مفاد جاگیر داران و سمستان داران ، اور (۴) مفاد مزدوران کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ بقیہ منتخب نشستیں مفاد ھائے تجارت صنعت، بنیکنگ ،قانون ، طیلسانین ،مقامی حکومت اور معانداران کے درمیان تقسیم کی گئی ہیں ۔ نامزدگی کے ذریعہ جن مفادات کی نمائندگی ہوتی ہے اون میں مفاد ھائے خواتین ، امداد باھمی، صحافت ، جامعہ ، پست اقوام، لنگایت ، عیسائی ، سکھ اور پارسی شامل ہیں ۔ مقننہ میں منتخب ارکان کو غیر منتخب ارکان کے مقابلہ میں (۲۰) ارکان کی واضح اکثریت حاصل ہے اور اسی طرح غیر سرکاری ارکان ، سرکاری ارکان ، کے مقابلہ میں (۵۸) کی اکثریت رکھتے ہیں ۔

اختیارات

مقننہ کے اختیارات و وظائف میں کافی اضافہ کیا گیا ہے اور سنہ ۱۹۳۹ع کی اسکیم میں جو موضوع مقننہ کے دائرہ اختیار سے باھر رکھے گئے تھے وہ اب اس کے اختیارات



ہز اگز الٹڈ ہائنس اعلیٰ حضرت شہر یار دکن و برار

کی فہرست میں شامل کرلئے گئے ہیں ۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اعلی حضرت بندگان عالی نے ایک دستاویز ہدایات کے ذریعہ حکومت کو ہدایت فرمائی ہے کہ نئے دستور کو چلانے میں جذبہ مفاہمت و ہم آہنگی سے کام لیتے ہوئے مقننہ کی خواہشات سے مطابقت پیدا کیجائے ۔ اس کے علاوہ حکومت کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ کسی قانون کے بارے میں توثیق یا تنسیخ کا حق اوس وقت تک استعمال نہ کیا جائے جب تک کہ اسے مقننہ میں دوبارہ غور کے لئے بھیجا نہ گیا ہو ۔ اس کے علاوہ دستاویز ہدایات میں محکوم ہے کہ حکومت ارکان مقننہ کو سوالات کرنے ، قراردادیں اور مسودہ ہائے قانون پیش کرنے کی خواہ وہ ایسے موضوعات ہی سے کیوں نہ متعلق ہوں جو مقننہ کے دائرہ اختیار سے باہر ہوں ، اجازت دے ۔ مرمعہ اسکیم اصلاحات کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ عملی تجربہ کی روشنی میں دستور میں ترمیم یا نظر ثانی کی گنجائش ہر وقت باقی رکھی گئی ہے۔

افتتاحی میقات

مجلس مقننہ کی افتتاحی میقات ٹاؤن ہال (باغ عامہ) میں منعقد ہوئی جس میں مجلس مقننہ کی اغراض کے لئے مناسب تبدیلیاں عمل میں لائی گئی ہیں ۔ اجلاس کے موقع پر پبلک گیالریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں اور ساری کارروائی ایک ایسی سنجیدہ اور باوقار فضاء میں انجام کو پہونچی جو اس تاریخی موقع کے شایان شان تھی ۔ قائد ایوان مسٹر ڈبلیو ۔ وی گرگسن اور مختلف جماعتوں کے قائدین نے صدر مقننہ آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر کا پر جوش الفاظ میں استقبال کیا ۔ قائد ایوان نے صدر مقننہ کو ایوان کی روایات کی تعمیر میں سرکاری بنچ کی طرف سے کامل تعاون کا یقین دلایا ۔ دیگر جماعتی قائدین نے بھی قائد ایوان کی تقلید کی ۔

آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر نے ارکان مقننہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ۔

” آج کا دن ممالک محروسہ سرکار عالی کی دستوری زندگی اور تاریخ میں ایک عظیم الشان اور یادگار دن ہے ۔ اس ایوان میں مملکت ابد مدت کے مختلف مفادات اور تمام اہم طبقات کے نمایندوں کا یہ اجتماع ایک ایسا خوش آیند واقعہ ہے جس سے ایک طرف باشندگان مملکت کے ذہنوں میں ایک صحت بخش جمہوری رجحان کی نشوونما اور دوسری طرف عوام کی صلاح و فلاح کے لئے حکومت کے ساتھ ان کے اشتراک عمل کی مخلصانہ خواہش کا اظہار ہوتا ہے “

نیا تجربہ

” آج ہم جس دستور کے تحت یہاں جمع ہوے ہیں وہ ہندوستان بلکہ ساری دنیا کے لئے ایک نیا تجربہ ہے ۔ اور ہم اپنے شاہ ذیجاہ کے زیر بار احسان ہیں کہ حضور پرنور نے بمراحم خسروی اس کے نفاذ کی منظوری صادر فرمائی اس دستور کے ذریعہ سر زمین دکن کے مختلف اور متضاد عناصر کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی جو مخلصانہ کوشش کی گئی ہے وہ ملک کے طول و عرض میں موجودہ فرقہ واری مسئلہ کا ایک ہی قابل عمل حل نظر آتی ہے ۔ ایک ایسی مقننہ کی صدارت کرنا جو اس بے مثل امتیاز کی حامل ہو ایک خاص اعزاز ہے اور میں بارگاہ خسروی میں ہدیہ تشکر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ بندگان عالی نے بمراحم خسروانہ اس مجلس کے پہلے صدر کی حیثیت سے میرا انتخاب فرمایا ہے ۔ میں ایوان کے قائد نیز مختلف مفادات کے نمایندوں کا بھی شکرگذار ہوں جنھوں نے آج میرا اس قدر عنایت اور مہربانی کے ساتھ ذکر کیا ہے اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ مجھے اون کی توقعات اور شاہانہ اعتماد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے “

دعوت تعاون

صدر مقننہ نے ایوان کے ہر گوشہ سے اپنے مہتم بالشان فرائض اور ذمہ داریوں کی تکمیل میں تعاون کی اپیل کرتے ہوے کہا ” میرے لئے اپنے عہدہ کے فرائض نئے ہیں لیکن مجھے قوی امید ہے کہ معزز اراکین کے پر خلوص اور دلی تعاون عمل کی مدد سے انہیں اپنی بہترین صلاحیت کے ساتھ اس طرح انجام دینے کی کوشش کرونگا جس سے ایوان کو طمانیت حاصل ہو ۔“



آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر صدر مقننہ جدید مقننہ کی افتتاحی میقات میں شرکت کےلئے آرہے ہیں

" اس ایوان کا کاروبار کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے اس کی ضرورت ہوگی کہ ہم سب بعض مخصوص روایات کی پابندی کریں اور اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں ۔ میں اپنی حد تک اس ایوان کو اطمینان دلاتا ہوں کہ میں مقننہ کے ہرمعزز رکن اور بہ حیثیت مجموعی ایوان کے وقار عزت اور حقوق کے تحفظ اور نگہداشت کی ممکنہ کوشش کرونگا مجھے توقع ہے کہ معزز اراکین بھی کرسئی صدارت کے وقار کی حفاظت کرنے میں ایسی ہی سعی فرمائیں گے بہر حال چونکہ یہ اپنی نوعیت کی پہلی مقننہ ہے اورجبتک ہم ایک دوسرے کا احترام نہ کریں اور ہم آہنگی اور باہمی خیر سگالی کے ساتھ مل جل کر کام نہ کریں باشندگان حیدر آباد کی فلاح و بہبود کے لئے ہم کوئی قابل لحاظ کام نہیں کر سکتے ۔ مجلس مقننہ کے صدر کی حیثیت سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنے فیصلوں میں بالکلیہ غیر جانب دار رہونگا اور ایک طرف حکومت اور دوسری طرف عوام کے نمایندوں کے درمیان توازن قائم رکھوں گا۔ "

پیام شاہانہ

ایک مختصر سے وقفہ کے بعد مقننہ کا اجلاس پھر منعقد ہوا ۔ اس موقع پر صدراعظم بہادر نے ارکان مقننہ کے نام پیام شاہانہ پڑھکر سنانے کی عزت حاصل کی ۔ ایوان نے استادہ ہوکر کامل توجہ اور ادب احترام کے ساتھ پیام شاہانہ کی سماعت کی عزت حاصل کی ۔

اعلی حضرت بندگان عالی نے اپنے پیام شاہانہ میں بمراحم خسروانہ ارشاد فرمایا " میرے جلوس کے چھتیسویں سال میں ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۶ھ کی پچیس تاریخ ایک ایسی تاریخ ہے کہ جب بفضل ایزدی میری یہ دیرینہ تمنا پوری ہوئی کہ میرے ملک کی رعایا اور میری حکومت کے مابین زیادہ موثرطریقہ پرتعاون عمل پیدا ہو لہذا اس مبارک اور یادگار موقع پرمیں ارکان مجلس مقننہ کو ایک حوصلہ افزا پیام بھیجتا ہوں ۔ "

مشترک مفاد

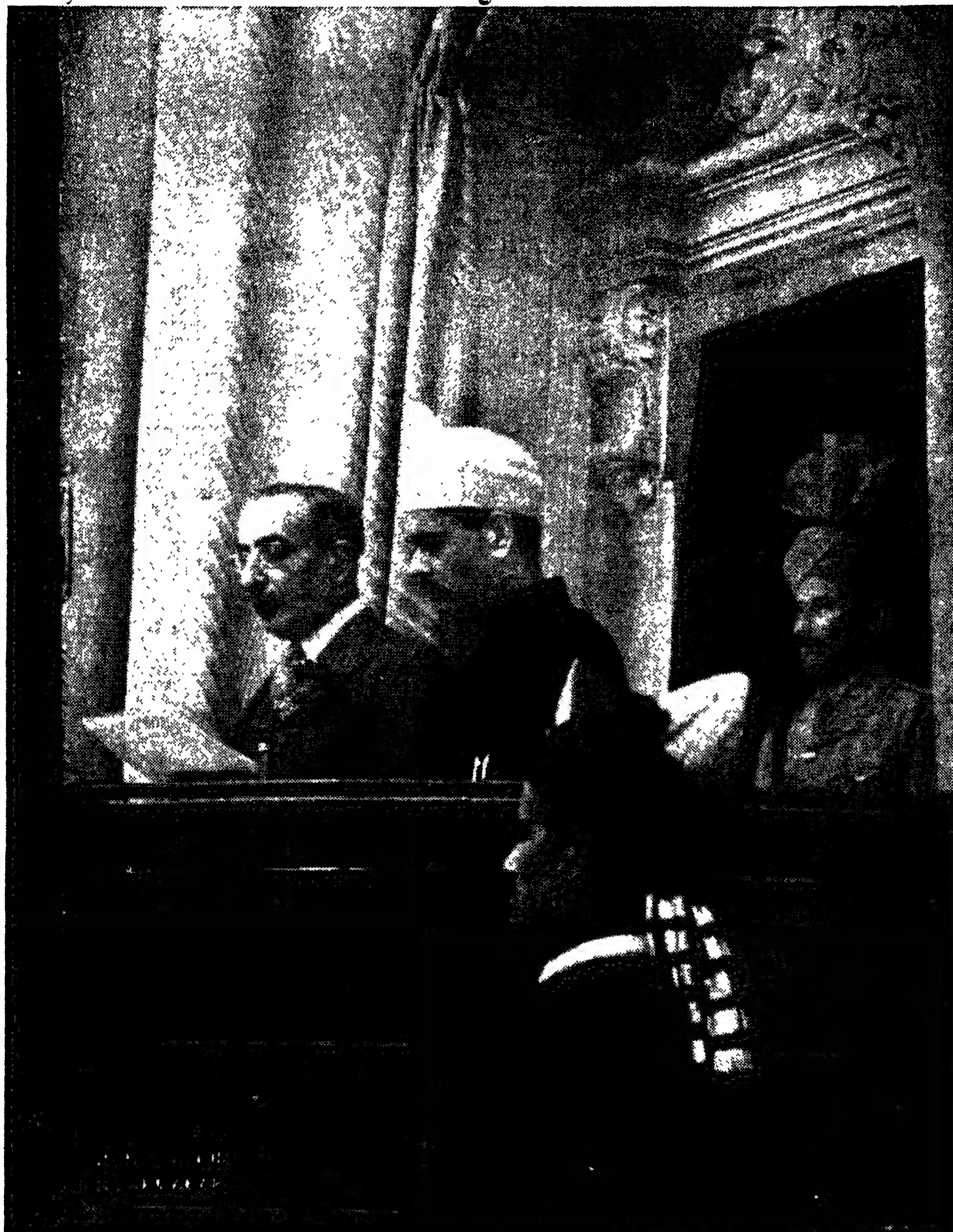
" راعی اور رعایا کے درمیان مفاد و اغراض کی یکسانیت اور رعایا کی مرضی کے ساتھ حکومت کی مطابقت پذیری اچھی حکومت کا جو ہر اصلی ہے اور گذشتہ پینتیس برس سے جب سے کہ اس مملکت کی عنان حکومت میرے ہاتھ میں آئی ہے میرا یہی اصول رہا ہے۔ اس مدت میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اورگو میری یہ دلی تمنا تھی کہ کئی سال پہلے ہی اصلاحات کی ایک جامع اسکیم کا نفاذ عمل میں آئے ۔ لیکن اسے ایسے حالات کے تحت ملتوی کردینا پڑا جو متعدد حکومتوں کے دستور میں کئی بنیادی تبدیلیوں کا باعث ہوئے ہیں اس پر آشوب زمانہ میں حیدر آباد امن کا گہوارہ رہا ہے اور ساتھ ہی اس نے اون ظالم اور جابر فرمان رواؤں کو نیچا دکھانے میں جو تمام دنیا پر حکومت کرنا چاہتے تھے ایسا حصہ لیا جس پر ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں ۔ اس دوران میں دنیا کے بدلتے ہوئے حالات اور میری رعایا کی خواہشات کی روشنی میں اس اسکیم پر مسلسل نظر ثانی کی جاتی رہی ہے اور اب اس کو روبہ عمل لانے کا وقت آگیا ہے۔ "

نوع انسانی کو ابھی کٹھن منزلیں طے کرنی ہیں

" اب امن کے قیام کے بعد دنیا کے لئے آزمائش کا ایک نیا دور بھی شروع ہوگیا ہے یعنی اب تباہی اور بربادی کے لئے نہیں بلکہ انسانی مسرت و خوشحالی کے قیام کے لئے مسابقت ہو رہی ہے ۔ اسکیموں ، منصوبوں ، اور تدابیر کی کثرت اور مختلف تصورات ، مذاہب ، ثقافتوں اور فرقوں کے اختلافات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی مشکلات اقوام عالم کو غور و فکر کی دعوت دے رہی ہیں ۔ مختلف ممالک میں مختلف اقسام کے تغیرات عمل میں آرہے ہیں جو بعض کے لئے رحمت اور بعض کے لئے زحمت کا باعث ہیں ۔ کاروبار زندگی کے معمولی اور پر سکون حالت پر واپس آنے سے پہلے نوع انسانی کو ابھی طویل اورکٹھن منزلیں طے کرنی ہیں۔ "

خانوادۂ آصفی کا مطمح نظر

" اس انتشار کے عالم میں صرف ایک ہی مقصد قابل حصول ہے اور وہ رعایا کی فلاح و بہبود ہے۔ یہی مقصد



ہز اکسیلنسی سر مرزا اسمٰعیل مقننہ کے افتتاحی اجلاس میں پیام شاہانہ پڑھ کر سنانے کی عزت حاصل کر رہے ہیں

خدا کے فضل سے خانوادہ آصفی کا مطمع نظر اور ساتھ ہی اس کی تقویت کا موجب رہا ہے اور انقلاب زمانہ کی وجہ سے بدلتے ہوئے حالات کے باوجود بھی یہی اصول انشاءاللہ آئندہ بھی قائم رہے گا ۔ ،،

صحیح جذبہ کی ضرورت

'' مجلس مقننہ کی غرض و غایت یہ ہے کہ میری رعایا اور حکومت کے درمیان مختلف مفادات کے نمایندوں کے ذریعہ زیادہ قریبی ربط پیدا کیا جائے اور اس ربط کو زیادہ سے زیادہ نتیجہ خیز بنانے کی غرض سے میں نے اپنی حکومت کے نام جاری کردہ دستاویز ہدایات میں اس پر یہ فرض عائد کیا ہے کہ وہ مجلس مقننہ کی خواہشات سے مطابقت کا جذبہ پیدا کرے اور اس کو ترقی دے ۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اگر اس مجلس کو صحیح طریقہ پر استعمال کیا جائے تو یہ اون کے لئے جو اپنے ساتھیوں کے مفادات کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں انتہائی کار آمد اور طاقت ور آلہ ثابت ہوگی ۔ یہ کام ارکان مجلس مقننہ کا ہے کہ ان مواقع سے پوری طرح پر فائدہ اٹھائیں جو اپنے عزیز وطن کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانے کے لئے مہیا کئے گئے ہیں ۔،،

تعلقات کے استحکام کا ذریعہ

''جس کام کی انجام دہی آپ کے تفویض کی گئی ہے اسکے آغاز پر میں آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں ۔ میری دعا ہے کہ یہ مجلس میرے اور میری عزیز رعایا کے باہمی تعلقات کو زیادہ مضبوط اور استوار کرنے کا ذریعہ بنے اور اللہ تعالی توفیق دے کہ وہ ہر چیز میں حیدر آباد کے بہترین مفاد ہی کو پیش نظر رکھے ۔ خدا ان نئی مساعی کو کامیاب کرے ۔ ''

صدر اعظم بہادر کی تقریر

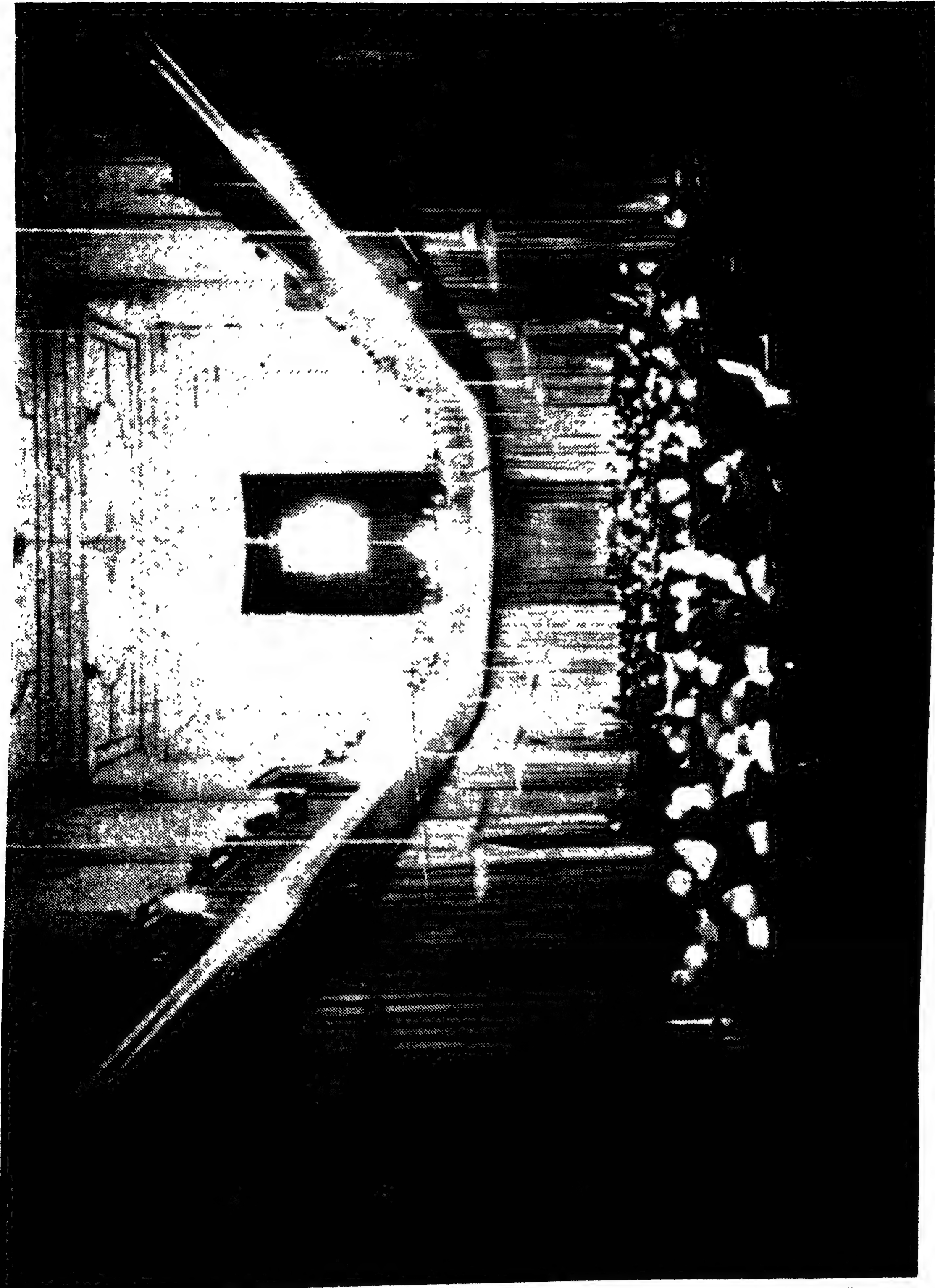
''کسی کا ۔ حتی کہ حکومت کا ۔ بھی یہ دعوی نہیں ہے کہ یہ دستور ترقی کی جانب ایک اقدام ایک شاندار تجربہ اور اگر آپ چاہیں تو ایک انوکھے تجربہ سے زیادہ کچھ اور بھی ہے،، یہ الفاظ سر مرزا محمد اسمعیل نے افتتاح مجلس مقننہ کے موقع پر اپنی تقریر کے دوران میں ارشاد فرمائے ۔ سر مرزا نے یہ بھی فرمایا ۔ '' اعلی حضرت بندگان عالی کے حکم سے آج حیدرآباد کی پہلی مجلس مقننہ کا افتتاح کرنا میرے لئے باعث افتخار ہے آپ نے ابھی ابھی پیام ہمایونی کو سماعت کرنے کی عزت حاصل کی اور مجھے یقین ہے کہ نئے دستور کے تحت ممالک محروسہ کی ترقی کے متعلق شاہ ذیجاہ کی رجائیت پسندی اور کامل اعتماد آپ کے دلوں میں صدائے بازگشت پیدا کرے گا ۔

حکیمانہ اقوال

'' بندگان عالی کے حکیمانہ اقوال حکمرانی کی دیرینہ اور موروثی روایات نیز اپنی رعایا کی نگہداشت کے طویل و شخصی تجربہ کے آئینہ دار ہیں ۔ اگر اس موقع پر میں اپنے مختلف النوع تجربات کے اظہار کی جسارت کروں جو مختلف ریاستوں کا نظم و نسق انجام دینے سے مجھے حاصل ہوئے ہیں تو بے محل نہ ہوگا ۔ ،،

پچھلے واقعات

''جیسا کہ آپ واقف ہیں حکومت کے ساتھ مملکت کے مختلف مفادات کے زیادہ موثر اشتراک کی ضرورت سنہ ۱۹۳۷ع میں محسوس کی گئی تاکہ حکومت ان کی ضروریات اور خواہشات سے مسلسل واقف رہ سکے ۔ چنانچہ اوس سال اعلی حضرت بندگان عالی نے بمراحم خسروانہ ایک کمیٹی اصلاحات مقرر فرمائی اور یہ مجلس اسی کمیٹی کی مساعی کا نتیجہ ہے ۔ اس کمیٹی کی مرتب کردہ اور باب حکومت کی منظورہ اسکیم اصلاحات کو سنہ ۱۹۳۹ع میں اعلی حضرت بندگان عالی نے شرف منظوری عطا فرمایا لیکن حالات جنگ کی وجہ سے اسے روبہ عمل نہیں لایا جاسکا ۔ اس دوران میں مرور زمانہ کا لحاظ کرتے ہوے اور ممالک محروسہ کی مختلف سیاسی جماعتوں اور گروہوں کے پیش کردہ مطالبات کے مد نظر شاہ ذیجاہ کی منظوری سے اس اسکیم کی بعض اہم تفصیلات پر نظر ثانی کی گئی۔چنانچہ آئین مجلس مقننہ بابتہ سنہ ۱۹۴۶ع (سنہ ۱۳۵۶ف) اسی کا نتیجہ ہے۔ یہ تمام امور اب تاریخ کا جزو بن چکے ہیں اور مجھے



جدید مقننہ کی افتتاحی میقات

انہیں دھرانے کی ضرورت نہیں - میں نے آج ان کا تذکرہ محض اس واقعہ پر زور دینے کی غرض سے کیا ہے کہ اوس وقت بھی جب کہ یہ اسکیم مرتب ہو رہی تھی اعلی حضرت بندگان عالی نے عوام کی خواہش کا لحاظ کرتے ہوئے اس میں کسی پس و پیش کے بغیر اہم تبدیلیاں منظور فرمائیں - اپنی رعایا کی جائز خواہشات کو پورا کرنے کے لئے شاہ ذیجاہ کی آمادگی کی اس سے زیادہ قابل اطمینان ضمانت اور کیا ہوسکتی ہے - لکھنے والا ہاتھ قسمت کی دیوی کی طرح بے پروا نہیں ہوتا اور نہ لکھے ہوئے الفاظ ہی ناقابل تغیر ہوتے ہیں - ایسی صورت میں دستور کے لچکدار اور ترقی پسند نہ ہونے کے متعلق غیر واقف کار حلقوں میں جو اندیشے ظاہر کئے گئے اور جو شبہات پھیلائے گئے ہیں وہ بے بنیاد ہیں - ،،

انوکھا تجربہ

''کسی کا — حتی کہ حکومت کا -- بھی یہ دعوی نہیں ہے کہ یہ دستور ترقی کی جانب ایک اقدام ایک شاندار تجربہ اور اگر آپ چاہیں تو ایک انوکھے تجربہ سے زیادہ کچھ اور بھی ہے - اور اس پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان میں سے اکثر غالباً اس کے انوکھے پن کی وجہ سے ہیں - ممکن ہے کہ یہ دستور ان لوگوں کو مایوس کن بلکہ بے معلوم ہو جو ایک خاص طریقہ سے سوچنے اورجمہوریت کے ایک رسمی اور مقررہ سانچے کو دیکھنے کے عادی ہیں - لیکن ان لوگوں کے لئے جو چیزوں کو حقیقت پسندانہ نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں نیز آپ حضرات کے لئے جنہوں نے اس کو چلانے کی ذمہ داری قبول کی ہے یہ دستور زبردست اہمیت کا حامل ہے - بلا شبہ اس کے بعض پہلو ادھورے ہیں لیکن اس میں زیادہ مکمل ارتقاء کے امکانات موجود ہیں - یہ دستور جمہوریت کے کسی خیالی یا ناقابل عمل نظریہ سے ماخوذ نہیں ہے بلکہ ممالک محروسہ میں زندگی کے ٹھوس حقائق پر مبنی ہے - اگر یہ اس کی ظاہرا کمزوری ہے تو اسی میں اس کی حقیقی طاقت کا راز بھی پنہاں ہے - یہ وسٹ منسٹر یا نئی دھلی کے قائم کردہ نمونہ پر مرتب نہیں کیا گیا ہے بلکہ اپنی ایک علحدہ انفرادیت رکھتا ہے - آئین مجلس مقننہ میں اسی حدتک وسعت رکھی گئی ہے جس حدتک ممالک محروسہ کے معاشرتی یا تعلیمی حالات اس کی اجازت دیتے ہیں - یہ استدلال کہ یہ حالات بہتر ہوسکتے تھے اصل مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا - اعلی حضرت بندگان عالی نے ایک ایسا دستور منظور فرمایا ہے جس کی موجودہ حالات اجازت دے سکتے تھے - ساتھ ہی حکومت سرکارعالی ان حالات کو بہتر بنانے کے لئے موثر اور وسیع تدابیر اختیار کررہی ہے اور اس طرح مزید ترقی کے لئے راستہ ہموار کر رہی ہے - یہی ایک منطقی طریقہ معلوم ہوتا ہے جو عقل سلیم کے مطابق اور ترقی پسندانہ ہے - کمزور بنیادوں پر کسی بھاری عمارت کے کھڑا کردینے کا نتیجہ تباہی اور بربادی کے سواء اور کیا ہوسکتا ہے - اس موقع پر لارڈ مارلی (Morley) کے مندرجہ ذیل خیالات موزوں ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپ بھی ہیں :—

'' سیاست ایک فن ہے - ظاہر ہے کہ ہر دوسرے فن کی طرح میدان سیاست میں بھی کامیابی کا دار و مدار استعمال شدنی اشیاء کے صحیح علم اور ایسی رعایت پر ہوتا ہے جسکا ملحوظ رکھا جانا ان اشیاء کی ہئیت ترکیبی کے پیش نظر ضروری ہے - اور پھر سب سے بڑھکر سیاست ایک ایسا فن ہے جس میں ترقی چھوٹی چھوٹی ترمیمات پر مبنی ہوتی ہے اس کے منتہائے کمال کے حصول کے لئے جلد بازی سے کام لینا گویا معاشرتی نظام کے ان اجزاء سے اپنی لاعلمی کا اظہار کرنا ہے جن سے سیاست داں کو سابقہ پڑتا ہے - کسی تخیل یا ارادہ میں بنیادی تبدیلی کے ماسواء ہر چیز کو حقارت سے دیکھنا بیوقوفی کی دلیل ہے ،، -

جمہوریت کی سیاسی اشکال

'' بنیادی حقیقت یہ ہے کہ انسان کو زندہ رہنا چاہئے اور جمہوریت ایک ایسے سیاسی طریقہ زندگی سے زیادہ کچھ اور نہیں ہے جو آزادی اور انصاف کی زندگی کے لئے دوسرے تمام معلومہ طریقوں کے مقابلہ میں زیادہ ممد و معاون سمجھا گیا ہے - جمہوریت پر جدید زمانہ کے



ارکان مقننہ اور دیگر مہمانوں کو صدر اعظم کی طرف سے عصرانہ

انسان کو جو اعتقاد ہے ہمیں اس سے بحث نہیں۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ جمہوریت کی روح لازمی طور پر ایک ایسی عاملہ میں مضمر نہیں ہے جو مقننہ کے آگے جوابدہ ہو۔ جمہوریت کے متعدد سیاسی اشکال ہوسکتے ہیں اور ہیں۔ جس طرح ہم افراد میں یکسانیت نہیں چاہتے اسی طرح حکومتوں میں یکسانیت پسند نہیں کرتے۔ لیکن اس کی شکل چاہے کچھ ھی ہو یہ بنیادی طورپر ایک ایسی حکومت ہوتی ہے جو احکام و فرامین کے ذریعہ نہیں بلکہ بحث و مباحثہ کے ذریعہ قائم کی گئی ہو۔ آپ کو سوالات 'اور ذیلی سوالات کرنے، سالانہ موازنہ پر بحث کرنے اور تحریکات پیش کرنے کا جوحق اور قانون بنانے اور اس میں ترمیم و تغیر کرنے کا جو اختیار حاصل ہے اس کی بدولت نئے دستور کے تحت آپ کو بلاشبہ جمہوریت کے بنیادی اصول حاصل ہوگئے ہیں۔ کسی قوم میں جمہوریت کا عملی اظہار قانون کی حکومت سے ہوتا ہے۔ ایک انگریز مصنف نے اس کی یوں تعریف کی ہے :- کہ انصاف کا نظام سارے ملک میں یکساں اور ایک ھی ہوتا ہے۔ ایک طرف تو تمام شہریوں کو شکایات کے ازالہ کے لئے اس کی اعانت طلب کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے اور دوسری طرف حقوق کے غلط استعمال کی پاداش میں وہ مساویانہ طور پر اس کی سزاؤں کے تابع ہوتے ہیں اور کوئی شخص یا جماعت اس سے بالا تر یا کمتر نہیں سمجھی جاتی اور نہ کسی مخصوص اور استثنائی قسم کے عدالتی اختیار کی مستحق ہوتی ہے۔ چنانچہ حیدرآباد میں کامل طور پر قانون کی حکومت قائم ہے۔ ''

دعوت مقابلہ

''بہر حال مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ما بعد جنگ دنیا کے پس منظر میں '' جمہوریت '' '' ذمہ دار حکومت '' منبع اقتدار اعلی اور ایسے ھی دوسرے امور کے متعلق ہمارے نظریئے محض علمی دلچسپی کے حامل ہیں۔ اس زمانہ میں جو چیزیں ہمیں دعوت مقابلہ دے رھی ہیں ان میں مادی اعتبار سے عوام کا افلاس، ذھنی اعتبار سے ان کی جہالت، روحانی اعتبار سے باھمی بدگمانی اور نزاع شامل ہے۔ اس سہ گونہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہمیں جمہوریت اور دکٹیٹرشپ یا ذمہ دار اور غیر ذمہ دار حکومت میں انتخاب کرنا نہیں ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ مقننہ میں اپنی اکثریت کا یقین ہوتے ھی ایک نام نہاد ذمہ دار حکومت انتہائی غیر ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کرسکتی ہے اور عوام کے جذبات اور مفادات کو نظر انداز کرسکتی ہے۔ ہمیں نظریہ اور عمل کے درمیان ایک بہتر مستقبل کے لئے کام کرنے کی ضرورت اور موجودہ حقائق کو تسلیم کرنے والی قیادت اور ایک ایسی قیادت کے درمیان انتخاب کرنا ہے جو تیرنا سیکھنے سے پہلے کسی طرح پانی میں قدم رکھنے کے لئے آمادہ نہیں ہے ایک طرف تو وہ لوگ ہیں جو اپنا کام انجام دینے کا تہیہ کئے ہوتا ہیں 'اور دوسری طرف وہ ہیں جو دستوری نزاکتوں کے متعلق لامتناھی بحث ومباحثہ سے حظ اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اپنا انتخاب کرلیا ہے اور میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے صحیح فیصلہ کیا ہے۔ ''

عبوری دور

'' ہم جنگ سے امن کی طرف واپس ہونے والے عبوری دور سے گزر رہے ہیں۔ ہر چیز حرکت پذیر ہے اور جیسے جیسے حالات پیدا ہوتے جائیں ہمیں ان کا مخصوص تدابیر کے ذریعہ مقابلہ کرنا چاہئے۔ اس وقت منطقی کمال پر اصرار کرنا ناعاقبت اندیشی کی انتہا ہے۔ جب ہماری قومی زندگی کا توازن پھر سے قائم ہو جائےگا تو دستوری نظام پر نظر ثانی کرنے کے لئے کافی وقت ہوگا۔ اس دوران میں ہمیں صبر سے کام لینا چاہئے۔ ''

قانون کی حکومت

''حیدرآباد کے لئے فوری اور اساسی دلچسپی رکھنے والے مسائل پر گفتگو کرنے سے پہلے میرا جی چاہتا ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے مشہور و معروف '' اٹلانٹک چارٹر '' کا تذکرہ کروں۔ ہم میں سے کئی لوگ جو '' اٹلانٹک چارٹر '' میں بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق بنیادی تبدیلی کے خواھشمند ہیں اکثر اوقات اس ابتدائی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں کہ اس معاملہ کو اپنے حقوق اور متوقعہ فوائد کے نقطہ نظر سے دیکھیں اور ان ذمہ داریوں کو ملحوظ نہ رکھیں جو ان

فوائد کے باعث ہم پر عاید ہوتی ہیں۔ یہ ماننا پڑے گا کہ یہ طرز عمل فطری ہے ۔ پھر بھی مناسب ہوگا کہ ہم ان چار آزادیوں کے حدود و امکانات پر غور کریں جو '' اٹلانٹک چارٹر '' کی بنیاد ہیں ۔ تقریر اور اظہار رائے کی آزادی مہذب سوسائیٹی کا جزو لاینفک ہے ۔ لیکن کیا اس میں اس بات کی آزادی بھی شامل ہے کہ آپ اپنے ہمسایہ کو برا بھلا کہیں یا اس کے متعلق غلط بیانی کریں یا زیادہ ہوشیار طریقہ سے اس کی تقریر کا خلاصہ قلمبند کرنے میں کسی ضروری جزو کو نظر انداز کردیں یا اس سے آگے بڑھکر اس واقعہ کا ذکر ھی نہ کریں کہ اس نے کسی مباحثہ میں حصہ بھی لیا ہے ؟ عبادت کی آزادی بھی سماج کا ایک لازمی جزو ہے ۔ مگر کیا اس آزادی کے معنی یہ بھی ہیں کہ اس طرح عبادت کی جائے کہ دوسروں کے مذھبی احساسات کو ٹھیس لگے یا ایسے طور طریق اور رسم و رواج اختیار کئے جائیں جنہیں اسی مقام پر عبادت کرنے والے دوسرے اشخاص خلاف احکام مذھب تصور کرتے ہوں؟ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ ایسے سوالات سے کتنی بے شمار پیچیدگیاں پیدا ہوسکتی ہیں ۔ نیز کیا احتیاج سے آزادی کی بدولت ایک فاقہ کش کو چوری کرنے کا یا حکومت کو غریبوں میں تقسیم کرنے کے لئے امیروں کی املاک ضبط کرنے کا حق پیدا ہو جاتا ہے ؟ نیز کسانوں سے غلہ کی جبری وصولی یا شہر کے رہنے والوں میں اس کی فروخت کو کس حد تک حق بہ جانب قرار دیا جاسکتا ہے؟ خوف سے آزادی کے ضمن میں ، چاہے وہ خوف بیرونی دشمن کا ہو یا اندرونی ہنگاموں کا جو ذمہ داری عاید ہوتی ہے وہ کسی قدر مختلف نوعیت کی ہے ۔ قوم پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنا اور اپنے اراکین کا بچاؤ کرے اور اس کے ہر رکن کا یہ فرض ہے کہ وہ دفاع کے اس کام میں اپنی شخصی خدمات پیش کرکے یا ان کا معاوضہ ادا کرکے حصہ لے ۔ اس معاملہ میں جمہوریت کا عملی مظہر قانون کی حکومت ہے ۔ ''

مشکلات

'' جب ہم ان سیدھی سادھی آزادیوں کی بجائے پیچیدہ قسم کی آزادیوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں اور زیادہ مشکلات سے سابقہ پڑتا ہے ۔ مثال کے طور پر اجتماعی لین دین کی آزادی کو لیجئے ۔ ایک طویل کشمکش کے بعد انگلستان میں مزدور سبھاؤں نے وسیع اختیارات حاصل کرلئے ہیں ، یہاں تک کہ وہ حکومت کی پشت پناہ بن گئی ہیں اور آجرین نے انہیں صنعتوں کی تنظیم و رہنمائی میں اپنا شریک اور معاون تسلیم کرلیا ہے۔ اس کا کیا نتیجہ نکلا ؟ یہ کہ مزدور اپنے منتخب لیڈروں سے پیہم روگردانی اور ان کے مشورہ کے خلاف هڑتالیں کر رہے ہیں۔ قوم کے دوسرے طبقات کی تکالیف سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہے ۔ مثلا اگر قوم کا وہ طبقہ جو اشیأ کی پیدا وار اور حمل و نقل سے متعلق ہے جمہوری نظام زندگی میں اپنا فرض ادا کرنے سے انکار کرے تو بھلا احتیاج سے آزادی کس طرح حاصل ہوسکتی ہے ؟

'' اس کے علاوہ کام کے انتخاب کی آزادی کا مسئلہ بھی قابل غور ہے ۔ جنگ سے پہلے کام کرنے کے حق کا مطالبہ کیا جاتا تھا ۔ اب جبکہ کثرت سے کام موجود ہے قوم کے کسی طبقہ کو یہ ترغیب دینے کا سوال پیدا ہوتا کہ وہ ایسا کام کرے جو ناگوار اور مکروہ قسم کا ہے ۔ ہم اس کا بلا تامل اعتراف کرسکتے ہیں کہ کانوں میں بہت سا کام ایسی نوعیت کا ہے جس کی انجام دھی کے لئے انسانوں کو مجبور نہیں کیا جانا چاہئے اور یہ کہ جس قدر جلد اختراعی صلاحیت رکھنے والا دماغ کوئلہ نکالنے کا متبادل طریقہ دریافت کرے اسی قدر اچھا ہے ۔ لیکن کیا اس دوران میں لوگ سردی سے اکڑکر مرجائیں اور کیا کسی ملک کے تمام صنعتی ادارے ایندھن کی عدم دستیابی کی وجہ سے بند رہیں ؟ ۔

'' خود اپنے وطن سے زیادہ قریب ایک اور مثال کو لیجئے ۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ خاکروبوں کے طبقہ کو تعلیم دلانی چاہئے اور ان کے پست اور ذلت آمیز پیشہ سے انہیں نجات دلانا اور ان کی حالت کو سدھارنا چاہئے لیکن ایسا کرنے کے لئے ہمیں وسیع پیمانہ پر حفظان صحت کے اصولوں کو رواج دینا ہوگا ۔ اس کے لئے کس قدر مدت درکار ہوگی ؟ ۔ کیا اس دوران میں بہ حیثیت مجموعی قوم کا مفاد اسی

میں ہے کہ ایک جماعت کے طریقہ زندگی میں یکایک ایسی تبدیلی پیدا کی جائے جو باقی سب کے لئے تکلیف اور نقصان کا باعث ہو ؟ ۔

''جان اسٹوورٹ مل (John Stuart Mill) کے الفاظمیں صرف وہی آزادی اس نام کی مستحق ہے کہ ہم اپنے طریقہ پر اپنے مفاد کے لئے کام کریں اور دوسروں کو اس سے محروم کرنے کی کوشش نہ کریں یا اس کے حصول کےلئے ان کے مساعی میں مزاحم نہ ہوں ۔''

انتہا پسندی

'' ہم نے ایک نئےطریقہ زندگی کےلئےنظری تدابیر تجویز کر لی ہیں جن کا دائرہ تمام جدید ایجادات کو ترک کرنے ، کاشت کاری کے قدیم طریقے اختیار کرنے ، سوت کاتنے اور کپڑا بننے اور عام طورپر اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی ضروریات پوری کرنے کی ایک انتہا سے لیکر تمام ایجادات کی حوصلہ افزائی کرنے ، تمام صنعتوں کومیکانی بنانے اور حکومت کی نگرانی میں تمام وسائل پیداوار کی قومی بنیادوں اور معقول اصولوں پر تنظیم کرنے کی دوسری انتہا تک وسیع ہے ۔

''سادگی میں ایک خاص دلکشی ہے اور متعدد افراد بلکہ جماعتوں کو بھی قدیم زمانہ کی سادہ زندگی بسر کرنے میں سکھملا ہے مگر کیا کسی قوم کے لئے یہ ممکن ہے ؟ مثال کے طور پر صرف ایک دشواری کو لیجئے ۔ ہم اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے غذا کیسے حاصل کر سکتے ہیں ؟ اس ملک کو وہ تمام غذا کی ضرورت ہے جو وہ پیدا کر سکتا ہے ۔ موسم بارش کی مختصر سی مدت میں زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ہم جدید قسم کے زرعی آلات استعمال کریں ۔ میرے خیال میں یہی بات لباس پر بھی صادق آتی ہے ۔ مزید برآں آپ اس منزل کا کیسے تعین کرینگے جہاں آپ ایجاد کی ترقی کو روک دینا چاہتے ہیں ۔ یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اپنے طریقوں میں اصلاح کی کوشش کرے اور اس طرح اپنا وقت بچائے ۔ اگر ایسی اصلاح کی اجازت دی جائے تو عدم مساوات پھر پیدا ہوجائے گی اور ایجاد و اختراع میں قدیم مسابقت پھر سے شروع ہوجائے گی ۔

'' دوسری جانب ایک ایسا نظام ہے جس میں آزادی کی بجائے کارکردگی پر زور دیاجاتا ہے یہوسکتا ہے کہ جوش و ولولہ اورصبر و تحمل سے کام لیکر ہم مادی فلاح و بہبود جلد حاصل کرلیں ۔ لیکن کیا ہم اس کی قیمت ادا کرنے کےلئے تیار ہیں ؟ روس کی معاشی ترقی پر ایک حالیہ کتاب میں لکھا ہے :۔''اس نے دنیا کو وہ علم و تجربہ عطا کیا جس کے لئے اس کے باشندوں کو خون اور آنسوں کی صورت میں پوری پوری قیمت ادا کرنی پڑی ۔ چونکہ ہم سب نے منظم ترقی کے اس راستہ پر چلنے کے لئے جس کے امکانات کا سب سے پہلے روس نے مظاہرہ کیا تھا ایک حد تک اپنے آپ کو پابند کرلیا ہے، اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس سے سبق حاصل کریں۔ لیکن یہ امر لازمی نہیں ہے کہ انسان کی ہر نسل اور ملک پھر انہی آلام و مصائب سے دو چار ہو جو ابتدائی کامیابی کے لئے پیش آتے ہیں ''۔

عوام کی فلاح و بہبود

'' اس مجلس مقننہ کو یہ غور کرنا ہوگا کہ عوام کی آزادی کو بھینٹ چڑھائے بغیران کی فلاح و بہبود کو کس طرح آگے بڑھایا جائے ۔ میرا خیال ہے کہ یہاں ٹینی سن (Tennyson.) کے یہ الفاظ ہمارے رہنما ہونے چاہئیں '' جیسے جیسے نظائر قائم ہوتے ہیں آزادی میں وسعت پیدا ہوتی جاتی ہے''، نظیر کیا ہے ؟ ایک یسے مسئلہ پر فیصلہ جو پہلے کبھی طے نہ ہوا ہو ۔ میں آپ سے یہ کہوںگا کہ اس مقننہ جیسی کسی مجلس کا یہ فرض ہے کہ حقیقی آزادی میں حائل ہونے والی رکاوٹوں اور ان ذمہ داریوں کو جو ان کے دور کرنے میں پیدا ہوتی ہیں تلاش کرے اور یکے بعد دیگرے ایسے فیصلے کرے جن سے رکاوٹیں دور اور ذمہ داریاں پوری ہوں ۔یہ فیصلے بہت جلد ایسے مجموعہ قانون کی شکل اختیار کرلیں گے جو تجربہ پر مبنی ہوگا اور خیالی نظریوں یامبہم تصورات کے مقابلہ میں زیادہ مستحکم اور عوام کے لئے زیادہ مفید ہوگا ۔

میں یہ دعوی کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ حکومت اسی اصول پر عمل کررہی ہے ۔

ہمہ جہتی ترقی

'' ہمارے ذہن میں جو خیال سب سے زیادہ جاگزیں ہے وہ یہ ہے کہ حیدرآباد کو ہر حیثیت سے عظیم الشان، خوشحال اور آزاد بنایا جائے ۔ اس کے لئے ہمیں فنی اور معاشرتی ترقی لیکن سب سے پہلے اعتماد اور خیر سگالی کے ماحول کی ضرورت ہے اگر سنہ ۱۳۵۶ف کے موازنہ پر ایک نظر بھی ڈالی جائے تو اس بات کا یقین ہوجائے گا کہ حکومت اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں رہی ہے ۔ آزادی کے لئے غالباً سب سے بڑی رکاوٹ جہالت ہے اور اسی لئے تعلیم کو ایک ترجیحی مقام دیا گیا ہے ۔ اولا بعض منتخب رقبوں میں لازمی ابتدائی تعلیم کی اسکیم کے نفاذ کا انتظام کیا گیا ہے اور تعلیم کے اخراجات (۹۴) لاکھ روپے سے بڑھا کر (۲۰۹) لاکھ روپے کردئے گئے ہیں ۔

صحت عامہ کی اصلاح

''صحت عامہ کی اصلاح کی غرض سے مزید دیہی دواخانوں کے قیام، مختلف شفاخانوں میں مقیم مریضوں کے لئے گنجایش میں اضافہ اور اضلاع پر جزام کے مراکز اور کان، ناک اور حلق کے جدید شفاخانوں کے قیام کے لئے رقمیں شریک کی گئی ہیں جو سنہ ۱۳۴۸ف (۱۹۳۹ع) کے اخراجات کے مقابلہ میں ۱۶۲ فی صد زاید ہیں ۔''

زرعی ترقی

'' زرعی پروگرام میں تحقیقات، اصلاح اجناس، باغبانی، مظاہرہ نشر و اشاعت، تعلیم، خشک کاشت، پشتہ بندی، نکلسی پیداوار وغیرہ کے منصوبے شامل ہیں ۔ ۱۰ ٹریکٹروں کی خریدی کے لئے بھی رقمی گنجائش رکھی گئی ہے ۔''

منظم ترقی

''ایک طرف تو ان اسکیموں کو روبہ عمل لایا جارہا ہے جن کا اصل مقصد آزادی میں حائل ہونے والی رکاوٹوں کو دور کرنا ہے اور دوسری طرف ترقیات کی منصوبہ بندی سے، جسے مملکت کی دولت میں اضافہ کرنے اور اس کے باشندوں کے معیار زندگی کو اونچا کرنے کے کسی بڑے اقدام کی بنیاد ہونی چاہئے، غفلت نہیں برتی گئی ہے ترقیات کے منصوبہ کے لئے جملہ ۶۸۹٫۲۶ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔ اس میں ریلوں اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے علی الترتیب (۱۰۶٫۰۴ لاکھ روپے اور ۶۴٫۶۰ لاکھ روپے، آبپاشی کے بڑے پراجکٹوں میں تنگبھدرا پراجکٹ کے لئے (جس کے متعلق حال ہی میں حکومت مدراس سے ایک معاہدہ ہوا ہے) (۱۴۲٫۱۴ لاکھ روپے، نظام ساگر کی برقابی کی اسکیم کے لئے (۳۹٫۰۰) لاکھ روپے اور اسکیم ترقیات وادی گوداوری کے لئے (۱۴۵٫۷۸) لاکھ روپے شامل ہیں ۔ اس کے علاوہ دوسرے کاموں کے لئے کافی گنجائشیں مہیا کی گئی ہیں ۔ حکومت نے بڑی اور چھوٹی صنعتوں کو ترقی دینے کی ضرورت کو بھی نظر انداز نہیں کیا چنانچہ ممالک محروسہ کی ضروریات اورقابل حصول اشیاء خام کی مناسبت سے پارچہ کی متعدد گرنیوں کے قیام کے لئے تدابیر اختیار کی جارہی ہیں سنہ ۱۳۵۶ف (۱۹۴۷ع) میں صنعتوں کے اخراجات کا اندازہ سنہ ۱۳۴۸ف (۱۹۳۹ع) کے مقابلہ میں ۱۰۵۳ فی صد زیادہ ہے ۔ ہمارے مقاصد کی عاجلانہ تکمیل میں ایک بڑی رکاوٹ کاریگروں کی قلت ہے ۔ یہ ایک ایسی کمی ہے جو سابقی ہندوستان کی طرح ممالک محروسہ میں بھی پائی جاتی ہے ۔ لیکن حکومت اس سلسلہ میں غافل نہیں ہے ۔ تصفیہ کیا گیا ہے کہ تجربہ کار انجینیروں؛ ماہرین معاشیات اور منصوبہ سازوں پر مشتمل ایک صنعتی اور فنی ادارہ قایم کیا جائے جو صنعتی اسکیموں کی تیاری کے علاوہ ان کی جانچ کریگا اور صنعتوں کی ترقی سے متعلق امور کے بارے میں حکومت کو مشورہ دیگا ۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت ہونہار نو جوانوں کو فنی تربیت کے لئے ہندوستان سے باہر بھیج رہی ہے ۔''

قریبی تعاون کی ضرورت

'' ان تمام اسکیموں کو بروئے کار لانے میں حکومت آپ کے ساتھ قریبی تعاون کرتے ہوئے کام کرنے کی خواہشمند ہے جس کو عملی صورت دینے کے لئے یہ مجلس مقننہ

قائم کی گئی ہے۔ نیز وہ آپ کی عملی تائید کی متوقع ہے۔ جیسا کہ میں کہ چکا ہوں سب سے پہلے پر امن ماحول اور ہم آہنگی کی ضرورت ہے ۔ اس سلسلہ میں کامیابی کا نحصار صحیح قسم کی قیادت پر ہے اور مجھے قوی امید ہے کہ آپ حضرات میں جو مختلف مفادات کے نمایندہ ہیں اس کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوگی ۔ آپ کو مصمم ارادہ کے ساتھ تمام اختلافات کو دور کرنے کے لئے رائے عامہ کو تربیت دینے ، باھمی اعتماد کو پھر سے قائم کرنے اور تعاون اور تعمیری خدمت کے جذبہ کو ترقی دینے کی پوری کوشش کرنی چاھئے ۔ آپ اپنے اثر کی بدولت یقیناً اس میں کامیاب ہونگے اور آپ کو جس قدر کامیابی حاصل ہوگی اسی قدر مزید ترقی ممکن ہوگی ۔،،

مطمح نظر مشترکہ بھلائی

،، میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے صرف ایک بات اور کہنی چاھتا ہوں ۔ آپ نے جو ذمہ داری قبول کی ہے وہ آسان نہیں ہے۔ دنیا کی ہر قوم میں ترقی کا راستہ ناھموار اور دشوار گزار ہوتا ہے تاہم اگر ہم عوام کی فلاح و بہبود کو ہمیشہ اپنا نصب العین بنائیں تو ان دشواریوں پر قابو پانا مشکل نہیں ہے۔ آپ کے راستہ میں مزید دشواری یہ ہے کہ آپ مختلف مفادات اور گروہوں کی نمایندگی کرتے ہیں ۔ لیکن آپ کو یہ یاد رکھنا چاھئے کہ اگرچہ یہ مفادات ایک دوسرے سے مختلف ہیں پھر بھی وہ لازمی طور پر ایک دوسرے سے متصادم نہیں۔ البتہ ایسے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں جب آپ اپنے جماعتی مفادات کو مشترکہ مفاد کا تابع کر کے ہی اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں ۔ درحقیقت تمام مفادات ملک و مالک کے ساتھ اپنی مشترکہ اطاعت و وفاداری میں متحد ہیں اور اگر ہم سب مل جل کر کام کریں تو خاطر خواہ ترقی کی جا سکتی ہے۔

ہم آہنگی کی ضرورت

،، مجھے امید ہے کہ آج کا دن حیدرآباد کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کریگا ۔ سکون دشمن عوام کے شرمناک جھگڑوں سے دور جنھوں نے دوسرے مقامات پر سیاسی تصویر کے خد و خال بگاڑ دئے ھیں رعایا سرکار عالی کی معتدل خواھشات ہم آہنگی اور خیر سگالی کے راستہ سے کبھی بھٹکنے نہیں پائیں ۔ آپ اس عظیم الشان روایت کے وارث بھی ہیں اور امین بھی۔ میری دعا ہے کہ خداوندعالم آپ کو صداقت کو دیکھنے کی بصیرت اور اس پر قائم رہنے کی ہمت عطا کرے ۔

برطانوی پارلیمان کے افتتاح کے موقع پر ملک معظم جو دعا کرتے ہیں میں اسی دعا پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ،،میری دعا ہے کہ آپ کی مساعی میں فضل ایزدی شامل رہے،، ۔

توضیحات

حکومت سرکار عالی نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اس تنقید کا جو اس کی حکمت عملی کے بعض پہلوؤں پر کی گئی ہے موثر طریقہ پر جواب دیا ہے اس پریس نوٹ کا مقصد یہ ہے کہ مملکت آصفیہ کے بہترین مفاد کی خاطر بعض تدابیر اختیار کرنے کی وجہ سے حکومت کی نیت کے متعلق جن غلط فہمیوں اور اندیشوں کا اظہار کیا گیا ہے ان کو رفع کردیا جائے ۔

اس میں کہا گیا ہے

" یہ پیش قیاسی کہ حکومت سرکارعالی نے ہندوستان کے مجوزہ اتحاد میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا ہے غیرصحیح ہے-جو گفت و شنید نگوشئیٹنگ کمیٹی نے جس کے ایک رکن ہزاکسلنسی صدر اعظم بھی ہیں اب تک کی ہے وہ اس قرار داد پر مبنی تھی جو حال ہی میں متعدد ایسے اہم اداروں نے بالا تفاق منظور کی ہے جو ہندوستانی ریاستوں کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ اس قرار داد میں یہ امر واضح کردیا گیا ہے کہ گفت و شنید یا مجلس دستور ساز میں شرکت کرنے کے یہ معنی متصور نہ ہونگے کہ ریاستیں یا کوئی ایک ریاست اس بات کی پابند ہوگئی ہے کہ وہ ہندوستانی اتحاد میں شریک ہوگی اس لئے کہ یہ مسئلہ اسی وقت طے کیا جاسکے گا جبکہ مجوزہ اتحاد کی مکمل تصویر نمایاں ہوجائیگی ۔

" یہ الزام کہ اس مملکت میں دستوری اصلاحات کی تجویز کو اس طرح بدل دیا گیا ہے کہ اس سے حضرت اقدس و اعلی کا شاہی اقتدار متاثر ہوجائیگا اتنا ہی بے بنیاد ہے جتنا کہ مندرجہ بالا الزام ۔ اس قسم کی کوئی ترمیم سنہ ۱۹۳۹ع کے اعلان میں نہیں کی گئی ہے ۔ علی ہذا کوئی کارروائی ایسی بھی نہیں کی گئی ہے جس سے کسی خاص طبقہ کے مفادات پر ملازمتوں کے معاملے میں کوئی برا اثر پڑسکے البتہ ایسے اقدامات کئے جارہے ہیں اور درحقیقت ایسا کرنا ضروری ہے جن سے ملازمتوں اور ترقیوں وغیرہ میں طریقہ کار منضبط ہو جائے تاکہ عزیزوں کی پاسداری اور بیجا رعایت اور ناجائز انتفاع اور اسی قسم کی کارروائیوں کا امکان باقی نہ رہے ۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے پبلک سروس کمیشن کا قیام ضروری سمجھا گیا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ خیال کم از کم دو سال پہلے حکومت کو ہوا تھا- یہ بھی ضروری سمجھا گیا کہ کمیشن کا پہلا صدر کوئی ایسا شخص ہو جو مقامی اثرات سے بالا تر ہو اس لئے کہ کوئی پبلک سروس کمیشن صحیح طور پر کام نہیں کرسکتا اور نہ اسکی سفارشات قابل احترام ہوسکتی ہیں اگر وہ مقامی اثرات یا تعصبات سے متاثر ہو جائے ۔ یہ سوال کہ ایک ہندو غیر سرکاری رکن کے ساتھ ایک وظیفہ یاب یاب مسلم عہدہ دار کو کمیشن کا رکن بنایا گیا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جو قابل بحث ہو اس لئے کہ پبلک سروس کمیشن کا منشاء یہ نہیں ہے اس میں سیاسی مشاغل رکھنے والے لوگ شریک کئے جائیں ۔ برطانوی ہند میں بھی عام طور پر وظیفہ یاب عہدہ داروں میں سے پبلک سروس کمیشن کے ارکان چنے جاتے ہیں ۔ جو غیر سرکاری ہندو منتخب کئے گئے ہیں ان کے متعلق ہرگز یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ سیاسی یا فرقہ واری حلقوں میں کسی جماعت کے نمائندہ ہیں ۔ اس لئے یہ ضروری نہ تھا کہ ان کے تقرر کے بعد کسی غیر سرکاری مسلمان کے تقرر سے توازن قائم کیا جاتا- کمیشن کی اغراض جو آنریبل رکن فینانس نے بیان کئے ہیں بقول صاحب موصوف یہ ہیں کہ " سینیر اور اعلی درجہ کی قابلیت رکھنے والے تجربہ کار لوگوں کو پورے وقت کے لئے بھرتی کے ذریعہ سے اور عملہ کی ضروریات کا لحاظ کرکے ملازمت میں داخل کیا جائے " اور یہ کہ کمیشن ایک ایسا ادارہ ہو جو " کامل طور پر غیر جانبدار اور آزاد ہو اور جس سے تقررات اور ترقیوں کے معاملہ میں یہ طمانیت حاصل ہوسکے کہ اسکے فیصلے حقیقی اہلیت کے معیار پر مبنی ہونگے " ۔

" یہ گمان محض مہمل ہے کہ ایسے سرکاری ملازمین کو جو " مملکت اور اسکے حکمران کے ساتھ وفا دار ہیں "

ایک ایک کر کے ہٹایا جا رہا ہے ۔ عوام کو اس قسم کے بیانات سے خبر دار رہنا چاہئے جو ایسے غرض مندلوگوں کے زیر اثر شائع کئے جاتے ہیں جن کی نافرمانی اور بےضابطگی کے باعث حکومت کو انکے خلاف کوئی اقدام کرنا پڑا ہے ۔

کمیشن جاگیرات کے متعلق یہ امر قابل توجہ ہے کہ ایک ایسے کمیشن کے تقرر کی تجویز موجودہ دورحکومت کے شروع ہونے سے پہلے زیر غور آچکی تھی اور شروع ہی سے یہ سمجھا گیا تھا کہ جاگیرداروں اور بحیثیت مجموعی تمام مملکت کے لئے بھی مفید ہوگا کہ کمیشن کا صدر نظم ونسق کا وسیع تجربہ رکھتا ہو اور ریاست کے کسی طبقے کے خلاف یا موافق ہرقسم کے تعصبات سے مبرا ہو ۔ جاگیرداروں کے اقتدارات کا سوال خصوصاً امن عامہ اور قومی تعمیر کے کاموں کے سلسلے میں بہت بڑی اہمیت حاصل کرتا جاتا ہے اور یہ حقیقت بالکل عیاں ہے کہ بحیثیت مجموعی مملکت کے نظم ونسق کی ترقی کا لحاظ کرتے ہوے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس سوال کو جسقدر جلد ممکن ہو طے کیا جائے خصوصاً اس لئے کہ جاگیری علاقوں میں جو لوگ آباد ہیں وہ بالکل اسی طرح حضرت اقدس واعلی کی رعایا ہیں جس طرح کہ مملکت کے دوسرے علاقوں کی آبادی ۔

” نہ تو کسی بیرونی صدر اور نہ بجائے خود کمیشن کے تقرر کے یہ معنی ہوسکتے ہیں کہ یہ مسئلہ متعلقہ طبقے سے ہمدردی رکھے بغیر زیر غور لایا جائیگا ۔

” اردو کے متعلق حکومت کی پالیسی میں کوئی تغیر نہیں کیا گیا ہے ۔ اردو کے علاوہ دوسری ملکی زبانوں کو پرائیوٹ مدارس میں ثانوی تعلیم کی حدتک ذریعہ تعلیم بنانے کے متعلق حکومت کے مسلک میں جو وسعت پیدا کی گئی ہے اس کا فیصلہ گزشتہ دور حکومت میں کیا جاچکا تھا اور موجودہ حکومت نے اپنے پیش رو کی اس سفارش کو قبول کیا ۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہزاکسلنسی صدر اعظم نے اورنگ آباد میں ایک تقریر کرتے ہوے اردو زبان کی اہمیت پر اس حیثیت سے زور دیا تھا کہ وہی اس مملکت کی قومی اور مشترکہ زبان ہے ۔ جہاں تک

انجمن ترقی اردو کی گرانٹ کے التواء کا تعلق ہے یہ حقیقت ظاہر ہے کہ اس تنقیح سے جو کافی سادہ اور قابل فہم ہے فرقہ واری اغراض پوری کی جارہی ہیں ۔ انجمن کے ارباب کار اس صورت حال سے اس لئے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تاکہ حکومت کی مزید نگرانی اور محاسبہ سے بچ جائیں

” ادارہ ادبیات اردو جیسے ملکی ادارے بھی جنہیں انجمن کے مقابلہ میں بہت کم امداد سوائی رقوم کی صورت میں مل رہی ہے اس قسم کی شرائط کے پابند کئے گئے ہیں یعنی ان کی انتظامی جماعتوں میں حکومت کو نمائندگی حاصل ہو ۔ حکومت ان کے حسابات کی تنقیح کرسکے اور ان پر اپنے اخراجات کی اغراض کی صراحت لازم ہو ۔ اس کے برخلاف انجمن ترقی اردو جو اسی قسم کے تمام دوسرے اداروں سے تقریباً چہار گنا زیادہ امداد حاصل کررہی ہے حکومت کی نگرانی اور محاسبہ سے بڑی حدتک آزاد ہے ۔ حکومت یہ دیکھنا چاہتی ہے اور یہ اس کا فرض ہے کہ وہ معلوم کرے کہ اس کا (۴۰۰۰۰) ہزار روپیہ سالانہ عطیہ کس طرح خرچ کیا جا رہا ہے ۔ خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ اس کے متعلق شکایتیں وصول ہوتی ہیں ۔ واقعہ یہ ہے کہ انجمن کا تقریباً تمام سرمایہ حضرت اقدس و اعلی کی حکومت ہی سے فراہم ہوتا ہے ۔ اور اس کے املاک میں کتابوں اور مخطوطات کا ایک بہت قیمتی ذخیرہ حکومت کے عطیات کے ذریعہ سے جمع ہوا ہے جو بعد کو یہاں سے دہلی منتقل کردیا گیا ۔

” اس واقعہ کی بنا پر کہ یہ گرانقدر ذخیرہ منتقل کیا گیا اور نیز انجمن کے متعاقب طرز عمل کی بناء پر انجمن طیلسانین اور انجمن طلباء قدیم نے اعتراضات کئے اور حکومت کو اس امر پر توجہ دلائی کہ زیادہ سخت شرائط عائد کی جائیں اور تحقیقات کی جائے ۔ جاریہ تحقیقات سے حکومت کی وہ دلچسپی ظاہر ہوتی ہے جو اسے اس امر کی طمانیت حاصل کرنے سے ہے کہ سرکاری رقوم جو اردو کی خدمت کے لئے محفوظ کی جاتی ہیں صحیح طریقہ پر صرف کی جائیں ۔ کوئی حکومت بھی اس بات پر آمادہ نہیں ہوسکتی کہ وہ ۴۰ ہزار روپیہ کا گران قدر متوالی عطیہ اس امر کے

متعلق اپنے کو وقتاً فوقتاً مطمئن کئے بغیر جاری رکھے کہ یہ ادارہ صحیح طریقہ پر کام کر رہا ہے خصوصاً اس حالت میں جب کہ موجودہ شرائط ناکافی پائے گئے ہیں ۔

" جہاں تک نظام کالج کے معاملہ کا تعلق ہے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بہت عرصہ پہلے ڈاکٹر سیکنزی اور خان فضل محمد خان نے ان خرابیوں کی نشاندھی کی تھی جو اس کالج کو کسی بیرونی یونیورسٹی کے ما تحت رکھنے سے پیدا ہوتی ہیں ۔ اسی وقت حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ نظام کالج کا الحاق جامعہ عثمانیہ سے کردیا جائے لیکن ذریعہ تعلیم انگریزی کو باقی رکھا جائے ۔ اس کے بعد اور بھی زیادہ اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مملکت میں کم از کم ایک بڑا ادارہ ایسا ہو جو انگریزی جیسی ایک بین الاقوامی زبان میں تعلیم دے سکے ۔ اس کے ہرگز یہ معنی نہیں ہیں کہ حکومت کے دوسرے اداروں میں بھی انگریزی بان کو ذریعہ تعلیم بنادیا جائے گا یا یہ کہ جامعہ عثمانیہ کی بنیادی نوعیت یعنی اردو کا ذریعہ تعلیم کسی مفہوم میں بھی بدلا جائے بنیادی ضرورت یہ تھی کہ نظام کالج کو کسی ایسی یونیورسٹی سے ملحق نہ رہنے دیا جائے جس پر حکومت اور اہل ملک کی کوئی نگرانی قائم نہ رہ سکے ۔ لہذا یہ اقدام ایسا ہے کہ اس پر اعتراض کرنے کے بجائے اس کی توصیف ہونی چاہئے ۔ یہ اقدام حکومت کے اس عام مسلک کے بالکل مطابق ہے جس کی غرض یہ ہے کہ مملکت کے اندرونی مسائل میں بیرونی اداروں کی تمام مداخلت کا سد باب اور مقابلہ کیاجائے ۔ "

معزز ناظرین !

آپ کو " معلومات حیدر آباد " کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی ۔ حیدر آباد دکن کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے ۔

انسان کا اصلی جوہر ''انداز''

خطبہ تقسیم اسناد جامعہ عثمانیہ

'' ایک حقیقی جامعہ کو ان خاص مضامین کی تعلیم کے علاوہ جن کے مطالعہ کے لئے طلبہ جامعہ میں شریک ہوتے ہوں اپنے طلباء میں زندگی اور کردار کے بعض اہم تر تنقیحات کے متعلق ایک خاص انداز فکر پیدا کرانے میں کامیاب ہونا چاہئے ''۔ ان الفاظ میں حکومت ہند کے مشیر تعلیم سرجان سارجنٹ نے جامعہ عثمانیہ میں اپنے خطبۂ تقسیم اسناد کے دوران میں ایک جامعہ کے کام کی وضاحت کی۔ اس تقریب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ مسز سروجنی نائیڈو اور مولوی غلام یزدانی صاحب سابق ناظم آثار قدیمہ کو جامعہ عثمانیہ کی طرف سے ڈی ۔ لٹ کی اور مشہور سائنس دان سر سی ۔ وی ۔ رامن کو ڈی ۔ یس ۔ سی کی اور سرجان سارجنٹ کو ایل ایل ۔ ڈی کی اعزازی ڈگریاں عطا کی گئیں۔

سر جان سارجنٹ کے خطبہ تقسیم اسناد کا بڑا حصہ جامعہ اکسفورڈ میں ان کی طالب علمی کے زمانہ کے واقعات پر مشتمل رہا ۔ صاحب موصوف نے اپنی جامعی زندگی کے کئی دلچسپ واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے واضح کیا کہ جامعہ اکسفورڈ میں انہیں جو کچھ تجربات حاصل ہوئے ان سے ان کی عملی زندگی میں بہت فائدہ پہونچا ۔

سر جان سارجنٹ نے حیدرآباد سے اپنے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا '' میرے لئے حیدرآباد آنا ہمیشہ مسرت کا باعث رہا ہے ۔ یہ سر زمین میرے لئے متعدد خوشگوار احساسات رکھتی ہے منجملہ ان کے سر اکبر حیدری جیسی بڑی ہستی کی دلکش یاد بھی کچھ کم اہم نہیں ہے جو اس ملک کے میرے اولین اور بہترین دوستوں میں سے تھے۔ مجھ جیسے شخص کے لئے جو تعلیمی دلچسپی رکھتا ہو یہ امر باعث تقویت ہے کہ بانیان جامعہ کا عظیم الشان تصور بتدریج ایک حقیقت میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے ''

جامعہ کا دائرہ عمل

اگر چہ میں اس موقع پر خطبات جلسہ اسناد کے فرسودہ طریق سے قطعی انحراف کرنا پسند کرتا ہوں تا ہم میں سمجھتا ہوں کہ ایسے موقعوں پر مقررین کے لئے ایک طرح واجب ہو جاتا ہے کہ وہ یا تو نوجوانوں کو غیر مطلوب مشورے دیں یا جامعہ کے مقاصد اور فرائض سے متعلق کچھ نہ کچھ اظہار خیال کریں ۔ لہذا میں اس ذمہ داری کے احترام کی کوشش کرونگا مگر اسے اپنے خاص طریقے سے ادا کرونگا ۔ شاید یہ کافی ہوگا کہ میں آپ کی توجہ کارڈنل نیومن کے ان الفاظ کی طرف مبذول کروں جن کے ذریعہ اس نے جامعہ کی تعریف کی ہے ۔ نیومن نے لکھا ہے کہ :۔

'' جامعہ کا مقصد یہ ہے کہ سماج کی عقلی حالت کو بلند کرے ، عوام کے ذہن کی نشو و نما کرے قومی مذاق کا تزکیہ کرے ، عوام کے حوصلوں کے لئے صحیح اصول فراہم کرے ، تخیلات زمانہ میں وسعت اور سنجیدگی پیدا کرے ، اور سیاسی اقتدار کے استعمال میں سہولتیں بہم پہنچائے، اور خانگی زندگی کے تعلقات میں نفاست پیدا کرے ''

میں تو کیا مجھ سے زیادہ ہوشیار آدمی کے لئے بھی مذکورۂ بالا تعریف پر اضافہ کرنا مشکل ہوگا اور میں اس شاندار بیان کو غیر دلچسپ اور پیش پا افتادہ اقوال میں تبدیل کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس کو جرم سمجھتا ہوں چنانچہ میں اس بیان کو آپ کے سامنے اس کی اصلی شکل میں ہی رہنے دوں گا اور اس پر اکتفا کرتا ہوں کہ اپنے تجربہ سے یہ واضح کرنے کی کوشش کروں کہ خود نیومن کے کالج اور جامعہ کا چار سال کے دوران میں خود میری ذات پر کیا اثر ہوا یا ہونا چاہئے تھا ۔ اس کے بعد آپ میرے تجربات سے خود اپنے تجربات کا مقابلہ کرسکتے ہیں اور اپنے لئے یہ طے کرسکتے ہیں کہ میں جو کچھ کہنے والا ہوں یا جو کچھ حذف کر رہا ہوں آیا وہ آپ کی جامعی زندگی کے دوران میں یا زندگی کے وسیع تر شعبوں میں (جس میں آپ عنقریب قدم رکھنے والے ہیں) آپ کے لئے کس طرح مفید ہوسکتا ہے ۔ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا یہ



ہز اکسیلنسی امیر جامعہ عثمانیہ ممتاز مہمان جن میں مسز سروجنی نائیڈو اور سر سی ۔ وی رامن بھی شامل ہیں اور نئے طیلسانیین

طریقہ چنداں ہمت افزا نہیں معلوم ہوتا لیکن بعض موقعوں پر بالواسطہ اشارات بھی کچھ اہمیت رکھتے ہیں ۔ ''

حقیقی فائدہ

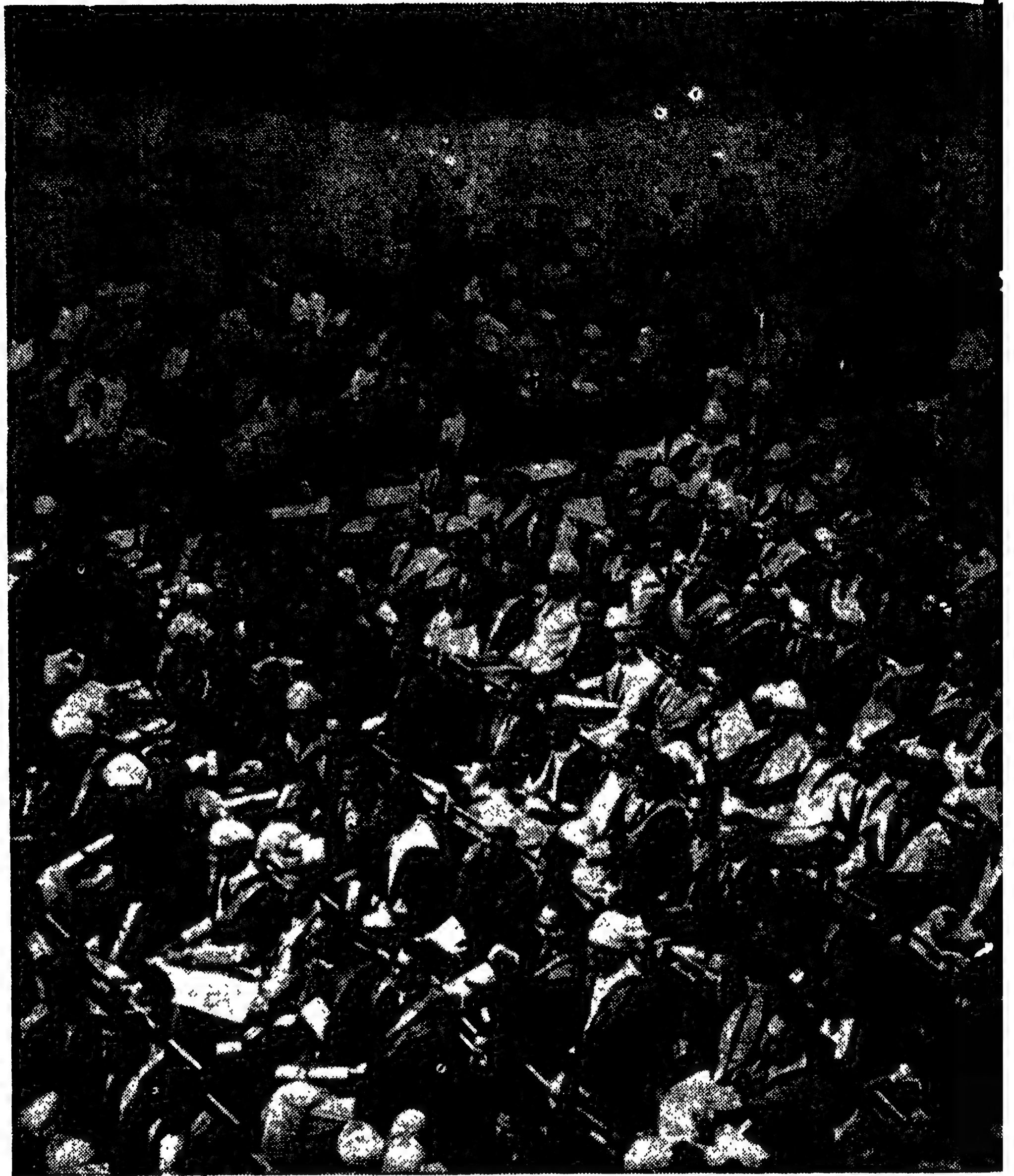
''بعض اوقات جب کہ میں آتش دان کے پاس بیٹھ کر گزشتہ زمانے پر نظر ڈالتا ہوں چنانچہ اس طرح آتش دان کے پاس بیٹھنے سے گزشتہ واقعات کے تصور میں بڑی مدد ملتی ہے ۔ شاید اس بنا پر کہ ہندوستان کے اکثر حصوں میں بہت کم آتش دان پائے جاتے ہیں ہندوستانی زیادہ تر تجزیہ باطنی کے عادی ہوتے ہیں ۔ بہر حال اس وقت میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میں نے اپنے قیام آکسفورڈ سے کیا حقیقی فائدہ حاصل کیا ۔ مجھے اس میں شبہ نہیں کہ میں نے وہاں سے بعض چیزیں حاصل کیں مثلاً ناقابل فراموش ایام مسرت وانبساط جن میں گاھے ماھے رنج کے موقعے بھی شامل تھے ، دوستانہ مراسم جو تیس سال گزر جانے کے بعد بھی اب تک مستحکم ہیں ۔ نیز خود اس مقام سے محبت اور وابستگی جس کے ساتھ یہ احساس موجود ہے کہ مادر جامعہ کے ساتھ میرا تعلق خواہ وہ کتنا ہی نیاز مندانہ کیوں نہ ہو اب تک برقرار ہے ۔ لیکن میں آج اس سے کچھ آگے بڑھ کر آپ کے ساتھ اس امر کی جستجو کرنا چاہتا ہوں کہ آکسفورڈ سے مجھے جو کچھ بھی توقعات تھیں اور جو شاید کسی حد تک مجھے وہاں حاصل بھی ہوگئیں آیا اس کو آپ بھی یہاں اپنے قیام کے زمانے میں حاصل کرنا پسند کرینگے ۔ ہمارے اختلافات نسل ۔ مذہب ۔ سن و سال زمان ومکان کو دیکھتے ہوے میں بمشکل اس کی توقع کرسکتا ہوں کہ ہم ایک دوسرے کے ہم خیال ہوسکتے ہیں ۔ با ایں ہمہ مجھے ضرور تعجب ہوگا اگر ہمارے درمیان بعض تجربات اور مسائل اشتراک نہ پایا جائے ۔ ''



ہز اکسلنسی امیر جامعۂ عثمانیہ مسز سروجنی نائیڈو کو ڈی ۔ لٹ کی اعزازی ڈگری عطا کر رہے ہیں



شمع برداران علم - جامعۂ عثم



...نوہ کا جلسہ تقسیم اسناد



سر سی - وی رامن ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری حاصل کرتے ہوئے امیر جامعہ سے مصافحہ کر رہے ہیں -

اسکول کی زندگی

''جب میں آکسفورڈ گیا تو میری عمر ۱۹ سال سے کچھ زاید تھی - میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ اس تاخیر کی وجہ میٹریکیولیشن کے امتحان میں ناکامی نہ تھی - واقعہ یہ ہے کہ میں مدرسہ کے آخری دو یا تین سال کے دوران میں (اور یہ مدرسہ لندن کے ایک بڑے '' ڈے اسکول ،، کی حیثیت رکھتا تھا) میں امتحانات کے بوجھ سے کم وبیش آزاد تھا - اگر چہ اتنا ضرور تھا کہ جامعہ سے وظیفہ حاصل کرنے کے لئے اور اپنے اساتذہ کے مشورہ کے مطابق میں نے ایسے مضامین کے متعلق جن میں مجھے سب سے زیادہ دلچسپی تھی بہت وسیع مطالعہ جاری رکھا - میرا خیال ہے کہ اس سے مجھے بڑا فائدہ پہنچا کیونکہ اس کی وجہ سے منجملہ دیگر امور کے یہ سبق بھی حاصل ہوا کہ بلند پایہ کتابیں جو بڑی اہمیت رکھتی ہیں - ان کا امتحانی نصاب میں شریک رہنا ہمیشہ ضروری نہیں - مجھے امید ہے کہ اگر ہمیں فوقانیہ مدارس کے نصاب کی مدت اور ہمارے جامعات میں طلباء کے داخلہ کی مروجہ عمر بڑھانے میں کامیابی ہوجائے تو اس ملک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو بھی ایسے ہی مواقع حاصل ہو جائینگے - اس ضمن میں بلاشبہ مجھ سے یہ کہا جائیگا کہ ہندوستانی طلباء اور ان کے والدین کی بڑی اکثریت کے معاشی حالات کا یہی تقاضا ہے کہ وہ اپنی رسمی تعلیم کم سے کم عمر میں ختم کرکے حصول معاش کا آغاز کردیں - یہ عذر شاید بڑی حدتک درست ہے - لیکن میرا خیال ہے اور میں ایک دن حقیقی اعداد و شمار کی مدد سے اس کی توثیق کی کوشش کروں گا کہ اوسطاً ایک ہندوستانی طالب العلم برطانوی طالب العلم کے مقابل

جامعہ میں بہت زیادہ وقت گزارتا ہے ۔ اصلی کام کے علاوہ مجھے اپنے مدرسہ کے زمانہ میں بعض ذمہ دارانہ خدمات کے بھی انجام دینے کا موقع ملا ۔ ایسے موقعے اس ملک میں بہت سے نوجوانوں کو نہیں ملتے ۔ امید ہے کہ اسے خودستائی پر محمول نہیں کیا جائیگا اور فی الحقیقت میری کوئی استثنائی حیثیت نہیں تھی ۔ میں مثال کے طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں مدرسہ میں عریف تھا ۔ وہاں کے دو کھیلوں کا کپتان تھا ۔ انجمن مباحثہ اور انجمن موسیقی کا خازن تھا اور مدرسے کی دوسری انجمنوں میں بھی عہدہ دار کی حیثیت رکھتا تھا چنانچہ جب میں آکسفورڈ گیا اور وہاں کے ناقابل اعتنا نووارد طلباء کے جم غفیر میں شامل ہوگیا تو اس وقت سے کم سے کم اپنے ادارہ سے وفا داری اور ایک دائمی برادری کی خدمت کا خیال میرے دلنشین ہونے لگا ۔ مجھ پر یہ حقیقت بھی واضح ہوگئی کہ اپنے لئے اپنے کالج اور جامعہ میں کوئی مقتدر حیثیت حاصل کرنے کے لئے مجھے مناسب وقت کا منتظر رہ کر اپنی بہترین کوشش جاری رکھنی ہوگی ۔ اس طریق کار سے مجھے کوئی کار آمد چیز حاصل ہوئی یا نہیں اس کا فیصلہ میں آپ کی رائے پر چھوڑتا ہوں لیکن جب میں خود گذشتہ زمانہ پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے اس کا بہت احساس ہوتا ہے کہ میں نے بہت سا وقت ضایع کیا ۔ مثلاً جامعہ کے لکچروں میں میری حاضری نہایت بے قاعدہ اور اتفاقی طور پر ہوتی تھی اگر چہ میں اب بھی قطعی طور پر فیصلہ نہیں کرسکتا کہ اگر میں ان میں حاضر رہتا تو اور زیادہ وقت ضائع نہیں ہوتا ۔ اس ملک میں آنے کے بعد سے مجھ پر اکثر یہ حقیقت ظاہر ہوئی کہ لکچروں سے غیر حاضری کی صورت میں مجھے کسی ہندوستانی جامعہ سے تو کبھی کوئی طیلسان حاصل نہ ہوتا ۔ لیکن خوش قسمتی سے میرے زمانہ میں آکسفورڈ میں عطائے طیلسان کے لئے لکچروں کی حاضری کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا تھا ۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ کسی امتحان میں لکچروں کی یاد داشتوں کو میکانی طور پر دھرا دینے کا طریقہ یقینی طور پر اس امر کا ضامن تھا کہ امتحان کی کامیابی میں طالب علم کو اعلی درجہ نہیں ملیگا ۔ مجھے جن ممتحنین سے سابقہ پڑا ان کی توجہ اس امر پر رہتی تھی کہ ان کے پیش کردہ سوالات کے متعلق خود امیدواروں کے کیا خیالات تھے ۔ نہ کہ اس امر پر کہ امید واروں کو دوسروں کے خیالات کس حد تک یاد تھے ۔ مجھے یہ اعتراف بھی کرنا چاہئے کہ میں نے مختلف کھیلوں میں بہت زیادہ وقت صرف کیا ۔ گو اس کے ساتھ میں یہ بھی دعوی کرسکتا ہوں کہ میں نے اپنے آخری دو سال اور تعطیلات کے بیشتر حصہ میں خاصی محنت کی ۔ مزید برآں میرے زمانہ اور غالباً ما بعد زمانہ کے بیشتر طلباء کی طرح بعض اوقات میرا طرز عمل نہایت احمقانہ رہا ۔ آکسفورڈ میں چھوٹی موٹی شرارتیں بھی ہوتی رہتی تھیں جن میں میں دوسروں سے پیچھے نہیں رہتا تھا ۔ مجموعی طور پر اتنے عرصہ دراز کے بعد بھی ان گزری ہوئی حماقتوں پر مجھے کوئی تاسف نہیں ۔ آدمی ان سے بھی زندگی کے متعلق کچھ نہ کچھ سبق حاصل کرتا ہے اور مجھے اب بھی یہ خواہش نہیں کہ نوجوان کندھوں پر بوڑھے سر رکھے جائیں ۔

قیمتی نعمت

”اب میں اپنی آکسفورڈ کی زندگی کے دوسرے پہلو کی طرف رجوع کرتا ہوں جو نسبتاً بہتر مانا جاتا ہے ۔ میرے خیال میں اس کے اندر سب سے زیادہ قابل قدر چیز وہاں کا ذاتی رابطہ تھا جسے ایک نسبتاً چھوٹے اقامتی کلیہ کی زندگی نے وہاں کے طلباء کے درمیان ممکن بلکہ لازمی بنا دیا تھا ۔ سب سے زیادہ قیمتی نعمت جو کسی کالج یا جامعہ سے اس کے اراکین کو حاصل ہوسکتی ہے وہ نہ تو اس کی مجوزہ نصابی کتابوں میں نہ لکچر کے کمروں میں اور نہ امتحان کے ہال میں موجود ہوتی ہے بلکہ وہ تازہ دم طباع اور وسیع القلب افراد کے روز مرہ کے غیر رسمی روابط میں پائی جاتی ہے ۔ معلوم نہیں کہ اس جامعہ کے کتنے طلباء اپنے اوقات فرصت کو سیاسیات ، مذہب اور ایسے بیسیوں مسائل کے متعلق بحث و مباحثہ میں گزارتے ہیں جو نوجوانوں کے دماغوں میں پیدا ہوتے رہتے ہیں ، مثلاً کیا میں دریافت کرسکتا ہوں کہ آپ میں سے کتنے ایسے ہیں جن کے بحث مباحثے سنتے سنتے تھک کر ستارے غائب ہو جاتے ہوں ۔ شاید جامعہ کے ارباب اقتدار حفظان صحت

یا معاشی اسباب کی بنا پر اس قسم کے مشاغل کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے مجھے امید ھے کہ ان کا تدبر اس قسم کے طرز عمل کو اختیار کرنے سے انہیں روکے گا ۔ مجھے یاد ھے کہ یونانی عروض کے کسی نکتہ کے متعلق بحث و مباحثہ کے دوران میں میرے طرز استدلال سے میرا ایک ساتھی طالب علم ایسا عاجز آگیا کہ اس نے اپنے مشتعل جذبات کو جسمانی تشدد کے ذریعے فرو کرنے کی کوشش کی اور آکسفورڈ کے ایک دارالاقامہ کے صحن میں میرا تعاقب کیا یہاں تک کہ صبح نمودار ہوگئی ۔ اس کے ایک گھنٹے کے بعد ہم پھر سے حسب سابق ایک دوسرے کے مخلص دوست بن گئے ۔ اب جب کہ اس واقعہ کو تیس سال سے زاید گزر چکے ھیں مجھے یہ واضح طور پر یاد ھے کہ اس یادگاری بحث میں میں نے کیا کہا تھا اور اس نے کیا کہا ۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید ھی میرے سنے ہوئے کسی لکچر کا میرے دل پر اتنا گہرا اور واضح اثر باقی رہا ہو جتنا کہ اس واقعہ کا ۔ یقیناً ہم جلیسوں کے درمیان بحث مباحثہ نہ صرف پر لطف ہوتا ھے بلکہ وہ صداقت کی دھار تیز کرتا ھے ۔ اپنے یا دوسروں کے کمروں میں گفتگوؤں کے علاوہ ہمارے لئے مختلف موضوعات مثلاً ادب ڈراما اور بحث و مباحثہ کے لئے بھی انجمنیں تویں جیسا کہ مجھے امید ھے کہ آپ کے یہاں بھی ہوں گی ۔ میرا خیال ھے کہ میں ہر ہفتہ اوسطاً اس قسم کے دو یا تین جلسوں میں شریک ہوتا تھا ۔ یہاں بھی ہمیں دوسرے ہم سے زیادہ وسیع دلچسپیاں اور وافر معلومات رکھنے والے حضرات سے تبادلہ خیال کا موقع ملتا تھا ۔ اس روشن تصویر کا ایک دوسرا اہم تر پہلو بھی تھا ۔ میرا بیان ہرگز مبالغہ آمیز نہیں سمجھا جائے اگر میں یہ کہوں کہ کلیہ آکسفورڈ میں عالم و فاضل اور پختہ کار اشخاص سے ربط پیدا کرنے کے قیمتی مواقع سے مجھے بہت فائدہ پہنچا ۔ اون اساتذہ کے علاوہ جو در حقیقت میرے کام کی نگرانی کرتے تھے اور مجھے جن کے ساتھ خانگی '' ٹیوشن ،، کے سلسلہ میں ہر ہفتہ کئی گھنٹے گزارنا پڑتا تھا ہم میں سے ہر ایک کے لئے اخلاقی معلم بھی ہوا کرتا تھا ۔ میری خوش نصیبی سے میرے معلم اخلاقی ایک بلند کردار صاحب تھے جو بعد میں نہ صرف میرے اتالیق بلکہ میرے ایک نہایت عزیز دوست بھی بن گئے ۔ مجھے یاد ھے کہ ان کے انتقال سے کچھ ھی عرصہ پہلے کالج سوسائٹی کے ایک جلسہ کے موقع پر مجھے ان کے جام صحت کی تجویز کا شرف حاصل ہوا ۔ ان کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے میں نے یہ کہا کہ وہ اپنی زندگی ھی میں پتھر اور دھات کے مجسموں کے مقابل اپنی ایک لطیف تر یادگار قائم کرنے میں کامیاب ہوچکے ھیں کیونکہ ان کے قدیم شاگرد جہاں کہیں بھی ایک دوسرے سے ملیں خواہ وہ دنیا کے دور دراز گوشوں میں ھی کیوں نہ ہوں ، باھمی ملاقات کے چند منٹوں کے اندر ھی اپنے استاد کا ذکر خیر کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور وہ سب محبت سے ان کے ذاتی طرز تقریر اور ان کے حرکات وسکنات کی نقل اتارنے لگتے ھیں ۔ ،،

تعلیم بذریعہ تفریح

'' آکسفورڈ کی زندگی کا دوسرا پہلو جو میرے خیال سے اس ملک میں بھی قابل تقلید ہوسکتا ھے یہ تھا کہ وہاں تعطیلات کے دوران میں مطالعہ کے لئے جماعتیں بنانے کا رواج تھا ۔ ان میں چند طلباء ایک پروفیسر یا مودب کے ساتھ اضلاع کے کسی فرحت بخش مقام یا ساحل سمندر پر جمع ہوکر وہاں مقامی کھیل اور تفریح کے ساتھ سنجیدہ مطالعہ اور مباحثہ بھی شامل کرلیتے تھے ۔ میں یہ تجویز کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ جملہ ہندوستانی جامعات کے لئے یہ کار آمد ہوگا اگر وہ پہاڑوں یا معتدل آب و ہوا کے مقامات پر سادہ ، کم خرچ لیکن آرام دہ اقامت خانوں اور بنگلوں کا انتظام کریں جہاں کہ تعطیلات کے دوران میں اس قسم کی صحبتوں کا موقع حاصل ہو ۔

کردار

'' آکسفورڈ نے مجھے ایک دوسری چیز سے بھی متاثر کیا ۔ وہ یہ تھی کہ وہاں اہم اخلاق تنقیحات سے متعلق صائب رائے یا بالفاظ دیگر رائے جامعہ کو اہم سمجھا جاتا تھا ۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا دوسرے طلبا کی طرح ہم بھی بہت سے موقعوں پر انتہائی کم عقلی کے کام کرتے تھے



سر جان سار جنٹ اپنا خطبہ تقسیم اسناد سنا رہے ہیں

لیکن میرا خیال ہے کہ ساتھ ہی ساتھ ہم اس امر کا بھی شعور رکھتے تھے کہ پس منظر میں مسلمہ معیارات کردار موجو ہیں اور ان معیارات سے انحراف کی جرأت صرف ناعاقبت اندیش اور احمق اشخاص ہی کرینگے -،،

انداز

''اس ساری بحث میں یہ حقیقت مضمر ہے کہ طلباء جن خاص مضامین کے مطالعہ کے لئے جامعہ میں شریک ہوے ہوں ان کو وہاں جو کچھ تعلیم دی جائے اس کے علاوہ حقیقی جامعہ کو اپنے طلباء میں زندگی اور کردار کے بعض اہم ترتنقیحات کے متعلق ایک خاص انداز فکر پیدا کرانے میں کامیاب ہونا چاہئے - اس '' انداز فکر ،، کے لئے کسی خاص نام کا تعین نہایت مشکل ہے - میرے خیال سے اس کی تعبیر ایک لفظ '' اسٹائل ،، یعنی '' انداز ،، سے کی جاسکتی ہے - یہ اصطلاح ایک فرانسیسی فلسفی نے انسان کے اصلی جوہر کے مفہوم میں استعمال کی ہے - یہ لفظ اس جبلی اور مشکل سے حاصل ہونے والے احساس قدر کی موجودگی کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے موقع کی ضرورت کے لحاظ سے بروئے کار لایا جاسکے - مناسب ہوگا کہ میں مغربی تاریخ سے دو ایک مثالیں دیکر اپنا مفہوم واضح کردوں کہ ''اسٹائل،، یا '' انداز ،، کے انتہائی مظاہر کیا ہوتے ہیں - جب تھرموپلے (Leonidas) کے مقام پرلیونیداس (Thermopytae) اپنے تین سو اسپارٹوی ہمراہیوں کے ساتھ ایرانی فوج سے محصور ہوگیا توایرانی فوج نے یہ نہایت تعجب کےساتھ دیکھا کہ محصورین اپنے آخری مقابلہ کے لئے نکلنے سے پہلے اپنے بالوں میں

تیل لگا رہے ہیں اور اپنے ہتیار کو جلادے رہے ہیں ۔ آپ میں سے بعض نے غالبا سر فلپ سڈنی کے متعلق سنا ہوگا کہ جب وہ لڑائی میں خطرناک طور پر زخمی ہوگئے تو انہوں نے پانی سے اپنی پیاس بجھانے سے اس بنا پر انکار کردیا کہ ان کے قریب ہی ایک دوسرا زخمی آدمی موجود تھا جسے پانی کی زیادہ ضرورت تھی۔ دور کیوں جایئے حالیہ زمانے ہی میں اسکاٹ کے آخری قطبی مہم (Polar Expedition) میں کپتان اوٹس نامی ایک شخص تھا جو آگے بڑھ کر برفانی طوفان کے اندر داخل ہوگیا جس سے اس کی غرض یہ تھی کہ اسے اٹھا کر لے جانے کی زحمت کی وجہ سے اس کے رفیقوں کے بچ نکلنے کے مواقع کم نہ ہوجائیں ۔ اس ملک سے اور دوسرے ممالک سے ایسی مثالیں باسانی پیش کی جاسکتی ہیں لیکن ہندوستانی مثالوں سے آپ میری نسبت زیادہ واقف ہونگے ۔ لہذا میں انہیں خود آپ کے لئے چھوڑے دیتا ہوں میری پیش کردہ مثالوں سے آپ کی سمجھ میں آجائیگا کہ زندگی اور موت کے نازک موقعوں پر ’’اسٹائل‘‘ یا ’’ انداز ‘‘ کا کیا مفہوم ہوسکتا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ آپ میں سے بہت کم کو ایسے نازک حالات کے تحت ’’ اسٹائل ‘‘ کے مظاہرہ کی ضرورت پڑے گی لیکن روزمرہ زندگی میں ایسے بہت سے موقعے در پیش ہوں گے جب کہ آپ کو ایک فیصلہ کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی جس کی نوعیت کا دار و مدار اس امر پر ہوگا کہ آپ میں وہ ’’ انداز ‘‘ موجود ہے یا نہیں ۔ میں یہ تصور بھی نہیں کرسکتا کہ کوئی ایک شخص جس میں مذکورۂ بالا خاصہ موجود ہو وہ کسی دوسرے شخص سے ناجائز فائدہ اٹھانے یا کوئی گمنام خط لکھنے یا اپنے ماتحت کے ساتھ نا واجب سلوک کرنے یا جانوروں کے ساتھ بے رحمی کرنے یا خوش منظر مقامات کو خراب کرنے یا اور ایسے ہی دوسرے افعال کا مرتکب ہوگا آپ کو اس امر کے ظاہر کرنے کے بیسوں مواقع ملیں گے کہ آپ کی جامعہ نے آپ کو یہ نیک مخلص جسکی تعریف کرنا آسان نہیں عطا کی ہے یا نہیں اگر آپ ان مواقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں تو آپ کو بڑائی حاصل ہو جائیگی گو آپ کی بڑائی ویسی نہ ہو جیسی کہ عموماً دنیا بڑائی کے نام سے تعبیر کرتی ہے ۔‘‘

بگل کی آواز

’’آپ جانتے ہیں کہ میں ایک معمر اقتدار پسند شخص ہوں ۔ بڑھاپے کو روکنا میرے بس کی بات نہیں اور اقتدار پسند کہلائے جانے میں میرے لئے کوئی شرم کی بات نہیں کیونکہ اگر ایک اقتدار پسند موقعوں سے فائدہ اٹھائے تو اسے خدمت خلق کے مواقع غالباً دوسروں کے مقابل بہت زیادہ حاصل ہوتے ہیں مجھے جس بات کی الجھن ہے اور آج سے تیس سال کے بعد شاید آپ کو بھی ایسی ہی الجھن کا سامنا ہوگا وہ یہ ہے کہ میری جامعہ نے جو اخلاقی معیارات بشمولیت ’’ انداز ‘‘ یا ’’ اسٹائل ‘‘ میرے سامنے پیش کئے تھے میں ان کے مطابق اپنی زندگی میں واقعی طور پر عامل بھی ہوا ہوں یا نہیں ۔ ایک اور اقتدار پسند شخص نے جو شاعر بھی تھا اور جسکے انتقال کو ایک دو سال ہی گزرے ہیں اس نے چند اشعار لکھتے ہیں جن میں بیان کیا ہے کہ ۔

’’ہم یہاں بیٹھے ہیں اور ساری دنیا اور خود ہندوستان میں بگل کی صدائیں بلند ہیں ۔ گو ان میں سے چند بے سری آوازیں نکال رہے ہیں لیکن جن کے کان ہیں وہ پہچان لینگے کہ ان بگلوں میں سے اکثر ’’ روشنی گل کرو ‘‘ کی صدا نہیں بلکہ نئی دنیا کے لئے صدائے بیداری بلند کر رہے ہیں اور پیغام عمل دے رہے ہیں ۔ میں اپنی بہترین تمنا جو آپ کے لئے ظاہر کرسکتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب آپ کے کانوں میں یہ صدا پہنچے تو آپ اس کو سنیں اور شایان شان طریقے سے اس پر لبیک کہیں ۔

سلطان العلوم کے ہاتھوں نظام کالج کے جشن الماس کا افتتاح

اعلی حضرت بندگان عالی نے جنکی علم نوازی اور معارف پروری آپ کو علمی دنیا سے سلطان العلوم کا خطاب دلاچکی ہے بنفس نفیس نظام کالج کے جشن الماس کا افتتاح فرمایا۔ یہ جشن حال ہی میں نہایت شاندار پیانے پر منایا گیا جو مملکت آصفیہ میں ترقی تعلیم کی تاریخ میں ایک یادگار حیثیت رکھتا ہے کیونکہ نظام کالج نے گذشتہ ۶۰ سال کے دوران میں مملکت آصفیہ میں علوم و فنون کی اشاعت اور تہذیب و تمدن کی ترقی میں ممتاز حصہ لیا ہے۔

تاریخی پس منظر

نظام کالج کی بنیاد سنہ ۱۸۸۷ع میں سر سالارجنگ نے رکھی تھی۔ حیدرآباد کالج اور مدرسہ عالیہ کے انضمام سے یہ کالج قائم کیا گیا تھا۔ حیدر آباد کالج جامعہ مدراس سے ملحق تھا اور مدرسہ عالیہ ایک اقامتی درسگاہ تھی جس میں امرا اور اعلی عہدہ داروں کے لڑکے تعلیم پاتے تھے۔ ابتدا نظام کالج اعلی حضرت بندگان عالی کی موجودہ قیام گاہ کنگ کوٹھی مبارک کے روبرو کی عمارت میں تھا جو ''ربیولڈ کوٹھی'' کے نام سے موسوم تھی۔ سنہ ۱۹۱۴ع میں یہ اپنی موجودہ عمارت ''آزاد گلشن'' میں، جو اس سے پیشتر نواب فخر الملک بہادر کی قیام گاہ تھی منتقل ہوا۔ نظام کالج اپنی تاسیس کے بعد سے ابتک جامعہ مدراس سے ملحق رہا اور اب اس کو جامعہ عثمانیہ سے ملحق کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور سردست انگریزی کو اس کالج میں ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے برقرار رکھا جائیگا۔

پروگرام

جشن الماس کے سلسلہ میں ایک دلچسپ پروگرام ترتیب دیا گیا تھا جو پانچ روز تک جاری رہا۔ اس میں ایک ''گارڈن فیٹ''، ایک کل ہند اردو مباحثہ، ایک انگریزی مباحثہ، یوم کلیہ، ایک ورائیٹی شو، کھیلوں کے دلچسپ مقابلے، اسپورٹس اور ایک عشائیہ شامل تھا۔ پروگرام کی ہر کارروائی پوری طرح کامیاب رہی۔ اس جشن کی مختلف کارروائیوں میں حصہ لینے والوں میں ہزھائینس شہزادہ برار، ہزاکسلنسی سر مرزا اسمعیل صدر اعظم باب حکومت مملکت آصفیہ، آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر آنریبل نواب علی یاور جنگ بہادر شامل ہیں۔

رسم افتتاح

جب اعلی حضرت بندگان عالی جشن الماس کے افتتاح کےلئے نظام کالج تشریف لائے تو حضور اقدس اعلی کا پورے آداب شاہی کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ اس موقع پر نظام کالج کے اساتذہ اور سابق اور موجودہ طلبا کی جانب سے بارگاہ ہمایونی میں ایک سپاس نامہ پیش کرنے کی عزت حاصل کی گئی جس میں خانوادہ آصفی کے ساتھ جذبات عقیدت و وفاداری کا اظہار کیا گیا۔ اعلی حضرت بندگان عالی نے سپاس نامہ کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے نظام کالج کی ان شصت سالہ خدمات پر جو اس نے مملکت آصفیہ کی ثقافتی روایات کی تعمیر میں انجام دی ہیں حوصلہ افزا الفاظ میں تبصرہ فرمایا۔

روایات

حضور اقدس و اعلی اپنے بمراحم خسروانہ ارشاد فرمایا

''گذشتہ ۶۰ سال کی زندگی میں اس ادارے نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں اون پر وہ بلاشبہ فخر کرسکتا ہے۔ اس نے زندگی کے مختلف شعبوں ایسے افراد پیدا کیے جنھوں نے دنیا میں نمود حاصل کی اور اس مملکت کی تہذیبی روایات کو دوام عطا کیا۔ اس کالج کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اسے یکے بعد دیگرے ایسے متعدد اور قابل پرنسپلوں کی رہنمائی مسلسل حاصل ہوتی رہی جن میں سے اکثر انگلستان کے پبلک اسکولوں کی روایات سے مستفید ہوے



اعلیٰ حضرت بندگان عالی نظام کالج کے جشن الماس کے افتتاح کے لئے تشریف لارہے ہیں

تھے اور جن سب نے انگلستان یا ہندوستان کی قدیم تر جامعات کے علمی پس منظر سے استفادہ کیا تھا - ،،

شاندار خدمت

''ضبط و نظم اور وفا داری کی جو روح آپ کا اسکول اور کالج پیدا کرتا ہے اس کی رہنمائی میں آپ کے طلباء نے بہت سے شاندار طریقوں سے حیدرآباد کی خدمت کی ہے - مجھے یقین ہے کہ پرنسپل اور اسٹاف اور سابقہ اور موجودہ طلباء ہمیشہ ان روایات کو پرورش کرینگے اور اوس کو ترقی دینگے -

احساس پسندگی

'' نظام کالج سنہ ۱۸۸۷ع سے اس وقت تک مدراس یونیورسٹی سے ملحق رہا لیکن اب جبکہ وہ اس الحاق کو منقطع کرکے جامعہ عثمانیہ سے ملحق ہونے والا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ حکام مدراس یونیورسٹی نے جو کچھ اس کالج کے لئے خصوصاً اس کے اعلی معیار تعلیم کو قائم رکھنے کے لئے کیا ہے اس کے متعلق میرا گرم جوشانہ احساس پسندیدگی ان حکام تک پہونچا دیا جائے - ،،

مشرق اور مغرب کا امتزاج

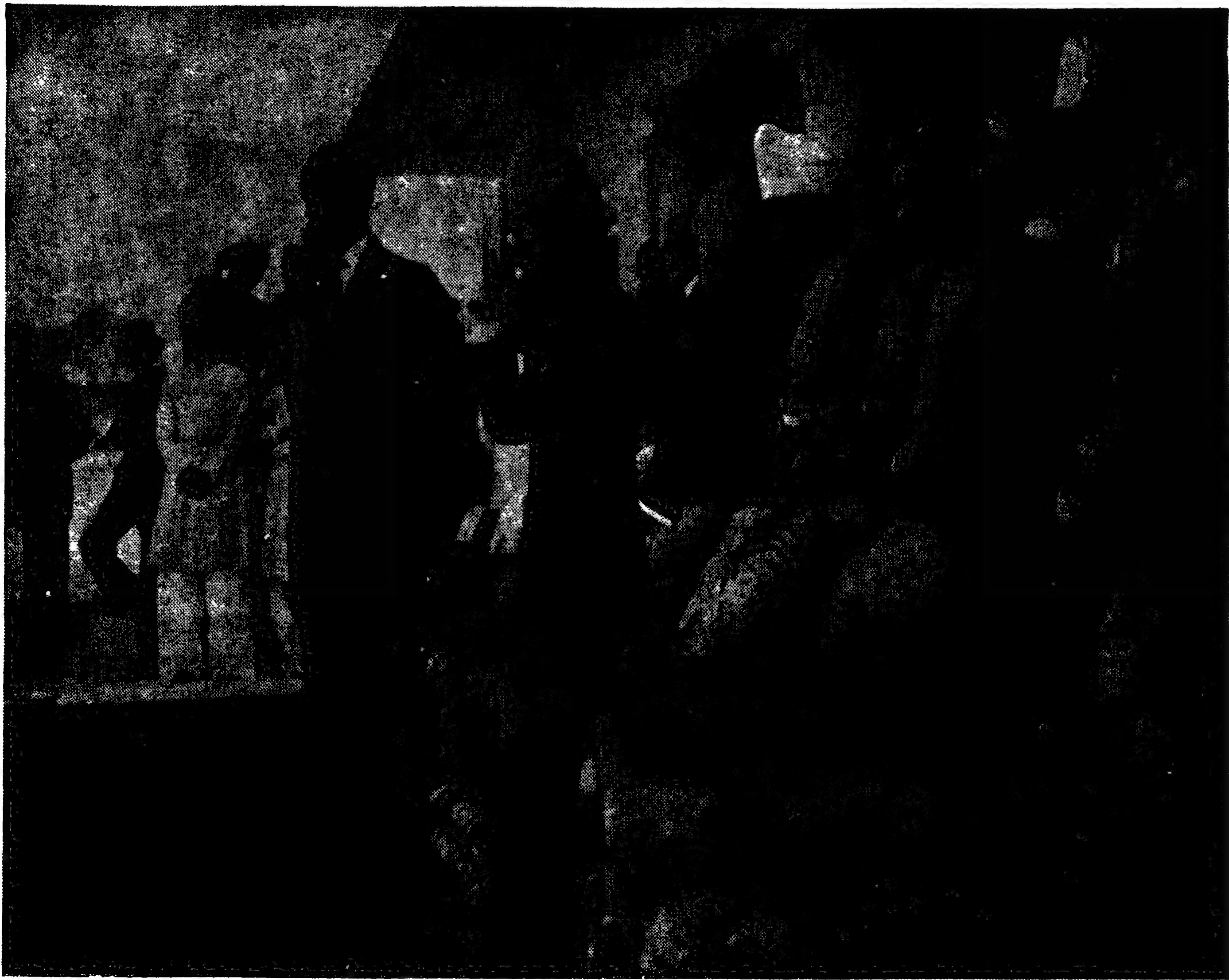
''میں اس امر کا خیر مقدم کرتا ہوں اب کہ آپ کا الحاق جامعہ عثمانیہ سے ہوگا - اس جامعہ کی امتیازی خصوصیت جو ہمارے لئے موجب فخر ہے یہ ہے کہ وہ اعلی تعلیم ہندوستان کی ممتاز زبانوں میں سے ایک زبان میں دیتی ہے - اس کے ساتھ یہ بھی ایک فائدہ مند بات ہے کہ انگریزی جیسی بین الاقوامی زبان کو ہمارے اس مملکت کے ایک ممتاز تعلیمی ادارے میں بطور ذریعہ تعلیم قائم رکھا گیا ہے - لہذا یہ طئے کیا گیا ہے کہ نظام کالج انگریزی کو اپنا ذریعہ تعلیم باقی رکھیگا - جس وقت سے کہ (۲۸) سال قبل میں نے جامعہ عثمانیہ کو قائم کیا یہ جامعہ اعلی تعلیم کی روشنی غریب سے غریب گھروں میں پہونچاتی رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب اوس سے نظام کالج کا الحاق اور ان دونوں کی روایات کا اتحاد ہر دو کی رہنمائی فلاح و بہبود کی طرف کریگا - اور جامعہ کے ایک بڑے مقصد کو ترقی دیگا جو یہ ہے کہ مشرق و مغرب کی تہذیب میں جو کچھ بہترین ہے اسے ہم آہنگ کردیا جائے -،،

خیر مقدمی سپاس نامہ

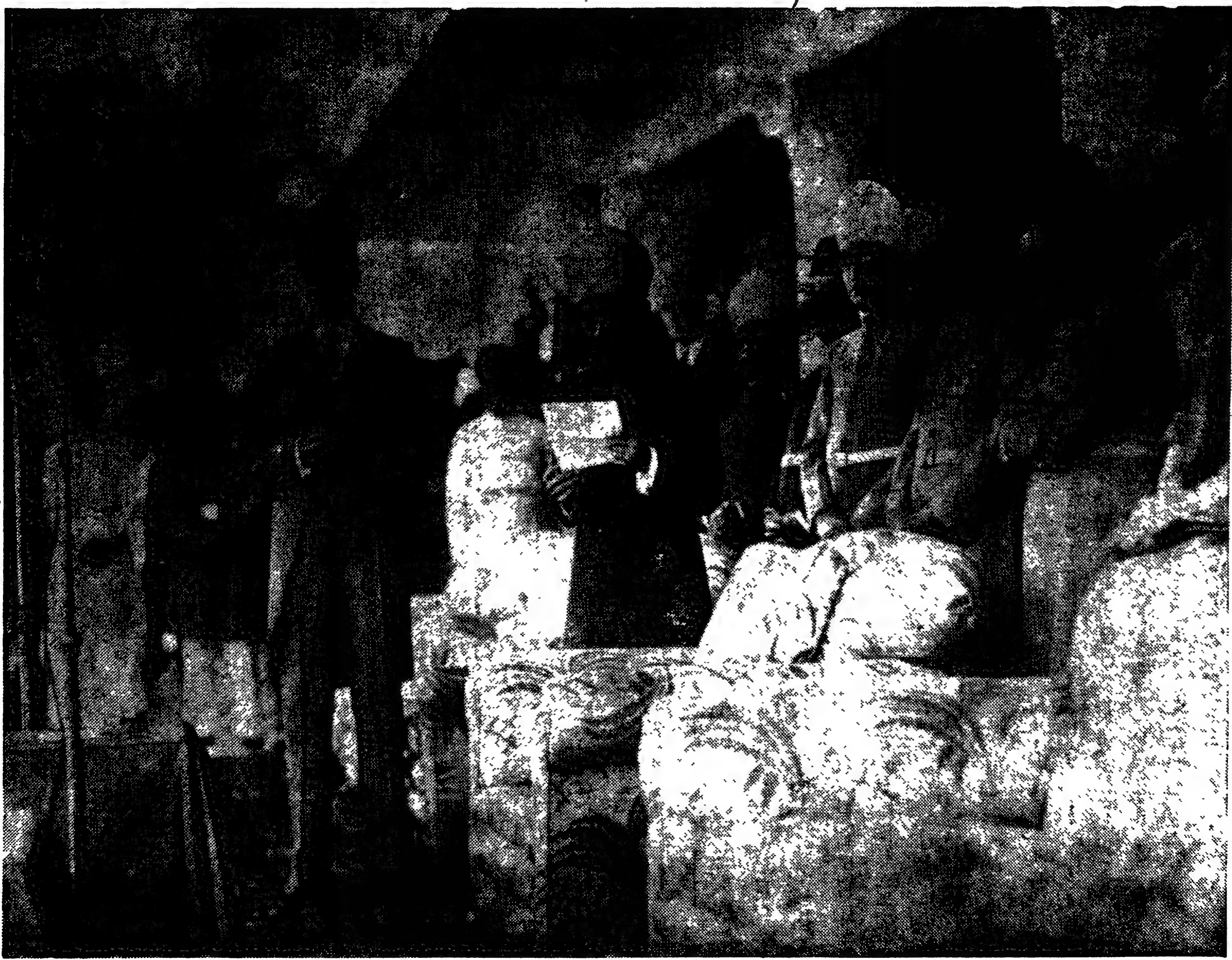
خیر مقدمی سپاس نامہ میں نظام کالج کی تاسیس کے بعد سے اس وقت تک کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوے کہا گیا کہ ''یہ کوئی معمولی کارگزاری نہیں ہے کہ اس ادارہ نے گذشتہ ساٹھ سال کے دوران میں کنڈرگارٹن کی درجہ سے لے کر جامعی درجہ تک کی جماعتیں قائم کرکے اس عظیم الشان مملکت کے طبقہ نوجوانان کے ان افراد کو جو اس طبقہ کا نچوڑ کہے جاسکتے ہیں لڑکپن کے زمانہ سے سن رشد کو پہنچنے تک تعلیم و تربیت دی ہے - اس کالج کے لائق اور ذہین فرزندوں کی جماعت سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ نظام کالج نے اپنا کام نہایت عمدگی اور خوبی سے انجام دیا ہے - وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہر اس شعبہ حیات میں جس میں انہیں کام کرنے کا موقع ملا ہے اپنے لئے ایک خاص جگہ پیدا کرلی ہے ،، - یہاں کے قدیم طالب علموں کو جو انس اور محبت اس کالج کے ساتھ ہے وہ ایک خاص اور مثالی حیثیت کی مالک ہے -

دلی تمنا

اس سپاسنامہ میں یہ بھی کہا گیا کہ '' نظام کالج کی علمی اور ثقافتی روایات ایک زبر دست قوت ثابت ہوئی ہیں ان روایات نے اس درسگاہ سے فیضیاب ہونے والوں کے کردار راست بازی اور جذبہ خدمت کی تعمیر کی ہے - یہ وہ قوت ہے جس کی بنیاد خانوادہ شاہی سے جذبہ وفاداری پر قایم ہے - یہ وہ قوت ہے جسنے حضرت اقدس واعلی کی منصفانہ ، حکیمانہ اور مربیانہ رہبری میں حیدرآباد کو عصر حاضر کی ایک عظیم الشان مملکت کے درجہ تک پہنچانے میں زبر دست حصہ لیا ہے - ہماری یہ دلی تمنا ہے کہ اس عظیم الشان قوت کو نہ صرف برقرار رکھیں بلکہ اب اوس جامعہ سے وابستہ ہوتے ہوئے جو حضرت اقدس و اعلی کے اسم گرامی سے موسوم اور بندگان عالی کو



اعلی حضرت بندگان عالی مدرسۂ عالیہ کے بوائے اسکوٹس کی سلامی قبول فرما رہے ہیں



اعلی حضرت بندگان عالی اساتذہ و طلبائے نظام کالج کے سپاسنامہ کا جواب ارشاد فرما رہے ہیں

حد درجہ عزیز ہے ، اس میں اضافہ کریں۔اس بلند مطمح نظر کے حصول کے لئے ہم حضرت اقدس و اعلی کی رہنمائی کے ملتجی ہیں اور اس امر کا یقین رکھتے ہوئے کہ شاہانہ رہنمائی سے ہمیں سرفراز فرمایا جائے گا ۔ جان نثار درخواست کرتا ہے کہ اس کالج کے جشن الماس کا دست ہمایونی سے افتتاح فرما کر اس کی سرپرستی فرمائی جائے تا کہ اس سعادت اور برکت کی بدولت یہ مستقبل میں اپنی زندگی کا اس سے زیادہ قیمتی اور شاندار دور شروع کرے ۔ ،،

شاہی سلامی

اس سے پیشتر اعلی حضرت بندگان عالی نے مدرسہ عالیہ کے ہوائی اسکوٹس اور کالج کے ٹریننگ کارپس کی طرف سے سلامی قبول فرمائی اور تحتانی درجہ کے طلباء کا جو نیلی شروانیوں میں ملبوس تھے مارچ پاسٹ ملاحظہ فرمایا ۔ اس مارچ پاسٹ میں ہمارے دونوں کم سن شہزادوں شہزادہ مکرم جاہ بہادر اور شہزادہ مفخم جاہ بہادر نے بھی بہ نفس نفیس حصہ لیا ۔

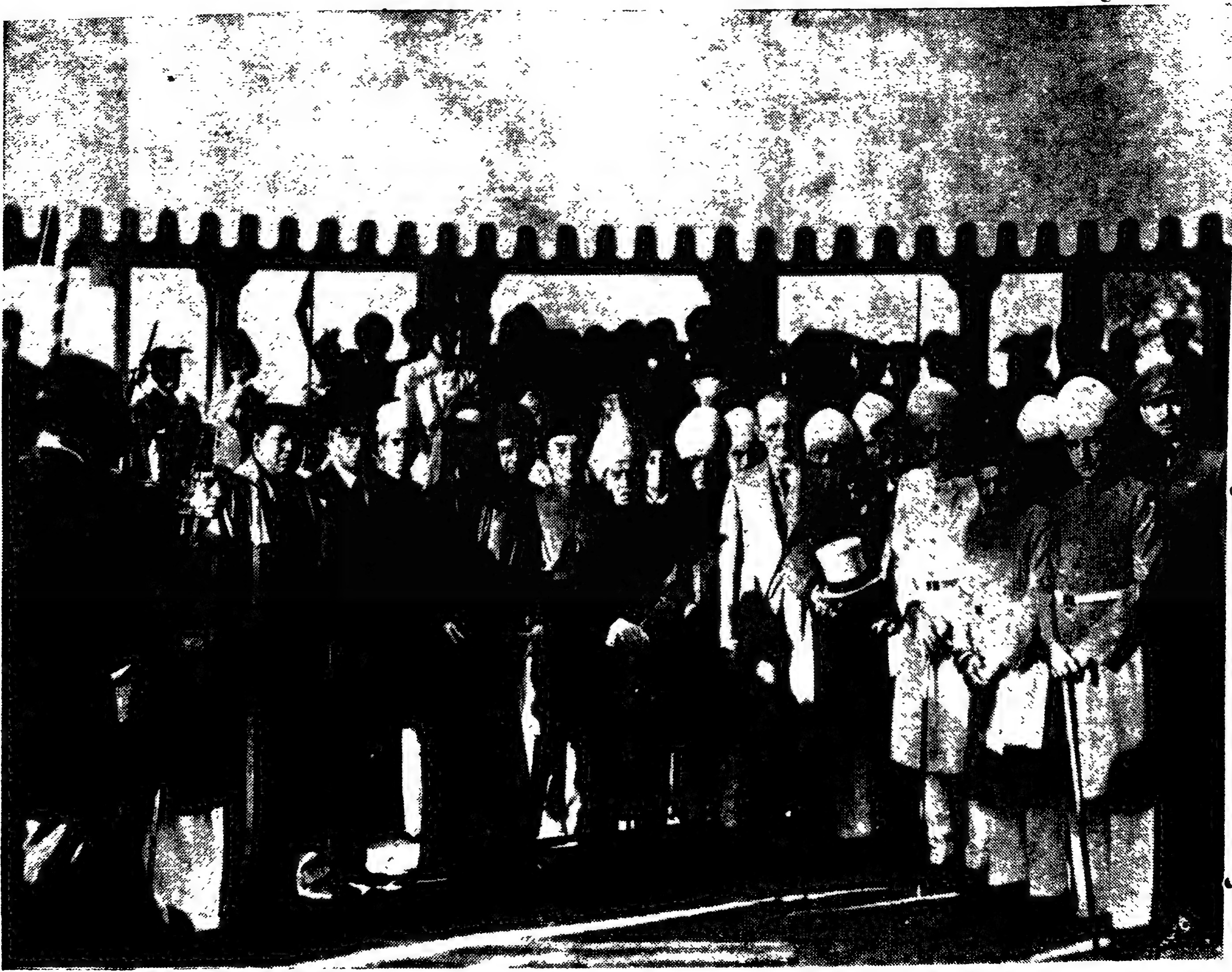
صدر اعظم بہادر کا خطبہ

ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر نے یوم کلیہ نظام کالج اور جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت میں اس درس گاہ کی طویل اور شاندار تاریخ پر جامعہ مدراس کے تعلق سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا :-

” اس طرح آپ ایک طویل زمانہ تک ایک مستحکم کردار اور اعلی حیثیت والی جامعہ سے متعلق رہے ہیں اور اب آپ سے اس کا ساتھ چھوٹ جائیگا ۔ اس سے میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ ایک کم حیثیت والی جامعہ سے ملحق ہوگئے ہیں بلکہ اس کے بالکل برعکس اب آپ کے لئے نئی راہیں کھل گئی ہیں۔ لیکن یہ تبدیلی آپ کے لئے کچھ آسان نہ ہوگی جیسا میں نے ابھی کہا ہے انگریزی کا آپ کے لئے اب بھی بطور ذریعہ تعلیم باقی رہنا ایک ضروری امتیاز ہوگا جن میں شاید ہی کوئی کمی ہوسکے ۔ اس لئے کہ زبان انگریزی کی تعلیم کے بارے میں ہماری جامعہ جو کچھ بھی سعی کرے لیکن نظام کالج کو انگریزی سے ہمیشہ ایک لگاؤ باقی رہے گا ۔ اس سے مراد محض زبان دانی نہیں ہے بلکہ اس کالج سے ایسے طیلسانین نکلیں گے جو مغرب سے گہرا ربط قایم رکھتے ہوئے ملک کی خدمت کرنے کے قابل ہونگے ۔ وہ اسی کالج کے طیلسانین ہونگے جو خیال و فکر کے اس تنوع اور تخلیقی قدروں سے آشنا ہوسکینگے جو انگریزی زبان میں وسیع پیمانے پر پائی جاتی ہیں اور جنکو سمجھنا مغرب کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے آپ کو زیر دست سہولتیں اور واقع حاصل ہیں ۔ آپ کے وہ دوست بھی جن کا ذریعہ تعلیم اردو ہے ایک دوسری حیثیت سے بہت خوش قسمت ہیں ۔ اونکے لئے بہت کچھ آسانی ہے اور ایسے بہت سے کارنامے ہیں جن کی انجام دہی کے لئے انہیں خصوصی قابلیت و اہلیت حاصل ہوگی جس سے وہ اپنے آپ کو اور دوسروں کو فائدہ پہنچاسکتے ہیں ۔ لیکن آپ کی کچھ ذاتی ذمہ داری بھی ہے اور یہ آپ کی جماعت کی محدود تعداد کے متناسب ہے ۔ آپ نے اس کالج سے وابستہ ہوکر ایک حیثیت سے مملکت آصفیہ میں اپنے آپ کو زبان انگریزی کا امانت دار بنالیا ہے اور میں مطالعہ اور علمی مشاغل کے بارے میں جس چیز پر زور دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر آپ صرف اپنی درسی کتابوں کے مطالعہ پرہی اکتفا کرنا چاہتے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ آپ اردو کتابیں ہی پڑھیں۔ آپ کی انگریزی کا مقصد یہ ہے کہ آپ اسے وسیع پیمانہ پر استعمال کریں آپ نے انگریزی سے جو اتصال کرلیا ہے اس سے آپ کو ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے اولا آپ انگریزی روز مرہ اور ادبی زبان سے انتہائی حدتک مانوس ہو جائیں ثانیا کالج میں اور کالج کے زمانہ کے بعد انگریزی کے قابل قدر ادب کا جس میں ہر دور کی بہترین تحریریں شامل ہیں وسیع پیمانہ پر اور مسلسل مطالعہ کریں ۔ کیونکہ میں پھر یہ کہتا ہوں، کہ اس بارے میں ملک کے موجودہ وسائل کی حفاظت اور ان میں اضافہ کرنا بڑی حدتک آپ ہی کا کام ہے ،،۔

قومی زبان کی اہمیت

” میں نے اس تقریر میں اور چند روز پیشتر انجمن اتحاد طلباء سے جامعہ عثمانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے ایک



اعلی حضرت بندگان عالی کی داہنی جانب سر مرزا محمّد اسمٰعیل اور ہزہائنس شہزادی صاحبہ برار بائیں جانب ہزہائنس شہزادہ برار اور ایڈمرل ازیڈنٹ بہادر (یہ تصویر نظام کالج کے جشن الماس کے افتتاح کے بعد لی گئی تھی)



ہز ہائنس شہزادہ برار جشن الماس نظام کالج کی جلسہ اختتام میں شرکت کے لئے تشریف لارہے ہیں



هزهائنس شهزاده برار بوائے اسکوٹس کے درمیان 'آپ کے بائیں جانب 'آپ کے' فرزند اکبر شهزاده مکرم جاه بهادر هیں

عالمی زبان کی حیثیت سے انگریزی زبان کی اہمیت پر زور دیا تھا ۔ اس سے میرے متعلق یہ غلط فہمی نہ پیدا ہونی چاہئے کہ میں اردو کی اہمیت کو گھٹانا چاہتا ہوں ۔ کوئی ملک جب تک کہ اوس کی اپنی کوئی قومی زبان نہ ہو ترقی کے مداراج پوری طرح طے نہیں کرسکتا اور ہندوستان کے بارے میں اردو کے سوا (جسے بعض لوگ ہندوستانی کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں) میں کسی اور زبان کے متعلق یہ خیال نہیں کرسکتا کہ وہ ہندوستان کی قومی زبان بن سکتی ہے ۔ اس لئے یہ بات انتہائی اہمیت رکھتی ہے کہ آپ اردو میں کافی دستگاہ پیدا کریں ۔ جن لوگوں کا ذریعہ تعلیم اردو ہے انہیں انگریزی میں بھی ملکہ پیدا کرنا چاہئے کیونکہ یہ ایک مفید زبان ہے اور آپ لوگوں کو جن کا ذریعہ تعلیم انگریزی ہے چاہئے کہ اردو میں بھی مہارت حاصل کریں ۔

وسیع تر دلچسپی پیدا کرنے کی ضرورت

" میری تمنا ہے کہ آپ سب جو جامعہ کے طالب علم ہیں وسیع تر تربیت حاصل کریں ۔ وہ صورت انتہائی یاس انگیز ہوجاتی ہے جب جامعی درجہ کے ایک متعلم کا مطالعہ صرف ایک اختیاری مضمون کی حدتک محدود ہوکر رہ جائے ۔ تعلیم اس کا نام نہیں ہے ۔ اس کا علاج صرف یہ ہے کہ نصاب تعلیم کو اپنی جگہ قائم رکھتے ہوئے مطالعہ اور باہمی بحث و مباحثہ کے ذریعہ علمی دلچسپی کے دائرہ کو وسیع تر کیا جائے اور یہ مطالعہ اور بحث و مباحثہ ہمیشہ اساتذہ کی رہبری میں ہونا چاہئے ، جن کا دائرہ معلومات ہمارے نصاب تعلیم سے یقینا وسیع ہوتا ہے ۔ ایک تعلیم یافتہ کی یہ تعریف کہ وہ ایک ایسا فرد ہے کہ جو کچھ وہ روزانہ اخبارات میں پڑھتا ہے اس کو سمجھتا بھی ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے کسی قدر زیادہ وسیع تو ضرور ہے لیکن پھر بھی میری دلی تمنا ہے کہ تمام طیلسانین اس معیار پر پورے اتریں ہماری تعلیم ایسی ہونی چاہئے جو ہمیں جغرافیہ ، تاریخ ، معاشیات ، عمرانیات ، سیاسیات اور یہاں تک کہ ادب کے بنیادی مسائل سے بھی آشنا کرسکے ۔ ایک اچھا کالج ایسا مقام ہونا چاہئے جس کی فضا ان باتوں سے معمور رہے خواہ وہ عام نصاب تعلیم میں شامل نہوں ۔ کوئی ایسا ذریعہ ہونا چاہئے جس کی مدد سے طلبا احتیاط کے ساتھ اپنی قوت فیصلہ کو استعمال کرتے ہوئے ان باتوں میں دلچسپی لے سکیں ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ خود نصاب تعلیم محتاج ترمیم ہے ۔ اس واقعہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے میری تجویز یہہ ہے کہ اس کالج کا معینہ طریق عمل یہی ہونا چاہئے خواہ اس میں کتنی ہی مشکلات کیوں نہ پیش آئیں کہ یہ ایسے طیلسانین پیدا کرے جو بجا طور پر باخبر اور صاحب معلومات اشخاص کہلائے جاسکیں ۔ وہ دانشمند ہوں ، اپنے ذوق اور قوت فیصلہ کے بارے میں تربیت یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ مساوی طور پر صاحب علم بھی ہوں اس سے میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ جو صرف امتحان میں کامیاب ہوئے ہوں ۔

وسیع النظری کی ضرورت

" یہ بات نہایت مستحسن ہوگی اگر میرے وہ تمام نوجوان دوست جو اس جامعہ میں تعلیم پاتے ہیں اوران کے معلمین انتہائی وسعت داماں کے اس سادہ اصول کو اپنے مطالعہ اور فکر و عمل کا رہبر بنائیں ۔ ہندوستان جس چیز کی وجہ سے آج اس قدر پیچھے رہ گیا ہے وہ کسی نہ کسی قسم کی حد بندی کے سوا کچھ اور نہیں ہے ۔ دوسروں کو سمجھنے کی محدود طور پر کوشش کی جاتی ہے اور انہیں سمجھنے کی خواہش بھی محدود ہوتی ہے اسی طرح ایک محدود ہمدردی ، محدود وفا داری ، محدود صداقت ، اور محدود ایمانداری کا مظاہرہ کیا جاتا ہے ۔ ہم تعلیم یافتہ لوگوں کو اپنے آپ میں ممکنہ حدتک بڑائی پیدا کرنی چاہئے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ مفاہمت اور ہمدردی کے جذبات سے اپنے اندر حقیقی عظمت پیدا کریں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ذہنی اور عملی مسائل پر جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ حاوی رہیں ۔ یہی وہ چیز ہے جس کی ہمیں حیدرآباد میں ضرورت ہے اور میرا ایقان ہے کہ صداقت اور فیاضی کا یہ جذبہ ترقی کر رہا ہے ۔ اگر ہمارے کالج

ریلوے اور شوارعی حمل و نقل میں مزید ترقیاں

منصوبه بندی کی تکمیل

حیدرآباد اس بات پر بجا طور پر فخر کر سکتا ھے که اس نے ریلوے اور شوارعی حمل و نقل میں ایک اتحاد و اشتراك قائم کرکے اس میدان میں بھی اولیت حاصل کی ھے - حیدرآباد نے آج سے ۱۰ سال پیشتر سنه ۱۹۳۲ع میں ھی یه دلیرانه اقدام کیا تھا اور آج یه انتظام کارکردگی کی ایک اعلی منزل پر پہنچ گیا ھے - دوران جنگ میں مسلسل چھ سال تک آمد و رفت میں انتہائی غیر معمولی اضافه کی وجه سے پیدا ھونے والی مشکلات کا محکمه ریلوے نے جو کامیابی کے ساتھ مقابله کیا ھے اوس کا سبب یه ھے که اس نے بڑی دور اندیشی سے کام لیکر حمل و نقل کا ایک متحده نظام جاری کر رکھا تھا - حالات جنگ کی وجه سے حمل و نقل کے نظام پر جو غیر معمولی دباؤ پڑا اس کو اس نے آسانی سے برداشت کرلیا کیونکه محکمه ریلوے نے ان خیالات کی پیش قیاسی کرتے ھوئے ممکنه مفاجاتی صورت حال سے نمٹنے کے لئے اپنے وسائل محفوظ کرلئے تھے -

دوسری عالمگیر جنگ کے اختتام سے بہت پہلے محکمه ریلوے نے ریلوں اور شوارعی سروسوں کی توسیع کے متعلق مزید خاکے بنانے شروع کردئے تاکه مابعدجنگ کی ضروریات کی تکمیل ھو سکے جدید ریلوے لائینوں کی تعمیر موجوده ریلوں اور شوارعی سروسوں کی توسیع کے خاکے مکمل ھو سکے ھیں - ان اسکیموں کو روبه عمل لانے میں اندازہ‌لگایا گیا ھے که تقریبا (۱) کروڑ روپے کا صرفه عائد ھوگا - جن میں وہ اخراجات بھی شامل ھیں جو مسافرین کے لئے مزید سھولتیں مھیا کرنے کے لئے درکار ھونگے جب یه منصوبے روبه عمل آجائیں گے تو ممالك محروسه کے اکثر ایسے حصوں میں بھی ریل پھونچ جائیگی جو ابتک اس سے محروم تھے - یه بات لازمی طور پر مملکت آصفیه کی تیز تر معاشی ترقی کا باعث ھوگی - جس کا نتیجه عوام کی خوشحالی کی شکل میں ظاھر ھوگا -

جدید ریلیں

جدید ریلوے لائینوں کی لمبائی اندازہ کا لگایا گیا ھے که (۵۰۷) میل ھوگی اور بہت ممکن ھے که (۶۰۰) میل سے بھی متجاوز ھو جائے جن کی تعمیر میں ۸ کروڑ روپے کا صرفه ھوگا - حسب ذیل ریلوے لائینوں کا قیام زیر غور ھے۔

۱ - لاتور تا رام گنڈم یا پداپلی براہ اود گیر

نظام آباد و جگتیال چوڑی پٹری (۲۰۴) میل - اس کے متعلق پیمائش عمل میں آچکی ھے - نقشے اور خاکے مکمل کرلئے گئے ھیں جن پر غور کیا جارھا ھے آمد ورفت کے متعلق پیش اندازے بھی مکمل کرلئے گئے ھیں - اس تجویز کو پوری طرح یا جزوی طور پر روبہ عمل لایا جائےگا -

۲ - لاتور تا کردو واڑی - چوڑی پٹری (۸۵ میل)

حکومت سرکار عالی نے بارسی لائٹ ریلوے کے اس حصہ کو جو لاتور اور کلم روڈ کے درمیان واقع اور بارسی لائٹ ریلوے کی شاخ لاتور کے نام سے موسوم ھے خرید لیا ھے- اور بارسی لائٹ ریلوے کی جانب سے اسے مکمل کیا جارھا ھے -

حکومت ھند اگر چاھے تو جنوری سنہ ۴۹ع تک بارسی لائٹ ریلوے کے بقیہ حصہ کو خرید سکتی ھے کردواڑی اور پہلے پروجکٹ کے درمیان ایک بڑی پٹری والی ریلوے لائن کی تعمیر کے متعلق حکومت ھند سے گفت و شنید شروع کردی گئی ھے-

۳ - رام گندم یا پدا پلی کے مشرق حصہ میں ریلوے لائن کی توسیع - چوڑی پٹری طول(۱۷۳) میل

اس علاقہ میں ایک ریلوے لائن کی تعمیر کے لئے پیمائش عمل میں آچکی ھے -

۴ - ھنگولی تا پین گنگا - طول (۱۷) میل چھوٹی شمالی ھند سے ملانے والی ریلوے لائن -

ممالك محروسہ سرکار عالی کی حد تک اس ریلوے لائن کی پیمائش عمل میں آرھی ھے- اور برطانوی ھند کے علاقے میں انڈین ریلوے بورڈ کی جانب سے یہ کام ھورھا ھے- اس لائن کی تعمیر سے راجپوتانہ اور دکن کے درمیان چھوٹی پٹری کی ایک مسلسل ریلوے لائن وجود میں آجائےگی -

۵ - بیڑ تا اورنگ آباد یا جالنہ - چوڑی پٹری (۷۸ یا ۶۲ میل)

اس لائن کی تعمیر کے سلسلہ میں انجنیرنگ پیمائش اور آمد و رفت کے متعلق تحقیقات جنگ سے پہلے عمل میں آچکی تھی - اب اس کام کو موجودہ حالات کے مطابق بتایا جارھا ھے - حکومت ھند بھی احمد نگر سے شیو گاؤں یا پیلہ پور تک ایک ریلوے لائن کی تعمیر پر غور کر رھی ھے- بیڑ اس رقبہ میں مرکزی مقام کی حیثیت رکھتا ھے اور اس مسئلہ میں حکومت ھند سرکار عالی کے مابین بحث ھوچکی ھے- جی - آئی - پی ریلوے اور سرکار عالی کے محکمہ ریلوے کی جانب سے اس سلسلہ میں مواد فراھم کیا جارھا ھے جسکی تکمیل کے بعد مزید مباحث ھونگے

۶ - رقبہ جات لنگس و رو نلگنڈہ

ملك سرکار عالی کے ایسے مقامات جو اھم ھونے کے با و.ود ریلوے لائن سے ۳۰ میل سے زیادہ فاصلہ پر واقع ھیں صرف نلگنڈہ اور لنگسگور میں پائے جاتے ھیں - تنگبھدرا پراجکٹ کے آغاز اور متوقعہ زرعی ترقی کے مدنظر لنگسگور کے رقبہ میں ریلوں کے تعمیر کے تجاویز پر دوبارہ غور کیا گیا - اور پیمائش عمل میں آرھی ھے - ضلع نلگنڈہ میں بھی اسی قسم کی پیمائش کا کام شروع کردیا گیا ھے-

ریلوے کے متحرک ذخائر

گذشتہ چند سال کے عرصہ میں ریل گاڑیوں پر مسافرین کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ دیکھا گیا اور اختتام جنگ کے باوجود اس تعداد میں کوئی کمی نہیں پائی جارھی ھے- مسافرین کی اس بڑھتی ھوئی تعداد کے لئے نشستوں کے معقول انتظام کی غرض سے بڑی پٹری کے (۳۴) اور چھوٹی پٹری کے (۴۲) ڈبے زائد حاصل کئے جارھے ھیں - چھوٹی لائن کے زاید سامان مین وہ ۱۴ ڈبے بہی شامل ھین جو مدکھیڑ عادل آباد ریلوے لائن پر درکار ھوں گے

اگرچہ مسافرگاڑیوں کے مقابلہ میں مال گاڑیوں کی آمد و رفت کم رھی تاھم بڑی لائن پر نئی گاڑیاں مہیا کرنی پڑیں ان میں سے (۲۰۰) گاڑیاں آچکی ھیں اور مزید (۵۰) گاڑیوں کی تیاری کے لئے آرڈر دیا گیا ھے - مدکھیڑ عادل آباد ریلوے کے لئے مزید (۲۰۰) واگنوں کا آرڈر دیا گیا ھے -

دوران جنگ میں جو انجن سمندر پار بھیجے گئے تھے اور باقی ماندہ انجنوں میں جو کار آمد نہیں رھے تھے ان

سب کی بجائے (۱۰) جدید انجنوں کی تیاری کا آرڈر دیا گیا ھے۔ بڑی لائن پر ۴۵ - ۱۹۴۴ع کے درمیان میں مال گاڑیوں کے (۵) نئے انجن خریدے گئے اور مسافرگاڑیوں مزید (۳) انجنوں کی خریدی زیر غور ھے۔

ریلوے کے جملہ متحرک سامان کی مالیت تقریبا (۷۰) لاکھ روپے ھے اس میں وہ سامان شامل نہیں ھیں جو جدید ریلوے لائنوں کے لئے خریدا جائے گا۔ خود اسکی قیمت مزید (۷۰) لاکھ روپے ھوگی اسطرح ریلوے کے ذخائر کے جملہ مالیت کا اندازہ اب (۱۰۴) کروڑ تک کیا گیا ھے۔

حمل و نقل کی سہولتیں

ریل گاڑیوں کے ڈبوں کو زیادہ سے زیادہ آرام دہ بنایا جارھا ھے۔ چھوٹے لائن پر ریلوں کے ڈبوں میں دو طرفہ نشستیں برقی پنکھے کافی روشنی پینے کے پانی اور بیت الخلاء کا سہولت بخش انتظام رھے گا۔ نازك یا آسانی سے ضائع ھوجانے والی اشیاء کے حمل و نقل میں پوری احتیاط سے کام لیا جائے گا ان اشیاء کی ترسیل محفوظ پارسلوں یا سرد خانوں کے ذریعہ عمل میں آئے گی۔ اس مسئلہ میں ھمسایہ علاقوں کے محکمہ جات ریلوے سے مراسلت جاری ھے۔

گذشتہ چند سال کے عرصہ میں حمل و نقل کے شعبہ میں کام کا دباؤ بہت زیادہ ھوگیا یہاں تک کہ موجودہ سہولتیں بہت ناکافی ثابت ھوئیں۔ اس سلسلہ میں حمل ونقل کی وسیع اسکیمیں تیار کی گئی ھیں اور یہ منظور بھی ھوگئی ھیں۔ جن سے مستقل طور سے آسانیاں پیدا ھوجائینگی بعض مقامات پر انہیں روبہ عمل لایا جارھا ھے۔ اور بعض مقامات پر یہ اسکیمیں مکمل ھو چکی ھیں۔ ان کے تحت اسٹیشن سکندرآباد کے بڑی لائن اور چھوٹی لائن کے یارڈز توسیع کی جائے گی۔ ناگل پلی سلکھیڑ روڈ اور گنڈرائی مڑگو ، ماکھوڑی ، سروادی ، مکت - گلاپلی چوڑاوا پر جائیں گے اس کے علاوہ رام گنڈم منچریال - مدھرا کاغذ نگر - ناوندگی - جمی کنٹہ اور مانک گڑھ پر مزید سائیڈنگ تیار کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں وقارآباد - اور قاضی پیٹھ پر بھی زائد پلیٹ فارم تیار کئے جائیں گے

ان اسکیموں کی تکمیل میں انتہائی کفایت سے کام لینے کے باوجود (۱۱) لاکھ روپیہ کے مصارف عائد ھونگے۔ مزید برآں سکندرآباد مناڑ لائن اور دوسری لائنوں پر بھی وسیع ترمیمات عمل میں لائی جائیں گی جن پر (۲۲) لاکھ روپیہ صرف ھوگا۔

شوارعی حمل و نقل کی ترقی

شوارعی حمل ونقل میں اور بالخصوص موٹرگاڑیوں میں سفر کرنے والے افراد کی تعداد میں زبردست اضافہ ھوگیا اختتام جنگ سے قبل جدید بسوں کی خریدی کی کارروائی کی گئی تھی یہ بسیں اب حیدرآباد پہونچ رھی ھیں۔ اب تک (۳۰) دو منزلہ بسوں اور (۲۹۰) معمولی بسوں کے لئے آرڈر دیا گیا ھے۔ دو منزلہ بس میں (۵۶) اور معمولی بس میں (۳۶) نشستوں کا انتظام ھوتا ھے۔ قدیم بسوں کے بجائے یہی نئی بسیں چلائی جائیں گی اور ان کی تعداد کو (۲۹۰) سے بڑھاکر (۳۲۰) کردیا جائے گا۔ اس اثناء میں پرانی بسوں کے اخراج اور نئی بسوں کے استعمال سے پہلے عملی تجربہ کے ذریعہ اس بات کا اندازہ لگایا جائے گا کہ بسوں کے ذریعہ سفر کرنے کے متعلق عوام کے رجحان میں کس حدتک اضافہ ھوتا ھے مزید (۱۰۰) بسوں کی خریدی کے متعلق گفت و شنید جاری ھے۔

تین سال پیشتر غذائی اجناس کے حمل و نقل میں (۳۵) موٹرگاڑیاں استعمال ھوا کرتی تھیں اور اب ان کی تعداد (۲۲۰) ھوگئی ھے۔ سامان کے حمل و نقل کے متعلق عوام کی ضروریات کا مکمل جائزہ لیا گیا ھے۔ اور اب شوارعی حمل و نقل کی ایک مکمل اسکیم تیار کی جارھی ھے جس کے تحت تمام اھم مقامات پر اوٹ ایجنسیاں قائم کی جائیں گی۔

مجوزہ منصوبوں کو روبہ عمل لانے سے ممالك محروسہ میں موٹر بسوں کی تعداد (۵۶۳) سے بڑھکر (۱۰۰۰) تک پہونچ جائے گی۔ بلدہ حیدرآباد اور اضلاع میں متعدد ورکشاپ اور نئے ڈپو قائم کئے جائیں گے تجویز ھے کہ بلدہ حیدرآباد اور سکندرآباد میں بسوں کا ایک ایک شاندار مرکز تعمیر کیا جائے۔ اس کے علاوہ مختلف مقامات پر بسوں کے مسافرین کے لئے سائبان تیار کئے جائیں۔

اس طرح ریلوے کے سرمایہ میں (۲ کروڑ سے زیادہ اضافہ ہو جائے گا - جس میں عملہ کے مکانات جن کی قیمت اندازاً (۳۰ لاکھ) روپے ہے شامل نہیں ہے -

اسٹیشنوں پر عوام کے لئے سہولتیں

اسٹیشنوں پر عوام کے لئے سہولتیں مہیا کرنے کے سلسلہ میں حسب ذیل امور کی تکمیل پیش نظر ہے۔ پلیٹ فارموں کی توسیع و بلندی، اون پر سائبان کی تعمیر، تیسرے درجہ کے مسافرین کے لئے انتظارگاھوں کی تعمیر، زنانہ انتظارگاھوں کی تعمیر، صفائی و حفظان صحت کے انتظامات، اسٹیشنوں کی عمارات کی توسیع و ترمیم، طعام خانوں کا قیام، تجارتی اسٹیشنوں پر تاجروں کے لئے علحدہ انتظارگاھوں کی تعمیر، فواکہات وغیرہ کے فروخت کا انتظام، درویشوں و سادھوؤں کے لئے علحدہ سائبان، اور حماموں کی تعمیر برق روشنی کا انتظام، مال گودام کی توسیع و ترمیم اور جدید مال گوداموں کی تعمیر، مال گوداموں کے چبوتروں پر چھتوں کی تعمیر مال گوداموں کے راستوں کی مرمت سامان لادنے کے لئے چبوتروں کی تعمیر نیز پینے کے پانی وغیرہ کا معقول انتظام کیا جائے گا۔

ریلوے لائن کے ایک تہائی حصہ پر پیمائش کا کام مکمل کر لیا گیا ہے جس کی بنا پر اندازہ لگایا گیا ہے کہ (۲۷) لاکھ روپے کے صرفہ سے ریلوے کا پورا محکمہ بے شمار ترقیوں سے مستفید ہو سکتا ہے (۲) لاکھ کے مصارف سے پیش نظر ترقیوں کے خاکے مکمل کرلئے گئے ہیں مزید کئی اسکیموں کے جانچ پڑتال جاری ہے۔

یہ ارادہ بھی ہے کہ مسافروں اور سیاحوں کے آرام کے لئے حیدرآباد اسٹیشن پر ایک ہوٹل اور ممالک محروسہ کے مختلف ریلوے اسٹیشنوں پر آرام خانے تیار کئے جائیں -

عملہ

گذشتہ سال ایک ملازم ریلوے کی تنخواہ سنہ ۱۹۳۸-۳۹ ع کے مقابلہ میں (۱۴) فیصد زاید تھی اور بالخصوص کم مواجب ملازمین کی تنخواہوں میں نمایاں اضافہ کیا گیا حکومت سرکار عالی تنخواہوں کے کمیشن کی سفارشات پر غور کریگی لیکن اس اثناء میں ملازمین ریلوے کے لئے مزید سہولتیں مہیا کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے - خصوصاً ان کے لئے رہائشی امکنہ کی تعمیر زیر غور ہے - ان مکانات میں حفظان صحت اور آب رسانی کا بہترین انتظام رہے گا -

تجدید

گذشتہ پانچ سال کے درمیان میں مد فرسودگی سے ریلوے کے ضروری سامان کی جو تجدید عمل میں لائی گئی اس میں تقریباً ۱،۴ ایک کروڑ روپے صرف ہوگا -

ضمنی انتظامات

ریلوے کی مختلف اسکیموں کے وجہ سے انتظامی کام میں بہت اضافہ ہوجائے گا - مثلاً ریلوے کے دفاتر میں کافی توسیع اور ترقی ہوگی انجنوں اور گاڑیوں کے کارخانوں کی تعداد بھی بڑھ جائے گی ابھی ان امور پر تفصیلی غور نہیں کیا گیا ہے- لیکن ممکن ہے کہ ان انتظامات پر (۲۰) لاکھ روپیہ کے مصارف عائد ہونگے -

اختتام

ریلوے اور شوارعی حمل و نقل کی سروسوں کا موجود سرمایہ (۱۶٫۲) کروڑ روپے ہے اور نئی اسکیموں کے روبہ عمل آنے کے بعد توقع ہے کہ اس میں (۸۰) فیصد اضافہ ہو جائے گا - یہ معلوم ہوگا کہ اتنے مصارف ملک کی ترقی جدید ریلوے لائنوں کی تعمیر اور شوارعی سروسوں کے قیام میں عائد ہونگے - انجنوں اور ریل گاڑیوں اور نئی بسوں کی فراہمی کے لئے ضروری کارروائی اختیار کی گئی ہے - جدید ریلوے لائن کی تعمیر کے سلسلہ میں پیمائشیں عمل میں آچکی ہیں- یہ لائنیں ملک کی ترقی میں ممد و معاون ہونگی- اسٹیشنوں اور ریل گاڑیوں پر مسافرین کے آرام کے لئے کافی انتظامات عمل میں لائے جارہے ہیں - محکمہ ریلوے کے عملہ کے لئے رہائشی امکنہ کی فراہمی اور اس کی تربیت کے مسئلہ پر بھی توجہ کی جارہی ہے - اسطرح جدید ریل گاڑیوں کی وضع کے متعلق بھی گفت و شنید شروع ہو چکی ہے - مملکت آصفیہ میں تفریحی آمد و رفت کی ترقی کی اسکیموں پر بھی غور کیا جارہا ہے۔

حیدرآباد سوشل سروس کا قیام

ہندوستان میں اپنی نوعیت کی پہلی سروس

حکومت سرکار عالی نے ایک سوشل سرویس کیڈر قائم کرکے ترقی کی طرف ایک زبردست قدم بڑھایا ہے حیدر آباد سوشیل سرویس محکمہ مالگزاری کی ایک جداگانہ شاخ کی حیثیت سے کام کریگی اور اپنی تمام تر توجہ دیہی علاقوں پر مرکوز رکھے گی - باشندگان ملک کے پس افتادہ طبقوں کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا اقدام ہے - مقصد یہ ہے کہ ایک طرف علمی عمرانی تحقیقات اور دوسری طرف حکومت اور پس افتادہ طبقوں کے درمیان ایک ربط قائم کیا جائے ضلع عادل آباد میں گونڈوں کی تعلیمی اسکیم کی کامیابی کے بعد نظر حکومت سرکار عالی نے یہ انوکھا تجربہ شروع کیا ہے۔

حکومت سرکار عالی نے گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ عہدہ داروں پر مشتمل ایک سوشل سرویس کیڈر قائم کیا ہے جو محکمہ مالگزاری کی ایک شاخ کی حیثیت سے کام کریگا - اسطرح ساجی اصلاح کا کام بھی اصولی (سائینٹفک) منصوبہ بندی کے ذریعہ عمل میں لایا جائےگا اور آبادی کے پس افتادہ طبقوں میں امداد و بحالی کا کام انجام دینے کے لئے ایسے عہدہ داروں کی خدمات حاصل ہو سکیں گی جو دیہات سدھار کے کاموں میں مہارت رکھتے ہوں - صنعتی رقبوں میں ساجی اصلاح کا کام محکمہ لیبر کے لیبر ولفیر آفیسر انجام دینگے اور جدید قائم شدہ سوشل سرویس اپنی توجہ بالکلیہ دیہی رقبوں پر مرکوز رکھے گی -

باقاعدہ تحقیقات کی ضرورت

یہ جدید سوشل سرویس بیرون سی فان فیوررهامنڈورف مشیر سرکار عالی برائے اقوام قدیم و پروفیسر اینتھر اپالوجی (Anthropology) جامعہ عثمانیہ کے تحت رہے گی - صاحب موصوف گزشتہ سات سال سے قبائلی علاقوں میں جن میں شمال مشرق سرحد کے بعض قبائلی رقبے بھی شامل ہیں عمرانی تحقیقات میں مصروف ہیں اور حال ہی میں موصوف نے ممالک محروسہ کے مختلف حصوں میں قدیم باشندوں کی تعلیم اور بحالی کی اسکیمیں شروع کی ہیں - ضلع عادل آباد میں گونڈوں کی تعلیمی اسکیم کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر ہمارے یہاں کے دیہی رقبوں میں ساجی اصلاح کا کام اصولی طریقہ پر انجام دیا جائے تو بہت مفید اور قابل قدر نتائج بر آمد ہوسکتے ہیں اس سوشل سرویس کی سرگرمیوں میں تحقیقاتی کام کو خاص اہمیت حاصل رہے گی اور اس امر کی کوشش کی جائےگی کہ کسی منصوبہ کو روبہ عمل لانیکے قبل اس کے متعلق باقاعدہ اور وسیع پیمانہ پر تحقیقاتی کام جس کی مدت بعض صورتوں میں ایک سال سے زیادہ ہوگی تکمیل کو پہنچایا جائے اس لئے کہ ہر تعمیری کام کے لئے تحقیقاتی کام بہت ضروری ہے - سوشل سرویس اور جامعہ عثمانیہ کے شعبہ انسانیات و عمرانیات کے درمیان قریبی ربط قائم رکھا جائے گا اور اس شعبہ کے طلباء کے لئے عملی اصولی کام کے لئے ایک وسیع میدان کھل جائےگا - سوشل سرویس اسکیم کے تحت اینتھر اپالوجی کے طلباء کی کافی تعداد کو وظائف دئے جائیں گے -

دائرہ عمل

سوشل سرویس کی سرگرمیاں صرف قبائلی رقبوں تک ہی محدود نہ رہینگی۔ قدیم باشندوں کی تعلیمی اور معاشی اصلاح کے کاموں کی انجام دھی میں جو تجربات اور نتائج حاصل ہوئے ہیں ان سے دوسرے پس افتادہ طبقوں کی اصلاح میں فائدہ اٹھایا جائے گا۔ سوشل سرویس کے دائرہ میں عمل پست اقوام پست افتادہ دیہاتی مسلمان، بنجارے اور دوسرے گروہ جنکی تہذیبی اور معاشی اصلاح کے خاص مسائل موجود ہیں داخل ہونگے ان سب کو تعلیم اور معاشی امداد کے ساتھ ساتھ زراعت کے ترقی یافتہ طریقوں اور حصول قرضہ اور فروخت پیداوار کے متعلق امداد باھمی کے اصولوں سے واقف کرانے کی ضرورت ہے تاکہ انہیں قرض کے بارے نجات مل سکے۔

درمیانی کڑی

سوشل سرویس کیڈر کے عہدہ دار کا فرض اولین یہ ہوگا کہ وہ دیہات کے پست افتادہ باشندوں اور حکومت کے درمیان ایک کڑی کا کام دیں وہ ان باشندوں کی مشکلات اور شکایات کے متعلق تحقیقات کر سکیں گے اور اون کی امداد کی تجاویز کو روبہ عمل لائیں گے۔ یہ عہدہ دار ناخواندہ دیہاتیوں کے سامنے حکومت کی پالیسی کی وضاحت کریں گے۔ کاشتکار اور زرعی مزدور اپنے قانونی حقوق سے ناواقفیت کی وجہ سے ان مراعات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا جو ا سے ترقی پسندانہ قوانین کے تحت حاصل ہیں اور اسطرح خود معاشی استحصال کا شکار بن جاتا ہے۔ سوشل سرویس کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ پست افتادہ طبقہ کے اس جہالت کو دور کیا جائے اور عملی مثالوں کے ذریعہ ان پر یہ واضح کیا جائے کہ وہ بھی قانون کی حمایت حاصل کرسکتے ہیں اور حکومت ان کے مفادات کی بھی محافظ ہے۔

حصول اعتماد کی ضرورت

ہر قسم کے سماجی کام میں حصول اعتماد پہلا قدم ہوتا ہے اور موجودہ دور میں سوسائٹی کے اعلی طبقوں کی خیر سگالی اور جذبہ ایثار کے متعلق پست افتادہ طبقوں کے اعتماد میں افسوس ناک کمی پائی جاتی ہے لیکن ان کا اعتماد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ عادل آباد کی مثال شاھد ہے کہ پانچ سال کے قلیل عرصہ میں قدیم اقوام کے افراد کو جو کس مپرسی اور بے توجھی کا شکار بنے ہوئے تھے اور جو تمام بیرونی اشخاص کو شبہ کی نظر سے دیکھتے تھے کسطرح مفید شہری بنا یا جا سکتا ہے۔

یہ نہ خیال کرنا چاھئے کہ قبائل اور پست اقوام کے ساتھ خصوصی برتاؤ کوئی مستقل حیثیت اختیار کرلیگا۔ صرف عبوری دور میں ان لوگوں کو ایسے عملہ کی امداد درکار ہوگی جو تہذیبی اصلاح کے کام میں تربیت یافتہ ہو۔ حیدرآباد سوشل سرویس کے عہدہ دار پست اقوام کی رہنمائی اس وقت تک کرتے رہیں گے جب تک یہ لوگ زیور تعلیم سے آراستہ ہوکر اور اپنی موجودہ خامیوں کو دور کرکے خود اعتماد اور خوددار شہریوں کی حیثیت سے باشندگان مملکت میں اپنا واجبی مقام حاصل نہ کر لیں۔

حیدرآباد کا امتیاز

کئی اور ملکوں مثلا اسٹریلیا اوشینیا اور آفریقہ میں پست افتادہ آبادی پائی جاتی ہے۔ ان ملکوں میں بھی ایک طویل عرصہ سے سماجی اصلاح کے ماھرین نظم و نسق سے قریبی ربط قائم کئے ہوئے ہیں لیکن ہندوستان میں حیدرآباد پہلی مملکت ہے جس نے اصولی منصوبہ بندی کے ذریعہ سماجی اصلاح کا کام آغاز کرنے اور خالص علمی و عمرانی تحقیقات اور مملکت کے نظم و نسق کے درمیان ربط پیدا کرنے میں امتیاز حاصل کیا ہے۔



تجرباتی اور تحقیقاتی مرکز ۔ حیدرآباد

صدر اعظم بہادر کا خطبہ

صدر اعظم بہادر نے اراکین انجمن اتحاد طلبائے جامعہ عثمانیہ کو مخاطب کرتے ہوے ان کے سامنے بعض عملی تجاویز پیش کیں اور واضح کیا کہ طلبا کو کس طرح اپنی درسی کتابوں کے علاوہ دوسری کتابوں کا مطالعہ کرکے اپنی معلومات کے دائرہ کو وسیع کرنا چاہئیے اور کس طرح ان مضامین میں بھی جو ان کے معمولی نصاب میں شریک نہ ہوں گہری دلچسپی لینی چاہئیے ۔ صدر اعظم بہادر نے جامعہ عثمانیہ کو ان الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا کہ طلبا کی اپنی زبان میں تعلیم آغاز کرنے کا سہرا اسی جامعہ کے سر ہے۔

سر مرزا اسمعیل نے ایک عالمی زبان کی حیثیت سے انگریزی کی اہمیت پر زور دیتے ہوے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ گزشتہ پچاس سال کے عرصہ میں ہندوستانی جامعات کی انگریزی میں نمایاں طور پر ایک انحطاط پیدا ہوگیا ہے ۔ آپ نے اس واقعہ پر زور دیا کہ اردو ذریعہ تعلیم نے عام حیثیت سے طلبہ کے لئے مطالعہ میں زبردست سہولت پیدا کردی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ اپیل بھی فرمائی کہ انہیں انگریزی زبان میں بھی کامل دستگاہ حاصل کرنی چاہئیے تاکہ " اس نقصان سے محفوظ رہیں جو نہ صرف علمی بلکہ عملی نقطہ نظر سے بہت زبردست اور اہم ہوگا ۔"

ہز اکسلنسی نے طلبا کو متنبہ فرمایا کہ وہ عملی سیاسیات میں حصہ نہ لیں اور آپ نے نظم و ضبط کی ضرورت پر زور دیتے ہوے کہا کہ یہی وہ کلیہ فتح ہے جس سے زندگی کے خزانے کھل سکتے ہیں ۔

ہز اکسلنسی نے فرمایا

" آپ کی جامعہ ایک ایسی جامعہ ہے جو ترقی کے لامحدود امکانات رکھتی ہے ۔ اس کو ہر ممکنہ سہولت ، شاندار عمارتیں ، اور مالی وسائل حاصل ہیں ۔ اسکے اساتذہ میں کئی باکمال اور فاضل ہستیاں شامل ہیں ۔ اس کا نظم و نسق عمدہ اور اسکی تعلیمی کارگزاری اچھی رہی ہے طلبا کی اپنی زبان میں تعلیم آغاز کرنے کا سہرا اسی جامعہ کے سر ہے اور اس حکمت عملی میں ابتداءً ہی سے خاص نوعیت کی جو مشکلات اور دشواریاں پیش آئی ہیں اون کا اس نے استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے ۔ اس مسئلہ میں اپنے حدود سے باہر بھی اس کی کچھ ذمہ داری ہے ۔ حال ہی میں بعض دوسری جامعات نے اسکی تقلید شروع کی ہے ۔ اور مزید کئی جامعات بھی ایسا ہی ارادہ رکھتی ہیں ۔ اگر جامعہ عثمانیہ میں ایک ہندوستانی

زبان کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اختیار کرنے کے خیال کی عملی دوسری ، اوس کے شاندار نتائج ، اور اس کو روبہ عمل لانے کے بہترین طریقہ کار کا مکمل مظاہرہ ہوتو یہ بات دوسری جامعات کے لئے ہمت افزائی کا باعث ، اور ممدو معاون ہوگی ۔ اس لحاظ سے حیدرآباد سارے ہندوستان کے لئے ایک تجرباتی اور تحقیقاتی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے یوں تو جامعاتی تعلیم کے رہنماؤں کی عام رائے یہی ہے کہ یہ ایک صحیح حکمت عملی ہے ۔ چنانچہ سنہ ۱۹۳۹ ع میں بین الجامعاتی کانفرنس منعقدہ بمبئی میں بلا اختلاف اس اصول کو تسلیم کرلیا گیا ۔ تا ہم ایک قابل لحاظ جماعت ایسی بھی موجود ہے جو مخالف رائے کی حامل ہے لیکن اختلاف کرنے والوں یا اس اصول کی صحت میں شبہہ کرنے والوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک جامعہ کی کامیاب مثال سے زیادہ اور کس چیز کی ضرورت ہے ۔ ،،

انگریزی زبان کی اہمیت

اس موقع پر اس بات کو خاص طور پر واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ انگریزی کی بجائے اردو کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اختیار کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ انگریزی زبان سے طلباء کی واقفیت پر کوئی اثر پڑے ۔ مجھے توقع ہے کہ آپ اس سے اتفاق کرینگے کہ انگریزی کے معیار میں انحطاط کا پیدا ہو جانا کسی ہندوستانی جامعہ کے لئے ایک سانحہ عظیم ہوگا ۔ اگر ایسی صورت حال پیدا ہو جائے تو فوری توجہ اور اصلاح کی محتاج ہونی ہے ۔ میں آگے بڑھکر یہاں تک کہونگا کہ موجودہ زمانہ میں بھی جبکہ جذبات حب الوطنی اس شدت سے کار فرما ہیں کوئی ہندوستانی جامعہ ، جس میں انگریزی کی تعلیم پر کافی زور نہ دیا جاتا ہو جامعہ کی حیثیت سے ممتاز ہونے کا دعوی نہیں کرسکتی ہم ہزاروں درسی کتابوں اور سینکڑوں رسالوں کا ترجمہ کرسکتے ہیں لیکن ایک سنجیدہ طالب علم کے لئے ان سب سے گزر کر انگریزی میں وسیع مطالعہ کرنا ضروری ہے ۔ اس پر لازم ہے کہ جہاں تک ممکن اور مفید ہو انگریزی زبان سے اچھی طرح مانوس ہو جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اردو درسی کتابوں کے خیال کو عقیدت کی منزل تک پہونچا دیا جاتا ہے گویا ان کی فراہمی نے سارا مسئلہ حل کردیا گویا درسی کتابیں ہی طالب علم کی ذہنی تربیت کے لئے کافی ہیں ۔ اگر کسی درسی کتاب کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو یہ واقعی ایک نعمت ہے لیکن اس کے شریک نصاب کرے جانے کے معنی یہ نہ سمجھے جانے چاہئیں کہ طلباء میں درسی کتابوں کے علاوہ دوسری کتابوں کے مطالعہ کا رجحان جو پہلے ہی سے کم ہوتا ہے اور بھی کم ہوجائے طلباء کو اس قابل ہونا چاہئے کہ وہ اپنی اردو درسی کتابوں کے ساتھ انگریزی کتابوں کے وسیع مطالعہ کے ذریعہ اپنی معلومات کے دائرہ کو بڑھائیں ۔ میں دوسری زبانوں کے مقابلہ میں انگریزی کو اس لئے ترجیح دیتا ہوں کہ یہ ایک عالمگیر زبان بنتی جارہی ہے ۔

ذہنی ارتباط

''گزشتہ نصف صدی کے دوران میں ملک کی تمام جامعات کی انگریزی میں غیر معمولی انحطاط واقع ہوا ہے یہ بات کسی جامعی طالب علم کے لئے موجب ستائش نہیں ہوسکتی کہ وہ اپنے آپ کو صرف اپنی زبان تک ہی محدود رکھے اور ایک عالمی زبان سے اس کی واقفیت اپنے اسلاف کے مقابلے میں کمتر رہے ۔ یہ ایک ایسی عالمی زبان ہے جو اسے اور اسکے ملک کو بالعموم ہر قسم کے مسائل میں اور بالخصوص ایک جامعہ کے لئے اولین اہمیت رکھنے والے ذہنی امور میں ساری دنیا سے مربوط رکھنے کا واحد ذریعہ ہے ۔ ،،

ایک اہم نقصان

''اس بارے میں موجودہ طلباء کو میں ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اردو ذریعہ تعلیم نے عام حیثیت سے آپ کے لئے مطالعہ میں زبر دست سہولت پیدا کردی ہے ۔ اس کے علاوہ اس میں بھی کوئی شبہہ نہیں ہوسکتا کہ مطالعہ کے اغراض کے لئے اس کے مسلسل استعمال کی وجہ سے آپ دوسرے مقامات کے طلباء کے مقابلہ میں زیادہ واقف ہوگئے ہیں اور یہ اور اس کا ادب آپ کے لئے زیادہ باعث افتخار ہے ۔ مزید برآن اکثر طلباء ایسے

بھی ھیں جن کی اپنی زبان اردو نہیں ہے - لیکن انہوں نے اس جامعہ کے تعلق کی بدولت یہ زبان سیکھی اور اسکی قدر و منزلت پہچانی ہے- یہ تمام امور زبردست اھمیت کے حامل ھیں - لیکن آپ کو انگریزی میں بھی کامل دستگاہ حاصل کرنی چاھئے ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کو نہ صرف علمی بلکہ عملی نقطہ نظر سے بھی زبر دست نقصان برداشت کرنا پڑےگا - اس لئے آپ کو ابھی سے جبکہ آپ جامعہ میں ھیں کوشش کرنی چاھئے کہ جامعہ کی مدد سے اس کی تلافی کرلیں اگر ایسا نہ ھوا تو آگے چلکر جیسے جائنگے آپ زندگی کی ایک منزل سے دوسری منزل پر پہونچتے جائیں آپ کو اپنی اس کوتاھی کا شدت کے ساتھ احساس ھوتا جائیگا''

محدود مطالعہ

''ابھی مجھے اس جامعہ کے نصاب تعلیم یا انتظامی امور کے مطالعہ کے لئے وقت نہیں ملا ہے - لیکن تمام ھندوستانی جامعات میں ایک اور اھم نقص پایا جاتا ہے جس کی طرف میں ارباب جامعہ اورطلباء کی توجہ منعطف کرانا چاھتا ھوں وہ یہ ہے کہ طالب علم کے مطالعہ اور علمی دلچسپی کا دائرہ نہایت تنگ اور محدود ھوتا ہے- جن ھندوستانی جامعات سے میں واقف ھوں ان کا معمولی نصاب تعلیم ایسا نہیں ہے جو با خبر اور صاحب معلومات طیلسانین پیدا کرسکے- نہ صرف سائینس اور فنون کو ایک دوسرے سے بالکل علحدہ کردیا جاتا ہے بلکہ مضامین سائینس اور مضامین فنون میں بھی ،مضامین کا انتخاب اس طرح عمل میں آتا ہے کہ اسی نوع کے دوسرے مضامین بالکلیہ خارج ھو جاتے ھیں حالانکہ اون کے بغیر منتخبہ مضامین سے بھی صحیح واقفیت حاصل نہیں ھوسکتی مثلا اگر سائینس میں کسی شخص کی معلومات صرف طبعیات اور کیمیا تک محدود ھیں اوران کے پس منظر کے لئے اس نے دیگر مضامین سائینس کا کوئی مطالعہ ھی نہ کیا ھو تو ایسے شخص کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اوس نے سائینس کی تعلیم پائی ہے اور نہ وہ کائنات کے متعلق تازہ ترین نظریات اور اون کی سائنٹفک تعبیروں کا کوئی تصور رکھ سکتا ہے جیسا کہ حقیقی معنوں میں سائینس کے ایک گرایجویٹ کو رکھنا چاھئے - اسی طرح ھمارے یہاں فنون کے نصاب تعلیم میں بھی ایسی تحدیدیں پائی جاتی ھیں جو جزوی طور پر ایک علمی بے بصری کا باعث ھوتی ھیں - ھمیں اس کے علاج کی طرف متوجہ ھونا چاھئے بلکہ ایک قدم آگے بڑھکر یہ کوشش کرنی چاھئے کہ ایک سائینس داں میں انسانی ھمدردی کا جذبہ بیدار کیا جائے اور اسی طرح ایک غیر سائینسدان میں سائنس کا ذوق پیدا کیا جائے -

''مطالعہ اور علمی دلچسپی کی بہ کوتاھیاں اور حد بندیاں ، جن کا میں ذکر کررھا ھوں صرف ھندوستان ھی میں نہیں پائی جاتی ھیں بلکہ آپ دیگر ممالک مثلا انگستان کی کئی جامعات کے نصاب میں بھی یہی چیز پائینگے لیکن ھندوستان میں یہ اس لئے زیادہ اھمیت رکھتی ھیں کہ یہاں جامعات کے باھر روزمرہ کی زندگی میں ذھنی ترقی کا اثر نسبتاً کم ہے - انگستان میں اس تبدیلی کی طرف جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے زبردست رجحان پایا جاتا ہے - مثلا میں آپ کی دعوت فکر کے لئے سر رچرڈ لیونگسٹن (Livingston) کے وہ الفاظ دھراتا ھوں جو موصوف نے تین سال پیشتر لندن میں اتحادی ممالک کے پروفیسروں کی ایک کانفرنس کو مخاطب کرتے ھوے کہے تھے -

'' جامعات کو اپنے تمام طلباء سے یہ مطالبہ کرنا چاھئے کہ وہ اپنے مطالعہ کے اصل مضامین کے علاوہ ان تین مضامین کو (جو تعلیم یافتہ افراد کے لئے لابدیات سے ھین)یعنی تمدن، مذھب اور فلسفہ پر سائینس کے اثر کے متعلق خاص نصاب کا مطالعہ کریں-اور اس طرح زندگی کی بنیادی مسئلہ کے متعلق تھوڑی بہت معلومات حاصل کریں ''۔

''موصوف یہ بھی کہتے ھیں :— '' سائینس ، معاشیات اور عمرانیات میں دنیا کو جس رھبری کی ضرورت تھی وہ اسے جامعات کی طرف سے حاصل ھوگئی ہے لیکن جامعات نے نیک و بد کے امتیاز میں دنیا کی کوئی رھبری نہیں کی - یہ زندگی کے میدان میں اچھے سیاسی فن دانون

لیکن ادنی درجہ کے مدبرین کو بھیجتی ہیں ۔ ،،

صحیح طریقہ کار

''کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ سر رچرڈ لو نگسٹن نے جس جامعاتی تربیت کی طرف اشارہ کیا ہے وہ محض مہمل ہے اور ہندوستان اور بالخصوص اس جامعہ میں ناممکن ہے ؟ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ کا ایقان اس سے زیادہ قوی ہے کیونکہ تعلیم اسی کا نام ہے ۔ صحیح الفکری ، صحیح العقلی ، اور صحیح جدوجہد کی زندگی کے لئے حقیقی تیاری یہی ہے ، یہ واقعہ کس قدر شاندار ہوگا اگر یہہ جامعہ اپنے زبردست وسائل اور اپنی علوهمتی کی بدولت اس مقصد کی تکمیل کے لئے آگے بڑھے اور اس بارے میں بھی دوسروں کی صحیح رہبری کرے ۔ ،،

تاریخی افسانے

'' میں ایک اور تجویز بھی پیش کرنا چاہتا ہوں جو اس سے کم انقلابی نوعیت کی ہے ۔ بلاشبہ طلباء کی ایک کثیر تعداد تاریخ کا مطالعہ کرتی ہے ۔ ایسی صورت میں تاریخی فسانوی ادب کا کوئی کتب خانہ کیوں نہ قائم کیا جائے ؟ تاریخ صرف حقایق ، واقعات ، اور تواریخ کا مجموعہ یا افراد اور پالیسیوں کا مرقع نہیں ہے ۔ اسے صرف درسی کتابوں کے ذریعہ ، چاہے وہ کتنی ہی اچھی ہوں یا اساتذہ کی یادداشتوں کے ذریعہ ، خواہ امتحانی نقطہ نظر سے ان کی اہمت کتنی ہی بڑھی ہوئی ہو ، سمجھا نہیں جاسکتا ۔ اس سے میرا منشاء یہ کہنا نہیں ہے کہ تاریخ کے اساتذہ اس کے متعلق یہی رائے رکھتے یا ایسا ہی طرز عمل اختیار کرتے ہیں بلکہ میں یہ باور کرتا ہوں کہ ان کی ہمیشہ یہی کوشش رہتی ہے کہ اپنے طلباء کے سامنے عہد ماضی کی جیتی جاگتی تصویریں ناقابل فراموش مناظر اور ایسی شخصیتیں جو اپنے کردار اور عمل میں قابل یقین حد تک انسانی معلوم ہوتی ہوں پیش کریں اور ایسی تاریخی کار روائیاں ان کے سامنے لائیں جو اگرچہ اب ہماری نظر میں واضح طور پر ناگزیر معلوم ہوتی ہوں لیکن افسوس ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے ان کی پیش بینی کرنا ممکن نہ تھا ۔ پھر بھی ہم پر امتحان کا خوف سوار رہتا ہے اس لئے متعلم یا استاد کے لئے یہ مشکل ہے کہ وہ اپنا سارا وقت تاریخ کا صحیح ادراک حاصل کرنے میں صرف کرے ۔ بہرحال ایسے تاریخی افسانوں کا ایک زبردست ذخیرہ موجود ہے جس میں ماضی کو حیات نو بخشی گئی ہے اور جو اپنے مناظر کی دلکشی کے باعث طالب علم کی توجہ کو اس طرح جذب کرلیتا ہے کہ ایک خشک مقالہ کے لئے ممکن نہیں ۔ ایسا کتب خانہ ان لوگوں کے لئے بھی توجہ اور دلچسپی کا مرکز بن جائیگا جو تاریخ کے متعلم تو نہیں لیکن تعلیم یافتہ ہونے کی حیثیت سے اسکا کچھ ذوق ضرور رکھتے ہونگے ۔ اس کتب خانہ کے لئے کتابوں کا انتخاب مشکل ہوگا ۔ اس قسم کے کئی ناول محض فضول ہیں ۔ ایسا کوئی ناول جب تک اسکی صحیح قدر وقیمت معلوم نہ ہو اس کتب خانہ کے لئے منگوایا نہ جائے تاریخ انگریزی اور ہندوستانی زبانوں کے استاد اس قسم کی کتابوں کی بہترین فہرستیں پیش کرسکتے ہیں لیکن جہاں تک بیرونی ممالک (بشمول انگلستان) کی تاریخ کا تعلق ہے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ بیرونی مشورہ کے بغیر کوئی مناسب فہرست مرتب ہوسکیگی غالبا آکسفورڈ کے بلیک ول (Black well) اور کیمبرج کے ہیفر (Heffer) جیسے تاجران کتب کے مشورہ سے کتابوں کا اطمینان بخش انتخاب کیا جاسکتا ہے ۔ ،،

طلباء اور سیاسیات

''اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے میں ایک اور بات کہنی چاہتا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو اس بات کا احساس ہوگا کہ ہم اپنے ملک میں ایک کٹھن لیکن دلچسپ دور سے گزر رہے ہیں ۔ سوال یہہ ہے کہ ایسے زمانہ میں طلباء کا طرز عمل کیا ہونا چاہئے ؟ کیا انہیں ان گرما گرم مباحث میں جن سے فضا معمور ہے عملی حصہ لینا چاہئے ؟ کیا انہیں ان طویل جلوسوں میں جھنڈیاں لیکر اور نعرے لگاتے ہوئے شریک ہونا چاہئے جو اکثر مواقع پر راستہ کو روک دیتے ہیں ؟ کیا وہ یہ گوارہ کرینگے کہ انہیں سیاسی کھیل میں پانسوں کی طرح استعمال کیا جائے ؟ کیا انہیں مدرسوں اور کالجوں کو خیر باد کہدینا چاہئے ؟ اور کیا انہیں قائدین کے حکم

پر شہادت کی جستجو میں قانون شکنی کرنا اور جیل جانا چاہئے مسرت کا مقام ہے کہ گزشتہ چند سال کے دوران میں جیل جانے کا شوق بہت کچھ کم ہوگیا ہے۔ لیکن اب بھی اس کا امکان ہے کہ حب الوطنی کا اندھا جوش طلبا کو خطرناک اور فضول راستوں پر نہ ڈال دے بدقسمتی سے حب الوطنی نے عجیب و غریب شکلیں اختیار کرلی ہیں کبھی یہ تخریبی اعمال کی صورت میں رونما ہوتی ہے تو کبھی فرقہ واریت کے روپ میں دکھائی دیتی ہے۔ میں اپنے نوجوان دوستوں سے جو یہاں جمع ہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جذبہ حب الوطنی ایک اعلی جذبہ ہے لیکن احساس شہریت اس سے بھی اعلی وافضل ہے۔ کیونکہ شہریت کے معنی خدمت، اپنے ہمسایہ کی، سماج کی، ملک کی اور بنی نوع انسان کی خدمت کے ہیں اس طرح اس کا مفہوم سے زیادہ وسیع ہے۔ حب الوطنی قومیت کا اصلی رخ ہے۔ قومیت کے مسلک کی جگہ رفتہ رفتہ لیکن یقینی طور پر بین الاقوامیت کا نظریہ زور پکڑتا جارہا ہے۔ آج ملک کو اچھے شہریوں کی جیسی ضرورت ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھی آئندہ زندگی کے تمام شعبوں میں ہزاروں کی تعداد میں اچھے کارکن درکار ہونگے۔ ان کے گھر ان کے گاؤں ان کے شہر ان کی مخلصانہ خدمات کے طالب ہیں ناخواندہ پس افتادہ اور بیمار ان کی ہمدردانہ توجہ کے محتاج ہیں اور ترقیوں کے زبردست منصوبے اپنی تکمیل کے لئے ان کی مستعدی محنت اور ذہانت کا مطالبہ کرتے ہیں۔

آزادی جو ہم حاصل کریں گے محض ایک فریب نظر ثابت ہوگی اگر یہ عوام کو صحت اور خوشحالی عطا نہ کرسکے۔ آج کے طلبا پر جو کل کے شہری ہیں یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ ہماری نئی آزادی کے جسد میں انسانی مسرتوں کی روح پھونکیں۔ اس طرح طلبا کا یہ اولین فریضہ ہے کہ وہ ان عظیم الشان امور کی تکمیل کیلئے جو ان کے سامنے ہیں جسمانی، اخلاقی، اور ذہنی اعتبار سے اپنے آپ کو ہر طرح تیار کرلیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ طلبا کیلئے سیاسیات کو شجر ممنوعہ کی حیثیت دے دی جائے درحقیقت انہیں چاہئے کہ اپنی جائز حدود کے اندر رہتے ہوئے باہر جو کچھ ہو رہا ہے اسے ہوشیاری کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کریں لیکن انہیں حد سے زیادہ جوش کے سیلاب میں بہہ نہ جانا چاہئے اور نہ ہی سیاسی پروپگنڈہ یا سیاسی سرگرمیوں میں عملی حصہ لینا چاہئے کیونکہ اسطرح وہ زبردست خطرہ مول لینگے۔ اگر تہذیب و تمدن کے مندر کو سیاسی مباحث کے اکھاڑے میں تبدیل کردیا جائے تو یہ ایک انتہائی بدبختی ہوگی۔ اگر جامعہ کی زندگی کے دوران میں طلبا کے نوخیز ذہنوں میں حقیقی ثقافت کی بنیادیں جو ایک حیثیت سے حقیقی شہریت کے مماثل ہے اچھی طرح اور صحیح طور پر استوار نہ کی جایں اور اگر ان کی زندگی کے اس تعمیری دور میں ہمارے نوجوان مرد اور عورتیں اپنے آپ میں ایک متوازن ذہنیت سنجیدہ نقطہ نظر، رواداری، رفاقت اور باہمی تعاون کا جذبہ پیدا نہ کرسکیں تو وہ چند سال جو انہیں جامعہ میں گزارنے پڑتے ہیں محض ضائع جائینگے۔ اگر یہ اپنی توانائیوں کو موقتی سیاسی ہنگاموں میں صرف کرتے رہیں تو یقیناً اپنی تعلیم کے اختتام پر اپنے آپ کو مایوسی اور نا امیدی کے دلدل میں پھنسا ہوا پائینگے۔ ہمیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ آج ہندوستان میں اصل نزاع بیرونی اقتدار سے نجات کے مسئلہ پر نہیں بلکہ ایک دوسرے کے خوف سے آزادی حاصل کرنیکے مسئلہ پر ہے۔ اگر صحیح جذبہ کے ساتھ کوشش کی جائے تو یہ کوئی ایسا ناقابل حل مسئلہ نہیں ہے صحیح جذبے یا یوں کہئیے کہ معقولیت پسندی کے جذبے کی پرورش انتہائی اہمیت رکھتی ہے اور جامعہ ہی وہ مقام ہے جو اس جذبے کی پرورش تربیت اور ترقی کے لئے انتہائی موزوں ہے۔ ہم اس میں کامیابی حاصل کرسکتے ہیں بشرطیکہ ہم تعلیم کے حقیقی مقصد یعنی شخصیت کی ترقی اور کردار کی تعمیر کی طرف اپنی توجہ مبذول کریں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ہم نے اپنی جامعات میں اس بنیادی فرض سے مجرمانہ غفلت برتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ آئے دن طلبا کے طبقہ میں نظم و ضبط کے فقدان کے تکلیف دہ مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ ہمیں یہ لازمی طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ نظم وضبط ہی وہ کلید فتح ہے جس سے زندگی کے خزانے کھل سکتے ہیں۔ نظم و ضبط کے بغیر انسان ہوا میں ایک تنکے کے مماثل ہے انسانی معاملات میں جو چیزیں اعلی خوبصورت اور پائیدار ہیں وہ سب

خیالی الفاظ اور اعمال کے نظم و ضبط ہی کا نتیجہ ہیں ہمارے ملک کے مستقبل کا تقاضا ہے کہ ہمارے نوجوانوں میں نظم و ضبط وفاداری اطاعت خود اعتادی دوسروں کے پاس و لحاظ اور بے لوث خدمت کی عادتیں پیدا کی جائیں اور ان کو ترقی دیجائے ۔ اس خصوص میں جامعات کو جو کام انجام دینا ہے وہ واضح ہے اور مجھے بھروسہ ہے کہ جامعہ عثمانیہ وقت کے تقاضہ کو محسوس کرتے ہوئے اس بارے میں اپنا واضح فرض ادا کرے گی ۔ ،،

”میں آپ کو یہ نہیں بتاسکتا کہ مجھے آپ سب سے اور اس جامعہ کے ارتقاء اور وقار سے اور اس کے ارکان کی ذہنی اور ہر قسم کی ترقی اور فلاح سے کس قدر گہری دلچسپی ہے۔ اس جامعہ پر بہت کچھ منحصر ہے۔ اس کی فضاء اور ماحول اور اس کے مقاصد اور اسکا روزمرہ کا طریقہ کار ریاست کی سیاسی ، معاشرتی یہاں تک کہ شخصی زندگی پر بھی گہرا اثر ڈال سکتا ہے ۔ روحانیت کے اعتبار سے جامعہ نوجوانوں کی ایک مقدس برادری ہوتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس نصب العین کو ہمیشہ پیش نظر رکھینگے اسی کے لئے زندہ رہینگے اور اس کے حصول میں ہمیشہ کوشاں رہینگے ۔ مجھے آپ سے مل کر اور بار بار مل کر ہمیشہ مسرت ہوگی ۔ جب کبھی مجھے موقع ملیگا میں آپ سے ملنے یہاں آونگا خواہ وہ چند لمحوں ہی کے لئے کیوں نہ ہو تاکہ میں آپ سے تبادلہ خیال کروں۔ شبہات کو رفع کروں ۔ موانعات کو دور کروں اور نہ صرف آپ کے آپس میں انفرادی اور اجتماعی میل جول بلکہ آپ کے اور معین امیر جامعہ کے درمیان جو اس جامعہ کے انتظامی صدر ہیں باہمی ارتباط کے مواقع پیدا کرنے میں آپ کی مدد اور رہنمائی کروں کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ بحیثیت امیر جامعہ ہونے کے یہ میرا فرض ہے ۔

مجھے امید بلکہ ایقان ہے کہ یہ جامعہ حقیقی بھائی چارہ اور اس اتحاد، یگانگت اور مفاہمت کا ایک نمونہ ہے جسکی اس پریشان حال دنیا اور ہمارے ملک کو بیحد ضرورت ہے ۔

بسلسلہ صفحہ (۴۲)

کی فضاء ایسی ہی ہے تو پھر مستقبل محفوظ ہے ۔ ،،

سر مرزا نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے طلباء نظام کالج سے پرجوش اپیل کی کہ وہ اپنے آپ کو مادر وطن کی خدمت کے لئے تیار کرلیں ۔ آپ نے فرمایا ” حیدرآباد کو اس وقت اور اس سے زیادہ مستقبل قریب میں اپنے شہریوں کی بلا لحاظ مذہب و ملت مخلصانہ خدمت کی ضرورت ہے اور خود اس کے فرزندوں سے زیادہ اور کس سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی مادر وطن کی مخلصانہ اور بے غرضانہ خدمت کریں گے ۔ اس لئے فرزندان و دختران حیدرآباد سے میں اپیل کرتا ہوں کہ اپنے کالج کے زمانے سے آپ پوری طرح استفادہ کرلیں اور ایک قابل قدر طریقہ پر اپنے وطن کی خدمت انجام دینے کے لئے اپنے آپ کو ہر طرح تیار کرلیں ۔



ریکسونہ

یعنی "صحت جلد" — تندرست جلد

یعنی

خوبصورتی

"صحت جلد" یہ حسین جلد کا راز ہے، اور آپ اپنے جلد کی تندرستی کے بغیر حُسن حاصل نہیں کر سکتے۔ یہاں وہی ریکسونہ اپنے بھرپور جلدی نکلنے والے جھاگ اور بیش قیمتی دوائیوں سے مرکب کیڈیل کیساتھ موجود ہے۔ یہ جراثیم کُش، تسکین دینے والے، جلد کو تقویت دینے والے تیلوں سے خاصکر بنایا گیا ہے۔ ریکسونہ کا جلدی نکلنے والا پھیندار جھاگ جلد کے ننھے ننھے مسامات میں پہنچتا ہے، وہاں کے مضر (خراب) چیزوں کو نکال کر جلد کو صاف و ستھری کر دیتا ہے، اسکو فرحت (آرام) دلاتا ہے اور خوبصورت بناتا ہے۔ اس میں بالکل شک و شبہ کیلئے جگہ نہیں کہ صحت جلد یہ حُسن جلد کی بنیاد ہے، اور یہ ریکسونہ کا دوائیوں سے مرکب شدہ جھاگ جلد کو خوبصورت کرنے میں ترقی کرتا ہے۔

مردوں کیلئے ریکسونہ — آپ یہ کبھی بھی خیال نہ کیجیئے کہ ریکسونہ صرف مستورات کیلئے ہی صابن ہے، وہ مردوں کیلئے بھی ضروری صابن ہے۔ انسان تا بدار صحت کی نگہبانی میں فخر کرتا ہے جو کہ تندرست جلد کا تحفہ ہے۔ صحت جلد یہ ایک پونجی ہے جو شفا بخش، جراثیم کُش ریکسونہ کے کیڈیل کے خزانے ہیں، وہ جلد کو محفوظ رکھیں گے۔

بچوں کیلئے ریکسونہ — ریکسونہ کا محافظ، پیارا جھاگ بچوں کے نازک جلد کو آرام دیتا ہے۔ ریکسونہ کا کیڈیل ننھے ننھے اعضاؤں کی کھجلی (رگڑ) اور پھنسیوں سے حفاظت کرتا ہے۔ ریکسونہ بچوں کیلئے عمدہ اور بہترین صابن ہے۔

* ریکسونہ کا کیڈیل اینٹی سیپٹک، شفا بخش اور تقویت دینے والے تیلوں کا خاص مرکب ہے، جو کہ جلد کی احتیاط کیلئے بالخصوص قیمتی اور جلد کو ملائم کرنے والی دوا ہے۔



REXONA PROPRIETARY LIMITED

ڈالڈا آپ کی دلپسند سبزی کو لذت دیتا ہے — اور آپ کو قوّت بھی بخشتا ہے!



نہایت خوشبودار

فوراً ہضم پذیر

خالص

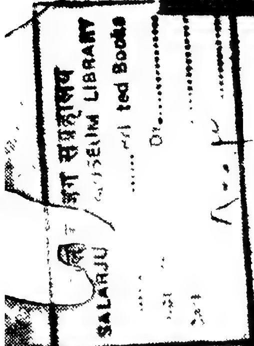
وٹامین سے مشتمل

ڈالڈا سے پکائی ہوئی غذا کو ضایع نہیں کیا جائے گا! فوراً ہضم پذیر اور وٹامین سے مشتمل ڈالڈا سادی رسوئی کو بھی اس کی شیرین لذت سے مالامال کرتا ہے۔ آپ کی روزانہ کی اُکتانیوالی غذا سے نجات دلاتا ہے + ڈالڈا سے پکاؤ اور اس خالص رسوئی کے سامان کے مشہور مقوّی صفت کی امداد سے اپنی غذا کو درست کیجئے + یاد رکھیئے گا کہ ڈالڈا معمولی رسوئی کا سامان نہیں ہے۔ بلکہ وہ اہل وعیال کو تندرست رکھتا ہے اور اُنہیں زاید قوت بخشتا ہے +

* ڈالڈا کی کھانا پکانے کی کتاب (بزبان انگریزی) سے اپنی رسوئی کا انتظام کیجئے + اس میں ۱۵۰ سے زائد لذت دار ہندوستانی کھانا پکانیکے طریقے درج ہیں جوان کے جزو خوراک کے لئے چنے گئے ہیں + اپنی کتاب کیلئے ۳ کے ٹکٹ Dept. B378 P. O. Box No. 353, Bombay, کے پتہ پر ارسال فرمایئے +



معلومات حیدرآباد



جلد ۷ .... شمارہ ۱

اذر سنہ ۱۳۵۶ف - اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع

شائع کردہ محکمۂ اطلاعات - حیدر'اباد دکن

9 موازنہ سنہ ۱۳۵۶ف

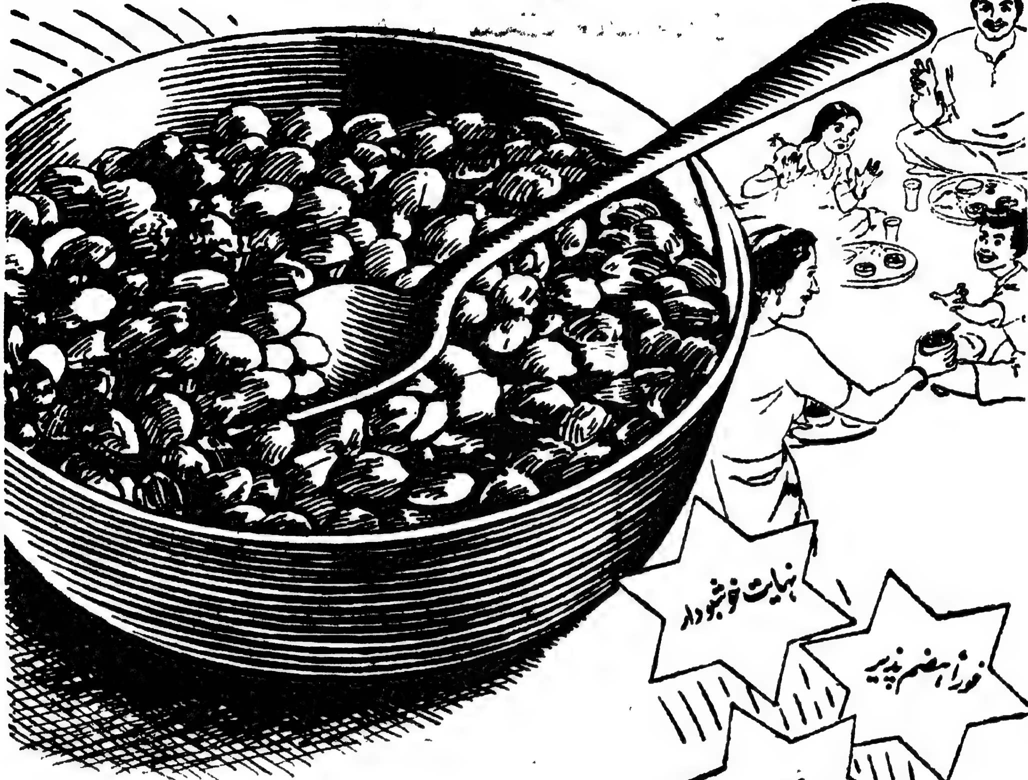
فہرست مضامین

آذر سنہ ۱۳۵۶ف — اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع

سرورق

بلدہ حیدرآباد کے ایک بازار کا منظر۔ پس منظر میں نئے پل کا گھنٹہ گھر نظر آرہا ہے جو کچھ عرصہ پہلے منہدم کردیا گیا۔

ڈالڈا آپ کی دلپسند سبزی کو لذّت دیتا ہے — اور آپ کو قوّت بھی بخشتا ہے!



ڈالڈا سے پکائی ہوئی غذا کو ضایع نہیں کیا جائے گا! فوراً ہضم پذیر اور وٹامین سے مشتمل ڈالڈا سادی رسوئی کو بھی اس کی شیرین لذّت سے مالا مال کرتا ہے۔ آپ کی روزانہ کی اکتانیوالی غذا سے نجات دلاتا ہے + ڈالڈا سے پکاؤ اور اس خالص رسوئی کے سامان کے مشہور مقوّی صفت کی امداد سے اپنی غذا کو درست کیجئے + یاد رکھیئے گا کہ ڈالڈا معمولی رسوئی کا سامان نہیں ہے۔ بلکہ وہ اہل وعیال کو تندرست رکھتا ہے اور اُنہیں زاید قوت بخشتا ہے +

+ ڈالڈا کی کھانا پکانے کی کتاب (بزبان انگریزی) سے اپنی رسوئی کا انتظام کیجئے + اس میں ۱۵۰ سے زائد لذت دار ہندوستانی کھانا پکانیکے طریقے درج ہیں جوان کے جزو خوراک کے لئے چُنے گئے ہیں + اپنی کتاب کیلئے مہر کے ٹکٹ Dept. B378 P. O. Box No. 353, Bombay, کے پتہ پر ارسال فرمائیے +



HVM. 49-23 UD THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD.

معلومات حیدرآباد

جلد ۷ | آذر سنه ۱۳۵۶ف - اکتوبر سنه ۱۹۴۶ع | شمارہ ۱۰

احوال و اخبار

همارا نیا سال - آذر کی پہلی تاریخ سے حیدرآباد کا پرانا سال ختم اور نیا سال شروع هوتا ہے - بدقسمتی سے یه توقع که سنه ۱۳۵۶ف گذشته سال کی به نسبت زیادہ سازگار حالات میں شروع هوگا پوری نہیں هوئی -

جیسا که هم نے گزشته سال پیش گوئی کی تھی جنگ کے اختتام کے معنی هماری مشکلات کے خاتمه کے نہیں هوئے اس کے برعکس بعض اهم امور میں حالات بد سے بدتر هوگئے جس کے نتیجه کے طور پر اون تدابیر کو جاری رکھنا ضروری هوگیا جو ریاست کے باشندوں کی عام فلاح وبهبود کے لئے اختیار کی گئی تھیں - مثلا عام معاشی حالات اور خاص کر ریاست کی غذائی ضروریات کے معامله میں توازن قایم رکھنے کے لئے نگرانی سے متعلق مختلف احکام کو باقی رکھنا پڑا - حکومت حیدرآباد لائق ستائش ہے که اس نے ممالک محروسه میں کسی امکانی غذائی قلت کا مقابله کرنے کے لئے بروقت اور موثر تدابیر اختیار کیں - اس حکمت عملی کی وجه سے حیدرآباد خشک سالی کے ان حالات سے بچ گیا جو همسایه صوبوں اور ریاستوں میں پائے جاتے هیں - اسی طرح همیں کپڑے اور عام استعمال کی دوسری چیزوں کی قلت کا بھی سامنا کرنا پڑا - اس پر طرفه یه که تاجروں اور بیوپاریوں کے ایک خاص طبقه میں نفع بازی کا رجحان نمایاں رہا جس کی وجه سے عوام کی مصیبتوں میں کافی اضافه هوگیا ہے - حکومت نے ان مصائب کو کم کرنے کے لئے ممکنه کوشش کی اور کررهی ہے -

غیرمعمولی حالات کے جاری رهنے کے باوجود حیدرآباد نے تمام سمتوں میں خاص کر ایک بهتر مستقبل کی منصوبه بندی کے معامله میں اطمینان بخش ترقی کی - عوام کی فلاح و بهبود کو آگے بڑھانے کی غرض سے کئی اهم اسکیمیں تکمیل پاچکی هیں اور ان میں سے بعض اهم اسکیموں پر کام شروع هوچکا ہے - ممالک محروسه میں تعلیم کی توسیع کے لئے ایک ۱۴ ساله پروگرام مرتب کیا گیا ہے جس پر ۵۰ کروڑ روپے کے مصارف عاید هوں گے - بعض منتخبه علاقوں میں ابتدائی جبری تعلیم کا نفاذ عمل میں آنے والا ہے - صحت عامه کے سلسله میں دور افتادہ مواضعات کے باشندوں کو بھی طبی امداد بہم پہونچانے کے لئے خاکے تیار کئے گئے هیں - علاقه واری شفاخانوں اور اضلاع کے هسپتالوں میں مختلف امراض کے اختصاصی علاج کے لئے ضروری سہولتیں مهیا کی جانے والی هیں -

اس امر کو محسوس کرتے هوئے که خوشحال اور مطمئن دیہی آبادی ملک کا سب کے قیمتی اثاثه هوتی ہے، حکومت نے زرعی طبقه کی فلاح و صلاح کے لئے ایک اسکیم منظور کی ہے جس پر اس کے نفاذ کے پہلے دس سال میں ۴۷٫۷۲ کروڑ روپے کے اخراجات کا تخمینه کیا گیا ہے- اس اسکیم کا مقصد یه ہے که زراعت میں مستقل اصلاحات کے ذریعه، جن میں نکلسی پیداوار کا بهتر انتظام اور امداد باهمی کے اصولوں پر کاشت کا طریقه شامل ہے، دیہی آبادی کے معیار زندگی کو اونچا کیا جائے - زراعتی ترقی کے ساتھ ساتھ صنعتی ترقی کی رفتار تیز تر کردی جائے گی - بڑی اور گھریلو

صنعتوں کی توسیع و ترقی سے متعلق منصوبے تیار کرلئے گئے ہیں ۔ اس سلسلہ میں اسکیم ترقیات وادی گوداوری کا بطور خاص ذکر کیا جانا چاہئے ۔ یہ برقی قوت اور آبپاشی کا ایک مشترکہ پراجکٹ ہے جس پر ۴۲ کروڑ روپے کے مصارف کا اندازہ کیا گیا ہے ۔ اس اسکیم کے تحت ایک مثالی صنعتی شہر کا قیام پیش نظر ہے جس کے نواح میں بڑے پیمانہ پر متعدد صنعتیں قایم کی جائیں گی ۔ اس اسکیم پر ابتدائی کام شروع ہوچکا ہے ۔ حکومت کی طرف سے جو صنعتی اور تجارتی وفد برطانیہ اور امریکہ کے صنعت کاروں سے روابط قایم کرنے اور ایسی مشینوں کی فرمایش کرنے کے لئے جو حیدرآباد کی صنعتی ترقی کے لئے درکار ہیں ان ممالک کو بھیجا گیا تھا اس نے اپنی مساعی میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے ۔

جیسا کہ ہمارے قارئین واقف ہیں حیدرآباد نے مستقبل قریب میں ریاست کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے ایک حوصلہ مندانہ لائحہ عمل مرتب کیا ہے ۔ ممالک محروسہ معاشی ترقی کے زبردست امکانات کا حامل اور قدرتی ذخائر سے مالامال ہے ۔ اگر چہ کثیر محفوظات مہیا کئے گئے ہیں پھر بھی ظاہر ہے کہ یہ ان بڑی اسکیموں کو عملی صورت دینے کے لئے کافی نہ ہوں گے جو ریاست کے باشندوں کی فلاح و بہبود کے لئے مرتب کی گئی ہیں ۔ ہمیں اس کا اعتراف کرلینا چاہئے کہ ہمارے موجودہ وسائل آمدنی ان کاموں کی تکمیل کے لئے کافی نہیں ہیں جو ہمیں انجام دینے ہیں ۔ اس کے معنی لازمی طور پر یہ ہوں گے کہ ان مختلف اسکیموں کی رقمی سبیل بندی کے لئے آمدنی کے تازہ وسائل سے کام لیا جائے جن کا مقصد حیدرآباد کو اس مرتبہ پر پہونچانا ہے جس کا وہ اپنے کثیر قدرتی وسائل کی وجہ سے مستحق ہے ۔

اس مشترکہ مقصد کی پیش رفت میں خاص طور پر ہم میں سے زیادہ متمول طبقوں کو ممکنہ قربانیاں دینی ہوں گی ۔ ہمیں اس بات کو محسوس کرنا چاہئے کہ ان معاملات میں اگر زیادہ نہیں تو کم سے کم اتنی ہی ذمہ داری ہم پر بھی عائد ہوتی ہے جتنی کے حکومت پر ۔ یہ مسلمہ اور ناقابل تردید حقیقت ہماری حوصلہ افزائی کا باعث ہونی چاہئے کہ حیدرآباد میں حکومت اور عوام کے مفادات مشترک ہیں ۔ ہمیں ان اعلی وارفع مقاصد کو رہنما بنانا چاہئے جنہیں ہمارے شاہ ذیجاہ نے (جن کی زندگی ریاست میں بسنے والے لاکھوں نفوس کی خدمت کے لئے وقف ہے) اپنے پیش نظر رکھا ہے ۔ ان گران بہا اور ناقابل تقسیم اثاثوں کی مدد سے ہم مسرت اور خوشحالی کی شاہراہ پر اعتماد کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں ۔

یہ تبصرہ نا مکمل رہ جائیگا اگر ریاست میں دستوری اصلاحات کی مرممہ اسکیم کے نفاذ کا تذکرہ نہ کیا جائے ۔ حیدرآباد اپنی دستوری ترقی کی تاریخ کے ایک نئے دور میں داخل ہورہا ہے ۔ اصلاحات کی مرممہ اسکیم کے تحت مقننہ کو ، جس میں منتخب شدہ اراکین کی اکثریت ہوگی، نئے اور اہم اختیارات و فرائض حاصل ہوں گے ۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان اصلاحات کو کامیابی کے ساتھ چلائیں کیونکہ ان کے ذریعہ ریاست کے نظم ونسق اور عوام کے درمیان زیادہ قریبی اور راست ربط قایم ہوجائیگا ۔

قارئین کو سال نو کی مبارک باد دیتے ہوئے ہم ان الفاظ کو دہرائے بغیر نہیں رہ سکتے جو ہزاکسلنسی سرمرزا اسمعیل صدراعظم باب حکومت نے فرمائے تھے ۔ سال نو کے ایک پیام میں ہزاکسلنسی نے فرمایا ۔ "ممکن ہے کہ ان کی (ہماری امیدوں اور تمناؤں کی) تکمیل میں ہمیں مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑے لیکن ہمیں چاہئے کہ سینہ سپر ہوکر ان کا مقابلہ کریں اور باہمی اتحاد واتفاق اور یک جہتی کے ساتھ ملک کی ترقی اور فلاح و بہبود کی کوشش کریں جس کے مواقع ہمیں خدا کے فضل سے اس مبارک دور میں بدرجہ اتم حاصل ہیں "

اس طرح اتحاد اور یک جہتی ہماری اجتماعی زندگی اور جدو جہد کی رہنما ہونی چاہئے ۔

* * * *

دوستانہ تعلقات ۔ یہ امر ہمارے لئے موجب افتخار ہے کہ حیدرآباد نے سابق ہندوستان کے لئے مذہبی ہم آہنگی اور فرقہ واری اتحاد کی ایک روشن مثال

قائم کی ہے - یہ ہماری ایک نہایت گرانبہا میراث ہے جو ہمیں ماضی سے ملی ہے - ہمارے اسلاف نے بین الفرقہ جاتی اتحاد و ہم آہنگی کی شاندار روایات کو قائم رکھنے کے لئے انتھک کوششیں کیں - اس باب میں خانوادہ آصفی نے نمایاں حصہ لیا اور اس کے ممتاز اراکین خصوصاً حضرت بندگان عالی نے جو مثال قائم فرمائی ہے اس کی تقلید میں تمام حیدرآبادی مذہبی رواداری کو تمام دوسری چیزوں پر ترجیح دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں - چنانچہ حیدرآباد آج بھی بڑی حدتک ان مناقشات اور اختلافات سے آزاد ہے جو ملک کے اکثر حصوں میں حیات عامہ کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں - قطع نظر ان تدابیر کے جو ریاست میں آبادی کے مختلف طبقوں کے درمیان زیادہ قریبی ربط و تعاون پیدا کرنے کے لئے اختیار کی گئی ہیں ریاست میں پائے جانے والے تمام مذاہب کے رہنماؤں نے مختلف فرقوں کے درمیان مفاہمت اور خیر سگالی کو ترقی دینے کے لئے ایک مشترکہ ادارہ قائم کیا ہے جو انجمن پیشوایان مذاهب کے نام سے موسوم ہے - اس انجمن نے اپنے مقصد کی پیش رفت میں قابل قدر خدمت انجام دی ہے - یہ اخوت انسانی کی تبلیغ کے کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتی - اس لئے یہ انجمن ان سب میں قدر و احترام کی نظر سے دیکھی جاتی ہے جو مختلف اهل مذاهب کے درمیان دوستانہ تعلقات کو ترقی دینے کے حامی ہیں -

ہز اکسلنسی سر مرزا اسمعیل نے انجمن پیشوایان مذاهب کے زیر اہتمام منعقد کردہ ایک سماجی تقریب میں مہمان اعزازی کی حیثیت سے شرکت کی - انجمن کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب مرحمت فرماتے ہوئے ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر نے امید ظاہر فرمائی کہ انجمن کے مقاصد اور اس کا اثر ان تدابیر کے کامیاب نفاذ کے لئے ممدو معاون ہوگا جو ممالک محروسہ کے معاشی اور سیاسی مسائل میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی غرض سے اختیار کی جا رہی ہیں - سر مرزا نے یہ بھی فرمایا کہ حیدرآباد میں ہمیں ایسی ہم آہنگی پیدا کرنے کے مواقع حاصل ہیں جو دوسروں کے لئے قابل تقلید ہوسکتی ہے - ہز اکسلنسی نے فرمایا :- ''اعلیٰحضرت بندگان عالی کی یہ دلی تمنا ہے کہ ان کی رعایا کے ہرفرد کی مساوی حوصلہ افزائی کی جائے، ترقی کے مساوی مواقع فراہم کئے جائیں ہر شخص کو اس کی صلاحیت کے لحاظ سے فلاح و بہبود حاصل ہو اور طمانیت قلب کے اکتساب کے امکانات حاصل رہیں ، آپس کی بدگمانیاں دور ہو جائیں اور دلوں میں بھی پیدا ہونےوالے خوف و خطر کا سدباب ہوجائے -،، حکومت سرکار عالی کا اس سے بہتر کوئی نصب العین نہیں ہوسکتا اور وہ بجا طور پر آبادی کے تمام طبقوں کے باہمی تعاون اور حکومت کے ساتھ ان کے اشتراک عمل پر بھروسہ رکھتی ہے -

ہمیں یقین ہے کہ ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر نے آبادی کے مختلف طبقوں کے تعاون کے لئے جو اپیل کی ہے اس کا تمام حیدرآبادی بلا لحاظ مذهب و ملت خیر مقدم کریں گے - اسی میں ان تمام پیچیدہ مسائل کا حل مضمر ہے جن سے ہم دو چار ہیں - دوسرے الفاظ میں ''اتحاد میں طاقت ہے اور نفاق میں تباہی،، -

* * * * * *

مزدوروں کی فلاح و بہبود- صنعتی ترقی کے اس دور میں مزدوروں کے مفادات کی پیش رفت اور حفاظت سے متعلق مسائل بڑھتی ہوئی اہمیت حاصل کرتے جارہے ہیں - وہ دن گذرگئے جب مزدور کو صنعتی ادارہ کے ایک جو نیر شریک کار کی حیثیت سے آسانی کے ساتھ نظر انداز کیا جاتا تھا اور محنت اور سرمایہ کے مشترکہ معاملات میں اس کی کوئی آواز نہ تھی- اب اس نے اپنے لئے ایک ایسا مقام پیدا کرلیا ہے کہ اس کے مطالبوں کی طرف مناسب اور فوری توجہ کئے بغیر کوئی چارہ نہیں-

حکومت سرکار عالی زمانہ کےساتھ ساتھ چلتی رہی ہے- اس نے مزدوروں کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانے اور سرمایہ اور محنت کے درمیان ایک خوشگوار توازن قائم رکھنے کے لئے تدابیر اختیار کی ہیں - اس دانشمندانہ حکمت عملی کے مفید نتائج کو سبھوں نے محسوس کیا ہے - ان کا عملی ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہے کہ ممالک محروسہ میں

محنت اور سرمایہ کے درمیان تنازعات نسبتاً کم اور غیر اہم ہیں ۔ دنیا کے دوسرے حصوں کے مقابلہ میں ہمیں شدید اور خوف ناک نوعیت کے نزاعات سے سابقہ نہیں پڑتا ۔ اس خوشگوار صورت حال کے لئے تمام فریق یکساں طور پر تعریف اور ستائش کے مستحق ہیں ۔ آئینی مشاورتی مجلس مزدوران کے ایک حالیہ اجلاس میں آنریبل نواب ظہیر یار جنگ بہادر صدر المہام لیبر سرکار عالی نے ممالک محروسہ میں مزدوروں کے موقف پر تبصرہ فرمایا اور ان تدابیر پر روشنی ڈالی جو مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت کی طرف سے اختیار کی گئی ہیں ۔ آپ نے تمام متعلقہ لوگوں سے اپیل کی وہ نہ تو حقائق کو نظر انداز کریں اور نہ دوسروں کی اندھی تقلید کریں ۔ نواب صاحب نے اس امر کا اعتراف فرمایا کہ ہمارا موجودہ معاشی نظام تنظیم جدید کا محتاج ہے ۔ آپ نے مزدور کے معیار زندگی کو اونچا کرنے کی شدید ضرورت کو بلا تامل تسلیم کیا بلکہ اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر فرمایا کہ زرعی اور صنعتی پیداوار میں اضافہ کرنے کی کوشش میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ مزدور، جو سرمایہ دار کا سب سے بڑا سرمایہ ہوتا ہے، خسارہ میں نہ رہے ۔ ساتھ ہی آپ نے ان طریقوں کی جذباتی تقلید کے خلاف بھی تنبیہ فرمائی جو کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے دوسری جگہ اختیار کئے گئے ہیں ۔ آپ نے یہ تجویز پیش کی کہ تمام فریقوں ۔ محنت سرمایہ اور حکومت ۔ کو چاہئے کہ وہ عام انسانوں کے فائدہ کے لئے ملک کی صنعتی اور زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے کی مشترکہ جد و جہد شروع کریں ۔ نواب صاحب نے حاضرین کو یقین دلایا کہ حکومت مزدوروں کو خوشحال اور مطمئن زندگی بسر کرتا ہوا دیکھنے کی خواہش مند ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ممکنہ سعی کرے گی ۔

معلومات حیدر آباد میں
شائع شدہ مضامین اس رسالہ کے حوالہ سے یا بغیر حوالہ
کے کلی یا جزوی طور پر دوبارہ شائع کئے جاسکتے ہیں ۔

موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۶ف

قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے فیاضانہ گنجائشیں

صنعتی ترقی کی رفتار تیز کردی جائیگی

ریاست حیدرآباد کے پہلے ما بعد جنگ موازنہ میں خالص فاضلات کا اندازہ ۱۶۵،۶۰ لاکھ روپے کیا گیا ہے ۔ اندازہ آمدنی (۲۰۵،۶۴ لاکھ روپے) پچھلے سب اندازوں سے بڑا ہے اور سال ما قبل جنگ کے اندازہ سے ۱۲۵ فی صد زاید ہے ۔ سنہ ۱۳۵۶ف کے اندازہ موازنہ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ممالک محروسہ کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے جو مختلف اسکیمیں مرتب کی گئی ہیں انہیں روبہ عمل لانے میں رقمی مشکلات کو حائل ہونے نہیں دیا جائے گا ۔ مستقبل کی ترقی اور منصوبہ بندی کے معاملہ میں حکومت کی پالیسی کا یہ قطعی اعلان اس کی اس خواہش کا آئینہ دار ہے کہ اون تمام اسکیموں کی تکمیل کو ترجیح دی جائے جو ریاست کی خوشحالی اور اس کے باشندوں کی فلاح و بہبود میں اضافہ کرنے والی ہیں ۔

موازنہ میں ریاست کی صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے سے متعلق جو متعدد تجاویز پیش کی گئی ہیں ان میں حکومت کا یہ فیصلہ خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ فنی صنعتی اور دیگر اسکیموں کی تیاری اور جانچ کے لئے ایک فنی صنعتی ادارہ قائم کیا جائے ۔

آنریبل نواب زاھد جنگ بہادر صدر المہام فینانس حکومت سرکارعالی نے مابعد جنگ کا پہلا موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۶ف (۴۷ - ۱۹۴۶ع) ان خوش آیند الفاظ کے ساتھ پیش کیا ۔ ''ایک شاندار مستقبل حیدرآباد کے لئے چشم براہ ہے اور وہ مستقبل کا مقابلہ اعتماد کے ساتھ کرسکتا ہے ،،۔ اس موازنہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ موجودہ دستور کے تحت یہ آخری موازنہ ہے ۔ کیونکہ آیندہ سال سے موازنہ مقننہ کے سامنے پیش ہوا کرے گا ۔ ۔

اخراجات پیمانہ کبیر

اندازہ موازنہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے ممالک محروسہ کے معاشی ارتقاء اور سماجی و تعلیمی خدمات میں توسیع کی خاطر اخراجات پیمانہ کبیر کا تہیہ کرلیا ہے ۔ صدر المہام فینانس نے اس امر پر زور دیا کہ '' ملک کے لئے حقیقی اور بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ معاشی سرگرمی اور روزگار کو بلند معیار پر قایم رکھا جائے اور اس کے لئے اخراجات پیمانہ کبیر کم از کم اس وقت تک کے لئے ضروری ہیں جب تک صنعتی اسکیمیں چل نہ نکلیں ،،۔ یہ بتاتے ہوئے کہ حیدرآباد زمانہ مابعد جنگ کا آغاز کثیر رقمی وسائل اور محصول اندازی کے کافی ذرائع کے ساتھ جنھیں اب تک ھاتھ نہیں لگایا گیا ہے کررھا ہے ، آنریبل نواب زاھد جنگ بہادر نے نظام محصول اندازی کی نئی تنظیم اور مستقبل قریب میں بالراست محصولوں کے نفاذ کے امکانات

کی جانب اشارہ کیا ۔ انہوں نے فرمایا :- ” ہمارا طریقہ محصول اندازی کافی تقویت نئی تنظیم اور از سرنو ترتیب کا محتاج ہے ۔ سردست یہ تقریباً بالکلیہ بالواسطہ محاصل پر مشتمل ہے جن کا بار غریب اور ادنی متوسط طبقات پر بہت زیادہ پڑتا ہے ۔ حکومت سرکارعالی اس میں تبدیلی کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے اوراس مقصد کے لئے تجاویز پر غور کررہی ہے جب یہ تجاویز مکمل ہوجائینگی تو نفاذ سے قبل انہیں عوام کی تنقید کے لئے شایع کردیا جائے گا ۔ بعض دوسرے اعتبارات سے بھی ہمارا نظام محاصل از سر نو تنظیم کا محتاج ہے ۔ اسی طرح مقامی محاصل پر توجہ کی ضرورت ہے تا کہ مقامی سرگرمیوں کے لئے زائد وسائل مہیا ہوسکیں ۔

روایتی طریقہ میں تبدیلی

موازنہ سنہ ۱۳۵٦ف میں محاصل اورسرمایہ کے مابین خرچ کی تقسیم اور اخراجات سرمایہ کی مالیاتی سبیل کے روایتی طریقہ میں ایک اہم تبدیلی کی گئی ہے ۔ مابقی ہندوستان کی طرح اس معاملہ میں حیدرآباد بھی محتاط پالیسی پر عمل پیرا رہا ہے لیکن معاشی ترقی کے سلسلے میں جو کثیر اخراجات پیش نظر ہیں ان کے لحاظ سے اس پالیسی میں اب ترمیم ضروری ہو گئی ہے ۔ چنانچہ حکومت سرکارعالی نے تصفیہ کیا ہے کہ ان تمام اخراجات کا بار جو مادی اور مستقل نوعیت کے اثاثوں کی تخلیق کے لئے عائد ہوں سرمایہ پر ڈالا جائے بشرطیکہ یہ اثاثے ایسے ہوں جن سے ملک کی قوت پیداآوری میں بالواسط یا بلا واسطہ طور پر اضافہ ہوتا ہو ۔ اس کے علاوہ سرمایہ میں محسوب شدنی تمام اخراجات کی پابجائی کے لئے قرضہ سے حاصل شدہ رقم استعمال کی جاسکے گی ۔

اندازہ موازنہ سنہ ۱۳۵٦ف (۴۷-۱۹۴٦ع)

آمدنی

گزشتہ سال کے مرسمہ تخمینہ (۲۰٦۲,۲۸) لاکھ روپیہ کے مقابلہ میں اندازہ آمدنی (۲۰۵۷,٦۴) لاکھ روپیہ ہے ۔

(۴,٦۴) لاکھ روپیہ کی کمی مختلف ابواب میں کمی بیشی کے سبب ہوئی ہے ۔

خرچ

سنہ ۱۳۵۵ف (۴٦-۱۹۴۵ع) کے مرسمہ تخمینہ (۱٦۰۰,۸۲) لاکھ روپیہ کے مقابلہ میں موازنہ سنہ ۵٦ف (۴۷-٦۴ع) میں جملہ (۱۹۷۹,۱۲) لاکھ روپیہ کے خرچ کی گنجائش رکھی گئی ہے جن کے منجملہ (۲۰۰,۱۹) لاکھ روپیہ توسیع تعلیم وطبی خدمات اور زرعی ترقی وغیرہ سے متعلق جدید ابواب خرچ کے لئے ہیں ۔ تجویز یہ ہے کہ اس خرچ کے منجملہ (۱۸۹۲,۰۴) لاکھ روپیہ کی پابجائی محاصل جاریہ سے کی جائے اورمابقی (۸۷,۰۸) لاکھ روپیہ کی پابجائی محفوظ قحط (Famine Insurance Fund) (۵۳,۴۷ لاکھ) ، محفوظ صنعتی (Industrial Trust Fund) (۸,۱۷ لاکھ)، روڈ فنڈ (Road Fund) (۵,۰۰ لاکھ) اور غیر سوخت شدنی گنجائشوں کی بچت (۲۰,۵۴ لاکھ) سے کی جائے ۔ اس طرح خالص فاضلات آمدنی کا اندازہ (۱٦۵,٦۰) لاکھ روپیہ ہے ۔

زاید گنجائشیں

تعلیات کے لئے (۲۵۸,۹۷) لاکھ روپیہ امکنہ و رسل و رسائل کے لئے (۱۳٦,۹۳) لاکھ روپیہ طبابت و صحت عامہ کے لئے (۸۱,۰۰) لاکھ روپیہ اور صفائی و آرائش عامہ کے لئے (٦۲,۳۸) لاکھ روپیہ کی کثیر رقمی گنجائشوں کے علاوہ زراعت ، آبپاشی ، صنعت و حرفت وغیرہ جیسے مدات کے لئے کافی زائد رقوم مہیا کی گئی ہیں ۔ صفائی و آرائش عامہ کے تحت مجلس آرائش بلدہ کو غریب اور ادنی متوسط طبقات کے لئے نئے مکانات کی تعمیر کی غرض سے (۵,۰۰) لاکھ روپیہ کا قرضہ اور کارہائے آبرسانی بلدہ کی نئی تعمیر کے لئے (٦,۰۰) لاکھ روپیہ کی گنجائش شریک ہے ۔ اس کے علاوہ موازنہ میں سررشتہ کندید گی باولیات کے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے (۲۴,۰۰) لاکھ روپیہ کی رقم شریک ہے ۔

موازنہ بیک نظر

(اعداد لاکھ روپیہ کو ظاہر کرتے ہیں)

ابواب	حقیقی				اندازہ موازنہ	مرمّمہ تخمینہ	اندازہ موازنہ
	سنہ ۱۳۵۱	سنہ ۱۳۵۲	سنہ ۱۳۵۳	سنہ ۱۳۵۴	سنہ ۱۳۵۵	سنہ ۱۳۵۵	سنہ ۱۳۵۶
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
جملہ آمدنی ابواب سرکاری	۹۵۳٫۸۷	۱۱۹۸٫۹۹	۱۶۳۶٫۰۸	۱۸۲۸٫۱۸	۱۵۸۲٫۳۳	۲۰۶۲٫۲۸	۲۰۵۷٫۶۳
جملہ خرچ ابواب سرکاری	۱۰۰۲٫۳۵	۱۱۹۷٫۰۳	۱۲۲۱٫۳۶	۱۳۳۳٫۲۶	۱۷۲۰٫۳۰	۱۶۰۰٫۸۲	۱۹۷۹٫۱۲
خرچ عاید شدنی بہ فنڈ و محفوظات	۱۰۶٫۴۰	۳۴٫۰۰	۹٫۲۹	۸۵٫۷۳	۱۷۱٫۳۰	۷۱٫۱۲	۸۷٫۰۸
خالص خرچ ابواب سرکاری جس کا بار محاصل پر عاید کیا گیا	۸۹۵٫۹۵	۱۱۶۲٫۹۸	۱۲۱۲٫۱۷	۱۳۴۷٫۰۳	۱۵۴۹٫۱۰	۱۵۲۹٫۷۰	۱۸۹۲٫۰۴
واصلات آمدنی	۵۷٫۹۲	۳۶٫۰۱	۴۳۳٫۹۱	۴۸۰٫۶۵	۳۳٫۳۳	۵۳۲٫۵۸	۱۶۵٫۶۰
اخراجات سرمایہ	۴۳٫۵۸	۳۰٫۴۴	۲۵٫۶۲	۴۱٫۰۳	۲۲۱٫۰۵	۲۰۲٫۰۴	۶۸۹٫۲۶

تعلیمات

گزشتہ سالوں کی طرح گنجائش موازنہ کے تعین میں تعلیم کو ترجیح دینے کی ضرورت پوری طرح محسوس کی گئی ہے۔ چونکہ گزشتہ سال کی نافذ شدہ اسکیموں کا پورا اثر سنہ ۱۳۵۶ف (۴۷-۱۹۴۶ع) میں محسوس ہوگا اس لئے ان کے مکمل نفاذ کے لئے سنہ ۱۳۵۶ف میں کثیر رقمی گنجائشیں مہیا کی گئی ہیں۔ جملہ گنجائش (۳۰۱٫۷۶) لاکھ روپیہ کی ہے۔ چونکہ سررشتہ تعلیمات کے لئے بعض اسکیموں کو اواخر سنہ ۱۳۵۶ف میں شروع ہونے والے سال تعلیمی سے قبل نافذ کرنا مشکل ہوگا اس لئے جملہ (۴۲٫۷۹) لاکھ روپیہ کی یکمشت منہائی کردی گئی ہے جس سے گنجائش (۲۰۸٫۸۷) لاکھ روپیہ تک گھٹ گئی ہے۔ لیکن سررشتہ کو اس کی آزادی رہے گی کہ بشرط امکان سال زیر بحث کے پروگرام میں شامل کی ہوئی اسکیموں پر پورے (۳۰۱٫۷۶) لاکھ روپیہ صرف کرے۔ ابواب خرچ میں ایک جدید اور اہم چیز جس کا تذکرہ ضروری ہے ابتدائی تعلیم ہے۔ بعض منتخب علاقوں میں ابتدائی جبری تعلیم کے نفاذ کے لئے (۱۰٫۰۰) لاکھ روپیہ شریک ہیں۔

اس کے علاوہ موازنہ سنہ ۱۳۴۶ف (۴۷-۱۹۴۶ع) میں بیرون ملک کے وظائف تعلیمی کے لئے سال گزشتہ کے (۱۵٫۰۰) لاکھ روپیہ کے مقابلہ میں جملہ (۴۵٫۰۰) لاکھ روپیہ شریک ہیں۔ گنجائش وظائف تعلیمی سے سنہ ۱۳۵۵ف میں پورے طور پر استفادہ نہیں کیا جاسکا کیونکہ طلباء کو بیرونی جامعات میں داخلہ اور جہازوں میں جگہ نہ مل سکی۔ موازنہ سنہ ۱۳۵۶ف (۴۷-۱۹۴۶ع) میں ان تمام منظورہ وظائف اور ڈپوٹیشن کے علاوہ مزید (۲۰۰) وظائف اور ڈپوٹیشنس کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ زراعت و علاج حیوانات کے کالجوں کے لئے بھی موازنہ میں (۳٫۰۵) لاکھ روپیہ کی گنجائش شریک ہے۔

قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے موازنہ سنہ ۱۳۵۶ف میں مزید رقمی گنجائشیں۔
(اعداد لاکھ روپیہ کو ظاہر کرتے ہیں)

سررشتہ		
مالگزاری	(۱) بہبودی پست اقوام	۳،۰۰
جنگلات	(۲) افزائش صحرا	۱،۶۷
تعلیمات	(۳) ابتدائی و ثانوی مدارس کا قیام اور تنظیم	۱۷،۲۲
	(۴) لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے صنعتی اور فنی مدارس کا قیام اور تنظیم	۱۷،۳۷
	(۵) تعلیم بالغاں	۴،۰۰
	(۶) جبری ابتدائی تعلیم	۱۰،۰۰
	(۷) وظائف تعلیمی	۳۰،۰۰
	(۸) جامعہ عثمانیہ اور دیگر کلیہ جات میں توسیع	۹،۰۴
	(۹) استادوں اور استانیوں کی تربیت	۳،۰۴
طبابت و صحت عامه	(۱۰) شفا خانہ جات اضلاع میں جذام کے مراکز	۲،۱۱
	(۱۱) کان، ناک اور حلق کے جدید شفا خانے	۲،۰۰
	(۱۲) شفاخانوں میں نرسوں اور وارڈ بوائز وغیرہ کی تعداد میں اضافہ	۴،۰۰
زراعت	(۱۳) اجتماعی کاشت کے لئے ٹریکٹرز کی خریداری	۹،۲۳
صنعت و حرفت	(۱۴) شعبہ صنعتی انجنیری کے لئے رقمی گنجائش اور دیہی صنعتی تربیتی مراکز وغیرہ کی توسیع	۲،۰۰
	(۱۵) دستی پارچہ بافی	۱۹،۳۵
معدنیات	(۱۶) کان کنی طلا	۲۵،۰۰
تعمیرات	(۱۷) کار ہائے آبپاشی تنگبھدرا	۱۳۲،۱۴
	(۱۸) راجولی بنڈہ ابنی کٹ پراجکٹ	۳۰،۰۰
	(۱۹) سڑکوں کی تعمیر	۶۴،۶۰
	(۲۰) برقابی اسکیم نظام ساگر	۳۹،۰۰
	(۲۱) کار ہائے آبرسانی بلدہ کی تعمیر جدید	۶،۰۰
تنظیم ما بعد جنگ	(۲۲) اسکیم ترقیات وادی گوداوری	۱۳۵،۷۸
ریلوے	(۲۳) تعمیر ریلوے	۱۰۶،۰۴
حکومت مقامی	(۲۴) مقامی مجالس کے تحت قصبات اور شہروں کی آرائش	۲۵،۰۰

طبابت و صحت عامه

فنی عملہ کی قلت، نئی عمارتوں کی تعمیر میں دشواریوں توسیع سررشتہ کے اغراض کے لئے کلیہ طبیہ عثمانیہ سے کامیاب ہونے والے ڈاکٹروں اور نرسوں کی نسبتاً کم تعداد اور اسٹورز اور دیگر سازوسامان کی فراہمی میں دقتوں کے باعث سررشتہ طباعت و صحت عامہ کی سرگرمیاں متاثر ہوئیں۔

ان مشکلات کے آئندہ سال بھی قایم رہنے کا امکان ہے گو یہ ممکن ہے کہ ان میں کسی قدر کمی ہوجائے۔ موازنہ میں ان تمام اسکیموں کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے جو سنہ ۱۳۵۵ف میں شروع نہ کی جاسکیں یا نامکمل رہ گئی ہیں۔ ان کے علاوہ چند دوسری پسندیدہ اغراض مثلاً زائد دیہی دواخانوں کے قیام، مختلف شفاخانوں میں عملہ

کی تعداد اور مقیم مریضوں کے لئے گنجائش میں اضافہ، اضلاع پر جذام کے مراکز، کان ناک اور حلق کے نئے شفاخانوں اور انسداد امراض متعدی کے لئے زائد سہولتوں کی فراہمی کے لئے رقمیں شریک ھیں۔ سررشتہ کے پاس چند دوسری اسکیمیں بھی ھیں ۔ لیکن یہ ابھی اتنی مکمل نہیں ہوئی ھیں کہ ان کو موازنہ میں شریک کیا جاسکے ۔ اگر دوران سال میں کافی ترقی کرلی جائے تو فراھمی گنجائش کے لئے خاص طور پر کارروائی کی جائے گی تاکہ ان کے نفاذ میں دیر نہ ہو۔

قومی تعمیری سرگرمیوں پر اخراجات کی رفتار

(۱۳۴۸ - ۱۳۵۶ف)

(اعداد لاکھ روپیہ کو ظاہر کرتے ھیں)

ابواب	سنہ ۱۳۴۸ف فصلی		سنہ ۱۳۵۶ فصلی		حقیقی خرچ سنہ
	خرچ	فیصد تناسب به آمدنی	خرچ	فیصد تناسب به آمدنی	۱۳۴۸ف پر فیصد اضافہ
تعلیمات	۹۳،۹۵	۱۰،۲۷	۲۵۸،۹۷	۱۲،۵۸	۱۷۵،۶۴
طبابت و صحت عامہ	۳۰،۸۸	۳،۳۷	۸۱،۰۰	۳،۹۴	۱۶۲،۳۰
زراعت	۷،۶۷	،۸۳	۲۴،۵۸	۱،۱۹	۲۲۰،۴۶
علاج حیوانات	۵،۲۸	،۵۷	۱۸،۸۰	،۹۱	۲۵۶،۰۶
امداد باھمی	۴،۶۷	،۵۱	۱۱،۴۵	،۵۵	۱۴۵،۱۸
صفائی و آرائش عامہ	۲۸،۰۵	۳،۶۶	۶۲،۳۸	۳،۰۳	۱۲۲،۳۸
امکنہ و شوارع	۷۷،۳۷	۸،۴۵	۱۳۶،۹۳	۶،۶۵	۷۶،۹۸
آبپاشی	۱۴،۶۴	۱،۶۰	۳۷،۵۰	۱،۸۲	۱۵۶،۱۴
صنعت و حرفت	۳،۹۲	،۴۲	۴۵،۲۲	۲،۱۹	۱۰۵۳،۵۷
قحط	۱۴،۴۴	۱،۵۷	۵۳،۳۷	۲،۵۹	۲۶۹،۵۹
	۲۸۰،۸۷	۳۱،۲۵	۷۳۰،۵۴	۳۵،۴۵	۱۵۹،۹۸

زراعت و علاج حیوانات

(۱۵) ٹریکٹروں کی خریدی اور دوسرے متعلقہ متوالی اخراجات کے لئے (۹،۲۳) لاکھ روپیہ کی گنجائش شریک ھے۔ سررشتہ علاج حیوانات نے نسبتاً اچھی ترقی کی ھے اور افزائش نسل مویشیاں اور بھیڑوں کی پرورش وغیرہ سے متعلق کافی اسکیمیں شروع کرچکا ھے جو سررشتہ کے مابعد جنگ منصوبوں کے ضمن میں منظور ہوئی تھیں ۔

اخراجات سرمایہ

سنہ ۱۳۵۵ف کی گنجائش رقمی (۲۲۱،۰۵) لاکھ روپیہ کے مقابلہ میں (۶۸۹،۲۶) لاکھ روپیہ کے ابواب شریک ھیں ۔ لیکن حقیقی خرچ (۵۰۰،۰۰) لاکھ روپیہ سے زیادہ ہونے کی توقع نہیں ھے۔ اھم ابواب یہ ھیں ۔تعمیر ریلوے (۱۰۶،۰۴) لاکھ روپے، کارھائے آبپاشی (۱۸۱،۵۰) لاکھ روپیہ جس کے منجملہ (۱۳۲،۱۴) لاکھ روپیہ تنگبھدرا پراجکٹ کے لئے مختص ھیں) برقابی اسکیم نظام ساگر (۳۹،۰۰ لاکھ روپیہ) ، سڑکوں کی تعمیر (۶۴،۶۰ لاکھ روپیہ) کارھائے ترقیات تحت مجالس مقامی (۲۵،۰۰) لاکھ روپیہ اسکیم ترقیات وادی گوداوری (۱۴۵،۷۸ لاکھ روپیہ) ، اور کار ھائے سیول (۹۵،۷۴ لاکھ روپیہ) ۔

ترقیات کی منصوبہ بندی

گزشتہ سالوں میں منصوبہ بندی کے کام میں کافی ترقی ہوئی اور بہت سی اسکیمیں نفاذ کے لئے سررشتہ جات متعلقہ کے سپرد کردی گئیں ۔ سنہ ۱۳۵۵ف زیادہ تر اس

کام کے لئے وقف رہا کہ جہاں جہاں ضرورت تھی تفصیلی منصوبے تیار کئے جائیں اور جو منصوبے کافی ترقی کرچکے ہیں انہیں روبہ عمل لایا جائے ۔ زرعی ترقیات کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا ہے جو زرعی تحقیقات فصلوں کی اصلاح ، باغبانی ، مظاہرات ، نشر و اشاعت ، تعلیم ، خشک زراعت ، پشتہ بندی ، نکاسی وغیرہ جیسے مسائل سے متعلق ہے ۔ توقع ہے کہ یہ منصوبہ مستقبل قریب میں مکمل ہوجائے گا ۔ لیکن اس کا اندیشہ ہے کہ اس کے نفاذ کا کام اس وقت تک زیادہ آگے نہ بڑھ سکے گا جب تک کہ تربیت یافتہ لوگ فراہم نہ ہو جائیں ۔

طبابت وصحت عامہ کی توسیع کے منصوبوں پر بھور کمیٹی (Bhore Committee) کی رپوٹ کی روشنی میں نظر ثانی کی جارہی ہے ۔ اعلی ثانوی تعلیم (جس میں فنی تعلیم بھی شامل ہے) کی توسیع کے لئے ایک سات سالہ اسکیم منظور کی جاچکی ہے اور سررشتہ تعلیمات نے وافر رقمی گنجائشوں کی مدد سے ان کا آغاز کردیا ہے ۔ ابتدائی جبری تعلیم کے نفاذ کے لئے ایک قانون منظور ہوچکا ہے اور آیندہ سال بعض علاقوں میں اسے شروع کرنے کا قصد ہے ۔

رسل و رسائل

سڑکوں کے پروگرام کے تخمینے (رقمی ۴۲،۳۴ کروڑ روپیہ) تیار کئے جا چکے ہیں اور پہلے ۵ سال کے لئے تقدیم کا خاکہ تیار کیا جارہا ہے ۔ سررشتہ تعمیرات نے کام شروع کردیا ہے اور موازنہ میں مناسب رقمی گنجائش مہیا کی گئی ہے جو لازماً تعمیر کے لئے قابل حصول فنی انتظامات کی استعداد کے تابع ہوگی ۔ شہروں میں مکانوں کی تعمیر کے لئے ایک دس سالہ پروگرام (رقمی ۱۵،۰۰ کروڑ روپیہ) اور دیہاتوں میں اسی غرض کے لئے ایک پانچ سالہ پروگرام زیر غور ہے ۔

صنعتی ترقی

صنعتوں کی منصوبہ بندی اور صنعتی اسکیموں کے نفاذ کے سلسلہ میں کافی ترقی کی جاچکی ہے ۔ گھریلو صنعتوں مثلاً دستی پارچہ بافی ، موزہ بافی ، مرغبانی ، روغن سازی ، نمک سازی ، "ٹسر سلک" ، افزائش بط ، دباغت وغیرہ کی توسیع کے لئے اسکیمیں تیار کی جاچکی ہیں جن میں سے بیشتر سررشتہ جات متعلقہ کے حوالے کردی گئی ہیں اور وہ کارروائی کررہے ہیں ۔ دستی پارچہ بافی کی اسکیم قطعی طور پر منظور ہوچکی ہے ۔

سوتی پارچہ بافی کے تین مراکز قایم کرنے کے لئے کارروائی کی جارہی ہے ۔ ان میں (۷۰،۰۰۰) تکلے ہوں گے مشینوں کی بہم رسانی کے لئے فرمائش کی جاچکی ہے ۔ اپنی ضروریات اور قابل حصول اشیائے خام کے مدنظر ہمیں کم از کم تین یا چار مزید مراکز کی ضرورت ہے اور اس پہلو پر غور کیا جارہا ہے ۔ جہاں تک مصنوعی ریشم کے کارخانے کا تعلق ہے ایک خانگی کمپنی (Acetate Process) کے اصول پر کام کرنے کے لئے مشنری وغیرہ کی فرمائش کرچکی ہے ۔ توقع ہے کہ یہ کارخانہ دوسال میں چالو ہوجائے گا ۔ ایک دوسری خانگی کمپنی مصنوعی ریشم کا ایک اور کارخانہ (Viscose process) کے اصول پر قایم کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے ۔

تختہ سلک محفوظات بر ختم سنہ ۱۳۵۶ ف

(اعداد لاکھ روپیہ کو ظاہر کرتے ہیں)

نام محفوظ	مقدار سلک
۱۔ محفوظ ترقیات مابعد جنگ	۳۷۶۹،۵۸
۲۔ محفوظ برائے تحفظ قیمت تمسکات	۲۳۱،۷۹
۳۔ محفوظ برائے استقامت سکہ عثمانیہ	۳۰۰،۰۰
۴۔ محفوظ قحط	۲۴۸،۶۸
۵۔ محفوظ برائے انفکاک قرضہ	۵۸۲،۲۳
۶۔ محفوظ امانتی	۲۴۵،۶۰

کارخانہ شکر سازی کی توسیع کا کام شروع کردیا گیا ہے اور مشنری کے لئے فرمائش کی جاچکی ہے ۔ اسی طرح کارخانہ کاغذ سازی سرپور میں توسیع کی جارہی ہے تاکہ اخباری کاغذ تیار کیا جاسکے ۔ یہ ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا اقدام ہوگا ۔ نائٹروجنی کھاد کی تیاری کے لئے بھی ایک اسکیم مرتب کی جارہی ہے ۔

قوت محرکہ

برقابی اور آبپاشی کی اسکیموں میں سے برقابی اسکیم نظام ساگر اور تنگبھدرا ، مانیر اور ڈنڈی کی آبپاشی کی اسکیمیں شروع کی جاچکی ھیں۔ وادی گوداوری میں حراری مشنری سے متعلق اسکیم بھی کافی آگے بڑھ چکی ھے اور قوت پیدا کرنے والی مشنری کے لئے فرمائش کی جاچکی ھے۔

اسکیم وادی گوداوری

جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ھے وادی گوداوری کے رقبہ کو خام اشیاء ، بہمرسانی آب اور کوئلے کی کانوں سے قربت کی بناء پر حیدرآباد کے تعمیری منصوبوں میں بے مثل آسانیاں حاصل ھیں - اس لئے اس کی ترقیات کے لئے موازنہ میں (۱۴۰,۷۸) لاکھ روپیہ کی گنجائش شریک ھے - سنہ ۱۳۵۵ف میں حراری مشنری ، روغن سازی کی مشنری اور کاسٹک سوڈا کے کارخانے سے متعلق پیشگی ادائیوں کے لئے اور اس رقبہ میں ابتدائی پیمائشات وغیرہ کی غرض سے (۷۲,۰۰) لاکھ روپیہ منظور کئے گئے تھے - انگلستان کے کارخانوں کو حراری مشنری کے لئے (۴,۵۴,۲۷۵) پونڈ کی فرمائش دی جاچکی ھے - توقع ھے کہ سنہ ۱۹۴۸ع کے وسط سے یہ مشنری کام شروع کردے گی - اس رقبہ کے لئے زرعی تحقیقاتی اسکیم بھی ، جس کی لاگت (۲۳,۰۰) لاکھ روپیہ ھوتی ھے ، منظور کی جاچکی ھے - ترقیات کے پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے ایک وسیع الاقتدار " اتھارٹی " (Authority) کا قیام عمل میں آچکا ھے اور امید ھے کہ سنہ ۱۳۵۶ف اور سنیں مابعد میں اس جانب نمایاں ترقی ھوگی -

صنعتی و فنی ادارہ

حکومت حیدرآباد نے ترقیات کے لئے جو حوصلہ مندانہ پروگرام تیار کیا ھے اس کو عاجلانہ طور پر روبہ عمل لانے میں جو دشواریاں حائل ھیں اون کی طرف اشارہ کرتے ھوئے آنریبل نواب زاھد جنگ بہادر نے معاشی ترقی اور تعلیمی و سماجی خدمات کے سلسلے میں خاکہ سازی (Designing) انتظام اور نگرانی کے لئے تربیت یافتہ آدمیوں کی قلت کا خاص طور پر ذکر کیا - انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ دوسری رکاوٹ نفع آور ساز و سامان کی المناک قلت اور ھندوستان جیسے پس افتادہ ملک کے کثیر مطالبات کو پورا کرنے کے لئے امریکہ اور انگلستان کے کانوں کی معذوری ھے - اس سلسلے میں صدر المہام فینانس نے اس امر کا انکشاف کیا کہ حکومت ان دونوں امور کا ضروری انتظام کررھی ھے - اس نے یہ تصفیہ کیا ھے کہ تجربہ کار انجینیروں ، ماھرین معاشیات اور منصوبہ سازوں پرمشتمل ایک صنعتی وفنی ادارہ قایم کیا جائے - اس ادارہ کا کام یہ ھوگا کہ فنی اور صنعتی اسکیمیں تیار کرے اور اون کی جانچ کرے - یہ ادارہ حکومت اور ایسے خانگی صناعون کو جو صنعتوں کے قیام کے خواھشمند ھوں اور اس کی اھلیت بھی رکھتے ھوں مشورہ دے گا اور ابنائے ملک کی عام فلاح و بہبود کی اسکیمیں تیار کرنے اور ان کے متعلق مشورہ دینے کا بھی مجاز ھوگا - جہاں تک نوجوانوں کی اعلی تربیت کا تعلق ھے حکومت سرکارعالی منتخبہ اشخاص کو بیرونی ممالک میں ٹریننگ کے لئے بھیجنے کے معاملہ میں پورا حصہ لے رھی ھے

نفع آور ساز و سامان کی قلت کے متعلق صدر المہام بہادر فینانس نے فرمایا کہ اس معاملہ میں حیدرآباد بالکلیہ ناکام نہیں رھا ھے - ضروری سامان کے لئے فرمائشیں کی جاچکی ھیں اور مناسب تواریخ پر اس کی وصولی کی توقع ھے حیدرآباد کا صنعتی وفد جو اس وقت سلطنت متحدہ و ممالک متحدہ امریکہ کا دورہ کررھا ھے ، وھاں کے صناعوں سے روابط پیدا کرکے ان کی امداد حاصل کررھا ھے اورتعلقات استوار کر رھا ھے - ایسے تکلوں کا ایک ایسا ذریعہ معلوم کرنے میں کامیابی ھوگئی ھے جہاں ان کے غیرمعمولی طور پر قلیل مدت میں بہم پہونچائے جانے کا امکان ھے - اس کے علاوہ لوھے اور فولاد کی پیداوار کے متعلق حیدرآباد کی اسکیم کے سلسلے میں ایک مصروف کمپنی کی فنی امداد بھی انہوں نے حاصل کرلی ھے- چنانچہ تین ماھرین حیدرآباد آرھے ھیں تاکہ پراجکٹ کی جانچ کرکے اس کے معاشی

مالیاتی اور فنی پہلوؤں کے متعلق رپورٹ پیش کریں ۔ وفد نے کھاد کی تیاری کی ایک اسکیم کو مکمل کرنے میں بھی کافی ترقی کرلی ہے ۔

صدر المہام بہادر فینانس نے صورت حال کو اجمالی طور پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’ ہمارا موقف مشکل نہیں ہے بشرطیکہ ہم اپنے نظام محصولات کی اصلاح اور تنظیم کرلیں ۔ حکومت سرکارعالی نے تہیہ کرلیا ہے کہ کسی ایسی پسندیدہ سرگرمی کی راہ میں ، جس کے لئے ضروری عملہ اور ساز وسامان موجود ہے، رقمی مشکلات حائل نہ ہونے پائیں ۔ البتہ پروگرام میں تقدیم و تاخیر کا لحاظ ضروری ہوگا تاکہ پہلے انہی امور کی طرف توجہ کی جائے جنہیں درحقیقت اولیت حاصل ہے ۔ ،،

نگرانی براجرائی سرمایہ

اجرائی سرمایہ پر نگرانی کے لئے جو دستور العمل چار سال قبل نافذ کیا گیا تھا وہ ابھی تک نافذ ہے ۔ سنہ ۱۳۵۲ سے سنہ ۱۳۵۵ف تک جملہ (۲۴۷۱٫۰۰) لاکھ روپیہ کے سرمایہ کے لئے ۱۳۲ درخواستیں وصول ہوئیں جن کے منجملہ ۷۹ کمپنیوں کو (۱۲۰۳٫۰۰) لاکھ روپیہ کے سرمایہ کی اجرائی کی اجازت دی گئی اور باقی کو اجازت دینے سے انکار کردیا گیا ۔ سنہ ۱۳۵۵ف میں پالیسی نرم کردی گئی اور ۶۴ وصول شدہ درخواستوں کے منجملہ ۳۸ درخواستیں ، جن کے سرمایہ کی مقدار (۳۳۳٫۰۰) لاکھ روپیہ ہوتی ہے، قبول کرلی گئی ہیں ۔ اب (۱٫۰۰) لاکھ روپیہ سے کم سرمایہ کی جدید اجرائی مختص اجازت کے بغیر عمل میں آسکتی ہے اور اس مد میں مزید وسعت کا سوال زیر غور ہے ۔ منصوبہ بندی کے لئے یہ لازمی ہے کہ سرمایہ کاریوں پر نگرانی قایم رہے تاکہ اس امر کا تیقن حاصل رہے کہ محصلہ وسائل بہترین قومی مفاد ہی پر استعمال ہورہے ہیں ۔ اگر نگرانی نہ رہے تو نہ صرف وسائل کے ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہے بلکہ یہ حقیقی اور بڑا خطرہ بھی لاحق ہے کہ ترقی یکطرفہ نہ رہ جائے ۔ اسی بناء پر اجرائی سرمایہ پر نگرانی قایم رہے گی لیکن اب اس کا نفاذ زیادہ ترانسداد افراط زر کی غرض سے نہ ہوگا بلکہ قومی وسائل کے صحیح اور متوازن استعمال کے لئے ہوگا ۔

سکہ قرطاس

جیسا کہ اعداد ذیل سے واضح ہوگا سنہ ۱۳۵۵ف میں سکہ قرطاس زیر گشت میں نمایاں اضافہ ہوا ۔

سال	خالص زیر گشت نوٹوں کی قیمت (لاکھ روپیہ میں)
سنہ ۱۳۴۸ف	۱۴۳۸٫۰۰
سنہ ۱۳۵۲ف	۳۰۱۰٫۰۰
سنہ ۱۳۵۳ف	۳۴۲۰٫۰۰
سنہ ۱۳۵۴ف	۳۷۸۶٫۰۰
سنہ ۱۳۵۵ف (امرداد)	۴۶۵۲٫۰۰

اس مسالہ پر غور کرتے وقت یہ واقعہ ذہن نشین رکھنا چاہئیے کہ برطانوی سکے کے لئے برطانوی ہند اورحیدرآباد کے مابین کوئی مضبوط حد فاصل نہیں ہے ۔ متفقہ انتظامات کے تحت سکہ کلدار حیدرآباد میں آزادی سے چلتا ہے ۔ اس پر کوئی پابندیاں عائد نہیں ہیں جس کی وجہ سے یہ امر بالکل قدرتی ہے کہ وہ سکہ جو تمام ہندوستان میں چلتا ہے اور بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے ہمارے مقامی سکے کے مقابلے میں زیادہ مقبول ہو جائے ۔ حکومت سرکارعالی نے دوران جنگ میں اپنی ساکھ کو بہت بلند کرلیا ہے اور اس بناء پر میرے خیال میں صورت حال حیدرآباد کے حق میں بہتر ہوتی جارہی ہے ۔ اس کا ناگزیر نتیجہ یہ ہے کہ مقامی سکہ ،کلدار سکہ کی جگہ لیتا جارہا ہے ۔ بعض دوسرے اہم اسباب بھی مثلاً برطانوی ہند میں اعلی مالیت کے نوٹوں کی تنسیخ سنہ ۱۳۵۵ف میں کثیر اضافہ کے ذمہ دار ہیں ۔

اعداد تجارت

سنہ ۱۳۵۵ف میں تجارت کے اعداد میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے جس کا سبب کچھ تو مونگ پھلی، ارنڈی وغیرہ کی قیمتوں میں اضافہ ہے اورکچھ مقداروں میں بیشی ہے ۔ تجارت کے اعداد حسب ذیل ہیں ۔

(اعداد لاکھ روپیہ کو ظاہر کرتے ہیں)

سال	درآمدات	برآمدات	جملہ تجارت
سنہ ۱۳۴۸ف	۱۴۶۸،۶۷	۱۳۵۸،۰۷	۲۸۲۶،۷۴
سنہ ۱۳۴۹ف	۱۶۶۰،۵۳	۱۶۸۶،۳۵	۳۳۴۶،۸۸
سنہ ۱۳۵۰ف	۱۶۶۲،۲۳	۱۷۷۰،۷۹	۳۴۳۳،۰۲
سنہ ۱۳۵۱ف	۱۷۳۷،۶۹	۱۴۵۹،۵۰	۳۱۹۷،۱۹
سنہ ۱۳۵۲ف	۳۷۲۳،۳۵	۱۸۵۰،۱۷	۴۲۲۳،۵۲
سنہ ۱۳۵۳ف	۲۶۷۴،۸۹	۳۳۱۵،۴۰	۵۹۹۰،۲۹
سنہ ۱۳۵۴ف	۲۳۵۶،۸۷	۳۳۲۵،۰۰	۵۶۸۱،۸۷
آذرسنہ ۱۳۵۴ف تا امرداد ۵۵ف	۱۸۳۳،۰۰	۲۲۵۵،۲۸	۴۰۸۸،۸۸
آذر سنہ ۱۳۵۵ف تا امرداد ۵۵ف	۲۲۶۰،۷۹	۲۴۴۷،۰۵	۴۷۰۷،۸۴

مندرجہ بالا اعداد سے واضح ہوگا کہ ماہ امردادسنہ ۱۳۵۵ف تک برآمدات درآمدات کی مالیت سے بقدر (۱۸۶،۲۶) لاکھ روپیہ زاید رہی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ سکے میں اضافہ ہو۔ سکہ کلدار کے متعلق برطانوی ہند اور حیدرآباد کے مابین کوئی حد فاصل نہ ہونے کی وجہ سے سکہ کلدار کے مبادلہ میں سکہ عثمانیہ دینے سے انکار یا شرح مبادلہ میں اضافہ کا نتیجہ صرف یہ ہوگا کہ اول الذکر کی درآمد میں اضافہ ہو۔

سرمایہ کاری

سال کے پہلے گیارہ ماہ میں حکومت نے (۲۳۳۱،۸۱) لاکھ روپیہ کے جدید تمسکات وغیرہ خریدے۔ یہ کثیر رقم وصولات قرضہ، محفوظ سکہ قرطاس کی تمسکات سے متعلق سلک اور عام سلک نقدی پر مشتمل تھی۔ اس رقم کے منجملہ (۱۹۰۵،۳۳) لاکھ روپیہ حکومت ہند کے تمسکات میں لگائے گئے اور باقی معروف کمپنیوں کے فروخت پذیر حصص میں۔ دوران سال میں (۵۰۰،۰۰) لاکھ روپیہ کلدار کے بلا سودی تمسکات اور سنگارینی کالریز کے ۶ فیصدوالے (۱۰،۰۰) لاکھ روپیہ قیمت ناصیہ کے ڈبنچرز اصل قیمت پر نقد کرلیے گئے۔ محفوظ صنعتی کے تمسکات وغیرہ سے قطع نظر حکومت ہند کے تمسکات، فروخت پذیر حصص اور ڈبنچرز کی شکل میں لگی ہوئی حکومت سرکارعالی کی جملہ رقم کی مقدار جو ختم سنہ ۱۳۵۴ف پر (۶۰۵۷،۲۶) لاکھ روپیہ تھی اب (۸۳۲۳،۲۸) لاکھ روپیہ ہے۔

آنریبل نواب زاھد جنگ بہادر نے آخر میں فرمایا کہ :۔
” میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد مستقبل کا مقابلہ پورے اعتماد کے ساتھ کرسکتا ہے۔ اسے نفع آور ساز و سامان اور ضروری فنی قابلیت رکھنے والے آدمیوں کی ضرورت ہے اور اگر اس بارے میں وہ وسعت نظر کے ساتھ آگے بڑھے تو خوف یا خسارہ کا کوئی احتمال نہیں ہے بلکہ اس کے برخلاف نفع ہی نفع ہے۔ اس خصوص میں تنگی نظر کے معنی یہ ہوں گے کہ منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے دشوار اورکٹھن مسافت طے کرنی ہے۔ اسے اپنی خدمات کی ازسرنو تنظیم کرنی ہے کیونکہ یہی اس کی قومی پالیسی کے عمل درآمد کا ذریعہ ہیں۔ اسے قربانیوں کے لئے اور مفادات حاصلہ کے غیر ضروری لحاظ سے اجتناب کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اگر ہم میں اعتماد، حوصلہ، جدوجہد اورقربانیوں کا جذبہ موجود ہے تو ایک شاندار مستقبل حیدرآباد کا انتظار کر رہا ہے۔ صرف گرفت کی دیر ہے۔ “

جنگی سپاہیوں کی واپسی

عظیم الشان کارنامہ

مختلف فوجی دستوں کے جو سپاہی اور افسر ممالک محروسہ کے باہر جنگی خدمات انجام دیکر واپس ہوئے ہیں ان کا معائنہ فرماتے ہوئے ہزھائی نس شہزادہ برار وسپہ سالار اعظم افواج سرکار عالی نے فرمایا :۔ '' حیدرآباد کے لئے یہ امر خاص مسرت کا باعث ہے کہ دنیا کی عظیم ترین جنگ کے سلسلہ میں اس کے ہر یونٹ نے قابل قدر کام کیا ۔،، ہزھائی نس نے اپنے سپاہیوں کی ستائش فرمائی کہ انہوں نے نہایت مشکل حالات میں شاندار کارنامے انجام دے اور ملک و مالک کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری کا ثبوت دیا ۔

فوجی دستوں کو مخاطب کرکے ہزھائی نس شہزادہ برار نے فرمایا :۔ جنگی خدمت کے لئے جب فوج باقاعدہ کے یونٹ ملک سے باہر روانہ ہوئے تو میں تمہیں خدا حافظ کہنے آیا تھا ۔ اور دوران جنگ میں بھی مختلف مقامات پر میں نے تمہارا معائنہ کیا ۔ آج جب لڑائی ختم ہونے پر تم وطن واپس آئے ہو تو میں اس لئے آیا ہوں کہ تم سب کے صحت و سلامتی سے واپس آنے پر اپنی دلی مسرت ظاہر کروں اور تم کو مبارک باد دوں ۔

توپوں کی تعداد میں دو گنا اضافہ

'' اے بیاٹری ،، تقریباً ساڑھے پانچ سال ملک سے باہر رہ کر برما و جاوا کے میدان جنگ میں شرکت کا فخر حاصل کرچکی ہے اور نمایاں خدمات انجام دینے کے بعد واپس آئی ہے یہ یونٹ جب باہر گیا تو اس میں فقط چار توپیں تھیں ۔ مگر ان کی تعداد بعد میں آٹھ معین ہوئی ۔ میدان جنگ کی خدمات کے مدنظر گورنمنٹ آف انڈیا نے اس پر رضامندی ظاہر کی ہے کہ آیندہ کے لئے بھی یہ تعداد قائم رہے ۔

تنظیم جدید

'' فرسٹ لانسرز جب ملک سے باہر گیا تو گھوڑوں کے بجائے جدید آلات حرب سے آراستہ ہوکر نئی تنظیم عمل میں آئی ۔ کچھ عرصہ بعد (Middle East) اور عدن میں قیام رہا ۔ عدن سے فلسطین جانا ہوا جہاں پٹرول کے '' پائپ لائنس ،، کی حفاظت کا کام سپرد ہوا ۔ ان ممالک سے ہندوستان کی تمام افواج کے ساتھ یہ یونٹ بھی واپس آیا ہے ۔

جنگل کی لڑائی کی تربیت

'' سکنڈلانسرز ابتداءً میں کوئٹہ بھیجا گیا ۔ اور وہاں جدید آلات حرب سے آراستہ ہوا ۔ اس کے بعد رسالپور میں نصف (Mechanized) اور نصف سواروں کی حیثیت سے جدید تنظیم کی گئی ۔ جنگل کی لڑائی کی خاص تربیت کھنڈ وا میں حاصل کرنے کے بعد قبرص (Cyprus) جانے کا حکم ملا جہاں ایک سال عمدہ خدمت انجام دیکر یہ یونٹ واپس ہوا ہے ۔

غیر متزلزل وفاداری

'' فرسٹ بٹالین لڑائی کے شروع ہوتے ہی ملایا بھیجی گئی اور وہاں جاپانیوں کے حملہ کے وقت بہادر جوانوں نے دشمن کے مقابلہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی ۔ لیکن جب حالات نے مجبور کیا اور بالادست افسروں نے ہتیار رکھ دینے کا حکم دیا اس وقت یہ یونٹ دشمن کے ہاتھمیں گرفتار ہوا ۔ اور اس گرفتاری کے زمانہ میں بھی ہر قسم کی تکلیف کو صبر اور استقلال سے برداشت کرکے ملک ومالک سے پوری وفاداری کا ثبوت دیا جس کی تمام دنیا گواہ ہے ۔ چنانچہ جاپانیوں کی طرف حیدرآباد کا ایک سپاہی بھی نہیں گیا اور انصاری نے جس بہادری سے جان دی اس کا تذکرہ تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیگا ۔



ہز ہائی نس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج سرکارعالی ان دستوں کے پریڈ کے موقع پر سلامی لے رہے ہیں جو سمندر پار جنگی خدمات انجام دے کر ریاست کو واپس ہوئے ہیں۔ (فوٹو راجہ دین دیال)



ہز ہائی نس شہزادہ برار اپنے دونوں شہزادگان بلند اقبال (دائیں جانب) شہزادہ نواب مکرم جاہ بہادر اور (بائیں جانب) شہزادہ نواب مفخم جاہ بہادر کے ساتھ - یہ دونوں شہزادے علی الترتیب "فرسٹ حیدرآباد لانسرز" اور "تھرڈ گولکنڈہ لانسرز" کے اعزازی کرنل ہیں

(فوٹو راجہ دین دیال)



اس تصویر میں (جو پریڈ کے بعد لی گئی تھی) هز هائی نس شہزادۂ برار مختلف یونٹوں کے افسروں کے ساتھ تشریف فرما هیں۔

(فوٹو راجہ دین دیال)



ہز ہائی نس شہزادہ برار ریاستی فوج کے ان دستوں کے ساتھ استادہ ہیں جو سمندر پار خدمات انجام دے کر واپس ہوئے ہیں ۔
(فوٹو راجہ دین دیال)

پیام شاہانه

" سکنڈ بٹالین سنه ۱۹۴۰ع میں ملک کے باہر گئی اور کچھ عرصه بعد عراق اور ایران میں قیام رہا ۔ اس یونٹ کے کام کی بہت تعریف ہوئی اور حضرت اقدس و اعلی نے خاص طور پر مبارک باد کا پیام سر فراز فرمایا ۔

" تھرڈ بٹالین ھندوستان میں مختلف مقامات پر حفاظتی خدمات قابل قدر طور پر انجام دیتی رہی اور (Southsrn Army) کے کمانڈر نے اس یونٹ کے کام کی تعریف کی ۔

قابل قدر کام

" حیدرآباد کے لئے یه امر خاص مسرت کا باعث ہے که دنیا کی عظیم ترین جنگ کے سلسله میں اس کے ہر یونٹ نے قابل قدر کام کیا ، ہر قسم کی سختی ہمت سے برداشت کی اور میدان جنگ میں شجاعت اور استقلال کے جوہر دکھائے ۔ تمہارے سود و بہبود میں شاہانه دلچسپی پر سب کو فخر کرنا چاہئے اور حیدرآباد کا ہر فرد بشر اس پر مسرور ہے که تم نے شیطانی قوتوں کے خلاف کامیابی حاصل کی اور اب تم فتح و نصرت کا وہ ثمرہ پاؤگے جس کے تم حق دار ہو ۔

" ہم ان کو نہیں بھلا سکیں گے ..

" مجھے اب ان لوگوں کی یاد دلانا ہے جنہوں نے ملک و مالک کی خاطر اپنی جان دی اور واپس وطن نه آسکے ۔ ان کے اہل و عیال کی حفاظت ، پرورش ، تعلیم و تربیت حکومت اپنا فرض تصور کرتی ہے ۔ انہوں نے حلف وفاداری اٹھایا تھا اور مجھے ناز ہے که انہوں نے اس حلف کو پورا کیا ۔ زمانه خواہ سینکڑوں کروٹیں بدلے ہم ان کو نہیں بھلا سکے ۔ مجھے امید ہے که ان کی اولاد بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیگی اور اسی طرح نام پیدا کریگی ۔

بہادری کی موت

" یاد رکھو که اگر حلف وفا داری پر قائم ہو تو کوئی تم کو نہیں ہلا سکتا ۔ سپاہی کے لئے ایک ہی راسته ہے وفاداری یا موت ۔ موت کا وقت کوئی ٹال نہیں سکتا خواہ میدان جنگ ہو یا آرام کا بستر ہو اور جب یه صورت ہے تو سپاہی کیوں نه بہادری کی موت کی عزت حاصل کرے ۔ ..

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت روپیه آنه پائی
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسه سرکار عالی بابته سنه ۱۳۴۹ف (۱۹۳۹-۴۰ع)	۳ - ۰ - ۰
,, ,, ,, ,, ۱۳۵۰ف (۱۹۴۰-۴۱ع)	۳ - ۰ - ۰
,, ,, ,, ,, ۱۳۵۱ف (۱۹۴۱-۴۲ع)	۳ - ۰ - ۰
حیدر آباد کی مشہور عبادت گاہیں (صرف اردو میں) ..	۳ - ۰ - ۰
منتخب پریس نوٹ اوراعلامئے مرتبه محکمه اطلاعات سرکار عالی .. ,, ..	۳ - ۰ - ۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی .. ,, ..	۳ - ۸ - ۰
فہرست منظورہ اصطلاحات مروجه بدفاتر سرکار عالی .. ,, ..	۰ - ۱ - ۰

از دفتر اطلاعات سرکار عالی

سیف آباد ۔ حیدر آباد دکن

ضلع کانفرنسوں کے اجلاس

پربھنی

پربھنی کی سالانہ ضلع کانفرنس مسٹر غلام حیدر صوبہ دار اورنگ آباد کی زیر صدارت منعقد ہوئی - اس میں مندوبین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی جو مختلف مفادات کی نمایندگی کر رہے تھے اور ضلع کے تمام حصوں سے آئے تھے -

انتباہ



اپنے خطبہ صدارت کے دوران میں مسٹر غلام حیدر نے ضلع کے حالات پر اجناس خوردنی کے حصول اور تقسیم کے حوالہ خصوصی سے تبصرہ کیا اور فرمایا کہ اگر چہ جنگ ختم ہوکر ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے تا ہم حالات معمول پر واپس نہیں ہوئے ہیں - انہوں نے تنبیہ کی کہ ہمیں مطمئن نہ ہونا چاہئے کیونکہ کامل سکون حاصل کرنے اور امن کی برکتوں سے مستفید ہونے سے پہلے ہمیں چند اور تکالیف برداشت کرنی ہونگی - اس سلسلہ میں انہوں نے بیرونی ممالک سے درآمدات کی موقوفی کا ذکر کیا جس کی وجہ سے اشیائے ما یحتاج کی قلت ہوگئی تھی - اس صورت حال سے فایدہ اٹھاتے ہوے بعض خود غرض تاجروں اور بیوپاریوں نے نفع بازی شروع کردی - اس غیر معاشرتی رجحان کو روکنے کے لئے حکومت نے نگرانی کے متعدد احکام نافذ کئے -

غذائی صورت حال

غذائی صورت حال کے متعلق صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ غذائی حدتک حیدرآباد بہ حیثیت مجموعی خود مکتفی ہے - لیکن اجناس خوردنی کی قیمتوں پر موثر نگرانی قایم رکھنے کے لئے حکومت نے ان کے وافر ذخائر مہیا کرنے کا تصفیہ کیا اور اس مقصد کی پیش رفت میں لیوی اسکیم کا طریقہ نافذ کیا گیا - لیوی کی شرح اور قیمتیں وغیرہ مناسب غور و خوض کے بعد اور مجلس مشاورت اغذیہ کے مشورہ سے مقرر کی گئیں - صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ بعض مواضعات سے جانبداری اور لیوی کے غیر منصفانہ مطالبوں کی شکایتیں وصول ہوئی ہیں - ان بدعنوانیوں کی ذمہ داری پنچ کمیٹیوں کے اراکین کے سوا کسی اور پر عاید نہیں ہوتی - معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے فرائض اطمینان بخش طور پر انجام نہیں دے رہے ہیں - مندوبین کو مخاطب کرکے انہوں نے فرمایا کہ یہ عوام کے نمایندوں کا مقدس فرض ہے کہ وہ اپنے متعلقہ مواضعات کے باشندوں کی صحیح رہنمائی کریں -

صوبہ دار صاحب نے مواضعات میں غلہ گوداموں کے قیام کا ذکر کیا اور ان فواید کی وضاحت کی جو ان گوداموں سے دیہاتیوں کو حاصل ہونگے -

مجالس مقامی

مقامی حکومت کے متعلق مسٹر غلام حیدر نے یہ امید ظاہر کی کہ نئے آئین کے تحت جو تصباتی کمیٹیاں قایم کیجانے والی ہیں وہ دیہی رقبوں میں صفائی اور آبرسانی کے لئے مناسب تدابیر اختیار کریں گی -

آخرمیں صوبہ دار صاحب نے تعلیم کی توسیع، صحت عامہ کی اصلاح اور قومی شاہراہوں کی تعمیر وغیرہ سے متعلق بعد جنگ اسکیموں کو عملی صورت دینے میں عوام کے تعاون کی ضرورت پر زور دیا -

ضلع کانفرنسوں کی افادیت

اس سے پہلے مسٹر سید علی اول تعلقدار نے مندوبین کا

خیر مقدم کرتے ہوے ضلع کانفرنسوں کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی اور کہا کہ یہ دیہاتیوں کو اس بات کا موقع فراہم کرتی ہیں کہ وہ اپنی شکایتیں پیش کریں اور اپنی جائز ضروریات کی تکمیل کے لئے ضلع کے عہدہ داروں کی امداد طلب کریں ۔ تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ نظم ونسق میں عوام کا اشتراک حاصل کرنے کے لئے حکومت نے ان کانفرنسوں کے انعقاد کے علاوہ ہر سررشتہ میں ایک مشاورتی مجلس بھی تشکیل دی ہے ۔ یہ مجالس مفید کام انجام دے رہی ہیں ۔

زمانہ جنگ کی پابندیاں جاری رہیں گی

جنگ کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ جنگ کے زمانہ میں جو پابندیاں عاید کی گئی تھیں انہیں جاری رکھنا پڑا کیونکہ حالات کے معمول پر واپس ہونے کی توقع پوری نہیں ہوئی ۔ اس کے برخلاف غذائی صورت حال ہمیشہ سے زیادہ نازک ہوگئی ہے ۔ اس مسئلہ کو حل کرنے میں ایک بڑی رکاوٹ بعض تاجروں اور بیوپاریوں میں نفع بازی کا رجحان ہے ۔ تعلقدار صاحب نے ان احتیاطی تدابیر کا ذکر کیا جو ممالک محروسہ میں امکانی غذائی قلت سے بچاؤ کے لئے اختیار کی گئی ہیں ۔ اسی طرح حکومت نے کپڑا اور دیگر اشیأ مایحتاج پر موثر نگرانی قایم کی ہے ۔

انجمن ہائے ترقیات

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اتحادی اصول پر ہر تعلقہ میں ایک جمعیت ترقیات دیہی قایم کرکے ایک اہم قدم اٹھایا گیا ہے ۔ اس جمعیت کی شاخیں ہر تعلقہ کے اہم مراکز پر کھولی گئی ہیں ۔ اس کے علاوہ ہر موضع میں ایک غلہ گودام اس غرض سے قائم کیا جارہا ہے کہ غلہ رکھنے کی مناسب سہولتیں مہیا کی جائیں اور امداد باھمی کے اصول پر کاروبار انجام دیا جائے ۔

عوام کی تائید کے لئے اپیل

انہوں نے فرمایا کہ ضلع کا غذائی موقف بہت زیادہ امید افزا نہیں ہے ایک طرف ضلع کے چند علاقوں میں فصلیں متاثر ہوئی ہیں اور دوسری طرف جہاں فصلیں اچھی رہیں کاشتکاروں نے ذاتی منفعت کے جذبہ کے تحت غلہ چھپادیا تاکہ اسے چور بازار میں فروخت کریں ۔ چور بازار کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے موثر تدابیر اختیار کی جارہی ہیں ۔ اس کے علاوہ متاثرہ رقبوں میں غلہ کی ارزاں دوکانیں کھولی جارہی ہیں ۔ امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد ایسی دوکانیں ضلع کے تمام حصوں میں قایم ہو جائیں گی ۔ تعلقدار صاحب نے مندوبین سے اپیل کی کہ غذا اوردوسرے متعلقہ مسائل کو حل کرنے میں عہدہ داروں کا ہاتھ بٹائیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی فلاح و بہبود کے متعلق کسی اسکیم کو بھی عوام کی تائید اور اشتراک عمل کے بغیر کامیابی کے ساتھ روبہ عمل نہیں لایا جاسکتا ۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس ختم ہونے سے پہلے تعلقدار صاحب نے ضلع کی رپورٹ کارگزاری سنہ ۱۳۵۴ف پڑھکر سنائی ۔

تعلیمی ترقی

تعلیمی سہولتوں میں اضافہ کا ذکر کرتے ہوے انہوں نے فرمایا کہ ۲۶ امدادی مدرسوں کا نظم ونسق حکومت نے اپنے تحت لے لیا ہے اور ۲۲ یک معلمی مدارس کو دو معلمی مدارس میں تبدیل کیا گیا ہے ۔ اس ضلع میں پست اقوام کے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک امدادی مدرسہ اور ۶ سرکاری مدارس قایم ہیں جہاں ۳۹۹ طلبأ تعلیم پاتے ہیں انجمن استاتذہ نے طلبأ کے فائدہ کے لئے ایک گشتی کتب خانہ قایم کیا جو اردو اور مرہٹی کتابوں پر مشتمل ہے ۔ اس سے ایک مفید مقصد کی تکمیل ہورہی ہے ۔

زرعی ترقی

محکمہ زراعت نے خود کاشتکاروں کی زمینات پر جوار کپاس اور مونگ پھلی کے ترقی یافتہ تخم پر تجربات کئے ۔ مختلف مواقع پر زرعی مظاہروں کا انتظام کیا گیا اوردیہاتیوں کو کاشت کے بہتر طریقہ بتائے گئے ۔ "زیادہ غلہ اگاؤ" کی

مہم کے سلسلہ میں، ۲۸۱ پلہ تخم گندم اور ۱۱۲ پلہ تخم جوار کاشتکاروں میں بطور تقاوی تقسیم کئے گئے ۔ کاشتکاروں کے بچوں کی تعلیم کا انتظام صدر مزرعہ پربھنی پر قایم رہا ۔ اور دوران سال میں دس طلباء نے تربیت اصل کی ۔

تحریک امداد باہمی

ضلع میں تحریک امداد باہمی نے اطمینان بخش ترقی کی ہے ۔ یہاں دو صدر بنک قایم ہیں ایک پربھنی میں دوسرا ہنگولی میں ۔ دونوں بنکوں کا سرمایہ زیر استعمال اور سرمایہ ذاتی علی الترتیب ۶۵۴۱۱۷ روپے اور ۳۹۰۶۷۵ روپے ہے ۔ ضلع میں ۳۶۶ کارگزار زرعی انجمنیں قایم ہیں جن کے اراکین کی تعداد ۵۰۰۲ ہے ۔ ۶ انجمنہائے تنظیم دیہی کے علاوہ ضلع میں نکاسی پیداوار کی دو انجمنیں بھی قایم ہیں جو پربھنی اور سیلو میں کاروبار انجام دے رہی ہیں ۔

اطمینان بخش جوابات

دوسرے دن کا اجلاس زیادہ تر مندوبین کی پیش کردہ تحریکات اور تجاویز پر غور و خوص کے لئے وقف رہا ۔ جناب صدر نے مندوبین کے متعدد سوالات کے اطمینان بخش جوابات دئے اور وعدہ کیا کہ وہ ان کی شکایتوں کے ارتفاع اور ان کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ممکنہ کوشش کریں گے ۔

رائچور

رائچور کی سالانہ ضلع کانفرنس مدرسہ فوقانیہ عثمانیہ کے ایوان میں مولوی حبیب محمد صاحب صوبہ دار گلبرگہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔

اصلاحات

مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر زین العابدین اول تعلقدار نے بتایا کہ ضلع کانفرنسیں حکومت اور عوام کے درمیان ربط قایم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں اب جبکہ دستوری اصلاحات کی اسکیم تقریباً پوری طرح نافذ کی جارہی ہے ضلع کانفرنسوں کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے ۔ انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ اصلاحات کی اسکیم جو مفاداتی نمایندگی اور مشترکہ طریقہ انتخاب پر مبنی ہے بہترین قابل عمل حل ہے ۔ انہوں نے ضلع کے باشندوں سے اپیل کی کہ وہ اس اسکیم کو چلائیں اور ریاست کی روایات کو قایم رکھیں ۔ تعلقدار صاحب نے غیر سرکاری اراکین کی اکثریت پر مشتمل مجالس اضلاع کے قیام کا ذکر کیا جو کانفرنس کی منظور کردہ تحریکات کو عملی صورت دینے کے ذرائع اور طریقے تجویز کریں گی ۔ یہ مجالس حکومت کی اس خواہش کی آئینہ دار ہیں ۔ کہ عوام کی اہم ضروریات کو پورا کرنے میں ان کے نمایندوں کا زیادہ تعاون حاصل کیا جائے ۔

محکمہ جاتی سرگرمیاں

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے ضلع میں مختلف محکموں کی سرگرمیوں پر تبصرہ کیا ۔ انہوں نے محکمہ مال کے عہدہ داروں کی تعریف کی کہ انہوں نے غذائی صورت حال کو کامیابی کے ساتھ قابو میں رکھا ۔ اس بات کے لئے ممکنہ سعی کی جارہی ہے کہ غذائی قلت کی وجہ سے غریب سے غریب دیہاتی بھی بھوکا رہنے نہ پائے ۔ قحط سے متاثرہ تعلقوں میں حکومت نے تقریباً ۲۰ ہزار باشندوں کے لئے روزگار مہیا کیا ہے ۔ مقامی مزدوروں کو دو سڑکوں کی تعمیر کے لئے کام پر لگایا گیا ہے ۔ ایک سڑک کشتگی سے ہنسا گرتک اور دوسری کشتگی سے گیادی گمپہ تک بنائی جارہی ہے ۔ یہ دونوں سڑکیں تعلقہ کشتگی کو الکل اور بیجاپور سے ملائیں گی ۔ اس کے علاوہ حکومت ۵۵۱۱۸۶ روپے کی حد تک مالگزاری کی معافی منظور کی ہے اس کے علاوہ ۱۰ ہزار روپے بطور تقاوی دے گئے ہیں ۔ نیز حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ساڑھے پندرہ لاکھ روپے کے بقایا کو منسوخ کردے ۔

غذائی رسد

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ لیوی کے تحت وصول طلب غلہ کی مقدار ۲۷۷۴۱۳ من مقرر کی گئی تھی جس میں صرف ۱۹۴۷۵۴ من غلہ وصول ہوا ۔ تعلقہ جات کشتگی گنگاوتی اور مانوی میں غلہ کی صورت حال قابل اطمینان نہیں رہے ۔ معتمد صاحب رسد نے متاثرہ مقامات کا دورہ کیا اور کشتگی کو غلہ کی وصولی سے مستثنی قرار دیا ۔ دوسرے

تعلقہ جات میں لیوی کی شرحیں کم کردی گئی ہیں ۔ نیز لیوی کی وصولی میں کاشتکاروں کی انفرادی ضروریات اور حقیقی پیدا وار کا بھی لحاظ کیا جارہا ہے ۔ ایسے امورمیں مقامی مجالس اغذیہ کے اراکین کا مشورہ طلب کیا جاتا ہے کپڑے پر بھی نگرانی قایم ہے اور عوام کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ممکنہ کوشش کی جارہی ہے ۔

انسداد رشوت ستانی کے سلسلہ میں غیر سرکاری اراکین کی ایک ذیلی کمیٹی قایم کی گئی ہے ۔اس کمیٹی نے ضلع کادورہ کیا اورعہدہ داران دیہی میں رشوت ستانی کے متعدد واقعات کا پتہ چلایا ۔ ان اشخاص کے خلاف مناسب کارروائی کی گئی ۔

مقامی حکومت

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ۸ مقامی مجالس اور ۱۹ دیہی پنچایتیں قایم کی گئی ہیں ۔ عوام کی صحت کی اصلاح کے لئے صفائی اور دیگر انتظامات کئے جارہے ہیں ۔صنعتوں کے قیام کے لئے موزوں مقام کا انتخاب کیا گیا ہے ۔ ایک ''ٹاون ہال،، کتب خانہ ، بلدی مزدوروں کے مکانات نیز مورم اور سمنٹ کی سڑکوں کی تعمیر سے متعلق اسکیمیں زیرغور ہیں ۔

امداد باہمی کی انجمنیں

تعلقدار صاحب نے بتایا کہ محکمہ امداد باہمی اپنی سرگرمیوں کووسعت دے رہا ہے ۔ زرعی ،تجارتی اورمحکمہ واری انجمنیں نہایت اطمینان بخش طریقہ پرکام انجام دے رہی ہیں ۔ تعلقہ واری جمعیت ہائے ترقیات نےحوصلہ مندانہ پروگرام مرتب کیا ہے جس میں نہ صرف زرعی پیداوار کی خرید و فروخت بلکہ دیہات سدھار کا کام بھی شامل ہے ۔

محکمہ تعلیمات

ضلع کے مختلف تعلیمی اداروں میں ۱۰ ہزار سے زاید طلباء تعلیم پارہے ہیں ۔ ۲۶ نئے مدارس کھولے گئے ہیں اور حاجتمند طلباء کی امداد کے لئے ''پور فنڈ،، (Poor fund) قائم کیا گیا ہے ۔

خطبہ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے غذائی صورت حال پر تبصرہ کیا ۔ انہوں نے ان درمیانی اشخاص کی سرگرمیوں کی مذمت کی جو ذاتی اغراض کے تحت موجودہ غذائی قلت سے فایدہ اٹھانے کی کوشش کررہے ہیں ۔ انہوں نے حاضرین کو یاد دلایا کہ اگرچہ جنگ ختم ہوگئی ہے پھر بھی صورت حال بہتر نہیں ہوئی ہے ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کریں اور نگرانی کے ان احکام کے نفاذ میں ہاتھ بٹائیں جو ملک کی عام بھلائی کے لئے بنائے گئے ہیں ۔ اگر حکومت کو یقین ہوتا کہ کاشتکار بازار میں اپنی پیدا وار فروخت کرنے میں پس و پیش نہ کریں گے تو وہ لیوی کا طریقہ نافذ ہی نہ کرتی ۔ لیکن بعض لوگ غیر معمولی حالات سے نا جائز فائدہ اٹھارہے تھے ۔ اس لئے حکومت کو مداخلت کرنی پڑی تاہم انہوں نے یقین دلایا کہ اجناس خوردنی کو مقامی ضروریات پوری ہونے سے پہلے ضلع سے برآمد نہیں کیاجائے گا ۔

'' زیادہ غلہ اگاؤ ،، کی مہم

زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ افتادہ مگر قابل کاشت اراضی پر پھر سے کاشت کرنے کی کوشش کریں گے انہیں زرلگان میں ۵۰ فی صد کی معافی اور تخم اور کھاد کی خریدی کے لئے تقاوی دی جائے گی ۔ انہوں نے اجناس خوردنی کی بجائے اجناس تجارتی کی کاشت کرنے کے رجحان کی مذمت کی ۔

سہ پہر کا اجلاس مندوبین کی طرف سے پیش کی ہوئی تحریکوں پر بحث و تمحیص کے لئے مختص رہا ۔ ان تحریکوں کا تعلق زیادہ تر زرعی ترقی اور دیہی رقبوں میں حمل و نقل کی سہولتوں کے اضافہ سے تھا ۔

تبدیلی

اس سال کانفرنس کی کارروائی میں ایک اہم تبدیلی یہ کی گئی کہ جناب صدر کے بجائے متعلقہ محکمہ جات کے افسروں نے مندوبین کے سوالات کے جوابات دئے ۔

اس سے پہلے ایک قرار داد عقیدت منظور کی گئی جس میں اعلی حضرت بندگان عالی کے ساتھ وفا داری کا اظہار کیا گیا تھا ۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

تیر سنہ ۱۳۵۵ف - مئی سنہ ۱۹۴۶ع

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے میں سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا رہا - سکہ کلدار کی خریدی کی شرحیں اپریل سنہ ۱۹۴۶ع میں ۱۰-۱۱۶ روپیہ اور مئی سنہ ۱۹۴۶ع میں ۱۱-۱۱۶ کے درمیان رہیں - تھوک فروشی کے بازار میں قیمتوں کا رحجان اضافہ کی طرف رہا - مئی ۱۹۴۶ع میں تھوک فروشی کا اشاریہ ۲۹۷ رہا حالانکہ اپریل اورمارچ سنہ ۱۹۴۶ع میں یہ اشاریہ ۲۸۱ اور ۲۷۶ تھا -

زیر گشت نوٹ

زیر تبصرہ مہینے میں جاری کردہ نوٹوں میں سے (۹۷,۱۷) فیصد نوٹوں کو زیر گشت لایا گیا - اس کے مقابلہ میں سابقہ ماہ میں (۹۶,۷۸) فیصد نوٹ گردش میں تھے -

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں - واجبات اور نقد اثاثہ جات

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ میں کاروبار کرنے والی مشترکہ سرمایہ کی ۲۱ کمپنیوں کے واجبات کی مقدار ۳۳۸۵,۰۷ لاکھ روپے نقد اثاثہ جات کی مقدار (۹۱۸,۶۲) لاکھ روپے تھی - ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور خرید شدہ یا بٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب (۱۰۷۹,۰۷) لاکھ روپے اور ۸۳,۰۱ لاکھ روپے تھی -

حکومت کے نقد اثاثے

زیرتبصرہ مہینے کے آخری دن حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب (۴۶۳,۰۸) لاکھ روپے اور (۲۷,۰۰۵) لاکھ روپے تھی -

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باہمی کے جن ۱۹ بنکوں نے اطلاعات بھیجوائی ہیں ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار (۱۴,۸۴,۰۰۰) روپے تھی - ختم ماہ پر بنکوں، انجمنوں، اور حکومت انفرادی طور پر اراکین اور دیگر اشخاص سے حاصل شدہ امانتوں اور قرضوں کی مقدار (۱۹۴۷۰۰۰) روپے تھی - اراکین بنکوں اور انجمنوں سے وصول طلب قرضوں کی مقدار (۲۰۰۰۰) روپے تھی - بنکوں میں (۳۰۹۰۰۰) روپے نقد موجود تھے -

نرخ ٹھوک فروشی

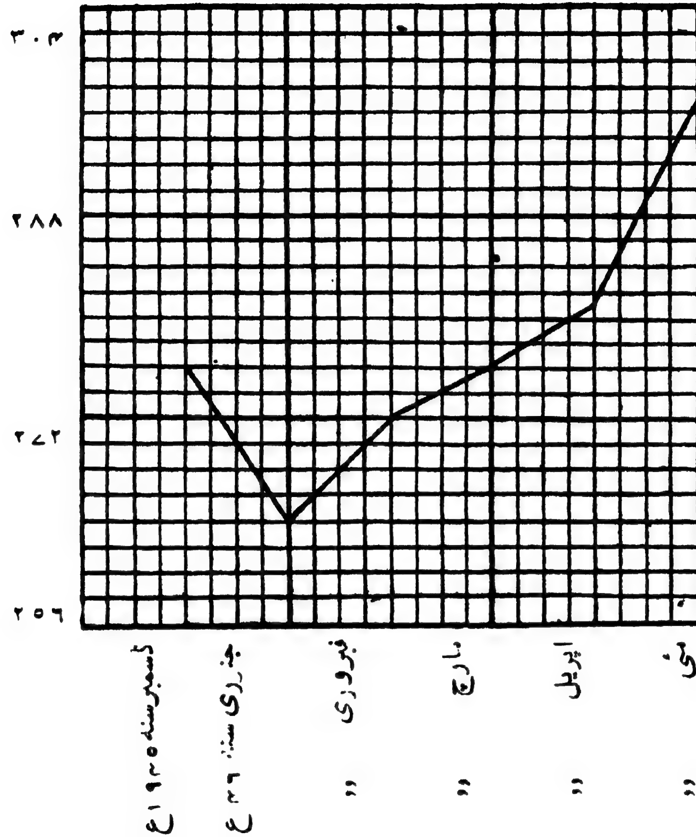
زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ لیکن دالوں اور شکر کے اشاریوں میں علی الترتیب ۷ اور ۱۷ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ پیاز ، لال مرچ اور آلو کی قیمتوں میں قابل لحاظ اضافہ کی وجہ سے دوسری غذائی اشیاء کی اشاریہ میں ۲۸ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ اس طرح تمام اغذیہ کا اشاریہ ۱۴ اعشاریہ بڑھ گیا ۔ روغندار تخم، نباتاتی تیل، دوسری خام اور ساختہ اشیاء اور چمڑا اور کھال کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب ۲۵، ۴۷، ۱۵ اور ۱۱ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ جس کے نتیجہ کے طور پر جملہ غیر غذائی اشیاء کا اشاریہ ۱۵ اعشاریہ بڑھ گیا ۔ خام اور ساختہ کپاس کے اشاریوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔

اگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع کے عام اشاریہ کے حساب سے زیر تبصرہ مہینے کا عام اشاریہ ۲۹۷ رہا ۔ اس کے مقابلہ میں گذشتہ ماہ میں یہ اشاریہ ۲۸۱ تھا ۔ جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریہ کے حساب سے زیر تبصرہ مہینے کا عام اشاریہ ۲۶۶ رہا ۔ اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ یہ اشاریہ ۲۵۱ تھا ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں بلدہ حیدرآباد میں مئی سنہ ۱۹۴۶ع اپریل سنہ ۱۹۴۶ع اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع کے عام اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے ۔

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		مئی ۴۶ع	اپریل ۴۶ع	مئی ۴۵ع	اپریل ۴۶ع	مئی ۴۵ع
غلہ	۱۰	۲۷۴	۲۷۴	۲۷۹	۰۰	−۵
دالیں	۶	۲۸۳	۲۷۶	۱۹۸	+۷	+۸۵
شکر	۲	۱۷۹	۱۶۰	۱۲۳	+۱۹	+۵۶
دیگر اغذیہ	۱۶	۲۷۷	۲۴۹	۲۴۷	+۲۸	+۳۰
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۷۰	۲۵۶	۲۴۸	+۱۴	+۲۲
روغن دار تخم	۵	۴۱۶	۴۰۱	۲۵۲	+۱۵	+۱۶۴
نباتاتی تیل	۳	۴۱۷	۳۷۰	۲۷۳	+۴۷	+۱۴۴
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۳۲۳	۳۲۳	۲۹۰	۰۰	+۳۳
چمڑا اور کھال	۲	۴۱۰	۳۹۹	۳۴۵	+۱۱	+۶۵
اشیاء تعمیر	۸	۲۳۹	۲۳۹	۲۷۸	۰۰	−۳۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۵۰	۲۲۵	۲۶۳	−۲۵	−۱۳
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۳۳۰	۳۱۵	۲۷۴	+۱۵	+۵۶
عام اشاریہ	۶۶	۲۹۷	۲۸۱	۲۶۱	+۱۶	+۳۶

مندرجہ ذیل گراف سے ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ ع تا مئی سنہ ۱۹۴۶ع تھوک فروشی کی قیمتوں کے عام اشاریوں کا رجحان ظاہر ہوتا ہے :—



نرخ چلر فروشی

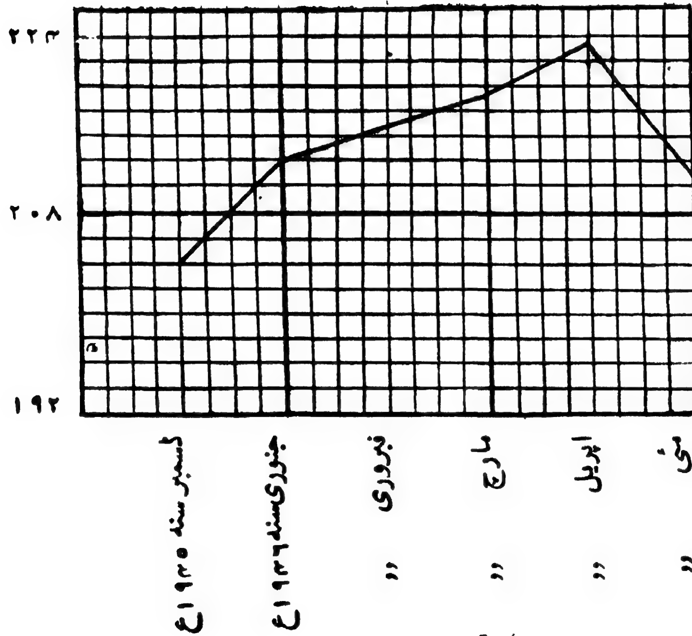
زیر تبصرہ مہینے میں جوار مکئی چنا اور تور کی قیمتوں میں اضافہ ہوا - دوسری اشیاء کی قیمتیں علی حالہ قایم رہیں- البتہ باجرہ کی قیمت میں کمی ہوئی -گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں عام رحجان کمی کی طرف رہا -

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ عشاریہ درج ذیل ہے -

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے مئی ۴۶ ع	نرخ برائے اپریل ۴۶ ع	اشاریہ بابتہ مئی ۴۶ ع	اشاریہ بابتہ اپریل ۴۶ع
موٹا چاول	۳ - ۷	۳ - ۳	۳ - ۲	۲۲۵	۲۳۰
دھان	۱۲ - ۱۴	۵ - ۷	۵ - ۳	۲۷۱	۲۸۳
گیہوں	۰ - ۷	۲ - ۸	۲ - ۷	۱۹۳	۳۰۰
جوار	۰ - ۱۰	۰ - ۵	۰ - ۶	۱۸۸	۱۸۶

باجرہ	۸ - ۱۰	۵ - ۲	۵ - ۲	۲۰۵	۲۰۵
راگی	۵ - ۱۱	۵ - ۱۰	۵ - ۹	۲۰۱	۲۰۳
مکئی	۱۳ - ۱۰	۵ - ۸	٦ - ۲	۱۹۷	۱۷۷
چنا	۱۰ - ۷	۳ - ۱	۳ - ۳	۲۴۹	۲۳۹
تور	۱ - ۱۰	۳ - ۱۵	۴ - ۰	۲۵٦	۲۵۲
نمک	۱۳ - ۸	٦ - ۱۴	۴ - ۹	۱۲۸	۱۳۴
عام اشاریہ	۰۰	۰۰	۰۰	۲۱۱	۲۲۱

مندرجہ ذیل گراف میں ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع تا مئی سنہ ۱۹۴٦ع نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے ۔



سونے اور چاندی کے نرخ

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کے کم ترین اور بیش ترین نرخ علی الترتیب ۱۲۱ روپے ۸ آنے اور ۱۲۹ روپے فی تولہ اور چاندی کے ۱۸۴ روپے اور ۲۰۰ روپے فی صد تولہ تھے ۔

مندرجہ ذیل تختے میں ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع تا مئی سنہ ۱۹۴۶ع سونے اور چاندی کے کم ترین اور بیش ترین نرخوں کی صراحت کی گئی ہے :-

ماہ	سونا فی تولہ		چاندی فی صد تولہ	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
ڈسمبر سنہ ۴۵ع	۹۵-۰-۰	۹۹-۰-۰	۱۵۰-۰-۰	۱۵۷-۰-۰
جنوری سنہ ۴۶ع	۹۹-۰-۰	۱۱۲-۰-۰	۱۵۶-۰-۰	۱۶۳-۰-۰
فبروری سنہ ۴۶ع	۱۰۶-۰-۰	۱۱۲-۰-۰	۱۶۳-۰-۰	۱۷۰-۰-۰
مارچ سنہ ۴۶ع	۱۰۷-۰-۰	۱۱۳-۰-۰	۱۶۷-۰-۰	۱۸۰-۰-۰
اپریل سنہ ۴۶ع	۱۱۸-۰-۰	۱۲۱-۰-۰	۱۸۱-۰-۰	۱۸۱-۳-۰
مئی سنہ ۴۶ع	۱۲۱-۸-۰	۱۲۹-۰-۰	۱۸۳-۰-۰	۲۰۰-۰-۰

کلدار شرح مبادلہ

زیر تبصرہ مہینے میں سکہ کلدار کی خریدی کی شرحیں ۱۱۶-۱-۶ روپے اور ۱۱۶-۱۱-۰ کے درمیان رہیں اور فروخت کی شرحیں ۱۱۶-۱-۶ اور ۱۱۶-۱۲-۰ کے درمیان رہی۔

حصص کے نرخ

اپریل اور مئی کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور دوسرے کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وہ درج ذیل ہیں۔

تفصیلات		اپریل سنہ ۱۹۴۶ع روپیہ آنہ	مئی سنہ ۱۹۴۶ع روپیہ آنہ
سرکاری تمسکات			
پرامیسری نوٹ حکومت سرکار عالی	$2\frac{1}{2}$ فی صد	۱۰۱-۰	۱۱۰-۱۳
,, ,, ,,	$3\frac{1}{2}$ فی صد	۱۰۳-۱۰	۱۰۳-۱۰
بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۰-۴	۵۰-۴
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۵۹-۰	۱۶۲-۰
ریلویز			
ریلوے سرکار عالی	۵ فی صد (۲۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۵۰-۰	۷۵۰-۰
,, ,,	۶ فی صد (۲۰۰ ,, ,,)	۵۰۵-۰	۵۰۵-۰
پارچہ جات			
اعظم جاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۱۵-۰	۳۸۰-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ,, سکہ کلدار)	۹۶۰-۰	۱۰۵۴-۰
محبوب شاہی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۲۶۵۰-۰	۲۷۶۰-۶۰
عثمان شاہی ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۳۰۸-۸	۳۰۶-۰

شکر

نظام شوگرفیاکٹری معمولی	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۵۹-۰	۶۰-۸
,, ,, ترجیحی	(۲۵ ,, ,,)	۳۶-۰	۳۶-۰
سالار جنگ شوگرفیاکٹری	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه اداشده ۲۰ روپیه)	۱۹-۱۲	۲۰-۸
کمیکلز			
باہو کمیکلز	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه ادا شده ۸ روپیه)	۸-۲½	۸-۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۴۷-۰	۴۲-۴
کمیکلز اینڈ فارما سیوٹکلیز	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۳۲-۸	۳۳-۰
متفرق			
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۱۴-۰	۱۱۴-۸
دکن فلور	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۱۵-۰	۱۱۵-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ ,, ,,)	۶۱۷-۰	۷۰۰-۰
,, ,, ۵ فیصد قرض		۱۰۷-۰	۱۰۷-۰
حیدرآباد ٹینریز	(۵۰ ,, ,, ادا شده ۲۰ روپیه)	۲۸-۸	۲۸-۸
نشنل نوڈ	(۱۰ ,, ,,)	۱۰-۱۰	۱۰-۱۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ ,, کلدار)	۱۹-۰	۱۹-۸
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ ,, عثمانیه)	۲۳۴-۰	۲۴۹-۰
اسٹارچ پراڈکٹس	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۰۴-۰	۸۵-۰
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۱۳-۸	۱۱۲-۸
تاج گلاس ورکس	(۱۰ ,, ,,)	۱۳-۱۲½	۱۵-۱
وزیر سلطان	(۱۰ ,, ,,)	۹۵-۰	۱۴-۱۳
ویجیٹبل پراڈکٹس جدید	(۱۰ ,, ,,)	۱۳-۸	۱۵-۰
,, ,, قدیم			

صنعتی پیداوار

دیاسلائی - زیر تبصره مهینے میں ممالک محروسه کی دیا سلائی کی کرنیوں میں ۲۵۰۰۰ گروس ڈبے تیار کئے گئے۔ اس کے مقابلے میں سابقه مهینے میں ۵۶۰۰۰ گروس ڈبے اور پچھلے سال اسی مهینے میں ۲۱۰۰۰ گروس ڈبے تیار کئے گئے تھے ۔

سمنٹ - مئی سنه ۱۹۴۶ع میں سمنٹ کی مجموعی پیدا وار ۱۶ هزار ٹن تھی جو اپریل سنه ۱۹۴۶ع اور مئی سنه ۱۹۴۵ع کی پیدا وار کے مقابله میں علی الترتیب دو هزار اور چھ هزار ٹن زیاده ہے ۔

شکر - مئی سنه ۱۹۴۶ع میں ریاست میں تین هزار هنڈرڈویٹ شکر تیار ہوئی ۔ اس کے مقابله میں گزشته ماه اور پچھلے سال اسی مهینے میں تیار شده شکر کی مقدار علی الترتیب ۲۷ هزار اور ۲۱ هزار هنڈرڈویٹ تھی ۔

تجارتی اعداد :— بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں بلدہ حیدرآباد میں ۳۶ ہزار پلہ چاول درآمد کیا گیا - اس کے مقابلہ میں گزشتہ سال اسی ماہ میں درآمد شدہ چاول کی مقدار ۵۲ ہزار پلہ تھی - زیر تبصرہ مہینے میں ۲۰ ہزار پلہ گیہوں اور ۵۱ ہزار پلہ جوار درآمد کی گئی - اس کے برخلاف مئی سنہ ۱۹۴۵ء میں ان کی مقدار علی الترتیب ۱۳ ہزار اور ۳۳ ہزار پلہ تھی -

برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقدار ین درج ذیل ہیں -

اشیا	جملہ درآمد بدوران (پلوں میں)	
	مئی سنہ ۱۹۴۶ء	مئی سنہ ۱۹۴۵ء
گیہوں ..	۲۰۳۶۴	۱۳۲۴۱
آٹا ..	۱۶	..
دھان ..	۸۲	..
چاول ..	۳۶۶۸۵	۵۲۲۹۰
جوار ..	۵۱۷۸۶	۳۳۶۷۳
باجرا ..	۹۴	۶۹۳۰
راگی ..	۵۲	..
ماش ..	۵۴۱	۲۰۰۰
چنا ..	۱۰۹۶	۸۱۵۷
گھی (من) ..	۴۳۳	۲۰۹
چائے ..	۸۰۸	۳۲۴۹
شکر ..	۶۹۲۴	۶۲۱۱

کپاس کے اعداد

کپاس کی افتتاحی شرحیں فی پلہ ۶۴ روپے اور ۶۸-۸ روپے کے درمیان اور روئی کی فی پلہ ۱۳۰-۴ روپے اور ۱۴۲ روپے کے درمیان رہیں - کپاس کی اختتامی شرحیں فی پلہ ۴۸ روپے سے ۷۳ روپے تک اور روئی کی فی پلہ ۱۰۰ روپے سے ۱۰۵-۴ روپے تک رہیں -

کپاس کی برآمد

ذیل کے تختہ میں ممالک محروسہ سے ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (پلوں میں) درج ہیں -

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		مئی سنہ ۴۶ع	مئی سنہ ۴۵ع	مئی سنہ ۴۶ع	مئی سنہ ۴۵ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۲۹۴۹۷	۲۳۲۱۴	۵۶۴۴	۲۸۸۰
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۱۵۵	۱۳۵	۲۸۵۵	۵۶۹۶
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	۱۹۹	..	۶۰۰	۱۰
جملہ	..	۲۹۸۵۱	۲۳۳۴۹	۹۰۹۹	۸۵۸۶
گٹھوں کی مجموعی تعداد فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ		۱۷۹۱۰	۱۴۰۰۹	۵۴۵۹	۵۱۵۳

پریس کی ہوئی کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں ۱٫۴ ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی۔ اس کے برخلاف گزشتہ ماہ اور پچھلے سال کے اسی مہینے میں ۰٫۴ ہزار اور ۱٫۲۱ ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی۔

ساختہ کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ۰۳٫۴۴ لاکھ گز تھی جو گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں ۶٫۵۲ لاکھ گز زیادہ پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلہ میں ۹۴٫۴ لاکھ گز کم ہے۔

زیر تبصرہ مہینے میں سوت کی پیداوار ۱۸٫۶۸ لاکھ پونڈ تھی۔ اس کے مقابلہ میں اپریل ۴۶ع میں ۱۷٫۸۸ لاکھ پونڈ اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۸٫۸۹ لاکھ پونڈ سوت تیار ہوا تھا۔

مندرجہ ذیل تختہ میں مئی سنہ ۱۹۴۶ع اپریل سنہ ۱۹۴۶ع اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع کپڑے اور سوت کے اعداد (ہزاروں میں) بتائے گئے ہیں۔

اشیاء	مئی ۴۶ع	اپریل ۴۶ع	مئی ۴۵ع	(+) یا (—) بمقابلہ	
				اپریل ۴۶ع	مئی ۴۵ع
کپڑا (گز)	۳۷۷۸٫۱	۳۷۷۸٫۱	۴۶۷۹٫۳	—۶۵۲٫۶	—۴۴۸٫۶
سوت پونڈ	۱۸۶۰٫۲	۱۷۸۸٫۴	۱۸۸۹٫۹	—۷۹٫۸	—۲۱٫۰

گرنیوں میں صرفہ

مئی سنہ ۱۹۴۶ع میں ممالک محروسہ کی گرنیوں میں ۲۲٫۹۵ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں اپریل سنہ ۱۹۴۶ع اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں صرف شدہ کپاس کی مقدار علی الترتیب ۲۲٫۱۴ لاکھ پونڈ اور ۲۴٫۰۵ لاکھ پونڈ تھی۔

ذیل کے تختہ میں کپاس کے صرفہ کے اعداد ہزاروں میں درج ہیں :-

تفصیلات		کپاس کا صرفہ بدوران			(+) یا (-) بمقابلہ	
		مئی سنہ ۴۶ء	اپریل سنہ ۴۶ء	مئی سنہ ۴۵ء	اپریل سنہ ۴۶ء	مئی سنہ ۴۵ء
پریس کی ہوئی	..	۲۱۳۵,۹	۲۰۲۳,۰	۲۲۸۰,۰	-۱۱۱,۹	-۱۴۴,۱
بلا پریس کئے	..	۱۶۰,۰	۱۹۰,۸	۱۲۵,۰	-۳۰,۸	+۳۵,۰
جملہ	..	۲۲۹۵,۹	۲۲۱۴,۸	۲۴۰۵,۰	+۸۱,۱	-۱۰۹,۱

حمل و نقل

زیر تبصرہ مہینے میں حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جملہ آمدنی ۴۹,۸۰ لاکھ روپے تھی جو گزشتہ ماہ اور پچھلے سال کے اسی ماہ کے مقابلہ میں علی الترتیب ۴,۵۰ لاکھ اور ۴,۷۵ لاکھ روپے زیادہ ہے - ریلوے کے ذریعہ اشیاء کی حمل و نقل سے حاصل شدہ آمدنی کی مقدار ۲۳,۷۹ لاکھ روپے تھی - اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ اور پچھلے سال اسی مہینے میں علی الترتیب ۲۳,۸۷ لاکھ اور ۲۲,۶۴ لاکھ روپے آمدنی ہوئی تھی - ریل کے ذریعہ سفر کرنے والوں کی تعداد (۲۰,۰۱) لاکھ تھی اور جو اپریل سنہ ۱۹۴۶ع اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں علی الترتیب ۱,۳۲ لاکھ اور ۲,۴۴ لاکھ زیادہ ہے -

شارعی حمل و نقل

مئی سنہ ۱۹۴۶ع میں شارعی حمل و نقل کے ذریعہ ۹,۹۵ لاکھ روپے آمدنی ہوئی - اس کے مقابلہ میں پچھلے مہینے میں ۸,۶۳ لاکھ روپے اور گزشتہ سال اسی ماہ میں ۸,۶۳ لاکھ روپے آمدنی ہوئی تھی - زیر تبصرہ مہینے میں سڑک سے سفر کرنے والوں کی تعداد ۲,۰۸۸ لاکھ تھی اس کے مقابلہ میں اپریل سنہ ۱۹۴۶ع اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں علی الترتیب ۱۹,۹۳ لاکھ اور ۱۷,۴۴ لاکھ مسافروں نے بسوں کے ذریعہ سفر کیا تھا -

ماہانہ آمدنی اور خرچ

ذیل کے تختہ میں اپریل اور مئی سنہ ۱۹۴۶ع میں بعض مدات کے تحت سرکاری آمدنی و خرچ کی تفصیلات درج ہیں -

مدات		آمدنی		خرچ	
		مئی سنہ ۴۶ء	اپریل سنہ ۴۶ء	مئی سنہ ۴۶ء	اپریل سنہ ۴۶ء
مالگزاری	..	۳۸۶	۸۹۹۵	۲۳۶	۷۹۷
جنگلات	..	۶۲۰	۸۸۷	۹۲	۸۴
کروڑگیری	..	۲۶۳۶	۲۷۹۴	۳۹	۴۴

آبکاری	۰۰	۵۰۴۹	۵۰۰۹	۳۳۷	۲۶۲
اسٹامپ اور رجسٹریشن	۰۰	۲۷۴	۳۷۶	۲۴	۳۰
قرضہ	۰۰	۲۸۲۱	۱۰۷۱	۴۰۷	۱۷۹۴
سکہ	۰۰	۱	۹	۷۷	۲۹
ٹھیہ	۰۰	۱۸۹	۲۰۹	۱۰۰	۱۴۱
کشوری نظم و نسق	۰۰	۹	۷	۴۸۳	۵۰۴
پولیس	۰۰	۳۴	۲	۵۷۲	۶۴۹
تعلیمات	۰۰	۳۲	۶۱	۹۸۱	۲۰۹۱
طبابت	۰۰	۱۴	۱۱	۳۷۱	۳۱۶
زراعت	۰۰	۵۸	۱۰	۱۳۵	۱۱۶
بلدیہ و صحت عامہ	۰۰	۳	۲	۸۶	۱۰۶
عمارات	۰۰	۹	۱۳	۶۹۷	۸۶۶
آبپاشی	۰۰	۴	۹۰	۱۳۱	۹۲
ریلوے	۰۰	۲۳۳۳	۰۰	۱	۱۳۰
متفرق	۰۰	۱۰۰	۴۶۸	۱۰۰	۳

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ میں مشترکہ سرمایہ کی چار کمپنیوں کی رجسٹری عمل میں آئی ۔